

اُمّتِ مسلمہ کے مصائب و زوال کے اسباب
جہاد، مغازی اور سیر پر دنیا کی پہلی (غیر منقوٹ کتاب)

سِرِّ سِرِّ

؟

تالیف: ابوسلمان مولانا ڈاکٹر شمس الدین رسانی

استاذ حدیث جامعہ رسانیہ



مُتَعَرِّفوں کے سَوَدے

اسلامی معرکہ کے احکام و مسائل سے معمور، رسول اکرمؐ کے
معرکوں کے احوال سے مہلّی اک اہم اور اعلیٰ رسالہ

لکھاری

ڈاکٹر مولوی والد سلیمان رعاہ اللہ

الہملاال ٹرسٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب----- سروں کے سودے
مصنف----- ڈاکٹر مولانا شمس الہدیٰ
کمپوزنگ----- بحر الدین بدخشانی
طباعت بار اول----- جمادی الثانی ۱۴۲۹ھ / ۲۰۰۸ء
قیمت-----
ناشر----- الہلال ٹرسٹ
طباعت----- الحبیب پرنٹنگ سروسز ناظم آباد ۲۔ فون: ۶۶۴۱۰۳۸



مصطفیٰ مسجد ہارون آباد نزد بابر کانا شاہی شاہ روڈ کراچی۔۔ فون: 021-2574455
قاری محمود الحق ربانی جامعہ ربانیہ چھوٹا میدان ناظم آباد ۳ کراچی ۱۸۔۔
رابطہ فون: 03332317883 / 03332338992
جامعہ ربانیہ قصبہ کالونی منگھوپیر روڈ کراچی 41۔۔ فون: 03332296651



عکس دروں

عدد	لعل و گوہر	حوالہ
۱	انتساب	۲۳
۲	اظہار تشکر	۲۴
۳	ہدایات	۲۵
۴	عرض حال	۲۵
۵	آہ دل	۲۷
۶	معرکہ آرائی	۳۶
۷	کلام رسول سے معرکہ آرائی کا حکم	۳۹
۸	اور کلام رسول دُن سے مسموع ہو	۴۱
۹	اسلامی لڑائی اور اعمال سے اولیٰ ہے	۴۲
۱۰	اک دوسرے	۴۴
۱۱	اسلام کے لئے لڑائی اسوہ رسول ہے	۴۵
۱۲	لڑائی کے اسرار و حکم	۴۵
۱۳	لڑائی سے روگرداں کے لئے دھمکی	۴۷
۱۴	لڑائی اور مسئلہ اکراہ	۴۸
۱۵	اسلام اور اصرار	۴۹
۱۶	اک عالم کا لکھا ہے	۵۳
۱۷	لڑائی کے دوراں ہمارا اور اہل اسلام کا روحی و مالی گھانا	۵۴
۱۸	لڑائی کے لئے سردار اور امام کا حکم	۵۵

۱۹	اک اور دوسوہ اور اسکا حل	۵۶
۲۰	لڑائی کے کئی مراحل	۵۷
۲۱	لڑائی کئی طرح کی	۶۱
۲۲	مال سے لڑائی	۶۱
۲۳	دل سے لڑائی	۶۲
۲۴	کلام سے لڑائی	۶۲
۲۵	اہل عدواں حکام کے آگے کلمہ اسلام	۶۳
۲۶	اسلامی معرکہ اور عام لڑائی کی علی حدگی	۶۳
۲۷	وہم کا حل	۶۳
۲۸	صداء اسلام اور اہل علم کی آراء	۶۵
۲۹	سوئے اسلام کس طرح مدعو کرے؟	۶۶
۳۰	داعی کے لئے لائحہ عمل	۶۸
۳۱	مصمام النبی کا اہل کسریٰ کو مراسلہ	۶۸
۳۲	عہد عمری کے دوراں امراء کے لئے لائحہ عمل	۶۸
۳۳	لڑائی سے دوری آلام کا عامل اور محرک ہے	۶۹
۳۴	اسلامی لڑائی کے محرک اور عوامل	۶۹
۳۵	اللہ کی راہ سے مراد	۷۱
۳۶	اللہ کے لئے سرحد اسلام کی رکھوالی	۷۳
۳۷	معرکہ کے سماں اور طرح طرح کے آلے	۷۵
۳۸	سہام کی مار	۷۵
۳۹	سہام کی مار سے دوری	۷۵

۷۶	رمی سرور کا محرک ہے	۴۰
۷۶	گھوڑا مسعود ہے	۴۱
۷۷	گھوڑے اور عمدگی	۴۲
۷۷	گھوڑے کا اکل و طعام	۴۳
۷۷	گھوڑے کے موئے سر، گدی اور دم	۴۴
۷۸	سہ کس طرح مٹے گا؟	۴۵
۷۸	گھوڑے سہ طرح کے	۴۶
۷۹	گھوڑوں کی دعاء	۴۷
۷۹	گھوڑے کا اکرام	۴۸
۸۰	کالا گھوڑا	۴۹
۸۰	لال گھوڑا	۵۰
۸۰	آگ سے ڈھال	۵۱
۸۱	معرکہ کے مارے گئے کا صلہ	۵۲
۸۱	اللہ کو ادھار	۵۳
۸۱	اک گھرنی گھوڑے	۵۴
۸۲	حکم مؤکد	۵۵
۸۲	گھڑ دوڑ اور طمانکہ کی آمد	۵۶
۸۲	معرکہ آرائی سے آسودہ حالی	۵۷
۸۳	اک سہم سے سہ آدمی دارالسلام کو وارد ہوں گے	۵۸
۸۳	اللہ کی راہ کے دوراں رمی سہام کے اور طول دوراں عمر	۵۹
۸۴	رمی حکم الہی ہے	۶۰

۶۱	رمی سہام روگ کا مدا	۸۵
۶۲	رمی سہام اور ملائکہ کا ورود	۸۵
۶۳	دارالسلام کا گل کدہ	۸۶
۶۳	عمل صالح ہر گام سے	۸۶
۶۵	عدو کو لگا ہوا سہم	۸۶
۶۶	معمرا آدمی اور معرکہ	۸۷
۶۷	مارا ہوا سہم ہر حال کمائی کے غل سے ہے	۸۸
۶۸	رمی سہم سے دارالسلام مؤکد	۸۹
۶۹	معاذ کی دمک	۸۹
۷۰	کلام الہی کے ہمراہ رمی کے علم کا حصول	۸۹
۷۱	ہمدیوں کا معمول	۹۰
۷۲	رمی صلاۃ کی طرح ہے	۹۰
۷۳	رمی سے روگرداں کے لئے دھمکی	۹۱
۷۴	رسول اللہ کی درع	۹۲
۷۵	کالی لواء	۹۳
۷۶	دھاری دار علم	۹۳
۷۷	گور علم	۹۳
۷۸	لڑائی کی راہ روی ارسال عسا کر کی مسعود گھڑی	۹۴
۷۹	کارواں کے ہمراہ سالاری رہروی	۹۴
۸۰	سردار وہ ہے کہ دوسروں کے کام آئے	۹۵
۸۱	لوگوں کی رکھوالی	۹۶

۸۲	لڑائی کے لئے راروی سے معمولی سی کاہلی	۹۶
۸۳	اعداء سے ٹکراؤ کی طمع	۹۷
۸۴	لڑائی کے دوران سہم سہم کر گام اٹھائے	۹۸
۸۵	اہل الحاد کو مصمام النہی کا مراسلہ	۹۸
۸۶	کسر عہد	۱۰۰
۸۷	معاہدہ کی رکھوالی	۱۰۰
۸۸	اطلاع رساں ہر کارہ	۱۰۱
۸۹	صلح	۱۰۲
۹۰	رسول اللہ کا اہل مکہ سے معاہدہ صلح	۱۰۲
۹۱	معاہدہ صلح کے عائد کردہ امور	۱۰۷
۹۲	اہل اسلام کی گمراہوں کو حوالگی	۱۰۷
۹۳	معاہدہ کہ لڑائی کی آگ سرد رہے گی	۱۰۸
۹۴	محصول	۱۰۹
۹۵	محصول دو طرح کا ہے	۱۰۹
۹۶	آگ والوں سے وصولی محصول	۱۱۰
۹۷	اک ملک دو دھرم	۱۱۲
۹۸	محصول کی صلح	۱۱۳
۹۹	دسواں	۱۱۳
۱۰۰	در حال اکراہ کسی کا مال روا ہے؟	۱۱۴
۱۰۱	محاکمہ عمر	۱۱۵
۱۰۲	اسازی کا حکم	۱۱۶

۱۱۷	الم محرک عطاء کرم	۱۰۳
۱۱۷	نوہ کے لئے آمدہ آدمی کا حکم	۱۰۴
۱۱۸	صلہ کی طبع سے ہٹ کر اساری کی رہائی	۱۰۵
۱۲۰	اساری کی مرگ	۱۰۶
۱۲۰	اولاد کی مرگ	۱۰۷
۱۲۱	لڑائی کے دوران گول مول کلام	۱۰۸
۱۲۲	لڑائی کے دوران عروسوں کے کام	۱۰۹
۱۲۳	گھانٹوں کی مرہم اور دوا دارو	۱۱۰
۱۲۳	لڑکوں اور عروسوں کی مرگ کا حکم	۱۱۱
۱۲۴	عروسوں اور لڑکوں کا معاملہ	۱۱۲
۱۲۵	کم عمر لڑکوں کی مار سے روک ٹوک	۱۱۳
۱۲۵	مادام اور اہل کار کی مرگ سے روک ٹوک	۱۱۴
۱۲۶	اعداء کی لالچی کے دوران حملہ	۱۱۵
۱۲۷	سری کلمہ [کوڈ]	۱۱۶
۱۲۷	مہمل صداکاری	۱۱۷
۱۲۸	سحر حرمہ	۱۱۸
۱۲۸	اہم اوامر	۱۱۹
۱۲۹	وہ آدمی کہ کسی اہم اوامر ملحد کو مار ڈالے	۱۲۰
۱۲۹	عمدہ کمائی	۱۲۱
۱۳۰	معرکہ آراء کے آل و اہل کی رکھوالی	۱۲۲
۱۳۱	معرکہ آراء کی گھر والی کا اکرام	۱۲۳

۱۳۱	اک سواری	۱۳۳
۱۳۲	لڑائی سے محروم رکھوالا	۱۳۵
۱۳۲	مرگ معرکہ کا سوال	۱۳۶
۱۳۳	مرگ معرکہ کا اعلیٰ صلہ	۱۳۷
۱۳۳	والد اور والدہ کے لئے کارآمد سہارا	۱۳۸
۱۳۳	مدد النہی سے مالا مال ٹولہ	۱۳۹
۱۳۵	الم دہ صلہ	۱۴۰
۱۳۶	دارالسلام کے حصول کی اطلاع	۱۴۱
۱۳۷	اللہ کی راہ کے دوراں رکھوالی	۱۴۲
۱۳۸	اللہ کی راہ کی گرد اور دھول	۱۴۳
۱۳۸	اللہ کی راہ کی لڑائی	۱۴۴
۱۳۹	اللہ کی راہ کی مرگ	۱۴۵
۱۳۹	لڑائی سے لوٹ کر آمد	۱۴۶
۱۴۰	معمولی لحد کی لڑائی	۱۴۷
۱۴۱	کرائے کا اہل کار	۱۴۸
۱۴۲	دکھلاوے اور مال کے لئے معرکہ آرائی	۱۴۹
۱۴۲	لڑائی دو طرح کی	۱۵۰
۱۴۳	حصول عالم کے لئے لڑائی	۱۵۱
۱۴۳	وہ عمل کہ دارالسلام کے سو مراحل دلائے	۱۵۲
۱۴۴	سہ طرح کے مسلم	۱۵۳
۱۴۴	اس عالم کو عود کا ارباب	۱۵۴

۱۳۵	دارالسلام کا اہل	۱۳۵
۱۳۵	معرکہ آراؤں کو مال کی عطا کا صلہ	۱۳۶
۱۳۶	مال معرکہ	۱۳۷
۱۳۶	مال معرکہ ہمارے لئے حلال ہے	۱۳۸
۱۳۷	مرے ہوئے کا مال	۱۳۹
۱۳۹	سوار کا حصہ	۱۵۰
۱۳۹	مملوک اور مال معرکہ	۱۵۱
۱۵۰	کسی کو حصہ سے سوا ملے	۱۵۲
۱۵۰	اہل اسلام کا مال گمراہوں کو ملے	۱۵۳
۱۵۱	ٹھگی کا صلہ آگ	۱۵۴
۱۵۲	مال معرکہ اللہ کا اکرام ہے	۱۵۵
۱۵۲	مرے ہوئے محمد کا مال و اسلحہ	۱۵۶
۱۵۳	محمدوں کے سردار کی مصماں	۱۵۷
۱۵۳	مال معرکہ سے ٹھگی کا صلہ	۱۵۸
۱۵۳	مال معرکہ کے ٹھگ کے لئے آگ	۱۵۹
۱۵۵	ٹھگ کی ٹھگی کو کوئی ڈھک دے	۱۶۰
۱۵۵	مال معرکہ کی سوداگری	۱۶۱
۱۵۶	معمولی سی ٹھگی کا صلہ	۱۶۲
۱۵۶	کوئی مال معرکہ دھڑلے سے لے	۱۶۳
۱۵۷	صلح	۱۶۴
۱۵۸	رسول اللہ کا دائرہ کار	۱۶۵

۱۵۹	دو لمبے کو دو ہرا ملے گا	۱۶۶
۱۵۹	مال صلح اول کس کو ملے گا	۱۶۷
۱۶۰	مال صلح کے اہل	۱۶۸
۱۶۰	لڑائی اور داعی کی صدا	۱۶۹
۱۶۰	اک وسوسہ کہ لڑائی عدواں ہے	۱۷۰
۱۶۲	معرکہ آرائی کے مرام	۱۷۱
۱۶۳	اک لڑاکو کا مال	۱۷۲
۱۶۵	گروہی مسلک والوں کا اک دھوکہ	۱۷۳
۱۶۶	مکارم معرکہ	۱۷۴
۱۶۸	اہل الحاد کا گروہ اسلام کا ڈاکو	۱۷۵
۱۶۸	اسلام اور مسئلہ مملوکی	۱۷۶
۱۷۴	اک وسوسہ کہ آدمی مولودی ہے	۱۷۷
۱۷۶	سالار عسکر اور معرکہ آراؤں کے لئے درکار مداح	۱۷۸
۱۷۸	دائمی عمر کے حصول کا گر	۱۷۹
۱۷۹	صمصام	۱۸۰
۱۷۹	رسول اللہ کا ارسال صمصام کے ہمراہ	۱۸۱
۱۸۰	اسلحہ طعام رسول کا ویسے	۱۸۲
۱۸۱	آگ سے ڈھال	۱۸۳
۱۸۱	صمصام لڑکا و دارالسلام حاصل کرو	۱۸۴
۱۸۱	اللہ کا سرور	۱۸۵
۱۸۱	صمصام والی صلاہ	۱۸۶

۱۸۷	رسول الملاحم سروردو عالم کے اسلحے اور مردری	۱۸۲
۱۸۸	رسول اکرم کے مصما	۱۸۲
۱۸۹	رسول اکرم کی کماں	۱۸۳
۱۹۰	رسول الملاحم کی دروع	۱۸۳
۱۹۱	سہم داں	۱۸۳
۱۹۲	رماح رسول اکرم	۱۸۳
۱۹۳	لوہے کی کلاہ	۱۸۳
۱۹۴	رسول اکرم کے ڈحال	۲۸۳
۱۹۵	رسول اللہ کے عسکری علم	۱۸۵
۱۹۶	دلاوری کی مدح اور کم حوصلگی کا مداوا	۱۸۸
۱۹۷	دلاوری سے طرح کی	۱۹۳
۱۹۸	رسول اکرم سروردو عالم کی دلاوری	۱۹۴
۱۹۹	رسول اکرم کی کم حوصلگی سے دعائے اماں	۱۹۷
۲۰۰	ہلکے دل اور کم حوصلگی کا مداوا	۱۹۸
۲۰۱	کم حوصلہ معرکہ آراء کا صلہ	۱۹۹
۲۰۲	معرکہ کے دوران؟ ڈرا اور ڈراوے کا صلہ	۱۹۹
۲۰۳	مولوی سعد ملوک کا کلام	۲۰۰
۲۰۴	معرکہ آرائی کے لئے درکار امور	۲۰۵
۲۰۵	اک رائے کی اصلاح	۲۰۶
۲۰۶	علامہ لاہوری کا کلام	۲۰۶
۲۰۷	معرکہ کے لئے اکراہٹ	۲۰۷

۲۰۸	داعی کس طرح کام کرے؟	۲۰۹
۲۰۹	معرکہ کے لئے عمر کی حد	۲۱۰
۲۱۰	معرکہ آراء کو الوداع کرے	۲۱۱
۲۱۱	داعی معرکہ کا اکرام	۲۱۲
۲۱۲	ہدہد کا معرکہ آرائی سے لگاؤ	۲۱۳
۲۱۳	معرکہ آراء عالم اور عامل ہو	۲۱۴
۲۱۴	”رعد“ سے معرکہ آرائی مراد ہے	۲۱۵
۲۱۵	ساگر کا معرکہ	۲۱۶
۲۱۶	معرکہ ساگر اور اک ہمدہ مکرمہ کا ولولہ	۲۱۷
۲۱۷	معرکہ ساگر کا صلہ معرکہ رسول کے مساوی	۲۱۸
۲۱۸	ساگر کا معرکہ آگ معاد سے ڈھال	۲۱۹
۲۱۹	ساگر اور مٹی کے معرکہ آراء	۲۲۰
۲۲۰	ساگر کے معرکہ آراء اداسی اور ڈر سے دور	۲۲۱
۲۲۱	ساگر کی لہر	۲۲۲
۲۲۲	ساگر کا معرکہ آراء حاکم کی طرح	۲۲۳
۲۲۳	اللہ کی مسکراہٹ	۲۲۴
۲۲۴	ساگر کے معرکہ آرائی کی مرگ	۲۲۵
۲۲۵	ساگر کا معرکہ مالی معرکہ سے اولیٰ ہے	۲۲۶
۲۲۶	اللہ کا رحم و کرم	۲۲۷
۲۲۷	اسلام ٹھوس کس طرح ہو؟	۲۲۸
۲۲۸	معرکہ ساگر کس لئے اولیٰ ہے؟	

۲۲۷	ساگر کی ہر دھار کے صلے کمائی	۲۲۹
۲۳۰	معرکہ آرائی کی رکاوٹ والے آٹھ گروہ	۲۳۰
۲۳۲	معرکہ کے دوراں امور مہمہ	۲۳۱
۲۳۶	صدائے علو	۲۳۲
۲۳۷	اک رونداد	۲۳۳
۲۳۷	معرکہ آرائی کے معمر مسائل	۲۳۴
۲۳۸	حل	۲۳۵
۲۴۰	رسول اللہ کے معرکہ	۲۳۶
۲۴۰	عدد معرکہ ہائے رسول	۲۳۷
۲۴۰	مہموں کی عدد	۲۳۸
۲۴۱	مہم عم رسول	۲۳۹
۲۴۱	دوسری مہم	۲۴۰
۲۴۲	مہم سعد	۲۴۱
۲۴۲	معرکہ وداں	۲۴۲
۲۴۳	دوسرا معرکہ	۲۴۳
۲۴۴	معرکہ سوم	۲۴۴
۲۴۴	اک معمولی معرکہ	۲۴۵
۲۴۴	لڑائی والی اول مہم	۲۴۶
۲۴۷	اعلیٰ معرکہ اسلام	۲۴۷
۲۴۷	روندا معرکہ	۲۴۸
۲۴۸	رہروی	۲۴۹

۲۵۰	ولد اسود کا عہد	۲۵۰
۲۵۳	اگلی سحر	۲۵۱
۲۵۴	سردار کا کلام	۲۵۲
۲۵۵	لڑائی کا مرحلہ اولیٰ	۲۵۳
۲۵۷	اہل اسلام کے امداد کے لئے آسمان سے ملائکہ کا ورود	۲۵۴
۲۵۸	والد عکرمہ کی دعا	۲۵۵
۲۵۰	اک اور سردار ہلاک	۲۵۶
۲۶۰	عدو اللہ والد عکرمہ مردار	۲۵۷
۲۶۰	مردہ دھڑ کی ٹوہ	۲۵۸
۲۶۱	اساراے معرکہ	۲۵۹
۲۶۳	ماء الکدر کا معرکہ	۲۶۰
۲۶۳	سوداگر اور کاریگر اسرائیلی گروہ سے معرکہ	۲۶۱
۲۶۴	کدر کا اک اور معرکہ	۲۶۲
۲۶۴	امر والا معرکہ	۲۶۳
۲۶۶	اک بلی گروہ سے معرکہ	۲۶۴
۲۶۶	سودہدہوں کی مہم	۲۶۵
۲۶۷	معرکہ احد	۲۶۶
۲۶۷	لڑائی کے دوران عروسوں کا کردار	۲۶۷
۲۷۰	عسکر اسلام کی رہروی	۲۶۸
۲۷۱	لڑائی گرم ہو گئی	۲۶۹
۲۷۵	طرح طرح کے کئی کردار	۲۷۰

۲۷۷	لڑائی کا حاصل	۲۷۱
۲۷۸	معرکہ حراء الاسد	۲۷۲
۲۷۹	والد مسلمہ کی مہم	۲۷۳
۲۷۹	محرم کی اک اور مہم	۲۷۳
۲۷۹	گمراہوں کا دھوکہ	۲۷۵
۲۸۱	دوسرا دھوکہ	۲۷۶
۲۸۲	اسرائیلی سردار "حتی" کے گروہ سے معرکہ	۲۷۷
۲۸۲	آٹھ سو ہندموں کا معرکہ	۲۷۸
۲۸۲	اللہ!	۲۷۹
۲۸۵	معرکہ موعد	۲۸۰
۲۸۵	معرکہ دومہ	۲۸۱
۲۸۶	معرکہ اولاد ولد سعد	۲۸۲
۲۸۷	معرکہ کوہ سلج	۲۸۳
۲۹۲	اسرائیلی سردار ولد اسد کے گروہ سے معرکہ	۲۸۴
۲۹۵	محمد ولد مسلمہ کی مہم	۲۸۵
۲۹۵	معرکہ کراع	۲۸۶
۲۹۶	گھاٹ والا معرکہ	۲۸۷
۲۹۷	اسدی ہمد کی مہم	۲۸۸
۲۹۷	محمد ولد مسلمہ کی مہم	۲۸۹
۲۹۸	اولاد عوال کی مہم	۲۹۰
۲۹۸	مملوک رسول کی مہم	۲۹۱

۲۹۸	مملوک رسول کی اک اور مہم	۲۹۲
۲۹۹	والد اسامہ کی اک اور مہم	۲۹۳
۲۹۹	حسمی کی مہم	۲۹۳
۳۰۰	وادی کی مہم	۲۹۵
۳۰۰	دومہ کی مہم	۲۹۶
۳۰۱	علی کرمہ اللہ کی مہم	۲۹۷
۳۰۲	والد اسامہ ہی کی اک اور مہم	۲۹۸
۳۰۲	زالدرواحہ کی مہم	۲۹۹
۳۰۳	عقل کی مہم	۳۰۰
۳۰۳	ارسال عمرو	۳۰۱
۳۰۵	معرکہ صلح	۳۰۲
۳۱۰	معرکہ اسرائیلی گزھی	۳۰۳
۳۱۲	سلام کی لڑائی	۳۰۳
۳۱۳	معرکہ اسرائیلی وادی	۳۰۵
۳۱۴	والد اسامہ کی مہم	۳۰۶
۳۱۴	عمر کی مہم	۳۰۷
۳۱۴	ولد سعد کی مہم	۳۰۸
۳۱۴	اولاد طوح کی مہم	۳۰۹
۳۱۵	ولد سعد کی اور مہم	۳۱۰
۳۱۶	والد حدر دوالا سلمیٰ کی مہم	۳۱۱
۳۱۷	محم کی مہم	۳۱۲

۳۱۷	سبھی ہدم کی مہم	۳۱۳
۳۱۸	معرکہ عسکر الامراء	۳۱۴
۳۲۱	عمر و ولد العاص کی مہم	۳۱۵
۳۲۲	ساحل کی مہم	۳۱۶
۳۲۳	معرکہ کامگاری مکہ	۳۱۷
۳۲۳	معرکہ کے عوامل	۳۱۸
۳۲۳	اہل مکہ کا سرعہ	۳۱۹
۳۲۵	اک ہدم کی ٹھوکر	۳۲۰
۳۲۷	عم رسول کی اہل مکہ کے لئے ہمدردی	۳۲۱
۳۲۸	سردار مکہ کا اسلام	۳۲۲
۳۳۱	ماہ صوم کے دوران لائحہ عمل	۳۲۳
۳۳۱	معرکہ کے علم	۳۲۴
۳۳۱	آگ سلگانی	۳۲۵
۳۳۲	حکم مرگ	۳۲۶
۳۳۲	معرکہ مالک	۳۲۷
۳۳۶	عسا کر محمدی کے احوال	۳۲۸
۳۳۷	اہل سلام کے علم	۳۲۹
۳۳۸	ٹوہ کے لئے آئے اعداء کے آدمی	۳۳۰
۳۳۸	ٹوہ کے لئے گئے مسلم	۳۳۱
۳۳۹	لڑائی کا ڈول	۳۳۲
۳۳۹	رسول اکرم کا حال	۳۳۳

۳۳۰	مال کار کامگاری	۳۳۳
۳۳۱	مال معرکہ	۳۳۵
۳۳۱	مال معرکہ کے حصے	۳۳۶
۳۳۲	اسارائے معرکہ	۳۳۷
۳۳۲	گروہ مدگاراں اور امیال معرکہ	۳۳۸
۳۳۳	رسول اکرم حرم کلوٹ گئے	۳۳۹
۳۳۳	اوطاس کی مہم	۳۴۰
۳۳۴	مالک سے اک اور معرکہ	۳۴۱
۳۴۵	صدای مہم	۳۴۲
۳۴۶	ماد محرم کی اک مہم	۳۴۳
۳۴۶	ولد عامر کی مہم	۳۴۴
۳۴۷	ولد سلمہ کی مہم	۳۴۵
۳۴۸	کالوں سے اک مہم	۳۴۶
۳۴۸	علی کی مہم	۳۴۷
۳۴۹	روم والوں سے اہم معرکہ: معرکہ عسره	۳۴۸
۳۴۹	ہمدیوں کا دولہ	۳۴۹
۳۵۱	دور و لوگوں کا سلوک	۳۵۰
۳۵۲	معرکہ سے کاہلی کئے ہوئے مسلم	۳۵۱
۳۵۳	دوسہ کی مہم	۳۵۲
۳۵۵	مصام النبی کی اک اور مہم	۳۵۳
۳۵۵	داعی لوگوں کو سوئے اسلام کس طرح مدعو کرے؟	۳۵۴

۳۵۷	داماد رسول علی کی مہم	۳۵۵
۳۵۸	اسامہ کی مہم	۳۵۶
۳۵۸	رسول اکرم کا وصال	۳۵۷
۳۵۹	اسامہ کی رہروی	۳۵۸

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنی مادر علمی اور عالم اسلام کی ممتاز دینی درسگاہ، مرکز علم و عمل، منبع
رشد و ہدایت

جامعہ ربانیہ کراچی
﴿حرسہا اللہ﴾

والدین مکرمین
﴿حفظہما اللہ﴾

برادر صغیر مولانا حافظ ابو معاویہ اظہار الحق شہید ﴿رحمہ اللہ﴾

مولود: یکم محرم ۱۳۹۹ھ / ۲۸ صفر ۱۹۷۸م المولود: ۸ صفر ۱۳۴۹ھ / ۱۶ فروری ۲۰۰۸م

اور

مجاہدین اسلام
﴿انصرہم اللہ﴾

کی طرف منسوب کرتا ہوں اس امید کے ساتھ کہ رواں صدی علوم اسلامیہ کی اشاعت
اور اسلامی فتوحات کی صدی ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

اظہار تشکر

سب سے پہلے خالق کائنات کا سرتاپا شکر گزار ہوں کہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے اتنی مشکل شاہراہ سے بحسن و خوبی گزرا اگر توفیق ایزدی نہ ہوتی تو اس وادی کا عبور محال ہوتا۔
بعد ازاں والدین کریمین اور اساتذہ عظام کا، جن کی دعائیں میرے لئے پشتیان بن کر سہارا دیتی رہیں۔

اسکے بعد میں اپنے ہونہار شاگرد اور جامعہ ربانیہ کے فرزند روحانی برادر م بحر الدین (باعث) ابن مولانا نظام الدینؒ بدخشان کا، جنہوں نے اپنے قیمتی لمحات اس کتاب کی کمپوزنگ اور تصحیح میں صرف کئے۔

زاده الله علماً وعملاً وعزاً وشرفاً وجعله بحر العلوم و حبر اللفنون
وينبوعاً تفتجر منه العيون .

(ابو سلمان)

ڈاکٹر شمس الہدیٰ ربانی

(استاذ حدیث)

جامعہ ربانیہ

قصبہ کالونی کراچی

۸۔ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ / ۷۔ اپریل ۲۰۰۶ء جمعہ المبارک بوقت 4:45 عصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہدایات

- (۱) اس کتاب میں جن آیات واحادیث کے تراجم دیئے گئے ہیں، وہ تحت اللفظ تراجم ومعانی نہیں ہیں۔ بلکہ قریب ترین مفہیم ومطالب ہیں۔ اسلئے کہ تحت اللفظ ترجمہ کا التزام ناممکن تھا۔
- (۲) مشکل یا نادر الفاظ کی وضاحت حاشیہ میں دے دی گئی ہے، تاکہ قاری کے مطالعہ کے تسلسل میں خلل واقع نہ ہو۔
- (۳) حوالہ جات کا حتی الوسع خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔
- (۴) حواشی کے ارتقام عمومی رواج (کہ ہر صفحہ کے حواشی نمبر الگ الگ ہوں) کے برعکس شروع سے کتاب کے آخر تک تسلسل کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔
- (۵) اگر کسی جگہ نئی اصطلاح کی وضع کی ضرورت پڑی ہے سوا سکی توضیح حاشیہ میں کر دی گئی ہے۔
- (۶) کتاب اہل السنۃ والجماعۃ کے اصول ونظریات کی روشنی میں ترتیب دی گئی ہے۔
- (۷) کتاب نئی طرز پر لکھنے کا مقصد ہر مسلمان کی اس اہم عمل (جہاد) کی طرف توجہ مبذول کرانا ہے۔

- (۸) کسی بھی قسم کی غلطی کی صورت میں قارئین سے اصلاح کی درخواست ہے۔
- (۹) استفادہ کرنے والوں سے دعاؤں کی خصوصی التماس ہے۔
- (۱۰) اس رسالہ کے پیغام کو آگے بڑھانے اور عمل کی ہر مؤمن سے توقع اور استدعا ہے

عرض حال

۱۹۹۸ء کا سال اپنے آغاز کے بعد رفتہ رفتہ سوئے انجام رواں دواں تھا۔ دنیا میں کفر و اسلام کے معرکے جگہ جگہ برپا تھے مگر امت مسلمہ کی اس نازک موقع پر عمومی طور پر بے اعتنائی، بے توجہی، بے رخی، امور دنیا میں مشغولیت اور اسلام کے غلبہ کی جدوجہد سے مسلمانوں کے ذہنوں

اور خیالات کا عاری ہونا اور تقریباً ایک صدی سے رسول اکرمؐ کی جانشینی مسند کا خالی ہونا اور مسلمانوں کا اس کے لئے سرے سے کوئی فکر ہی نہ کرنا (الا ماشاء اللہ) جزیہ و قتال اور فتوحات کے حوالہ سے اسلام کے ماضی کا قصہ پارینہ ہونا، خون مسلم اور آبروئے مؤمن کا بے وقعت ہونا، امت کا ملکوں، جماعتوں، پارٹیوں، تنظیموں، نسلوں، قوموں، اور زبانوں میں تقسیم ہونا وغیرہ وغیرہ بے شمار امور بندہ کے لئے کڑھن کا باعث تھے۔ بندہ نے زیر نظر کتاب ”سروں کے سودے“ نئے طرز پر لکھی اس جذبہ کے تحت کہ اس کی جدت کی کشش قارئین کو اس عظیم عمل کی طرف راغب کرے گی انشاء اللہ۔

امت مسلمہ کی موجودہ پستی کا واحد حل ”رجوع الی الجہاد“ ہے۔ جہاد سے مراد وہ عظیم بابرکت عمل ہے جو شریعت کی نظر میں قتال فی سبیل اللہ کہلاتا ہے۔ نہ کہ مسلمانوں کی اپنی خود ساختہ اصطلاح کہ ہر جدوجہد اور مہم کو جہاد کا نام دے دیا ہے خواہ وہ کتوں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

بندہ نے بہت کم عرصہ میں کتاب کا مسودہ لکھا تاہم اشاعت کی نوبت نہ آسکی اسی اثنا میں مزید تاخیر کا سبب ایک محترم ناشر صاحب (سابقہ) بنے جو وعدہ وفانہ کر سکے اور تاخیر در تاخیر ہوتی گئی۔ اسی دوران مسودہ کا آخری حصہ گم ہو گیا جس پر خاصی پریشانی ہوئی تاہم اللہ کی مدد سے اپنے ذہن پر زور دیتے ہوئے اسے دوبارہ لکھا گو کہ لکھنے کے بعد گم شدہ مسودہ اتفاقاً مل گیا مگر شامل اشاعت وہی دوبارہ لکھا ہوا مسودہ ہے نہ کہ پہلے کا لکھا۔ گو کہ اس میں کچھ مضامین زیادہ تھے مگر اب مزید تاخیر کا خطرہ تھا اسلئے اسے رہنے دیا گیا۔ آج ۲۰۰۶ء میں کتاب کی کمپوزنگ مکمل ہوتے وقت بندہ بارگاہ ایژدی میں سر بہ سجود ہے کہ یہ سب کچھ اسی کی دی ہوئی توفیق ہے ورنہ

۔ من آنم کہ من دانم

شمس الہدیٰ ربانی

﴿عفا اللہ عنہ﴾

اللہ کے اسم (گرمی) سے کہ کلاں رحم والا مہرہ ور ہے

آہ دل

الحمد لله الولی المحمود، الواسع العلی الودود، مولد الرمم ومصور
الصور، ومرسل الآی والسور، لامر او دلہ ولا مساهم، ولاداحرله ولا مصادم،
وهو الملك العاهل، المسدی الى كل آمل، والمطول لكل حائل، والعمد لكل
عائل، السماء صمل، ماعی ولا مهمل، والوهادد حاهل، والاطواد ارساهل، العالم
عمر، وولد آدم وامر، والعدود حر، ومكره كسر، ماله وسطاء، ولا معه ملاك
وعملاء، وسع رسه وعلمه وحلمه، اطاق عصص الابلحاد، وحطم مكائد اهله
كالاطواد،

ارسل لهدی المعمور، الطموح المأمور، امام الرسل، رائد الكل، الرسول
الامی، والمرسل الاممی، محطم اسس دسائس الاعداء، حامل الرمح والحسام
واللواء، مروع اللدود اللثام، وراحم الاوداء الكرام.

”محمد رسول الله، واحمد مودود الله“

الهادی للوری، والذال علی الله للاعمی، الحر الهمام، والملحاح
الهمهام، رد الملل واكد دعائم الاسلام، ولحد الوساوس وطرس الاوهام، وكمع
معالم عصر وادالاولاد وحسم الاواصر والارحام، ودر آراء العمی، وصرم
اطماع الهوی، وسود الحمس علی الوری، وعاود کردوسه المعارك، وارسلهم
الی المصارع والمهالك، وطأ طأوارء وسهم لامره، وحذروها لحكمه،
ورسوا علی صراطه، وحدسوا اسرار حواره، وماراعوا امام امره الاحماء،
وماعدوهم الالذاء، الله حسهم واعلاهم، والرسول اکرمهم وراء اهم، هم
سواعد الاسلام، وحسوا كنوز الحمام كالمدام، لله كدحوا، والی دار الآلاء
سلکوا، وسروا الی المسارح والمصارع، ولدی الملاحم لهم اداء رائع، ومارأوا
الی المصد او الی المصد، دعسوا الدول والديساكر، وداسوا الطلائع
والعساكر، وحملوا اللواء ”لله الامر“، ورحلوا الی كسرى وحمص

ومصر، و داسوہا، و ہاسوہا،

ولما مردورہم وودع عہد صلحاء دار کوہم طرأ الکسل و صار العدو
سراحا، و کدسوا سلاحا، و ملأوا العالم عولا، واللہ طول لہم واملی، و ردو حال
اہل الاسلام، و طرأہم الروح و الحمام، و راودہم العدی و ما حدسوا بوعا کسوا
کلام اللہ و ما درسوا، و حسوا راح السہو، و عموا مسلک الصحو، و طرحوا
المہو، و علموا حس السطو، و عدوا حکم الصراع امرامروعا و اودا، و عاودوا
الکسل مما ادى الى الهلاک و الردی، و اهل الالحاد داہموا، حالما اهل الاسلام
کسلوا، و حرموا الحماس، و مالہم الاماس، و امراء ہم الہوا ”امری کا“ کما الہوا
”الروس“، اطاعوها و حذروا لامرہا الرؤوس،

ای للعار!

استل کل مسلم رعرع، الصالح الاورع۔

سارعوا الى مصارع الصراع و معارک العراق! و اسلکوہم مسالک
الدمار و الهلاک! و امحوا معالم الالحاد! و اطمسوا لوائح المراد! و حطموا
سلاسل الہول! و دکوا اسس العول!

و اعلموا! لو کسم مسلم و ما عرک، لوعہ اللہ و عوہ و اہلک،

و اعلموا! المعامع للہ مصدئ الاسلام، و الصدام العدائی ہواصل
الصراع و الصدام، و الصراع عائذ علی کل صالح و مسی، و ورع و عاصی، و ہو
محک الروح، و محسس الوالع و الولوع، و المرء للمرء کالمرء، و درم
الرسول الاکرم، صرعا للہ و معار کالاعلاء امرہ المحکم،

صلی اللہ علی رسولہ و ودہ محمد و علی آلہ و رھطہ و امراء ہ و احمائہ
و علماء کلامہ و حکماء علومہ و حاملی اسرارہ و سائر سواعدہ

و سلم۔

اللہ مالک الملک اکرم ہے کہ اسکے عطا کئے ہوئے دم سے اسلام کے لئے عمر کا اک حصہ
کا رآمد ہوا گو کہ اک عاصی اور محروم عمل آدمی ہوں۔ اس دور کے دوراں مسلم امہ دیگر گوں احوال

کی حامل ہے مسلم امہ اک عرصہ سے مسلسل ٹھوکر کھا رہی ہے۔ اصلاح احوال کی آس لحد لحد ٹوٹ رہی ہے۔ مری رائے اور مرے مطالعہ کے رو سے مسلم امہ کو کئی طرح کی ٹھوکر لگی ہے۔

اور اس طرح سے وہ اس راہ سے ہٹ گئی ہے کہ رسول اکرمؐ کو اللہ کے ہاں سے ملی اور رسول اکرمؐ اس مسلم امہ کو اس راہ لگا گئے۔

اول ٹھوکر اس امر کی لگی ہے کہ کئی صدی سے معرکہ آرائی کا عمل رکا رہا اکاد کا کسی اک ادھ معرکہ کے علاوہ عام مسلم امہ اس سے محروم ہی رہی۔

اک اور ٹھوکر اس مسلم امہ کی اک صدی سے اسلامی سرکار سے محرومی ہے اور اک صدی سے رسول اللہؐ کی گدی حاکم اسلام سے محروم رہی آ رہی ہے۔

اک اور ٹھوکر لگی کہ عالم اسلام حصے حصے ہو کر کئی ملک و ذوق ہوا۔ اک دارالاسلام کے کئی ٹکڑے ہو گئے اہل اسلام کے دراک دوسرے کے لئے مسدود ہو گئے ہر سو ملک ہی ملک کی رٹ ہے ملک اول ہے اسلام سے۔ ملک کو اک اللہ کی ساکھ دے دی گئی ہے۔ ہر ملک کی رائے الگ، دکھ درد الگ اور مرام الگ الگ ہو گئے حکام الگ، احکام الگ، اصول الگ، وسائل الگ۔ مسائل الگ الگ ہو گئے۔ اک دوسرے سے سرحدوں کی حدود کے مسائل کے لئے ٹکرا گئے۔ ہر ملک کے مراسم گمراہوں کے الگ الگ ملکوں سے ہو گئے۔ کوئی وار سا معاہدہ کا حصہ دار ہو کسی کے لئے امری کی گود کھل گئی کئی ممالک سارک سے آس لگا گئے، ہمارے لئے ملک اسلام سے ام ہوا۔ او آئی سی ”اوہ آئی سی“ ہو گئی۔ او آئی سی دراصل اک واحد اسلامی سرکار کے لئے رکاوٹ ہے۔

اک اور ٹھوکر اس مسلم امہ کو لگ گئی کہ مسلم گروہ گروہ ہو گئے کوئی اسلامی دھڑا ہے کوئی سی کولر دھڑا ہے۔ کوئی معرکہ آراؤں کا دھڑا ہے کوئی دھڑا سرکار سے ٹکر کے لئے ہے، کوئی کسی گمراہ گروہ سے ٹکر کے لئے ہے، کوئی عوام کے لئے کام کر رہا ہے، کوئی حکام کے لئے۔ ہر اک کا علم الگ الگ راہ الگ الگ رائے الگ الگ، مرام الگ الگ کام الگ، راگ الگ الگ۔

کئی دھڑے ٹکڑے ہو کر ٹولے ٹولے ہو گئے اور سلسلہ مسلسل رواں دواں ہے اک امہ واحدہ کئی امم و مل کی طرح ہو گئی اک دوسرے سے دلی لگاؤ معدوم ہوا دل اک دوسرے سے مکدر ہو گئے۔ ”اکرام مسلم“ کا عمل محدود ہوا اگر کوئی ہمارے دھڑے کا ہے سو ہم سے اسکا اکرام ہوگا در حال دگر وہ ہمارے ہاں سے گالی اور رسوائی کا اہل ہے گو وہ کوئی عالم ہی ہو اللہ کا کلام کہ: ”ہر مسلم دوسرے مسلم کا ولی ہے“ اسی گھڑی ہم سے معمول ہوگا کہ وہ ہمارے ٹولے کا ہو اگر کسی اور ٹولے اور دھڑے کا ہے سو وہ ہمارا عدد ہے۔

ہمارے ہاں کسوٹی حالاً دھڑا ہے اسلام کی کسوٹی کو ہم کھوٹی کر گئے۔ اگر کلاں سے کلاں عالم اور ولی اللہ جو مگر کسی اور سلسلہ کا ہے کسی اور دھڑے کا ہے ہمارے لئے مطر و دود و دھوگا۔ الحاصل مکر اعداء سے ہمارے ملک الگ الگ، حکام و امراء الگ الگ اور دھڑے الگ الگ ہو گئے۔ اور اسکے عواہل سے اہم عامل و محرک اس مسلم امہ کی معرکہ آرائی کے اہم عمل سے محرومی ہے۔

اعداء اسلام کے لئے ہمارے محرومی کا رگر ہو گئی اور وہ آرام سے اسلحہ کی دوڑ کے لئے لگ گئے۔ اور ہمارے وہم و گماں سے ماوراء اسلحہ حاصل کئے اور اس عالم کی اصل سرکار ملحدوں کو مل گئی۔ اک حصہ کے لئے روس حاوی ہوا۔ دوسرے کے لئے امری کہ۔ گو کہ معرکہ آرائی ہی کے عمل سے روس ٹکڑے ہوا مگر دوسرے ملحد آگے آ گئے اور ہولے ہولے روس کی سطح حاصل کر لی۔ ہمارے مادی و مسائل دوسروں کی مٹھی لگ گئے اور ہمارے لئے مسائل ہی مسائل رہ گئے۔

مسلم امہ اک رائے، اک صدا ہے محرم ہے۔ اہل الحاد اہل اسلام سے لڑائی اور معرکہ کے لئے اکٹھے ہو گئے مگر اہل اسلام ٹکڑے ٹکڑے رہے۔ اہل الحاد ہمارے کئی ملک ڈکار گئے مگر ہم سرور رہے کہ ہمارا ملک سالم و مأمون ہے اور ہمارے گھر سے آگ دور ہے گو کہ ہمارے ہمسائے کا گھر سلگ رہا ہے۔

اگر کوئی اہل الحاد کے آگے سر اٹھائے کھڑا ہوا سو اہل الحاد سے ہمارے ہی لوگ مل گئے اور

اسکی راہ مسدود کردی اور سعی کی کہ اسکے سارے گرائنگاں ہوں اور طرح طرح سے اسکو مطعون کر ڈالا کہ اہل اسلام اور عوام کے آگے اسکا سکھوٹا ہوا اور عالمی اہل الحاد کا سرور ہمکو حاصل ہو حالاں کہ کلام الہی کی رو سے مسلم رہ کر اہل الحاد کے سرور کا حصول محال ہے۔

اہل اسلام کی اک اور اہم ٹھوکر کہ عالم اسلام کے ہر ملک کے مالی سسٹم کو تلخوں کے مکرو دھوکہ سے عالم الحاد کے مالی سسٹم سے ملا گئے۔ اس طرح عالمی ساہوکاروں کو راہ مل گئی کہ وہ عالمی وسائل اور عالم اسلام کے مادی اور مالی وسائل کو حاوی ہوں طمع کار عالمی مکار سوداگر اہل اسلام کا مال اور وسائل لوٹ لے گئے۔ مسلم ممالک کے عوام مسکے گئے۔ عالم الحاد مسلم امہ کو مسلسل لوٹ رہا ہے اور کوٹ رہا ہے۔ اور وہ سارا سلسلہ دراصل اسلئے ہے کہ ہر مسلم آدمی مالی وسائل کے لئے مدام سرگرداں رہے۔ اور اسکے لئے محال رہے کہ وہ مالی مسائل سے رہائی حاصل کر کے کسی اور مسئلے اور عالم الحاد سے معرکہ کے لئے سراٹھاسکے۔ وہ سحر کو اٹھے اس طرح کہ اسکے آگے مسائل کا کوہ گراں کھڑا ہو عصر کو گھرائے مگر ادھوری کمائی کے ہمراہ۔ اور وہ آرام و سکون سے محروم ہو ہارے ہوئے سٹہ گر کی طرح۔

حالاں ہر سودوڑ لگی ہے اور ہر آدمی سرگرداں ہے۔ اسکے مالی وسائل سواہوں اسکا مہوارہ دوسرے سے سواہو۔ اسی طرح ملکی سطح کے امور لو کہ وہاں الگ اک دوڑ لگی ہے کہ ہر ملک وسائل کی رو سے دوسرے ممالک سے آگے ہو۔ اہل الحاد مسلم ممالک کو اسی کام کے لئے لگا گئے۔

اور وہ اصل کام کہ اللہ کے ہاں سے وہ اسکے مامور ہوئے (اور وہ ہے اہل الحاد کا اعدام) اسے مکمل سھو کر گئے۔ مالی وسائل کا معاملہ اللہ کے ہاں دوسری سطح کا معاملہ ہے۔ اول کام اہل اسلام کا کہ مسکوں کے ہر ملک ہر گاؤں اعلاء کلمہ اسلامی ہے اگر کوئی ملک اس طرح کارہا کہ وہ اعلاء کلمہ سے عاری رہا سو عالم اسلام کے مسلم اسکے مسئول ہوں گے۔

حالاں امر معکوس ہے کہ عالم اسلام ہی سارا کا سارا اعلاء کلمہ سے عاری ہے۔ رہا عالم الحاد سو اس کا معاملہ دوسرے مرحلے کا ہے۔ اول مسئلہ ہمارے ہاں کا ہے کہ حکم کس کا ہو؟ اللہ کا، کہ

عوام کا، کہ گوروں کا، کہ عسکری سرکار کا؟

اہل اسلام کو اک اور ٹھوکر لگی کہ اہل الحاد کے وسوسے سے اہل اسلام کے اک گروہ کی رائے ہو گئی ہے کہ حالاً دور مکالمے اور ڈائی لاگ کا ہے اسلئے اسلحہ رکھ دو اور ہر معاملہ مکالمہ سے حل کرو!۔ حالاں کہ اہل الحاد کا عمل اس اصول کے الٹ ہے وردگ ولو گرسے لے کر موصل و سامرا کے امصار و اوٹاں اس امر کے گواہ ہوئے۔ مگر ہماری سادگی کہ ہم اس وسوسے سے دھوکہ کھا گئے اور ہم وہ معرکہ کہ لڑائی کے دوراں سر کر گئے مکالمے کے دوراں مکار عدو سے ہار گئے۔

اس رسالہ سے مراد ام اک سچی ہے کہ مسلم امہ کے مسائل کا حل معلوم ہو۔ مسلم امہ سے رسوائی دور ہو کر اسے اکرام حاصل ہو سکے۔ اللہ و رسول کے عطا کئے ہوئے حل سے مسلم امہ آگاہ ہو۔ اور مسلم امہ کو معلوم ہو کہ معرکہ آرائی اک عمل صالح ہے ہی مگر اسکے علاوہ وہ اک رائے ہے، اک راہ ہے، اک مداوا ہے، اک لائحہ عمل ہے۔ اور اک گرہ اسلامی سرکار اور کلمہ اسلام کے علو کا۔

اللہ عم کرمہ کا کرم ہے کہ اس عالم کی صلاح کے لئے اولاد آدم کو اسلام عطا ہوا۔ اسلام کا ہر حکم عالم کے لئے اک امر مصلح ہے عالم کا سکھ اور آرام احکام اسلام ہی سے ہے اسی لئے ہر اس لمحہ کہ اسلام کا کوئی حکم معطل ہوا سارے عالم کا احوال دگرگوں ہوا اور ماحول گھٹاؤں سے کالا ہوا۔ اس لئے کہ اسلام علام الامور اللہ کا عطا کردہ ہے اسے اس عالم کے لئے درکار امور کا مکمل علم ہے وہی سارے مصالح سے آگاہ ہے معرکہ اسلام اسلام کے اور احکام ہی کی طرح وہ حکم ہے کہ عالم کا آرام اور سکھ اور عدل اسی سے ہے۔

اسی لئے ہر اس دور کے دوراں کہ اسلامی معرکہ کا سلسلہ ٹوٹا عالم عدل و سکون سے محروم ہوا الحاد و گمراہی حد سے سوا ہوئی اس کرہ کے صالح لوگ محکوم ہوئے عوام و اداری سے محروم ہوئے اسلام محدود رہا الحاد ہر سو حاوی ہوا طرح طرح کی گمراہی کے سلسلے سراٹھا کر اٹھ کھڑے ہوئے گمراہوں اور اہل الحاد کے لئے وہ اک عمدہ دور رہا مگر اہل اسلام کے لئے گھائے کا دور رہا۔

عموماً اہل الحاد مسلط رہے ہلا کو اور اس کی اولاد کے دور سے کوئی لاعلم ہوگا؟

اسی طرح دور رواں کے دوراں روس اک عالم کے سر مسلط ہوا گوروں کی سرکار ہر سو حاوی رہی اسی طرح دوسرے کئی گمراہ گروہ اہل اسلام کے سر مسلط رہے حالاً امری کی الحاد کی ہر سودھوم ہے ملل عالم اور سارے اسلامی ممالک اس کے مملوک ہو کر رہ گئے۔ اسلئے کہ مسلم امہ معرکہ اسلام سے روگرداں ہوئی ہے۔

اگر روس نکلے ہوا ہے سودہ سراسر معرکہ اسلام ہی سے ہوا ہے اور اگر عالم اسلام مسائل سے دیگرگوں ہے سوا سکا واحد عامل اسلام اور معرکہ اسلام سے دوری ہے عالم اسلام کے سارے وسائل کا عالم الحاد مالک ہوا ہے عالم الحاد اہل اسلام کو سرکار، وی سی آر، اور کرکٹ کی گولی دے کر مسلسل سلائے ہوئے ہے۔

آہ! وہ اہل اسلام کے مالی وسائل لوٹ رہا ہے سروں کو کاٹ رہا ہے احکام اسلام سے ٹھٹھا کر کے اسلام کو رسوا کر رہا ہے معصوموں کے سر دھڑ سے الگ کر رہا ہے۔ اہل اسلام کو لڑوا رہا ہے۔ اگر کوئی اسلام کو حاوی کر دے وہ اک دم اسلامی سرکار کو گرا دے مگر عالم اسلام محو آرام رہے۔

آہ!۔۔۔ کس سے گلہ کرے کوئی۔

مسلم امہ سوئی ہوئی ہے حکمراں ولولہ اسلامی سے عاری ہو گئے اور اس ڈر سے کہ سرکار سے محروم ہوں گے ہر مسئلہ کے حل کے لئے مکالمہ کا سہارا لے کر سرور ہو گئے کہ اس طرح مسائل حل ہوں گے دراصل وہ عالم الحاد کے سورماؤں کو ”الہ“ محسوس کر کے الحاد کے آگے سر رکھ گئے اور اللہ سے کٹ گئے اور ہر اک حاکم کی معمم رائے ہو گئی کہ ہماری آسودگی اور ہمارا دوام ملل عالم کے سورماؤں کی ہم سے آمادگی اور سرور سے ہے اسی لئے وہ گمراہوں اور ملحدوں کا مہرہ ہو کر گمراہوں کے لئے کام کر رہا ہے۔ اسی طرح مسلم عوام اسلام سے دور ہو کر گوروں کی اداؤں کے گروی وہ ہو گئے۔ اسلامی احکام سے کئی لوگوں کو عار محسوس ہو رہا ہے۔ اور اس دور کے لئے

اسلام احکام ردی کئے گئے اسلام کے جھے جھے کئے گئے اک اسلام علماء کا، اک اسلام عصری علوم کے حامل گروہ کا حادہی کہ اللہ کا اسلام اک ہی ہے مسٹر وملا کے حوالے سے اسلامی ماحول کی اکائی ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئی۔

اس دوئی کی کلہاڑی کے وار سے مسلم ماحول اور سوسائٹی کے کئی گروہ اک دوسرے سے ٹوٹ کر الگ ہو گئے اور رواداری، ہمدردی اور ہمکاری معدوم ہو گئی دکھ کا امر ہے کہ عرصہ ہوا کہ اس عالم سے اہل اسلام کی اک عالمی سرکار مٹا دی گئی ہے اور مسلم امہ علی العموم اس اہم امر سے مکمل لاعلم لگ رہی ہے حالاں کہ اسلامی سرکار کئے لئے سعی اک اہم اور محکم حکم، ہے اسلام کا۔ اور ہر اک مسلم کے سرعاندہ ہے۔ سوائے ملا عمر کی محدود عرصہ کی سرکار کے دوسرے مسلم اس امر الٰہی سے مکمل کئے رہے۔

الحاصل مسلم امہ کے اس عمل سے اس عاصی کو احساس ہوا کہ وہ اک رسالہ لکھے اور اس رسالہ سے لوگوں کے آگے اس امر کو کھول دے کہ معرکہ آرائی اسلام کا اک حصہ ہے اس سے ہٹ کر اسلام ادھورا ہے اور اصل اسوہ رسول کا عامل وہی ہوگا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے سارے اطوار کو گلے لگا کر سرگرم عمل ہوا اگر کوئی سہل سہل اعمال کرے اور گراں کاموں سے روگرداں ہو سو وہ کس طرح دلدادہ رسول ہوگا؟ مرسل داور کا اسوہ اک کامل اسوہ ہے۔ عالم کے راہ داں سرور سروراں رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) حامل وحی ہو کر رسول ہوئے اہل حرم کی سرکار حاصل کر کے حکمراں ہوئے اور معرکوں کے دوراں اک دلاور معرکہ آراء اور لڑاکوؤں کے سردار و سالار رہے الحاصل عالم کے لئے ہادی کامل ہو کر آئے اور اک مکمل لائحہ عمل مسلم امہ کو عطا کر گئے۔

اس طرح اس عاصی کا ارادہ ہوا کہ اسوہ رسول کا اہم حصہ لکھ کر سرور عالم کے اسوہ مطہرہ کے ہمراہ معاد کو اٹھوں گا۔ اسی طرح مرا ارادہ ہوا کہ وہ رہے۔ دوسرے رسالوں کی ڈگر سے ہٹ کر ہو کہ ہر کوئی اسکا لامحالہ مطالعہ کرے اور اس طرح وہ اس عمل کو گلے لگائے اور مرے لئے اسکے

عمل سے اللہ کے ہاں حصہ ملے اور رسالہ محررہ مرے لئے اک صلہ مسلسل ہو اور ہر دو عالم عالم کارگاہ اور عالم معاد کے دوراں کامگاری اور مدد الہی کے وسائل سے ہو۔ اس رسالہ کے لکھاری کو اسکا کامل احساس ہے کہ اسکی اردو گاڑھی ہے مگر اس راہ کے ہر روؤں کو اس گھائی کے مراحل کے دکھوں اور رکاوٹوں کا علم ہوگا۔

اس عاصی کا کوئی کمال کہاں؟ سراسر اللہ کی مدد والد مکرم اور والدہ مکرمہ اور معلموں کی دعاؤں کا آسرا ہے۔ اللہ مرے والد اور والدہ کو طول عمر عطا کرے ہر دو سائے کو ہمارے سر دوام عطا کرے ہمارے گھر والوں کا اللہ رکھوالا۔ اللہ مالک الملک مسلم امہ کے سارے مسائل کو حل کرے ہمارے ملک کی رکھوالی کرے اسے اسلام کا گہوارہ کر دے ہر مسلم کو اعلاء کلمہ الہی کا سودائی کر دے اور ہر مسلم کو حوصلہ عطا کر دے کہ وہ اسلام کے لئے سر دھڑ اور مال وارد دے۔ اسارائے اہل اسلام کو رہائی دلا دے ہمارے دلوں کو مرگ معرکہ کا دلدادہ کر دے اللہ ہمارا حامی و مددگار ہو اللہ ہمارے مدارس کی رکھوالی کرے۔

اللہ کرے کہ مری صدا ہر مسلم کے دل کو لگے اور ہر سالہ اسکے لئے کارگر ہو اور وہ سر کے سودے کے لئے ہمہ لمحہ کمر کس کر آمادہ ہو۔

اس رسالہ کا اسم سامی ”سروں کے سودے“ رکھ رہا ہوں کہ مسلم کا سروہ عمدہ رأس المال ہے کہ اللہ کو حد سے سوا ڈالا ہے۔

آس ہے کہ در الہی سے مری سعی صلہ کی اہل ہوگی اور مرے لئے عالم کارگاہ اور عالم معاد کے مراحل کے دوراں مہر الہی کے در کھلوادے گی۔ (لوار ادا اللہ)

حررہ

ڈاکٹر والد سلمان

معرکہ آرائی

اسلام کے لئے لڑائی اہم حکم ہے ہر اک مسلم اور احکام اسلام کی طرح اسکا مسئول ہے سوائے اسکے کہ لولا، اعمیٰ اور اس طرح کی اور رکاوٹوں کا حامل ہو۔ مراد دل ہوا کہ اک رسالہ نکھوں کہ ہر مسلم کا دل اس حکم کے لئے مائل ہو اسی لئے رسالہ ”سروں کے سودے“ اردوئے معز سے محفل و مرصع ہوا۔ اسلام کی صدا کا مرحلہ طے ہو کر معرکہ آرائی کا مرحلہ کلام الہی سے مؤکد ہے اس سے سرموڑ کر آدمی کا مگار ہو؟ محال ہے۔ علو اسلام معرکہ آرائی ہی سے ہوا ہے اور ہوگا۔

اللہ کا کلام ہے کہ:

”اللہ وہ ہے کہ رسول کا مرسل ہوا اور ہدئی اور حکم اہل دے کر اس لئے کہ سارے مل سے اسلام کو علو عطا کر دے۔“ (۱)

معلوم ہوا کہ رسول کے ارسال کی اساس علو اسلام ہے، لوگ معرکہ آرائی کردار سے ٹکرا کر اس سے مال کا سرموڑ کر عاصی ہوئے حال آں کہ کلام اللہ کا اک کلاں حصہ اس حکم اور اس عمل کا گواہ ہے اور کلام اللہ سے ہی کردار کا درس عالم کو ملا۔ اللہ کا کلام ہے:

”اہل اسلام کا معمول اللہ کی راہ کے لئے لڑائی ہے اور مکرے ہوئے گروہ کے لوگوں کا معمول دسواں مردود کی راہ کے لئے لڑائی ہے، سو (اہل اسلام) لڑو! اس (عدو اللہ) دسواں مردود کے حامی لوگوں سے۔ اس عدو کا داؤ اور مکر ہلکا اور کھوکھلا ہے۔“ (۲)

اور کہا:

”وہ مسلم کہ سالم ہو کر معرکہ سے رکے رہے، کس طرح مساوی ہوں اللہ کی راہ کے لئے مال و دل سے معرکہ آراء مسلموں کے ہمراہ؟ حال آں کہ مال دل سے معرکہ آراؤں کا حال

(۱) هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهرہ علی الدین کلہ (التوبہ ، الفتح ، الصف)

(۲) الذین امنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت فقاتلوا اولیاء

الشیطان ان کید الشیطان کان ضعیفا (النساء)

عالی ہے اللہ کے کرم سے معرکہ سے رکے ہوؤں سے اک سٹخ، اور ہر اک سے اللہ کا وعدہ ہے عہدگی کا۔ اور کرم ہوا اللہ کا، کہ معرکہ آراؤں کو معرکہ سے گھر رکے ہوئے محروم لوگوں سے اعلیٰ کمائی سوا عطاء کی۔“ (۳)

اور کہا کہ:

”اے اہل اسلام! کس لئے اللہ کے لئے لڑائی سے سرموڑ رہے ہو؟ حال آں کہ وہ کم حوصلے والے مرد اور (گھروں کی) عروساؤں اور اولاد کی ہمہ لمحہ صدا ہے کہ اے ہمارے مالک ہم کو لے آ! اس گاؤں سے کہ (مدام) رہے اہل عدواں اس گاؤں کے لوگ، اور کر دے ہمارے واسطے کوئی حامی اور کر دے ہمارے لئے کوئی مددگار۔“ (۴)

اور کہا:

”وہ لوگ کہ اسلام لائے اور گھروں سے رہ گئے اور لڑے اللہ کی راہ کے لئے، اور وہ لوگ کہ گھر حوالہ کئے اور مدد کی (لڑاکوؤں کی) وہی ہوئے اصلی مسلم۔“ (۵)

اور کہا:

”اور لڑو! اعداء اسلام سے کہ مسدود ہو گمراہی اور ہو حکم سارا اللہ کا۔“ (۶)

اور کہا:

”اے رسول! اہل اسلام کو لڑائی کا حرص دلا۔“ (۷)

(۳) لا يستوى القاعدون من المؤمنين غير اولى الضرر والمجاهدون في سبيل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدين باموالهم وانفسهم على القاعدين درجة وكلاً وعد الله الحسنى وفضل الله المجاهدين على القاعدين اجراً عظيماً (النساء)

(۴) وما لكم لا تقاتلون في سبيل الله والمستضعفين من الرجال والنساء والولدان الذين يقولون ربنا اخرجنا من هذه القرية الظالم اهلها واجعل لنا من لذك ولياً واجعل لنا من لذك نصيراً (النساء)

(۵) والذين امنوا وهاجروا وجاهدوا في سبيل الله والذين اؤوا ونصروا اولئك هم المؤمنون حقا (الانفال)

(۶) وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة ويكون الدين لله (البقرة والانفال)

(۷) يا ايها النبي حرّض المؤمنين على القتال (الانفال)

اور کہا:

”لڑو! لوگوں سے کہ اللہ اور عالم معاد سے دل موڑا اور اللہ و رسول کے حرام کئے ہوئے کو حلال کر کے حکم عدولی کی اور سر موڑا حکم اسلام کے کھرے دھرم سے، اس گروہ کے لوگوں سے سے، کہ وحی کا رسالہ اسے عطاء ہوا، مال کا روہ گھڑی آئے کہ وہ اہل اسلام کو مال محصول مٹھی سے دے کر کمی ہوں (۸)۔“

اور کہا:

”(اے اہل اسلام!) لکھ دی گئی ہے لڑائی، گو وہ مکروہ ملے (۹) (مراد ہے کہ لڑو)۔“

اور کہا:

”سودا ہوا اللہ سے مسلمانوں کے سر دھڑ اور مال کا، کہ دارالسلام اس کے لئے ہے کہ لڑے اللہ کی راہ کے لئے سودہ مار ڈالے (گمراہوں کو) کہ وہ مرے گمراہوں کے وار سے کھرا وعدہ ہے۔“ (۱۰)

اور کہا کہ:

”(اے مسلمانو!) اگر اللہ کی راہ کے لئے مارے گئے، کہ مر گئے سوا اللہ کا کرم اور رحم ہر اکٹھی کی ہوئی سے اولیٰ ہے۔“ (۱۱)

کلام اللہ کے دس ٹکڑے ہوئے۔

آگاہی ہو کہ کلام اللہ ہی اساس اسلام ہے ہر وہ مسئلہ کہ اس کا گواہ کلام اللہ ہو محکم ہے ہر دور کے علماء اسلام اس حکم کے عامل رہے اور عمدہ رسائل لکھے دلائل اکٹھے کئے، کلام اللہ اور کلام رسول کے حوالے دے کر لوگوں کے سوال حل کئے اور اوہام دور کئے مگر گوروں کو

(۸) (قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اتوا الكتاب حتی یعطوا الجزیة عن یدوہم صاغرون (التوبہ) (۹) (کتب علیکم القتال وهو کرہ لکم (البقرة) (۱۰) (ان اللہ اشترى من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنة یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعداً علیہ حقاً (التوبہ) (۱۱) (ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم لمغفرة من اللہ ورحمة خیر مما یجمعون (آل عمران)

اللہ کرم سے دور کر دے کہ احمدی اور لاہوری گروہ کا امام گمراہی^(۱۲) گوروں کی سرکا
رے طمع لے کر آمادہ ہوا کہ اسلام کے اس اعلیٰ حکم کو مٹا دے اور اہل اسلام کے دل و
سوسوں سے مملو کر دے مگر علماء اسلام کی مساعی سے اسکی کامگاری مسدود ہوئی اور
محدود گروہ ہی گمراہ ہو سکا۔

کلام رسول و عمل سرورِ عالم سے معرکہ آرائی کا حکم معلوم ہو

مکرم عمرو^(۱۳) راوی ہے کہ رسول اللہ سے معرکہ آرائی کا سوال ہوا کہا کہ:
”معرکہ آرائی گمراہوں سے لڑائی ہے۔ سوال ہوا، کہ اولیٰ لڑائی کس طرح اور کس کی
ہوگی؟ کہا کہ: معرکہ آراء کا گھوڑا اور کہا کمرے اور اس لڑاکو کا لہو گرے۔“^(۱۴)
اک اور ہمد کا رسول اللہ سے سوال ہوا معرکہ آرائی کے حال کا، کہا کہ:
”گمراہوں سے لڑائی لڑو! اس لمحہ کہ گمراہوں سے ملو اور کمی، ٹھگی اور کم حوصلگی سے دور
رہو۔“^(۱۵)

ولد عمر^(۱۶) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:
”اللہ کا حکم ہوا کہ لوگوں سے لڑائی لڑو، الا آں کہ وہ گواہ ہوں کہ اللہ ہی اک الہ ہے اور
محمد اللہ کا رسول ہے اور رکوع والے عماد اسلام اور اداء مال کے احکام کو معمول کر کے
ہی لوگوں کا سر اور مال معصوم ہو گا الا آں کہ اسلام کی رو سے ہو، اور دلی اعمال کا معاملہ اللہ
کے حوالہ ہے۔“^(۱۷)

^(۱۸) والد امامہ مکرم صدیقی (اللہ اس سے سرور ہوا) سے مروی ہے کہ رسول الملاحم (صلی
اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:

”اللہ کی راہ کی لڑائی کو لا محالہ ساری رکھو اس لئے کہ لڑائی آرام کدہ معاد کے دروں سے

(۱۲) مرزا غلام احمد قادیانی ملعون (۱۳) عمرو بن عبسہ (۱۴) طبرانی و مسند احمد (۱۵)

بیہقی (۱۶) عبد اللہ بن عمرو (۱۷) متفق علیہ (۱۸) ابو امامہ الباہلی

اک در ہے اور لڑائی سے ہر طرح کا الم اور صدمہ دور ہوگا۔“ (۱۹)

اک اور کلام رسول ہے کہ:

”لڑائی کے لامحالہ عامل رہو! اس لئے کہ لڑائی کی طرح کا کوئی عمل طے محال ہے۔“ (۲۰)

ولد مسعود (۲۱) کا رسول امی سے سوال ہوا سارے اعمال کا اولیٰ عمل کہئے؟ کہا کہ:

”رکوع والا عماد اسلام“ (۲۲) اسی لمحہ کہ وہ عائد ہو، ادا ہو۔ سوال ہوا کہ دوم؟ کہا کہ: ماں اور

والد سے عمدہ سلوک۔ سوال ہوا کہ سوم؟ کہا کہ: اللہ کی راہ کے لئے لڑائی۔“ (۲۳)

رسول اللہ کا اک اور کلام ہے کہ:

”معرکہ آرائی دارالسلام کی ساری راہوں سے کم راہ ہے۔“ (۲۴)

اک اور ہمد مکرم (۲۵) راوی ہے کہ رسول اکرم کا کلام ہے کہ:

”دو گروہوں کے لئے اللہ کے ہاں سے آگ معاد سے دوری لکھ دی گئی ہے۔ اک وہ گروہ

کہ دہلی کے ملک والوں سے معرکہ آراء ہو گا دوسرا وہ گروہ کہ عالم ساء کو صعود کئے ہوئے

روح اللہ رسول (۲۶) کے ہمراہ معرکہ کرے گا۔“ (۲۷)

اک اور کلام رسول اس طرح ہے کہ:

”مسلم کے لئے اطہر کمائی مال کا وہ حصہ ہے کہ حاصل ہو مگر اہوں سے اللہ کی راہ کے لئے

لڑائی کے دوران۔“ (۲۸)

مکرم کچول رحمہ اللہ ہمراہی رسول والئی دوم عمر (اللہ اس سے سرور ہوا) سے راوی ہے کہ

وہ دار اللہ حرم ملی کو روئے اطہر کر کے دس دس عہد کیا کر ہم کلام ہوئے کہ:

”لوگو! معرکہ آرائی عائد ہوئی ہے، معرکہ آرائی عائد ہوئی ہے، اگر کہو سوا سی طرح اور عہد

کروں۔“ (۲۹)

علاء (۳۰) راوی ہے کہ اک آدمی ہمد مکرم داماد رسول علی کرمہ اللہ سے اسلام کا

سائل ہوا۔ علی ہم کلام ہوئے کہ:

(۱۹) کنز العمال (۲۰) طبرانی (۲۱) عبد اللہ بن مسعود (۲۲) نماز (۲۳) بخاری (۲۴) المغنی (۲۵) ثوبان

(۲۶) عیسیٰ (۲۷) طبرانی (۲۸) کنز العمال (۲۹) مصنف عبدالرزاق (۳۰) علاء بن عبد الرحمن

اسلام دو اور دو عمود سے مؤسس ہے [۱] صمود مراد ہے کہ آدمی ڈٹا ہوا ہو [۲] عدل [۳] کامل گماں کہ دل ہر کھٹکے سے دور ہو [۴] لڑائی۔^(۳۱)

علیٰ کرمہ اللہ راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

”اسلام آٹھ حصوں کا ہے اک حصہ رکوع والی عباد اسلام ہے، اک حصہ اداء مال ہے، اسی طرح اک حصہ مواسم احرام کے دوران حرم کا ارادہ ہے،^(۳۲) اک حصہ لڑائی ہے اک حصہ صوم ہے، اک حصہ^(۳۳) صالح کاموں کا حکم ہے اور اک حصہ مکروہ کاموں سے^(۳۴) روک ٹوک ہے کامگاری سے دور رہا وہ آدمی کہ کسی اک حصہ ہی سے محروم رہا۔“^(۳۵)

رسول اللہ (صلی اللہ علیٰ روحہ وسلم) کا کلام اک ہدم^(۳۶) سے مروی ہے:

”آگاہ رہو آرام کہ، معاد کا حصول حساموں کے سائے سے ہے۔“

محررہ کا مہنائے رسول سے لڑائی کا اہم حکم معلوم ہوا۔ اور اہل اسلام کے کھٹکے اس اعلیٰ عمل کے حوالہ سے دور رہئے واللہ الحمد۔

اور کلام رسول دل سے مسموع ہو

اک ہمارا ہی رسول^(۳۷) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

”وہ آدمی کہ عملاً لڑائی اور اسکے ارادہ سے محروم رہا وہ اک طرح کا دو، رو مرگ مرا۔“^(۳۸) والی اول ہمارا ہی رسول^(۳۹) کا کلام ہے کہ:

”لوگو! اللہ کے ہاں سے اسلام سے مکرم ہوئے ہو اور لڑائی سے محکم ہوئے ہو۔“

ولد عمرو (۴۰) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

”لڑائی کے دوران مارے گئے مسلم کے سارے معاصی محو ہوں گے سوائے ادھار کے۔“^(۴۱)

(۳۱) کنز العمال (۳۲) حج (۳۳) امر بالمعروف۔ (۳۴) غمی من المنکر (۳۵) کنز العمال (۳۶) عبد اللہ بن مسعود

(۳۷) ابو ہریرہ (۳۸) مسلم، (۳۹) ابو بکر صدیق (۴۰) عبد اللہ بن عمرو بن العاص (۴۱) مسلم

اسلامی لڑائی اور اعمال سے اولیٰ ہے

والد امامہ صدی (اللہ اس سے سرور ہوا) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلام ممدوح ہے:

”وہ اللہ کہ مری روح اسکی ملک ہے گواہ ہے کہ اللہ کی راہ کے لئے لڑائی کی اک گھڑی سحر کی ہو کہ عصر کی، سارے عالم اور اسکے سارے اکراموں سے اولیٰ ہے۔ اور اک آدمی کا لڑائی کے لئے کھڑے ہو کر معرکہ آرائی کا عمل گھر رہ کر ساٹھ سال کے عمل صلوة سے اولیٰ ہے۔“ (۳۲)

اسلام کا دوام لڑائی سے ہے

اک ہمراہی (۳۳) رسول سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

”اسلام سدا رہے گا اسلئے کہ اہل اسلام کا اک گروہ سدا لڑے گا۔“ (مسلم)

”اک اور دوسری ہمد مکرّم (۳۴) سے مروی ہے کہ رسول امی کا ہم سے ملک دہلی کی لڑائی کا وعدہ ہوا ہے اگر عمر کے دوران دہلی کی لڑائی (۳۵) مل گئی سو سارا مال اور سر دھڑ لٹا دوں گا، مرے ہوؤں سے اولیٰ ہوں گا اگر مرا گمراہوں کی حساموں سے، اور آلام کدہ معاذ سے رہائی حاصل کردہ والد ہری رہ ہوں گا اگر سالم لوٹا۔“ (۳۶)

وحی کا اک لکھاری ہمد (۳۷) رسول اللہ سے راوی ہے کہ کہا کہ:

”(لوگو) لڑائی سارے اعمال سے اولیٰ عمل ہے۔“ (ولد عساکر)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اک آدمی مسلح ملا وہ سائل ہوا کہ لڑائی اور اسلام ہر دو

عمل سے اول، لڑوں کہ اسلام لے آؤں؟ کہا: اول اسلام لاؤ اور اسلام لا کر لڑو! وہ مسلم ہو کر لڑا اور لڑائی کے دوران مرا۔ رسول اللہ کا کلام ہوا کہ: اسکا عمل کم رہا اور کمائی سوا ملی (۳۸)۔

اک اور ہمد رسول (۳۹) راوی ہے کہ رسول اللہ کا لوگوں کے آگے کلام ہوا کہ:

(۳۲) مسند احمد (۳۳) جائزہ (۳۴) ابو ہریرہ (۳۵) غزوہ ہند مراد ہے (۳۶) نسائی (۳۷) حاکم (۳۸) بخاری

(۳۹) ابوقنادہ

”اللہ کا دل سے صاد اور اسکی راہ کے لئے لڑائی سارے اعمال سے سوا اور اولیٰ ہے۔ اس گھڑی اک آدمی کھڑے ہو کر سائل ہوا کہ: اے اللہ کے رسول! کہئے کہ مرے معاصی مجھ ہوں مگر اگر اللہ کی راہ کے لئے لڑائی کے دورانِ عدو کے وار سے مروں؟ کہا: ہاں!“ (۱)۔

والی دوم صہر رسول عمر (اللہ اس سے مسرور ہوا) کا کلام ہے کہ:
 ”لوگو! اسے طرح کی رہروی کے مسئول کئے گئے ہو [۱] ارادہ حرم کلی [۲] رہروی عمرہ [۳] رہروی معرکہ۔“

سوائے اہل اسلام! الحادِ مستط ہو رہا ہے حرم مکہ اور اسکا ارد گردِ لمحدوں سے محصور ہے وہاں مئے کا دور دورہ ہے لمحد وہاں کا مال لوٹ کر لے اڑے اور مسلم سوئے رہے۔ لمحدی وی اور وی سی آر کی آڑ لے کر وہاں در آئے حالاں کہ حکم ہے کہ وہاں کا مطہر نکڑا کلام اللہ کی رو سے لمحدوں کی آلودگی سے دور رہے مگر الحاد کا مصمم ارادہ ہے کہ اہل اسلام کے اس محور کو الحاد سے آلودہ کر کے اسلام کی اساس کو معطل کرے اور مسلم اس محور سے کٹ کر رہے۔ مرا سوال ہے ہر مسلم سے کہ وہ اس مکر کو سہہ لے گا؟ اور مسلسل اسی طرح سرد مہری کرے گا؟ مال کا راسکا حل کس طرح ہوگا؟ دعاؤں سے، کہ کلام سے، در حالِ دگر مصمام اور اسلحہ سے؟ مکہ مکرمہ کے حصول کے لئے رسولؐ کو کس لئے لڑائی کا حکم ہوا؟ اگر دعاؤں اور کلام ہی سے مکہ مکرمہ کے حصول کا امکان رہا ہو۔ معلوم ہوا کہ اسکا حل لڑائی ہے کل ہی کی طرح۔ داعی کی مساعی مسلم مگر معرکہ آراؤں کے لہو کی مہک سے کس طرح آدمی مکر کر روگرداں ہو کہ صد ہا صدی اسی مہک سے اسلام معطر رہا ہے اور عالم، الحاد کی گھٹاؤں سے مطہر رہا ہے۔

ممالک اسلام اور سرحد ہائے اسلام اس دور کے دوراں اعداء کے مکروں کا گڑھ ہوں اور ہم ہر دم اور کمالی ہوں کہاں کا عدل ہے؟ سعودی کا مالدار ملک مال سے محروم ہو رہا ہے کو سو و اور ہر سک (۵۰) کی طرح کے ملک لہو لہاں ہوئے مسلم کا لہو ماء سماوی کی طرح کلی کلی رواں رہا۔

ملک موصل اور وابر السلام^(۵۱) کے محصوم لڑکے دودھ اور دوا کے لئے سسک سسک کر مرے، ملا عمر کے ملک^(۵۲) گوراکٹوں سے آگ لگائی گئی ہر سو آگ ہی آگ کا سماں ہے۔

ہائے اہل اسلام ملحدوں کے آگے سرٹکا کر رہے وہ حوصلہ کہاں ہوا؟ کہ روم و کسریٰ اس سے لومڑی ہو گئے۔ وہ للکار کہاں گئی؟ کہ داہر کی طرح کا حاکم اس سے دھل اٹھا اس حال کو ہم اس لئے آئے کہ ہم لڑائی سے دور رہے اور اعداء کے مکر اور

سوہ علمی سے لڑائی کو اسلام سے الگ کوئی حکم گماں کر کے اس سے لاعلم و لاعمل رہے۔

اک و سوسہ

کئی لوگوں کو سوسہ ہوا کہ اک لڑائی سے لوٹ کر رسول اللہ کا ہمراہوں سے کلام ہوا کہ: ”ہم معمولی لڑائی سے اعلیٰ لڑائی کو لوٹے۔ سوال ہوا کہ اعلیٰ لڑائی کس طرح ہے؟ کہا: کہ دل سے لڑائی۔“^(۵۳)

آگاہ رہو! کہ کلام مسطور کئی طرح سے محل کلام ہے اسکی ساکھ کھوکھلی ہے اول اس لئے کہ کلام مسطور گھڑا ہوا ہے حراں کے عالم امام احمد رحمہ اللہ کا کلام ہے کہ: ”لا اصل لہ“ اسکی سرے سے اصل ہی معدوم ہے سلسلہ راوی لا معلوم ہے۔

دوم ملا علی کا لکھا ہے کہ: کلام مسطور گو کہ لوگوں کے ہاں محاورہ کی طرح عام ہے مگر کلام مسطور دراصل اک عالم کا کلام ہے۔

اگر ہم کو مسلم ہو کہ مسطور کلام رسول ہی کا ہے مگر عام لوگوں کی مراد کس طرح مصرح ہوگی کہ ”لوٹے“ کا کلمہ لڑائی سے کلا روک رہا ہے اس لئے کہ رسول اللہ اس لڑائی کے علاوہ اور کئی لڑائی اور معرکے لڑے رسول اللہ کے ہمد اس حکم کے مدام عامل رہے اور لڑائی کا حکم سدا اہم ہی رہا دوزوالی اول^(۵۴) و عصر حاکم دوم^(۵۵) اور وابی سوم داماد رسول^(۵۶) کا عرصہ سرداری اسکا گواہ ہے۔

(۵۱) عراق، دار السلام بغداد کا لقب ہے (۵۲) افغانستان (۵۳) جمعنا من الجہاد الا صغر الی

الجہاد الا کبر (۵۴) حضرت ابو بکر (۵۵) حضرت عمر (۵۶) حضرت عثمان

دل اور روح سے لڑائی کا اصل محل معرکہ گاہ ہی ہے دل کی وہ اصلاح کہ لڑائی سے ہو سکے
گھر رہ کر کہاں؟ ہر آدمی کو اسکا سر لاڈلا ہے اسکا ہر حلال و حرام کام اسی سر کے لئے ہے مگر معرکہ
کے دوراں وہی سر اللہ کے لئے لٹا رہا ہے اس سے آگے اور کس امر کی اصلاح رہ گئی ہے؟ درہر
حال اس کلام کا احکام ہر طرح سے محل سوال ہے کامل آس ہے کہ اس کلام سے سارے
دوسو سے دور ہوئے ہوں گے۔

اسلام کے لئے لڑائی اسوہ رسول ہے

کلام الہی ہے کہ اسکا حاصل ہے کہ:

”رسول اللہ کا ہر عمل سارے عالم کے لئے عمدہ اسوہ ہے۔“

محررہ کلام اس سورہ مطہرہ^(۵۷) کا حصہ ہے کہ لڑائی کے سلسلہ کے لئے اسکا درود ہوا ہے
معلوم ہوا کہ گو کہ سارے اعمال کے لئے رسول اسوہ کاملہ ہے مگر لڑائی کے عمل کے لئے اہم طور
اسوہ کاملہ ہے اس لئے کہ لڑائی کا معاملہ الگ ہے۔ دھڑکا ہے کہ لوگ لڑائی کو اعلیٰ کردار سے ٹکرا
کر اس کو اسوہ رسول سے الگ کوئی عمل کہہ کر مدعی ہوں کہ رسول اللہ اعلیٰ کردار کے حامل رہے
رسول اللہ کو لڑائی سے کس طرح کا سروکار رہا؟ اور رسول اللہ کو لڑائی سے کہاں کا واسطہ؟ اسی لئے
رسول اللہ کا اک اسم مکرم ”رسول الملاحم“ رہا مراد ہے کہ گھمساں معرکوں والے رسول، اسی طرح
رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

”مرا اک اسم لڑا کو ہے“^(۵۸)

لڑائی کے اسرار و حکم

اسلام کے لئے لڑائی کے کئی مصالح ہم کو معلوم ہوئے۔

[۱] لڑائی سے گمراہی مسدود ہو الحاد و بدعت ہو^(۵۹)۔

[۲] لوگوں کو آسودگی اور آرام حاصل ہو^(۶۰)۔

[۳] عدل کا دور دورہ ہو۔

[۴] مسلم ہو کہ معاہدہ ہر اک اور اس کا مال اور اس کی آں معصوم ہو^(۶۱)۔

[۵] اللہ کے گھر، صومعے اور اعمال صالحہ کے گڑھ، مصلحتی اور مدارس اعداء کے مکر سے

سالم ہوں^(۶۲)۔

[۶] حکم الہی سارے مل سے اعلیٰ اور مسلط ہو اور ہر ملک لاگو ہو^(۶۳)۔

آگے لکھا ہوا ہے کہ رسول کے ارسال کی اصل اساس اسی سز سے ہے۔

[۷] آرام کدہ معاد کے کئی حصے طے ہوئے، کہ وہ لوگ کہ اللہ کے لئے عدو کے اسلحہ سے

کام آئے وہ آرام کدہ کے اس طرح کے اعلیٰ حصوں کے مالک ہوں (آل عمران)

[۸] اصل مسلم اور دکھاوے کا مسلم کہ اس کا دل الحاد سے مملو ہو اور اسلام کا مدعی ہو ہر دو

الگ الگ ہوں (آل عمران)^(۶۴)۔

معلوم ہوا کہ لڑائی اک کسوٹی ہے کہ کھرے اور کھوٹے الگ الگ ہوں گے۔

[۹] اعداء اللہ، اہل اسلام سے ہار کر رسوا ہوں اور اللہ کی مدد کا وعدہ اہل اسلام کے لئے

کامل طور تکمیل ہو^(۶۵)۔

[۱۰] اہل اسلام کے صدور اور دلوں کی آگ سرد ہو اور تلخ دکھوں اور آلام سے معاد کی

طرح اس عالم کے دوراں اداس ہوں^(۶۶)۔

اسکے علاوہ اور کئی مصالحوں ہوں گے کہ اللہ ہی عالم ہے۔ حالاً دس مصالح لکھے

گئے کہ ادراک والا اسی سے درس حاصل کر لے گا۔

(۶۱) کما فی اللہ یث (۶۲) الحج (۶۳) التوبہ، الفتح، القصف (۶۴) عنکبوت وغیرہ (۶۵) التوبہ (۶۶) التوبہ۔

لڑائی سے روگرداں کے لئے دھمکی

اللہ کا کلام ہے کہ:

”مسرور ہو گئے لڑائی سے دور رہ کر گھر کے ہوئے لوگ، رسول اللہؐ سے الگ ہو کر، اور ڈرے اس سے کہ معرکہ آراء ہوں مال و سر دھڑ سے اللہ کی راہ کے لئے، اور کہا اک دوسرے سے کہ: لڑائی سے دور رہو! کہ گرمی ہے کہہ اے رسول! کہ آلام کدہ معاد کی آگ کی گرمی کڑی ہے اگر وہ آگہی کے حامل ہوں۔“ (۶۷)

مراد ہے کہ اس عالم کی گرمی کو اس عالم کی گرمی سے کم گماں کر کے وہ لوگ لا علم ہوئے۔ اور لڑائی سے دور رہ کر مسرور ہوئے مگر اس طرح کا سرور مالا دکھ اور کڑے الم کا محرک اور عامل ہو گا اس آدمی کی طرح کہ موسم کی گرمی سے دوڑ کر آگ کو ماویٰ کر لے۔ کہ اولاً سرور اور آرام اور مالا الم والی مرگ ہے۔

رسول الملاحم کا کلام ہے کہ اسکا ما حاصل ہے کہ کہا:

”لڑائی کی مٹھاس سدا رہے گی الا آں کہ ماء آساں“ (۶۸) رکے اور سماء سوکھے اور لوگوں کے آگے وہ دور آئے گا کہ اس دور کے مدرس (۶۹) حامل کلام الہی کا کہا ہو گا کہ: لڑائی کا دور معدوم ہوا۔ اسکی مراد ہوگی کہ حالاً لڑائی سے دور رہو! سو ہر وہ آدمی کہ اسکو وہ دور ملے اسکے لئے لڑائی کا وہ عمدہ دور ہو گا۔

ہم رسولؐ سائل ہوئے اے اللہ کے رسول! کوئی کس طرح سے اس طرح کا کلام کہے گا؟ رسول اللہؐ بمکلام ہوئے کہا کہ: ہاں وہ آدمی اس کلام کو کہے گا کہ اللہ، ملائکہ اور ہر آدمی کے ہاں سے ملعون اور مردود ہو گا۔“

ہم اول ہمراہی رسولؐ (۷۰) کا کلام ہے کہ:

(۶۷) فرح المخلفون بمقعدہم خلاف رسول اللہ و کرہوا ان یجاہدوا
باموالہم و انفسہم فی سبیل اللہ وقالوا لا تنفروا فی الحر قل نار جہنم
اشد حرا لو کانوا یفقیہون (التوبہ) (۶۸) بارش (۶۹) قاری (۷۰) حضرت ابو بکرؓ

ہر وہ گروہ کہ اللہ کے لئے لڑائی سے روگرداں ہو اللہ کے ہاں سے اس کے سرگدائی مسلط ہوئی اور وہ مالی طور پر سوا ہوا^(۷۱)۔

رسول اللہ سے مروی ہے کہ کہا:

”وہ آدمی کہ لڑائی کے کسی علاقے سے اور کھٹک سے عاری ہو وہ اللہ سے اس طرح ملے گا کہ اس کا دھڑ دراڑ والا ہوگا۔“^(۷۲)

مکرم عمر کا لڑکا^(۷۳) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

”اے لوگو! اس گھڑی کہ سود کی سوداگری^(۷۴) کرو اور گائے کی دم لے کر باری ہو کر مسرور رہو اور (اسکے صلہ) لڑائی سے روگرداں رہو سو اللہ رسوائی مسلط کر دے گا اور اس طرح کی رسوائی مسلسل رہے گی الا آں کہ سوئے معرکہ لوٹو^(۷۵)۔

لڑائی اور مسئلہ اکراہ

کئی لوگوں کو دوسوہ ہوا کہ کلام الہی گواہ ہے کہ اسلام کے لئے اکراہ کسی طور کی ہو، روک دی گئی ہے اس لئے کہ اصل اسلام وہ ہے کہ دل سے ہو اور دل کا مالک کوئی اور کس طرح ہو سکے گا؟ سوائے اسی آدمی کے کہ اس کا دل ہے اسلام اور الحاد دلائل سے الگ الگ ہو گئے ہر آدمی دل کا مالک ہے، اسلام لائے کہ الحاد کرے، مگر اہ ہو کہ مہدی ہو۔ اسلام کے لئے لڑائی کس طرح مسلم ہو؟ اگر اصرار و اکراہ کی ہی روک ٹوک ہو۔ اس کا حل وہی ہے کہ آگے لکھا۔ لڑائی کے اسرار و حکم کی سطور کا مکر مطالعہ کام آئے گا۔ مگر علاوہ اس کے اس سے سوا اور لکھ رہا ہوں کہ سود آور ہو کہ لڑائی کا حکم اور اس کلام الہی کا محمل الگ الگ ہے دراصل لوگوں کو دو امور گنڈھوئے اس لئے وہم ہوا۔ کوئی دوسوہ کس طرح ہوگا؟ اگر ہر دو امر الگ الگ ہوں۔ اول اسلام کا دل سے صاد ہے کہ اسلام آدمی کو دل سے مسلم ہو ہر کھٹکے سے دور رہ کر۔

دوم اسلام لاء کے طور لاگو ہو اور عالم کے لئے حاکم ہو۔ در حال اول سارے علماء اکٹھے ہوئے کہ کسی آدمی کو اسلام کے لئے اکراہ کر کے آمادگی سر اسر کلام الہی کے الٹ ہے سو کس طرح روا ہو؟۔

(۷۱) طبرانی (۷۲) مشکوٰۃ عن ابی ہریرہ (۷۳) عبد اللہ بن عمر (۷۴) بیہقینہ (۷۵) ابوداؤد

ہاں در حال دوم کہ اسلام لاگو اور مسلط ہوا محالہ لڑائی اس کے لئے ہو۔ اسلئے کہ مسلم آدمی کی تلخ آدمی سے لڑائی در اصل اسلام کی الحاد سے لڑائی ہے سواصل لڑائی اس امر کی ہے کہ الحاد مسلط ہو کہ اسلام؟ سوال ہے کہ اس لڑائی کے دوراں کسی دور کوئی اس طرح کا کوئی اک معاملہ ہوا کہ کسی تلخ کے اسلام کے لئے کوئی مسلم مصر ہوا ہو؟ ہاں لڑائی کا اک طے کردہ اسلامی اصول ہے کہ اس گھڑی کہ اہل اسلام کے عسا کر اعداء کے ملک وارد ہوں سواولاً سالار عسا کر تلخوں کو صدائے اسلام دے اور سوائے اسلام داعی ہو مگر اصرار سے دور رہے۔ دوم وصولی محصول کا اعلان کرے اگر اسلام سے وہ لوگ روگرداں ہوں۔ سوم وہ لڑائی کے لئے آمادہ ہوں اگر محصول کی ادائے گئی تلخوں کو مکروہ لگے حالاں کہ محصول کی ادائے گئی کو آمادہ ہو کر اعداء اسلام کے سر اور مال اور آں کی رکھوالی اہل اسلام کے سر عائد ہوگی مگر اس طرح کا معاملہ اسی گھڑی ہوگا کہ تلخوں کو محصول گوارا ہو۔

اسلام اور اصرار

اسلامی لڑائی اسلام کی اکرام اور آں کی رکھوالی کے لئے ہے اس عالم کے کسی گروہ اور کسی دھرم کی رکھوالی سرکار اور عملداری سے ہٹ کر ہو محال ہے۔ اگر کوئی کہے کہ معرکہ آرائی اسلئے وارد ہوئی ہے کہ لوگ اصرار اور اکراہ کر کے طوعا و کرہا مسلم ہوں سوا سبکی کم اور اکی، لا علمی اور ہٹ دھرمی ہے اعداء اسلام کی ہمہ لمحہ سعی لا حاصل رہی کہ اسلام رسوا ہو اسی لئے اعداء کمر کس کر لگ گئے اور ہر سو کہہ اٹھے کہ اسلام مصمام اور اسلحہ کی مدد سے اٹھا اور مصمام کی مدد سے ہر سو اسکی رسائی ہوئی حالاں کہ [۱] اوائل عہد اسلام لڑائی کے حکم سے معرار ہے اور سبکی مرحلے کے دوراں اہل اسلام ہر طرح کی مار سہہ کر لڑائی سے رکے رہے مگر اسلام کا گروہ ہر لمحہ اور رسوا ہوا [۲] اعداء اسلام کا گروہ لا علم اور آگہی سے محروم ہے کہ اسلام کے ہاں اصل مسلم وہی ہوگا کہ دل سے مسلم ہو اگر اک آدمی سرسری طور مسلم اور دل سے تلخ ہے اور اسلام سے مکر ہوا ہے اسلام کی رو سے اسکا لگاؤ دور و دالے گروہ^(۷۶) سے ہے۔

کوئی آدمی کسی طمع، آس اور ڈر و ہراس سے اسلام کو گلے لگالے مگر اسکا دل گمراہی سے مملو ہو اسکا اسلام اللہ کے ہاں مردود ہے دراصل اسلام کی سعی ہے کہ لوگ دل سے مسلم ہوں اور اسطرح کے کام کے لئے مصمصام سے سعی لا حاصل ہے سارا عالم ملکر اگر ارادہ کرے کہ کسی کے دل کو اصرار کر کے مٹھی سے محصور کر لے مجال ہے اسلئے کہ اسلام اس امر محال کا کس طرح ارادہ کرے گا اسلام کا کل گواہ ہے کہ وہ لوگ کہ اسلام کو گلے لگائے وہ اسلام کے لئے گلے کٹوا گئے مکی عہد کے دوران ہمدس سال سے سواہر دکھ و الم سہار گئے معلوم ہوا کہ وہ دل سے اسلام کے لئے آمادہ ہوئے ہمدموں کو اسلام کی مٹھاس کا کامل احساس ہوا اسی لئے کڑوے دکھڑوں کو سرور سے گوارا کر گئے اور وہ مٹھاس کہ اس کے لئے سردھڑ مال اور اولاد سارے کے سارے وار کر گئے، اعداء سے سوال ہے کہ وہ آدمی کہ اگر مصمصام کے سرے اور دھار سے ڈر کر مسلم ہوگا وہ اسی طرح اسلام کے لئے سارے سرمائے کو لٹا دے گا؟۔

آدمی کی لساں کسی طمع اور ڈر سے گو کسی امر کو ہاں کر دے مگر دل اسی لمحہ صاد کرے گا کہ اسکے آگے دلائل سے کھلے کہ وہ امر اٹل اور محکم ہے۔ اور آدمی اسی لمحہ دل سے اسکے آگے سرٹکائے گا۔ ہمدموں کی ساری روئداد ہمارے آگے ہے وہ دل سے اسلام لائے اور ڈٹ گئے۔

[۳] اسی طرح اسلام کا مرام ہے کہ لوگ اسلامی احکام کے لئے سروردلی سے آمادہ ہو کر اسکے اصول و احکام کو صاد کر کے صلہ معاد کے اہل ہوں کہ وہ صلہ اصول و احکام کو معمول کر کے ہی حاصل ہو سکے گا۔

آدمی اسی اسلام کا مامور ہے کہ ایسکے ارادے سے ہو حال اکراہ کا اسلام رد ہے اسی لئے کلام لہی وارد ہوا کہ اسکا حاصل ہے:

”اگر اللہ کا ارادہ ہو سو اس عالم کے سارے لوگ مسلم ہوں (اے رسول) لوگوں کو (طوعاً و کرہاً) مسلم کرو گے؟“ (۷۷)

(۷۷) یولوشاء ربک لآمن من فی الارض کلہم جمیعاً الفالت تکرہ الناس حتی یکنوا مؤمنین (یونس)

اک اور کلام الہی ہے اسکا حاصل ہے:

”ہر وہ آدمی کہ اسکا دل ارادہ کرے کہ وہ اسلام لے آئے اور وہ آدمی کہ اسکا دل کہے وہ مکر کر رہا ہے۔“ (۷۸)

[۴] اور سائل اس دور سے کس طرح لاعلم ہو رہا ہے کہ اسلام کے عہد کا اول دور ہے اس گھڑی کہ رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا دعویٰ ہوا کہ اللہ کا رسول ہوں اور لوگوں کو سوئے اسلام داعی ہوئے اس لمحہ رسول کسی ہمدرد و مددگار اور حامی اور ہمراہی سے محروم رہا، سرداری اوروں کے ہاں رہی اسلحہ سے عاری کہ اس سے اسلام سے مکرے ہوئے آدمی کو ڈرادے وہ اسرہ اور عائلہ (۷۹) کہ آدمی کے ہر دکھ سکھ کا حامی اور سہارا ہے وہی رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا عدو ہوا مال کا رمحاطے اس حد کو آئے کہ سارے نیچے محارم رسول کو الگ کر کے علاحدہ ہو گئے اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو محدود دے ہمدموں کے ہمراہ اک گھائی (۸۰) کے وسط محصور کر گئے۔ اللہ کے ہاں سے وحی الہی کے واسطے سے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو دلا سہ اور حوصلہ ملا۔ اسی لئے سارے گراں مراحل مسکرا کر طے کر لئے، اس طرح کے احوال کے دوراں کسی اصرار و اکراہ کا امکان ہے؟

[۵] مکی دور کے دوراں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) دس اور سہ سال وہاں رہے صد ہا گروہ اسلام لائے اک ہمد مکرّم (۸۱) آئے اور اسلام لا کر ملک کو لوٹ گئے اس ہمد کی صدا سے اسکا آدھا گروہ مسلم ہوا مکہ کی الوداعی سے ادھر ہی اسی سے (۸۲) سوا مرد اور اٹھارہ مسلمانوں کی گمراہوں سے دکھ اٹھا کر کالوں کے ملک (۸۳) آمد ہوئی اک ہمد (۸۴) کے کلام سے وہاں کا حاکم اصحمہ مسلم ہوا۔

اس دوراں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) مکہ ہی رکے رہے حرم رسول (۸۵) (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ارد گرد سے دس کم اسی آدمی آ کر مسلم ہوئے۔

(۷۸) (لحمّن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر) (الاسراء) (۷۹) خاندان (۸۰) شعب بنی حاشم (جو کہ شعب ابی طالب کے نام سے بھی مشہور ہے) (۸۱) ابوذر غفاری (۸۲) تریسی (۸۳) حبشہ (۸۴) جعفر طیار (۸۵) مدینہ

اسی طرح اک اور دھرم مکرم^(۸۶) کے کلام سے اسکا سارا گروہ اک دم مسلم ہوا وہ سارے گروہ لڑائی کے حکم کے درود سے آگے ہی مسلم ہوئے۔

[۶] اسی طرح سولی والوں^(۸۷) کے لوگوں سے کئی گروہ آکر اسلام لائے ٹولوں کے ٹولے گروہ درگروہ آئے اور مسلم ہو کر آئے حالاں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم سے کس کے ہاں ہر کارے گئے کہ وہ مدعو ہوئے ہوں؟ اسی طرح معرکہ آرائی اسلام ہی کا اگر کوئی معبود حکم ہو سو محل سوال ہو مگر اور رسل کرام کے ہاں وہ مسئلہ اسی طرح رہا اور وہ اسکے عامل رہے اگر اسلام کے علو و وسع کا محرک لڑائی ہی ہے سو دوسرے دھرم کہ اس مسئلہ کے حامل رہے وہ کیسے سکڑے رہے؟ حالاں کہ اس عالم کا کل^(۸۸) اسکا گواہ ہے کہ موسوی گروہ^(۸۹) اور سولی والوں^(۹۰) کے حکام روگرداں لوگوں سے ٹکرائے اور کھل کر سرعام لوگوں کو ہلاک کر ڈالا اسلئے کہ لوگ رام ہوں مگر ہر اک کی سعی دھری کی دھری رہ گئی۔

[۸] اسی طرح اگر اسلامی حکام کے ہاں سے لوگ اصرار کر کے صمصام کے دم سے ڈرا کر مسلم ہوئے ہوں سو دوسرے دھرم کس طرح رہ گئے؟ اسلامی ممالک ہر دھرم کے لوگوں سے کس طرح مملور ہے اگر اسلامی حکام کے ہاں سے اکراہ ہوا ہے۔

سو اسکا مال اس طرح آئے کہ سارے دھرم مٹ کر محو ہوں مگر اسلامی امصار و دول کا حال گواہ ہے کہ معاملہ علی العکس رہا ہے۔

[۹] اسی طرح اسلامی احکام اسکے گواہ ہوئے کہ اسلام صمصام و حسام سے ہٹ کر ہر سو دمکا ہے اس لئے ہے کہ اسلام کا حکم ہے کہ اولاً لڑائی سے دور رہو اگر کسی ملک حملہ آور ہو سو اولاً اسلام کی صدا دو! اگر وہ مسلم ہوں سو وہ دوسرے اہل اسلام کے مساوی اور ہمسر ہوں گے۔ اگر اسی دھرم کو گلے سے لگا کر اسلام سے روگرداں ہوں سو اس ملک کے لوگوں سے کہو کہ وہ اسلامی سرکار کے آگے سر نکا کر محصول کی ادائے گی کے لئے آمادہ ہوں اور ہر اس عمل سے کہ اس سے ملک کا آرام اور سکھ درہم ہو دور رہو اسکے صلہ ہم اس ملک کے لوگوں کے سردھڑ اور مال و اکرام

کے رکھوالے ہوں گے۔ اس عہد کے ہمراہ اس دھرم کے عامل رہ سکو گے اسلامی سرکار اسکی مسئول ہوگی کہ وہ اس دھرم کے معاملوں اور امور سے کسی سروکار سے دور رہے اور اسلام کے معبود احکام سے الگ نہ ہو گئے، سہاگ اور اس طرح کے اور احکام کی طرح مئے اسلام کے ہاں حرام ہے مگر اگر کسی کا دھرم اسے حلال کہے گا سو اس دھرم والوں کے لئے روا ہوگا کہ وہ اسے کام لائے اور اسکی سوداگری کرے، سہاگ^(۹۱) کے معبود اسلامی احکام اہل اسلام ہی کے لئے ہوں گے اس طرح کے اور معبود احکام لے لو۔ اگر محصول کی ادائے گی سے مکر کر دو گرداں ہوں سو اس گھڑی لڑائی کا حکم ہوگا معلوم ہوا کہ لڑائی کا حکم اسی ہی لئے ہے کہ وہ روگرداں رہے لڑائی کا اس سے کہاں سروکار؟ کہ لوگ لامحالہ مسلم ہی ہوں اگر اس طرح ہو سو لڑائی کا حکم اول ہو مگر لڑائی کا مرحلہ سوم مرحلہ ہے اور طوعاً و کرہاً لڑائی کا حکم ہے۔

[۱۰] اسی طرح اگر اسلام اکراہ و اصرار اور مصماصم کے دم سے لاگو ہوا ہو سو وہ لوگ کہ اسلام لے آئے وہ کس طرح اسلام کے دلدادہ، گروی دہ اور سودائی ہو گئے اس لئے کہ اکراہ و اصرار سر دھڑ ہی کے لئے کارگر ہے اسکی رسائی دل کو کہاں؟ سو وہ لوگ کہ اگر طوعاً و کرہاً مسلم ہوئے وہ کس طرح سے سرعام اللہ کے گھروں^(۹۲) کے علی العکس گھروں کے وسط اسلامی احکام کے سوا اور مصمم عامل رہے اور اسلام کے لئے سر دھڑ اور مال و سرمائے کی واری^(۹۳) مدام سعد لگی^(۹۴)۔

اسکے علاوہ اسلام کا مسئلہ ہے کہ اگر کوئی آدمی سرسری اور سطحی طور ”لا الہ الا اللہ“ کہہ دے سو وہ معصوم الدم ہوگا سو وہ دھرم کے عدو کو اک ڈھال دے رہا ہو کہ سرسری طور ہی کلمہ کہہ دو مرگ سے دور رہو گے اسے اکراہ سے کس طرح سروکار ہوگا کوئی طحہ سرسری طور ہی سے کلمہ کہہ کر معصوم الدم ہو سکے گا اور کسی لمحہ وہ اسلام کو الوداع کہہ کر اپنے گام بس دھرم کو لوٹ سکے گا طحہ دوں کے سوال کی رو سے وہ لوگ طوعاً و کرہاً اسلام لائے وہ ساری عمر اسلام کے حصار کے کس لئے محصور رہے اور کسی مرحلہ کسی لمحہ کو کارآمد کر کے اس اول دھرم کو عود سے کسلئے رکے رہے۔؟ لوگوں کے اس سوال کہ اسلام کی آمد مصماصم کے دم سے ہوئی دس حل لکھے گئے۔ واللہ الحمد۔

اک عالم کا لکھا ہے:

لڑائی کے حکم کا اصل عامل اس طرح ہے کہ عالم صلاح سے مملو ہو۔ لڑائی سے اکراہ کا عمل کو سوں دور ہے ملحدوں کا معمول اصلاح کا الٹ ہے ملحدوں کا دلی مرام ہے کہ عالم کے لوگوں سے صلاح دور ہو اور سکھ کی راہ مسدود ہو، اور عالم کا آرام اور بسکوں درہم ہو، ملحد صلحاء اور اہل اسلام کے لئے صلاح و ہدیٰ اور عمل صالح کی رکاوٹ کے عامل ہوئے اس لئے ملحدوں کا اعدام اور ہلاکی مار مسموم، آوارہ سگوں اور مسموم مکوڑوں کی طرح لامحالہ ہر حال اس سے سوا اہم ہے اسی لئے ملحدوں سے لڑائی کا حکم ہے الا آں کہ وہ محصول دے کر رسوا ہوں۔ اور اسی لئے رسول اللہ ﷺ حائل ہو کر آڑے آئے اور روک لگا دی کہ اہل اسلام لڑائی کے دوراں ہر کم عمر لڑکے، لڑکی، عالم، دہرم کے عامل اور سادھو، اعمیٰ اور لو لے کی مار سے دور ہوں۔ اس لئے کہ اس طرح کے لوگ اہلاک عالم کے ارادے سے دور رہے۔^(۹۵)

معلوم ہوا کہ لڑائی کا محرک اور عامل وہ لوگ ہوئے کہ اہلاک عالم کا محرک اور عامل ہوں۔ آدمی کے دہرم سے لڑائی کا معاملہ الگ ہے دہرم کی رو سے ہر آدمی حرا و دل کا مالک ہے دہرم اسکا اور اسکے مالک کا معاملہ ہے ہاں وہ اس دہرم کو لاگو کرے اور مسلط کرے سو، اس گھڑی اسکا اسلام سے ٹکراؤ ہوگا اس لئے کہ اسلام ہی عالی ہے اور رہے گا۔

لڑائی کے دوراں ہار اور اہل اسلام کا روجی و مالی گھاٹا

اک اور وسوسہ لوگوں کو ہو رہا ہے کہ اسلام کی لڑائی کے لئے لامحالہ دائما کامگاری ہی ہو اور اعداء سدا ہی رام ہوں، ہر معرکہ سر ہو، اس طرح لوگ کسی نخل لڑائی کے دوراں اہل اسلام کی ہار سے حوصلہ ہار کر وہمی ہو گئے کہ اس طرح کی لڑائی امکان ہے کہ اللہ کے ہاں مکروہ اور مردود ہو، اور اسکے مسلم لڑا کو گمراہ ہوں۔ عموماً اس طرح کا وہم دہاں ہو رہا ہے کہ مسلم مسلم سے لڑ رہا ہو اس طرح وہ لڑائی کہ اسکا کوئی واحد اسلامی آمر و حاکم کہ ساروں کا طے کردہ ہو معدوم ہو، گو کہ وہ

لڑائی طحدوں اور گمراہوں سے ہو اور اہل اسلام کا گھانا ہو رہا ہو دھڑا دھڑا اہل اسلام مر کر رہی عدم ہو رہے ہوں۔ سو آگاہی رہے کہ ہر حال اہل اسلام کا مراں ہوں گے اگر اہل اسلام کی لڑائی دل سے سراسر اللہ کے لئے ہے اللہ مالک الملک کا عالی کلام ہے کہ اسکا حاصل لکھ رہا ہوں۔
کہا کہ:

”لڑے وہ گروہ اللہ کی راہ کے لئے کہ اسکا اس عالم کے صلہ معاد کو مول کر سودا ہوا ہے اور وہ آدمی کہ لڑے اللہ کی راہ کے لئے سو وہ (اعداء کے اسلحہ سے) مرے، کہ مسلط ہوا ہے ہمارے ہاں سے عالی صلہ ملے گا۔“ (۹۶)

کلام الہی لڑائی کے دو حال مصرح کر رہا ہے اول کہ اعداء کے اسلحہ سے مسلم مرے دوم کہ مسلم کا مراں ہو کر مسلط ہو اور عدو الہی رام ہو ہر دو حال گھائے سے عاری رہے گا۔ اسی طرح اللہ کا اس عالم کے لئے اصول ہے کہ اس عالم کی کامگاری عام ہے مسلم کو ملے، کہ طحد کو۔ گا ہے مسلم مسلط ہوگا گا ہے طحد۔ مگر معاویہ کی کامگاری مسلم ہی کے لئے ہے طحد اس سے محروم ہے ہاں اس طرح کا گھانا محدود عرصہ کے لئے ہوگا اس لئے کہ اسلام کے لئے لڑائی کا مآل اسلام اور مسلموں کے علاوہ الحاد کی رسوائی ہی کے لئے ہے اسی لئے حال مرگ کو اول لائے کہ مسلم کو دلا رہے ہو اور معلوم ہو کہ اصل کامگاری معاد کی ہے اور لڑائی کے دوران مرگ اولیٰ ہے اس سے کہ معرکہ آراء معرکہ سر کرے اس لئے کہ لڑائی کی مرگ سے عمر دائمی حاصل کرے گا احد کی لڑائی ہمارے لئے اک درس ہے۔

لڑائی کے لئے سردار اور امام کا حکم

اسی طرح اک اور وسوسہ ہے کہ لڑائی کے لئے سردار اور سالار عام لامحالہ ہو۔ عدم سالار لڑائی کے لئے رکاوٹ ہے لڑائی اسی گھڑی روا ہوگی کہ سردار اور حاکم عام ہوگا حالاں کہ اس طرح

(۹۶) فلیقاتل فی سبیل اللہ الذین یشرون الحیوة الدنیا بالآخرۃ ومن یقاتل فی سبیل اللہ فیکتل

او یغلب فسوف نؤتہ اجر اعظیم از النساء

کا حکم دائمی اور ہر حال ہو کس طرح مسلم ہوگا؟ عدو حملہ آور ہو اور مسلم حاکم کی ٹوہ کرے سو عدو مسلط ہو کر رہے گا اور ملک لے لے گا درآں حال اہل اسلام کا گروہ اک سالار طے کر کے اسکے حکم سے لڑائی لڑے گوہ وہ حاکم عام سے الگ ہو اور اسکی سرداری محدود ہو اللہ کا کلام ہے کہ اسکا حاصل ہے:-

”اے اہل اسلام ڈھال لے لو اور گروہ گروہ لڑائی کے لئے آؤ، کہ اسٹھے مل کر۔“ (۹۷)

حاکم عام اور والئی کل اہل اسلام کا حکم اس دور کے لئے ہے کہ مسلم حملہ آور ہوں اور اعداء کے ملک کے حصول کے لئے سرگرم اور ساعی ہوں سو اس دم لامحالہ اہل اسلام کا والی ہو کہ اسکی سرکردگی اور علم کے سائے کو حاصل کر کے حملہ آور ہوں اور اہل اسلام کا ہر کام والی کے حکم سے اٹھے۔

اک اور وسوسہ اور اسکا حل

معدودے لوگوں کو اک اور وسوسہ اسکا ہو رہا ہے کہ لڑائی کے دوراں ملحد ہلاک ہو کر واصل آلام کدہ معاد ہوں گے حالاں کہ اولیٰ ہوگا اگر وہ داعی کی مساعی اور سرگرمی سے مسلم ہوں اور اس طرح دارالسلام کے مالک ہوں اور دائمی دکھ درد سے دور ہوں سوداعی کا عمل اولیٰ ہے۔

آگاہی ہو کہ اس طرح کے وہم کی اساس لاعلمی ہے اس لئے کہ آلام کدہ معاد سے اللہ کا مصمم وعدہ ہے کہ وہ اولاد آدم سے مملو ہوگی کلام الہی ہے کہ اسکا حاصل ہے:-

”اور اس گھڑی کہ معاد کو ہم آلام کدہ معاد سے ہم کلام ہوں گے کہ: (اے آلام کدے!)

مملو ہوگئی؟ اور وہ کہے گی کہ: (اے اللہ!) اور اور۔ (ارسال کر دے اولاد آدم کو)۔“ (۹۸)

معلوم ہوا کہ ملحد لامحالہ واصل آلام کدہ معاد ہوں گے لڑائی سے ہلاک ہوں، کہ اور طرح سے۔ اسکے علاوہ داعی کی ہر صدا کا رآمد ہو محال ہے۔ اسلئے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے اعلیٰ داعی کوئی کس طرح ہو سکے گا؟ مگر رسول اللہ کی صدا کسی کسی کے لئے کارآمد رہی۔

(۹۷) یا ایہا الدین امنوا خذوا حذرکم فانفروا ثبات او انفروا جمیعا (النساء)

(۹۸) یوم نقول لجنہم هل امتلئت و نقول هل من مزید (ق)

کئی لوگ اسلام سے محروم رہے اور الحاد کے لئے ڈٹے رہے۔

اس لئے امکان ہے کہ داعی کی صدا صحراء کی صدا ہو اور طحہ اسکی صدائے اسلام کو رد کر دے دھرم کے لئے ہٹ دھرم رہے اکثر دکھائے اور دو گام آگے ہو کر حملہ آور ہو مسلم کا مال اور اسکا اکرام لوٹے اس گھڑی اسکا سوائے لڑائی کے اور کس طرح حل ہو سکے گا؟ ادھر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے اہل اسلام کو اکسا اکسا کر طحہوں کی مار کا صلہ اہل اسلام کے لئے طے ہوا۔

اک لڑائی کے دوران اعلان ہوا کہ وہ آدمی کہ کسی طحہ کو مار ڈالے گا اسے طحہ کا مال واسلحہ (اکرام کے طور) ملے گا۔ سو رسول اللہ کے ہاں سے کس طرح اکرام وصلہ کا سلسلہ طے ہوا۔ اگر طحہوں کو لگائی گئی مار نہ ہو؟ حالاں کہ اس طرح وہ طحہ واصل آلام کدہ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ رسول اللہ کو طحہوں کو مار والی ادا لاڈلی ہے۔ اسی لئے اکرام وصلہ کا اعلان ہو رہا ہے۔ اسکے علاوہ لڑائی کے اصول سے ہے کہ اولاً اہل اسلام کا سالار طحہوں کے ملک آکر اسلام کا داعی ہو طحہوں کو اسلام کے لئے مدعو کرے اور اسلام کا دعویٰ طحہوں کے آگے رکھے اگر وہ اسلام کے لئے آمادہ ہوں سو اس حال لڑائی سے دور رہے (کلمہ) معلوم ہوا کہ لڑائی کے لئے اسلام کی صدا اہم ہے۔

لڑائی کے کئی مراحل

اول اہل اسلام سے لڑائی کے کئی مراحل طے ہوئے اسی سلسلہ علامہ محمد^(۹۹) رحمہ اللہ کے کلام کا حاصل لکھ رہا ہوں لکھا ہے کہ: اولاً وحی وارد ہوئی کہ:

”کہہ اللہ کے اسم سے۔“^(۱۰۰)

اس طرح وحی اول آئی اور رسول اللہ کو حکم ہوا کہ دل سے اس وحی کو دہراؤ! اس گھڑی دوسروں کو صدا کا حکم درود سے دور رہا۔ محدود عرصہ ہوا کہ مکرر وحی آئی کہ:

”اے کملی اوڑھے ہوئے، اٹھ اور ڈرا!“^(۱۰۱)

(۹۹) زاد العادلائن القیم (۱۰۰) القرآن اسم ربک الذی خلق (الخلق) (۱۰۱) یا ایہا المدثر قم فانذر (المدثر)

اس طرح وحی اول سے رسول اللہ وحی کے حامل ہوئے اور وحی دوم سے رسول کا عہدہ ملا۔ اور محمد و عرصہ ہوا کہ حکم ہوا کہ:

”محارم کو ڈراؤ!“ (۱۰۲)

اس لئے رسول اللہ اولاً محارم کو داعی ہوئے اس سے آگے ارد گرد کے لوگوں کو ڈراوا دے کر داعی ہوئے۔ عرصہ ہوا کہ سارے اولاد معمار حرم کو ڈرا کر داعی ہوئے مآلاً سارے عالم کو داعی ہوئے۔ (اس طرح سارے مراحل مرحلہ وار طے کئے)۔ سور رسول اللہ اس گھڑی سے کہ رسول ہوئے مسلسل دس اور سہ سال لوگوں کو داعی ہو کر صدادی اس سارے عرصہ کے دوران لڑائی اور وصولی محصول سے دور رہے اور اسی طرح کا حکم ملا کہ: رکے رہو، حلم سے کام لو!

عرصہ ہوا کہ حکم ہوا:

”مکہ کو الوداع کہو!“

اور لڑائی کی روک ٹوک دور ہوئی حکم ہوا کہ:

”لڑو اس طرح کے لوگوں سے کہ وہ حملہ آور ہوں اور رکے رہو! اس طرح کے لوگوں سے کہ

لڑائی سے علی حدہ ہوں اور لڑائی کے لئے آمد سے دور ہے۔“

اسی طرح کا حال رہا کہ مکرر حکم ہوا کہ:

”لڑو! اس طرح کے لوگوں سے کہ اللہ کے لئے حصہ داری طے کی الا آں کہ حکم سارے کا

سار اللہ کے لئے ہو۔“

اس طرح اس گھڑی سے کہ لڑائی کا حکم وارد ہوا ملحدہ طرح کے ہوئے [۱] اک اہل صلح

[۲] لڑائی والے [۳] معاہدہ۔ وہ ملحد کہ رسول اللہ سے معاہدہ اور صلح کی۔ حکم ہوا کہ اس طرح کے

ملحدوں کا معاہدہ کامل کرو اگر وہ ملحد معاہدہ کے عامل ہوں۔

ہاں اگر معاہدہ کی ٹوٹ کا کھٹکا ہو، سوائے لمحہ معاہدہ ملحدوں کے سردے مارو! اور لڑائی سے

دور رہو۔ الا آں کہ اس طرح کے ملحدوں کو اطلاع دے دو کہ معاہدہ کا لحدم ہوا۔ اور حکم ہوا کہ لڑو!

مخدوں سے اگر وہاں سے عہد کے ٹکڑے ٹکڑے ہوں۔ علی حدیگی والی سورہ (۱۰۳) کے درود سے ہر سہ طرح احکام وارد ہوئے اور مصرح ہوا کہ وحی والے ہر دو گروہ (موسوی اور سولی والوں (۱۰۳) سے وہ لوگ کہ اللہ کے عدو ہوئے اس طرح کے اعداء اللہ سے لڑو! الا آں کہ وہ محصول کی ادا کو آمادہ ہوں در حال دیگر اسلام کو گلے لگا کر کامراں ہوں۔

”مخدوں اور درود (دکھاوے کے مسلم) کا حکم اس طرح وارد ہوا کہ:
”ہر دو گروہ سے لڑو! اور کڑا سلوک روا رکھو!“ (۱۰۵)

اس لئے رسول اللہ مخدوں سے اسلحہ لے کر معرکہ آراء ہوئے۔ اور درود گروہ (وہ گروہ کہ اس کے لئے کلام الہی ہے: لا الہ الا ہو، لا الہ الا ہو، لا الہ الا ہو) سے معرکہ آراء ہوئے دلائل اور لساں سے۔ اسی کے مع حکم ہوا کہ الحاد سے کئے ہوئے سارے معاہدوں سے علی حدیگی کا اعلان کر کے ٹھکر اکرا لگ ہوں۔ اس طرح اہل معاہدہ سہ طرح کے ہوئے۔

اک وہ گروہ کہ اس سے لڑائی کا حکم ہوا اس طرح کا گروہ وہ ہے کہ اولاً اسکے ہاں سے معاہدہ ٹوٹے اور وہ معاہدہ کر کے ورے ڈال دے اس طرح کے گروہ سے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) لڑے اور کامگار و کامراں رہے۔

دوم وہ گروہ کہ اس سے معاہدہ محدود عرصہ کے لئے ہوا اور وہ معاہدہ کا عامل رہا اور عمدہ طور عملدرآمد ہوا اور رسول اللہ کے کسی عدو کی امداد سے وہ دور رہا اس کے لئے حکم ہے کہ معاہدہ مکمل کر دے کر عرصہ کے دوراں۔

سوم وہ گروہ ہے کہ کسی معاہدہ اور لڑائی ہر دو سے دور رہا، اور اسی طرح وہ گروہ کہ اس سے لا محدود عرصہ کے لئے معاہدہ طے ہوا۔ اس طرح کے لوگوں کے لئے حکم ہوا کہ اس طرح کے لوگوں کو دو اور دو ماہ کا عرصہ دے دو امہال کے طور۔ اور اس گھڑی کہ عرصہ موعودہ مکمل ہو، لڑائی لڑو! اس طرح کے لوگوں سے۔ اس طرح وہ لوگ کہ عہد سے سر موڑا مارنے گئے اور وہ گروہ کہ معاہدہ

سے محروم رہا اور وہ گروہ کہ لا محدود معاہدہ اس سے طے ہوا اسے دو اور دو ماہ کا عرصہ ملا۔ اور وہ گروہ کہ اس سے محدود عرصہ کا عہد ہوا اسے اس عرصہ کے اکمال کا حکم ہوا۔ اس طرح کے سارے لوگ اسلام کو مکمل سے لگا گئے اور عرصہ کے کمال سے ورے ہی ورے الحاد سے الوداع ہوئے اور وہ لوگ کہ طبع ہو کر اسلام کی سرکاری کے آگے سر نکائے رہے اس طرح کے لوگوں کے سر محصول عائد ہوا۔

الحاصل علاحدگی والی سورہ کے ورود کی گھڑی سے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا سلوک داعیہ اس طرح کا رہا۔ لڑاکو، اہل عہد اور اہل محصول۔ سواہل عہد مال کا اسلام لائے اور دو طرح کے لوگ ہی رہ گئے۔ لڑاکو اور اہل محصول۔ سو لڑاکو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے صداہر اسماں رہے۔ اس طرح سے سارے عالم کے لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے آگے سہ طرح کے ہوئے: اک مسلم کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا دل سے صاد کر کے اسلام لائے۔

دوم اہل صلح کہ رسول اللہ کے ہاں سے اہل صلح کو اماں ملی۔

اور سوم ہر اسماں کہ وہ گروہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے معرکہ آراء رہے۔ رہا دو رو دکھاوے والے مسلمانوں کا معاملہ سواہل سلسلہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو حکم ہوا کہ اس طرح کے لوگوں کے دعویٰ اسلام کو مستقیم کر کے دل کا معاملہ اللہ کے حوالہ کر دو! اور علم و دلائل سے اس گروہ کا رد کرو! اور اس سے روگرداں رہو اور کڑا سلوک روا رکھو! اور عمدہ کلام سے اس گروہ کے دل موہ لو! اس گروہ کے مردوں کے لئے صلاہ اور گور کے گڑھوں کے آگے کھڑے ہو کر دعا سے دور رہو۔ اللہ اس گروہ کے سارے معاصی کا اک اک کر کے صلہ دے گا۔ گو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سائل اور دعا گو ہوں، کہ اس گروہ کے معاصی مجھ ہوں۔ اسی طرح رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اسوہ رہا اہل الحاد اور دورو اعداء کے لئے۔ علامہ کا کلام مکمل ہوا۔

علامہ کے اس کلام سے معلوم ہوا کہ صدائے اسلام کے اوائل اور وسطی مراحل حالاً کالعدم ہوں گے حالانکہ اسی مرحلہ کی ہوگی اور صدا کا لائحہ عمل وہی ہوگا کہ علاحدگی کے اعلان والی سورہ مطہرہ کے ورود کی گھڑی سے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اہل الحاد سے رہا اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا وہی لائحہ عمل اسوہ ہوگا اور وہ سہ طرح کا ہے۔ وہ ملحد کہ معرکہ آراء ہوئے۔

دوم معاہد، سوم اہل محصول۔ معاہد اور اہل صلح سارے کے سارے مسلم ہوئے اسلئے حالاً وہی طرح کے ملحدہ گئے۔ اک معرکہ آراء، دوسرے اہل محصول۔ معرکہ آراء وہ گروہ ہے کہ رسول اللہؐ سے ہراساں ہے (اسلئے کہ اس طرح کے لوگوں سے ہمہ لمحہ لڑائی کا حال ہے) اس طرح کل سہ گروہ ہوئے۔ اک مسلم دوسرا اہل صلح۔ مراد وہ کہ اس طرح کے گروہ کو محصول عائد ہوا ہو۔ سوم رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے معرکہ آراء۔

معلوم ہوا کہ صدائے اسلامی کی سہ عکوس اور صور ہوئے اور اسی کا اسلام کے مدعا اور موڈ سے لگاؤ ہے۔

لڑائی کئی طرح کی

اک ہمد مکرم^(۱۰۶) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ اسکا حاصل ہے کہ کہا: ”لڑو! ملحدوں سے (وہ گروہ کہ اور آہلہ مع اللہ کہے) مال سے اور سردھڑ سے اور لساں سے۔“^(۱۰۷)

مال سے لڑائی۔

اس سے مراد ہے کہ مسلم کا مال لڑائی اور لڑاکوؤں کے کام آئے اور وہ مال معرکہ گاہ کے لئے کارآمد اور سود آور ہو۔ اک آدمی کسی گدا کو مال دے اور اسکی مدد کرے اسی طرح اس مال سے کسی محرم اور سگے سے صلہ رحمی کرے اس طرح کا کام لامحالہ اک صالح عمل ہے اور اسے اسکا

صلہ ملے گا۔ مگر اس سے وہ ”مال سے معرکہ آراء“ کہلائے سرا سرو ہم ہے اسلئے کہ اسکا مال گوصالح محل لگا مگر معرکہ آرائی کے لئے کس طرح کا آمادہ ہوا؟ اسکا سرا سرو گماں اور وہ ہم ہی ہوگا، اگر وہ کہے کہ مالی معرکہ کے لئے مراحصہ ہے کس ملحد سے معرکہ کے لئے اسکا مال لگا ہے، کہ وہ مالی معرکہ کے صلہ کا طمع رکھے؟۔ اللہ و رسول کا کلام مالی معرکہ کے لئے اکساہٹ سے مملو ہے اسلئے کہ لڑائی کا عمل مال کے سوا معطل ہے اسی لئے اسے آگے رکھا۔

دل سے لڑائی

اس سے مراد ہے کہ آدمی سردھڑ اور دل کو لڑائی کے لئے کام لائے ملحدوں سے معرکوں کے لئے اسے دھکے دے دے کر معرکہ کی آگ کے وسط گھساوے ”دل سے لڑائی“ کے کلمہ سے اس طرح کی مراد کہ اک سودل ہو، اور دوسرے سو آدمی ہو مسامحہ ہے اصل مراد ہے کہ دل اور دھڑ آلہ ہو لڑائی کے لئے اسلحہ کی طرح، اگر کوئی اس طرح کہے کہ ”اسلحہ سے لڑائی“ سے مراد ہے کہ اک سو اسلحہ ہو، اور دوسرے سو آدمی، اور آدمی اسلحہ کو عدد کہہ کر اس سے لڑ رہا ہے، سو وہ ادراک و آگہی سے محروم ہی کہلائے گا ”اسلحہ سے لڑائی“ کا اصل مدلول اس طرح ہوگا کہ لڑائی کے دوران اسلحہ آلے کے طور کام آئے۔

کلام سے لڑائی

کلامی معرکہ اس طرح ہوگا کہ لساں سے لوگوں کو لڑائی کے لئے آمادہ کرے اور لڑائی کے اکرام سے اور مسائل سے آگاہ کرے، لڑائی کے مصرعے کہہ کر اکسائے۔ اس طرح کے مصرعے کہ ولولوں سے دل مملو ہوں، اعداء رسوا ہوں، اور اس طرح کا کلام کر کے اہل اسلام کی دھاک حاصل ہو۔

الحاصل کلامی معرکہ سے مراد ہر وہ کلام ہے کہ وہ لڑائی، لڑاکوؤں اور معرکہ گاہ کے لئے کار آمد ہو، سود آور ہو اگر کوئی کئی گھڑی صوم کے اکرام لوگوں کے آگے کہے لامحالہ صالح عمل ہے مگر کلامی معرکہ سے اسکے کلام کو کس طرح کا سروکار ہے؟ اسی طرح وہ آدمی کہ لوگوں کو عمامہ کے لئے

اکسائے وہ مصلح ہے مگر کلامی معرکہ آرائی کے عمل سے دور۔

اہل عدواں حکام کے آگے کلمہ اسلام

اگر کسی کا سوال ہو کہ کلام رسول ہے کہ اسکا ما حاصل ہے کہ:

”اولیٰ معرکہ اسکا ہے کہ لاعدل حکمران کے آگے اہل کلمہ (اسلام) کہے۔“

حالاں کہ وہاں لڑائی ہی کہاں کہ اسے اعلیٰ لڑائی کہا ہے؟ اسکا حل اسطرح ہے کہ معرکہ آراء کا مال دو طرح کا ہے: کہ لڑائی لڑ کر ملحدوں کو مار ڈالے اور مال حاصل کر لے، در حال دیگر اسے وار لگے اور لہو لہاں ہو کر مرے۔ مگر وہ آدمی کہ سرکار کے آگے کلمہ صالحہ اٹھائے گا اسے سراسر مصمم گماں ہوگا کہ وہ مرے گا ٹھوس امکان ہے کہ حاکم اس سے روٹھ کر اسے مار ڈالے گا وہ اس عالم کی کامگاری اور حصول مال کی طمع سے سرے سے دور ہے، اس لئے وہ اولیٰ ہوا کہ ادھر مرگ ہی مرگ ہے۔

اسلامی معرکہ اور عام لڑائی کی علاحدگی

اسلام کے لئے لڑائی سے عام لڑائی کئی طرح سے علاحدہ ہے عام لڑائی سراسر اس عالم کے کسی مراد اور کسی گروہی مرام کے لئے، اور اسلامی معرکہ کے دوران اللہ کے کلمہ کی علو اور اسکے حکم کا سارے عالم کے لئے کارگری معرکہ آراء کے آگے ہے۔ اسی طرح وہ لڑائی کہ اسکا مال ہو کہ ملک کے حدود سوا ہوں اور اسلحہ سے دھاک ڈالے دوسروں کے اموال و سر دھڑ اور آل کو ڈاکہ ڈال کر لوٹ لے سوا اسطرح کی لڑائی سراسر عدواں ہوگی۔ مگر وہ لڑائی کہ اسلئے ہو کہ لوگ لوگوں کی مملوکی سے رہا ہوں، مہلک عالم گروہ معدوم ہو، عدل و داد رسی کا دور دورہ ہو اور ہر سو اسلام لاگو ہو سوا اسطرح کی لڑائی عمل صالح اور اسکا مال اکرام اور دائمی عہدہ صلہ ہوگا گوکہ سطحی طور عام لڑائی اور اسلامی معرکہ ہر دو اک ہی طرح کے معلوم ہوں گے کہ ہر دو کے دوران مار دھاڑ ہے مگر دراصل ہر اک دوسرے سے کٹا علاحدہ ہے۔ اُس طرح کہ اک آدمی دوسرے معصوم الدم آدمی کو مار ڈالے سوا اسطرح کا عمل کھلم کھلم لاعلیٰ اور عدواں ہے مگر اگر سرکار کے ہاں سے

اگر اس اول آدمی کو اس مارے ہوئے کے صلہ، مرگ کا حکم صادر ہو سو اس طرح کا عمل سراسر عدل کہلائے گا گو سطحی طور پر دو عمل اک دوسرے کی طرح رہے، اور کلام اللہ عمل اول کو عمل سوء^(۱۰۸) اور عمل دوم^(۱۰۹) کو ممدوح اور اہم کہہ رہا ہے۔ اک معصوم الدم آدمی کے دوسرے کے عہد آوار سے مرگ کو سارے عالم کے لوگوں کی مرگ کہا مگر اس عامہ کے مرگ کو سارے عالم کے دوام کا عامل کہا۔ اسی طرح عام لڑائی اور اسلامی لڑائی ہے کہ عام لڑائی اسلئے ہے کہ ہوئی ہو س سے ملک کا دائرہ سوا ہو، عدو محکوم اور رسوا ہو، اسکا مال لئے عدو کے وسائل اسکی مٹھی آ کر کار آمد ہوں اور حملہ آور گردہ حاوی ہو، اسکی اولاد لڑکی ہو کہ لڑکے اسکی مملوک ہو، عدو کا ملک ہلاک ہو، اور وہ حملہ آور عدو کے گھروں کو ڈھا دے، گل کدوں کو آگ لگا دے۔

معلوم ہوا کہ عام لڑائی اس طرح کے امور سے مکدر ہے مگر اسلامی لڑائی اس طرح کے اعمال سے کوسوں دور اور مطہر ہے الا آں کہ اسلامی احکام کی رو سے ہو۔

وہم کا حل

اگر کوئی سوال کرے کہ اسلامی لڑائی کے دوراں اسی طرح حصول مال ہوا ہے اور گل کدوں کو آگ لگی ہے عدو مملوک ہوئے مگر مسمار ہوئے سو اسلامی لڑائی اس عام لڑائی سے کس طرح الگ ہوئی؟ اسکا حل اسطور ہے کہ گو کہ مسطورہ امور مستم، مگر دراصل ہر دو طرح کے معر کے اس طرح الگ ہوں گے کہ مرام اور مال الگ الگ ہے۔

مراد ہے کہ عام لڑائی سے مسطورہ امور سے ہر امر مراد اصلی ہے اور اسکا وہی مال ہے مگر اسلامی لڑائی کا اصل مرام سراسر وہی ہے کہ مسطورہ ہوا اور وہ ہے کلمہ الہی کا اعلاء، اور عدل کا دور دورہ، اور لوگ لوگوں کی مملوکی سے رہا ہوں مگر مسطورہ امور سے ہر اک امر لامحالہ لڑائی کے دوراں ہو گا اسلئے کہ لڑائی ہے، مگر مسطورہ امور سے ہر اک امر اصلی مرام (کہ اعلاء کلمہ ہے)

(۱۰۸) من قتل نفسا بغير نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جميعا (۱۰۹) ولکم فی اللصا ص حیوة یا اولی الالباب لعلکم تتقون (البقرة)

سے ورے ہے، اور سراسر اس عدو کے لئے ہے کہ ہٹ دھرم ہو اور اہل اسلام سے لڑ رہا ہو۔ اسی لئے حکم ہے کہ اگر کوئی اس طرح کے امور کا ارادہ کر کے لڑے گا کہ مال ملے، اعداء مملوک ہوں، اسکی دلاوری کی دھوم ہو، سردھڑ وار کر کے سورما کہلائے، ملکوں کا سردار ہو، اور ہر ملک حاوی ہو، دکھاوا ہو، اسلحہ حاصل ہو، عوام مدح سراہوں سوا سکا عمل اللہ کے ہاں مردود ہوگا، گو وہ لڑائی کے دوران گھائل اور لہو لہاں ہو کر مرے، سردھڑ سے الگ ہوا سکے ٹکڑے ٹکڑے ہوں، معاد کو اسکا مال آلام کدہ کی آگ ہوگی، اور دارالماوئی کی مہک سے محروم ہوگا۔

معلوم ہوا کہ اگر کوئی عام لڑائی اور اسلامی معرکے کو اک گماں کر لے وہ لاعلم اور ادراک سے محروم ہے

صداء اسلام اور اہل علم کی آراء

لڑائی سے اول اہم کام اسلام کی صداء ہے لڑائی ٹھہری رہے گی الا آں کہ صدائے اسلام عام ہو مگر اس مسئلہ کے حوالہ سے اہل علم کی رائے الگ الگ ہے۔ امام مصر امام محمد^(۱۱۰) رحمہ اللہ کا مسلک ہے کہ حالاً کوئی اس طرح کا ملحد ملے کہ وہ اسلام کی صداء کی سمیع سے محروم ہو، اس سے لاعلم ہوں۔ ہاں! امکاں ہے کہ کردوں کے ورے معدودے اس طرح کے لوگ ہوں اور اسی طرح ملک روس سے آگے کوئی ملک ہو کہ وہاں کے لوگ اسلام کے دعویٰ اور اس کی صداء سے دور اور محروم رہے ہوں، اسلئے اگر اس طرح کے کسی گروہ سے لڑائی ہوگی اس کے لئے اول اہم ہوگا کہ سالار اسلام اس گروہ کو سوائے اسلام کے مدعو کرے۔^(۱۱۱)

امام مالک رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ وہ گمراہ اور ملحد کہ اہل اسلام سے اس طرح کے لوگوں کے گھر ملے ہوئے ہوں، اور اہل اسلام کے ہمسائے ہوں ہمسائے گی کے واسطے سے اس طرح کے لوگوں کے کوکاملا اسلام کا علم ہے۔ اسلئے سالار اسلام اس حکم کی عملداری سے دور ہے کہ لامحالہ داعی ہو اور ملحدوں کو مدعو کرے سوا سطرچ کے ملحدوں سے اول وہلہ ہی لڑائی لڑے گا۔

ہاں ملحدوں کا وہ ٹولہ کہ اسکا گھر ہم سے دور ہو سو سالار کے لئے اہم ہے کہ لامحالہ اولاً اسے سونے اسلام مدعو کرے کہ ہر طرح کا وسوسہ دور ہو^(۱۱۲)۔
امام احمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: مری رائے ہے کہ حالاً اس دور کے دوراں کسی گمراہ اور ملحد کو اسلام کی صدا کسی طور اہم ہو، کالعدم ہے۔

امام کی مراد اس سے اس طرح ہے کہ سالار عساکر اسلام مامور ہو کہ اولاً لامحالہ اہل الحاد کو مدعو کرے سو اس طرح کا حکم خالاً کالعدم ہے، ہاں! اوائل اسلام کے دوراں اس طرح کا حکم رہا ہے، عہد حال کے دوراں اسلام کا اسم گرامی عام ہوا ہے۔ ہر طرح کے لوگ اس سے مطلع ہو گئے۔ ہمسائے ہوں، کہ دور کے لوگ۔ اس لئے حالاً صدائے اسلام سراسر اک عمدہ عمل ہو گا مگر اہم اور لامحالہ کہاں سے؟ ہمارے امام امام الائمہ والد حماد رحمہ اللہ کا کلام ہے کہ:

اگر اہل الحاد صدائے اسلام سے کلاً دور رہے ہوں اور اسلام سے لاعلم ہوں سو سالار عساکر کے لئے اولیٰ ہے کہ لڑائی سے رکا رہے، اولاً مدعو کرے اور اگر اسلام کی صدا اہل الحاد کو مسموع ہوئی ہو سو اس حال سالار عساکر کے لئے اولیٰ ہے کہ مکرر صدا دے، سونے اسلام مدعو کرے در حال دیگر محصول کی ادائے گی کا کہے مگر اگر کوئی مسلم کسی ملحد کو اول مرحلہ ہی ہلاک کر دے سو وہ اداء مال اور ملحد کے صلہ مار سے دور رہے گا^(۱۱۳)۔

صدا کا وصول اور رسائی دو طرح کی ہے اصلاً ہو کہ حکماً۔ اور حکماً اس طرح ہوگی کہ ہر سو اسلام کے مرام کی دھوم ہو اور اہل اسلام کس لئے معرکہ آراء ہوئے؟ اس طرح کی سطحی دھوم اور عمومی صدا ہی مستم رہے گی^(۱۱۴)۔

سونے اسلام کس طرح مدعو کرے؟

محمد^(۱۱۵) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حکم سے اک ہمد^(۱۱۶)، اک کم سولہ ہمدموں کا اک کارواں لے کر ملک حمص گئے۔ ”اطلاح والی“^(۱۱۷) کے گاؤں آئے

(۱۱۲) رحمۃ اللامہ (۱۱۳) رحمۃ اللامہ (۱۱۴) فتح القدیر ص ۱۹۶ ج ۵ (۱۱۵) محمد بن عبد اللہ زہری (۱۱۶) کتب بن عمیر

وہاں کے لوگ اکٹھے ہوئے۔ اولاً وہاں کے لوگوں کو سوائے اسلام مدعو کر گئے وہ مکر گئے اور سہام مارے۔ رسول اللہ کے ہدم لڑے اور سارے کے سارے اللہ کے لئے مارے گئے۔ اک ہی ہدم گھائل ہوئے اور مرگ سے رہ گئے۔ عصر کی گھڑی سے اگلی گھڑی کو وہ گھائل ہدم وہاں سے ہولے سے دکھ اٹھا اٹھا کر رواں ہوئے اور رسول اللہ کے ہاں آئے سارے معاملہ سے مطلع کر ڈالا۔

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اک دوسرے عسکری ٹولے کے ارسال کا ارادہ ہوا مگر رسول اللہ کو اطلاع ملی کہ وہ لوگ کسی اور گاؤں کو دوڑ لگا کر گئے اس روئے کا سال آٹھواں (۱۱۸) لور ماہ سوئم ہے۔

اسی محمد سے مروی ہے کہ اس گھڑی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عمرہ کر کے لوٹے اک سلمی ہدم^(۱۱۹) کو دس کم ساٹھ سوار دے کر اک مہم کے لئے رواں کر ڈالا۔ ٹوہ کے لئے لگا اک آدمی آ کر گمراہوں کو اہل اسلام کی آمد سے ڈرا کر اطلاع دی وہ لوگ اکٹھے ہوئے اور لڑائی کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اہل اسلام آئے مگر حوصلے سے رہے اور گمراہوں کو اسلام کے لئے کہا۔ وہ لوگ اسلام سے روگرداں رہے اور سہام مارے اور کہا:

ہمارے لئے اسلام سے کہاں کا سروکار؟ اعداء کے لئے مسلسل رسد اور کمک کی آمد رہی۔ ہدم محصور کر لئے گئے کڑا معرکہ ہوا عام مسلم مارے گئے سلمی سالار گھائل ہوئے۔ مگر مال کا رمع کئی اک ہدموں کے محرم سے اگلے ماہ کسی طرح کوئے رسول آ ہی گئے۔^(۱۲۰)

(۱۱۸) (کنز العمال ص ۲۸ ج ۷، والمختب ص ۱۶۲) ابن ابی العوجاء سلمی (۱۲۰) لم یبقی، والبدایہ والنہایہ ص ۱۳۵ ج ۳، وطبقات ابن سعد ص ۱۲۲ ج ۲

داعی کے لئے لائحہ عمل

صمصام الہی کا اہل کسریٰ^(۱۲۱) کو مراسلہ

والد و اہل راوی ہے کہ صمصام الہی کے ہاں سے کسریٰ کے ملک والوں کو ایک مراسلہ ارسال ہوا۔ لکھا:

اللہ کے اسم سے کہ عمومی رحم اور کلاں رحم والا ہے۔

صمصام الہی کے ہاں سے اہل کسریٰ کے سورما^(۱۲۲)، مہراں اور سارے اہل کسریٰ کو۔
سلام ہوا سنو کہ راہ ہدیٰ کار ہر وہو۔

اے اہل کسریٰ! ہمارے ہاں سے اسلام کے لئے مدعو ہو رہے ہو اگر اسلام سے مکرو گے
نہ محصول ادا کرو گے اور کمی معدود ہو گے۔ اور اگر محصول سے مکرو گے سو آگاہ رہو! کہ مرے
ہمراہ وہ گروہ ہے کہ اسے اللہ کی راہ کے دوران آئی ہوئی مرگ اہل کسریٰ کے لئے
”مئے“^(۱۲۳) ہی کی طرح لا ڈلی ہے۔

اس آدمی کو اللہ کا سلام کہ راہ ہدیٰ کو گلے لگالے^(۱۲۴)۔ (رواہ الحاکم)

عہد عمری کے دوران امراء کے لئے لائحہ عمل

اہل اسلام کے عادل اور دلاور حاکم دوم مکرم عمر کریم اللہ کا اک مراسلہ سالار اہل اسلام
مکرم سعد کو موصول ہوا لکھا کہ:

لوگوں کو سہ سحر اسلام کے لئے کہو اگر کوئی ہاں کر کے اسلام لے آئے وہ لامحالہ مسلم معدود
ہوگا۔ اسکے لئے وہ سارے سود ہوں گے کہ اہل اسلام کے لئے طے ہوئے اور اسلام کی رو سے
اسکا حصہ ہے۔ مگر اگر وہ لڑائی کر کے اور ہار کر اسلام لے آئے سو وہ اس حصہ سے محروم ہوگا۔

(۱۲۱) اہل فارس (۱۲۲) رستم (۱۲۳) شراب (۱۲۴) طبرانی، وحاکم ص ۲۹۹ ج ۳، و تاریخ ابن جریر ص ۵۵۳ ج ۲، والہبشمی

اس لئے کہ وہ اموال جسے جسے ہو کر سارے معرکہ آراؤں کو مل گئے۔
مسطورہ حکم ہی مرا حکم ہے اور مراسلہ کے ارسال کا اصل مرام۔“ (۱۲۵)

لڑائی سے دوری آلام کا عامل اور محرک ہے

والد امامہ (اللہ اس سے سرور ہوا) سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول کا کلام ہے کہ اسکا
ماحصل اس طرح ہے کہ کہا:

”وہ آدمی کہ سدا لڑائی سے دور رہا اور اسی طرح رکا رہا کہ کسی معرکہ آراء لو سا ماں دے اور
کسی لڑاکو کے گھر والوں کی اللہ کے لئے رکھوالی کرے سو اس طرح کے آدمی کو اللہ معاد سے
ادھر ہی ادھر اسی عالم کے دوراں دکھ دے گا۔“

معلوم ہوا کہ ہر آدمی اسکا مسئول ہے کہ کسی طرح ہو لڑائی کے لئے لامحالہ دے درے
حصہ لے معرکہ گاہ کی راہ لے اگر دم ہے اگر اس طرح کے دم اور ولولے سے محروم ہے سو کسی
معرکہ آراء کو اسلحہ اور مال دے۔ اگر گدا ہے سو اللہ کے لئے اسکے اہل اولاد کے کام آئے در حال
وہ وہ اللہ کے باں سے دکھوں اور آلام کا داعی اور اہل ہے۔

اسلامی لڑائی کے محرک اور عوامل

علاحدگی والی سورہ مطہرہ لڑائی کے محرک اور غل کو اس طور مصرح کر رہی ہے کہ

[۱] اس عالم کے وسط اللہ کی الوہی کا سکھ رواں ہو۔

[۲] آدمی کی عمر کے دوراں اللہ کا ارسال کردہ حکم لاگو ہو۔

[۳] عدو مردود و سواس کے سارے وہ احکام کہ اس عالم کے لئے اس عدو مردود کے

دوسرے سے گھڑے گئے معدوم ہوں۔

[۴] آدمی کی سرداری کا لعدم ہو کہ اولاد آدم اسکے واسطے سے مملوک کے سلاسل سے

گھڑے گئے۔ حالاں کہ ہر آدمی سر اسر اللہ ہی کا مملوک ہے اور اسکے سوا اور کس مملوک کو روا ہے

کہ وہ گھڑی ہوئی سرداری سے لوگوں کا مطاع ہو، اور اھواء سے مملو احکام کا لوگوں سے عملدرآمد کروائے؟ اور اسی لئے اسلام کے لئے اکراہ سے روک لگا دی گئی ہے کما تریز۔

الحاصل اگر کوئی لڑائی کے محررہ اصول کا عمدہ طرح سے ادراک کر لے سوا سے معلوم ہوگا کہ اسلام لڑائی کا اسلئے داعی ہے کہ اس عالم کے دوراں آدمی کو مکمل اور اصلی رہائی ملے، اور اس طرح کی رہائی اسی لئے مکمل ہوگی کہ آدمی آدمی کی مملوکی سے رہا ہو کر اللہ کی کامل مملوکی کے سو آئے کہ وہ اک ہی ہے اور ہر طرح کے حصہ دار اور ہمسر سے مطہر ہے۔

اور اس طرح کا مرام ہی لڑائی کا عالی مرام ہے اور دائما کلام الہی کے مصرح کردہ عوامل ہر مسلم معرکہ آراء کے آگے رہے۔ اس طرح کی کوئی روئداد ملے، مجال ہے کہ کسی مسلم لڑاکو سے سوال ہوا ہو کہ کس لئے لڑائی کے واسطے آئے ہو؟ اور اسکا کہا ہو کہ ہمارے ملک کو کھٹکا لگا ہے ہم اسکی رکھوالی کے لئے اٹھے کہ حملہ آور کے۔ اور اسی طرح کہا ہو کہ ہم اہل کسریٰ اور اہل روم کے حملوں کو روک کر اور اسی طرح ملک کی حدود سوا کر کے اور سرحد سرکا کر اعداء کے مال سے مالا مال ہوں۔

اسکے علی العکس کلام وہ کلام رہا کہ ولد عامر اور اسکے علاوہ اور ہمد موموں^(۱۲۶) کا رہا۔ اس گھڑی کہ ملک کسریٰ کے عساکر کا سالار ہر اک مسلم سے الگ الگ سائل ہوا کہ کس ارادے سے ادھر آئے ہو؟ کہا: اللہ اسلئے ہمارا مرسل ہوا کہ ہمارے واسطے سے آدمی اسی کی طرح آدمی کی مملوکی سے رہا ہو اور اللہ واحد کی مملوکی کے لئے آمادہ ہو، اس عالم کے دکھڑوں سے رہائی دلا کر اسے اس عالم کی آسودگی ملے، ہر دھرم کی لا عدل اسے اور عدواں سے دور ہو کر عدل اسلام سے مالا مال ہو۔ اسی مرام کے لئے اللہ کے ہاں سے اسکا رسول اسکا حکم لے کر لوگوں کو ارسال ہوا۔ ہے سو پورہ آدمی کہ اسے ہمارا اسلام مسلم ہوگا ہم کو اسکی گواہی مسلم ہوگی، ہم لوٹ کر رواں ہوں گے اور ہم کا ملک اس کے حوالے ہوگا مگر اگر وہ سر موڑے گا سو اس لمحہ اس سے معرکہ آراء ہوں گے الا آں کہ اسی راہ کے دوراں ہم مرگ کو گلے لگا کر دارالماوئیٰ راہی ہو کر کامگار و کامراں ہوں۔

”اللہ کی راہ“ سے مراد

آگاہی ہو کہ عمل صالح دو طرح کا ہے اک وہ عمل کہ اللہ کے لئے ہو، دوم وہ کہ اسکا لگاؤ ”اللہ کی راہ“ سے ہو سارے اعمال صالحہ سے ہر اک عمل اگر دل سے لٹھی رکھے وہ لامحالہ اللہ کے لئے ہوگا ”مگر اللہ کی راہ“ اک اسلامی اصطلاح ہے کہ اس سے مراد کلام الہی اور کلام رسول کی رو سے دو طرح کے عمل ہوئے اک اسلامی علوم کا حصول، ہر وہ آدمی کہ علوم اسلامی کا محصل ہو وہ ”اللہ کی راہ“ کے دوراں سرگرم ہے اسلئے کہ کلام رسول ہے کہ:

”وہ آدمی کہ حصول علم کے لئے گھر سے اسکی آمد ہوئی وہ اللہ کی راہ کے دوراں ہے الا آں کہ وہ لوٹے۔“ (۱۲۷)

اور اس طرح کے محصل علم کو مال کا اعطاء اس طرح ہے کہ اللہ راہ کے لئے مال دے دے۔ دوم وہ آدمی کہ لڑے اللہ کے لئے اسکا عمل ”اللہ کی راہ“ کے لئے ہے۔ کلام الہی اس سے مملو ہے کہ معرکہ آرائی کے عمل کے ہمراہ ”اللہ کی راہ“ کا کلمہ ہر محل وارد ہوا ہے اسلامی معرکہ کے لئے ”اللہ کی راہ“ کی سدا سلسلے لگائی گئی ہے کہ کوئی آدمی اور گروہ اسلئے اٹھے کہ حکم اسلام لاگو ہو اور سرداری کا طور دیگر گوں ہو سو اس سستی کے دوراں وہ ہر طرح کی دلی مراد، ہوئی ہوس، طمع و آس سے دور رہے اور اس احساس سے دور رہے کہ اک کسریٰ کو ہٹا کر وہ کسری ہو اور مال و دھوم اور اکرام و عہدے کے حصول کی طمع ہو۔ اس طرح کے کسی معمولی سے معمولی احساس سے ہی دور رہے اسکی ساری مساعی کا مدعا سرا سرو ہی احساس ہو کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں کا رہا کہ لوگوں کے لئے اک عدل و داد رسی کا سلسلہ ہو اور اسکے صلہ سرا سرائے اللہ کے سرور کا حصول ہی درکار ہو، اور کسی طرح کی صلہ کے طمع سے دور ہو، اللہ کے اک کلام کا ما حاصل ہے کہ:

”اہل اسلام اللہ کی راہ کے دوراں معرکہ آراء ہوئے اور وہ لوگ کہ اسلام سے مکر گئے“ حد سے عدول کئے ہوئے (۱۳۸) کی راہ کے لئے معرکہ آراء ہوئے۔“

مراد ہے کہ اس گھڑی کہ آدمی حد سے عدول کر کے اس مرام کے لئے لڑ رہا ہو کہ وہ اولاد آدم کا الہ ہو اور اسی طرح اسکا مرام ہو کہ طے کردہ حصہ سے سوا مال و سود حاصل کرے سوا سطرچ کی لڑائی ”حد سے عدول کئے ہوئے“ کی راہ کے لئے ہے۔

اسکے علی العکس۔ اہل الہی کی لڑائی وہ ہے کہ اسکا مراد و مال سراسر وہی ہو کہ اس الہ واحد کا حکم عدل لاگو ہو۔ معرکہ آراء اس احساس کی عمدہ طرح سے رکھوالی کرے اور اسی طرح دوسروں سے کروائے اسی سلسلہ اللہ کا کلام ہے کہ اسکا ما حاصل اسطور ہے۔

”معاد کے گھر کا اکرام ہمارے ہاں سے اسی کے لئے طے ہے کہ وہ اس عالم کے لئے ارادہ علو اور اہلاک (عالم اور دھم) سے دور رہے اور آل کی کام گاری ڈروالوں کے لئے ہے۔“ (۱۳۹)

اک آدمی رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے سائل ہوا کہ ”اللہ کی راہ کی لڑائی“ سے مراد کس طرح کی لڑائی ہوگی؟ اک آدمی حصول مال کے لئے لڑ رہا ہے۔ دوم اسلئے لڑ رہا ہے کہ دلاوری کی دھوم ہو۔ سوم وہ آدمی کہ کسی کا عدو ہے اور اسی طرح گروہی و لولہ سے لڑ رہا ہے۔ اسلئے کس کی لڑائی اللہ کی راہ کی لڑائی کہلائے گی؟ کہا کہ:

”ہر اک اللہ کی راہ کی لڑائی سے دور ہے اللہ کی راہ کی لڑائی اسی آدمی کی ہے کہ اعلاء کلمہ الہی کے سوا ہر مرام سے دور ہے۔“

اک اور کلام رسولؐ ہے کہ اسکا ما حاصل ہے کہ:

”اگر کوئی لڑے اور اسکا دل اک رسی کے حصول کا ارادہ کرے کہ اس سے سواری کس لئے سوا اسکا صلہ رائگاں ہوا۔“

اللہ کے ہاں یہی عمل ہے کہ سراسر اسکے سرور کے حصول کے لئے ہو، کسی آدمی اور کسی

(۱۳۸) طاغوت کا مفہوم ہے، طغیان سے بمعنی حد سے گذرنا

(۱۳۹) تملک الدار الآخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتین (التقصص)

گروہی مرام سے مطہر ہو، سو اسلامی لڑائی کے لئے ”اللہ کی راہ“ کی سداہم الاہم ہے عام لڑائی ہر اک روح والے کا معمول ہے مگر ”مسلم“ اس گروہ کا اسم ہے کہ اسکے لئے اساسی اور اہم درس وہی بنے کہ روح و مال اس راہ معدوم کر دے۔

اس عالم کے سارے آوارہ گروہوں سے لڑے کہ اللہ کا حکم اس عالم ساری ہو اور اس عالم سے حکم عدولی مٹے۔ اس طرح کے مرام سے دور رہے کہ اسکی آوارہ گردی اور حکم عدولی کے صلہ وہ مسلم آوارہ اور حکم عدول ہو، اس ارادے سے لامحالہ اسکا دل عاری ہو۔

اللہ کے لئے سرحد اسلام کی رکھوالی

ہمد مکرّم سلماں (۱۳۰) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ اس کا ما حاصل ہے کہ: ”اک سحر سے دوسری سحر سرحد اسلام کی رکھوالی اک ماہ کے صوم و صلّوہ سے اولیٰ ہے اور اسکے وہ اعمال کہ اسکا معمول رہے اسی طرح ساری اور معدود ہوں گے اگر اس کے دوراں مرا۔ (مراد ہے کہ اعمال کا صلہ مسلسل ملے گا گو کہ وہ مرے گا اور اسکے لئے (دار السلام) سے طعام ملے گا اور گور کے دکھوں (سوال سے) دور رہے گا۔“ اسی طرح اک اور کلام وارد ہے کہ:

”معاذ کو لڑائی کے دوراں مرے ہوؤں سے (معدود) ہو کر اٹھے گا (۱۳۱)۔“

اک اور ہمد مکرّم (۱۳۲) رسول اللہ سے راوی ہے کہ کہا کہ: ”ہر مردے کا عمل مرگ سے کٹ رہا ہے مگر وہ آدمی کہ اللہ کے لئے سرحد اسلام کی رکھوالی کر رہا ہو اسکا عمل مسلسل رہے گا الا آن کہ معاد آئے اور وہ جہنم کے دکھڑوں سے دور ہوگا (۱۳۳)۔“

اک اور ہمد مکرّم، الدرداء (اللہ اس سے سرور ہو) راوی ہوئے کہ رسول مکرّم کا کلام ہے کہ کہا:

”اک ماہ سرحد اسلام کی رکھوالی صوم دہر سے اولیٰ ہے اور وہ آدمی کہ سرحد اسلام کا رکھوالا ہو

اور اسی حال اسے مرگ آئے وہ اس ڈر اور ہراس سے کہ کلاں (۱۳۳) ہے، دور رہے گا اور اسے سحر و معر دار السلام سے اکل و طعام ملے گا۔ اور اسی عمل کا صلہ اسے مسلسل ملے گا گو کہ وہ مرا ہوا ہے الا ان کہ اسے اللہ ملحد سے اٹھا دے۔“ (۱۳۵)

معلوم ہوا کہ اس کلام رسول سے لوگوں کے اس گروہ کے لئے عمدہ اطلاع ہے کہ سرحد اسلام کے ادھر ادھر رہے ہاں اسی گھڑی عمدہ اطلاع ہوگی کہ دل سے سرحد کی رکھوالی کا ارادہ ہو۔ اک ہمد و ولد ادہ رسول (۱۳۶) کا کلام ہے کہ: رسول اکرمؐ سے سرحد کی رکھوالی کے صلہ کا سوال ہوا کہا کہ:

”بروہ آدمی کہ مسلموں کے ورے رکھوالا ہو کر سرحد (ہو کہ معرکہ گاہ) کی رکھوالی کرے وہ سارے لوگ کہ اس سے ادھر صوم و صلہ کے لئے لگے رہے ساروں کے اعمال کا صلہ اسے حاصل ہوگا۔“ (۱۳۷)

دارالاسلام کے وہ لوگ کہ آسودگی، سکھ اور آرام سے صوم و صلہ اور ادہ، اور اس طرح کے اور اعمال کے عامل اور سرگرم ہوں سارا کا سارا اسی گروہ عسا کر کے دم سے ہے کہ سرحد کا رکھوالا ہے۔ عدو اہل اسلام کے ہاں گھس آوے اگر سرحد کی رکھوالی سے کابلی ہو اور اس طرح لوگوں کا سکھ آرام معدوم ہو کر رہے اسی لئے سرحد کے رکھوالوں، عسا کر، عمال اور اس حاکم اسلام کہ سرحد کے رکھوالی کے لئے عسا کر کو لگائے کو سارے لوگوں کے اعمال صالحہ کا صلہ مسلسل ملے گا کہ ملک کی حدود سے ادھر اس رکھوالی کے دم سے عمدہ اعمال اور کاموں کے لئے لگے رہے اس لئے وہ گروہ اہل اسلام کہ سرحد کا رکھوالا ہو اسے سرحد کی رکھوالی کا مؤکد طور حکم ہے اسے وہ اعمال کہ عائد ہوئے: صوم و صلہ اور اداء مال اور دیگر ہر عمل مؤکد کی ادائے گی کے ہمراہ سارے لمحہ اس طرح کے کاموں کے لئے رکھے کہ سرحد کی رکھوالی کے لئے کارآمد ہوں گھوڑوں کی رکھوالی اسلحہ کی صلاح، علاموں کی مار، دوڑ، سواری، گھڑ دوڑ اور دکھاوے کے معرکے اور اس طرح کے اور اعمال مسلسل اور مدام ساری رکھے۔

(۱۳۳) نزع اکبر یعنی قیام، بی گھبراہٹ اور پریشانی سے (۱۳۵) طبرانی، وروایت کلیم ثقافہ (۱۳۶) انس (۱۳۷) معجم اوسط للطبرانی

والد امامہ (اللہ اس سے مسرور ہوا) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:
 ’اسلامی سرحد کے رکھوالے کی ایک صلاہ (دوسروں کی) ڈھائی سواور ڈھائی سو صلاہ کے مساوی
 ہے اور اسکے لئے ایک طلائی سکہ^(۱۳۸) ہو کہ ایک درہم کا عطاء دوسرے کاموں کے لئے ایک سو
 کم آٹھ سو طلائی سکوں کی اعطاء سے اوٹی ہے۔‘^(۱۳۹)

معرکہ کے سامان

اور

طرح طرح کے آلے

سہام کی مار (الرمی)

عامر کے لڑکے^(۱۴۰) سے مروی ہے کہ رسول اللہ سر عام کلام الہی کے اس ٹکڑے
 ”واعدوا للمہم“ کو کہہ کر ہم کلام ہوئے کہ:

”آگاہ رہو! اصل دم سہام کی مار ہے۔ آگاہ رہو! اصل دم سہام کی مار ہے۔“^(۱۴۱)

اک علامہ^(۱۴۲) کا کلام ہے ”دم“ سے مراد ہر وہ سامان ہے کہ اس سے لڑائی کے دوران
 دم حاصل ہو اس دور کے لئے سہام لڑائی کی کامگاری کا اک آلہ کلاں رہا اسلئے اسے مؤکد طور
 کہا اور اسکی سکھائی کے لئے اکساہٹ دلائی۔

سہام کی مار سے دوری

اسی ہمد مکرّم سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:
 ”وہ آدمی کہ سہام کی مار کا علم حاصل کر کے اسکا ماہر ہو اور اس سے (کاہلی کر کے) رو

(۱۳۸) دینار (۱۳۹) بیہقی (۱۴۰) عقبہ بن عامر (۱۴۱) بیہقی (۱۴۲) بیضاوی

گرداں ہو وہ ہم سے دور ہوگا (اسی طرح اس کلام کا اک ٹکڑا اس طرح مروی ہے کہ وہ عاصی ہے)۔“ (رواہ مسلم)۔

مراد ہے کہ رمی کے عمل کو معمولی ادراک کر کے اور ردی گماں کر کے اس سے دور ہوا اور لا محالہ اس طرح کا گماں اللہ کے اک عالی کرم کی رسوائی اور اسکی حکم عدولی ہے۔

رمی سرور کا محرک ہے

مکرم سلمہ ولد اکوع (اللہ اس سے سرور ہو) راوی ہے کہ رسول اللہ کا گروہ اسلم کے لوگوں کے ہاں سے مرور ہوا۔ وہ ٹولی رسول اللہ کو دوڑ دوڑ کر رمی سہام کے لئے سرگرداں دکھائی دی (رسول اللہ سرور ہوئے) کہا کہ:

”اے اولاد ولد معمار حرم رمی کرو! اسلئے (کہ ساروں کے) دادار امی رہے اور (اک گروہ کا اسم لے کر کہا کہ) ہم اس گروہ کے ہمراہ ہوں گے۔ دوسرے گروہ کے لوگ رک گئے رسول اللہ سائل ہوئے کہ کس لئے رک گئے ہو؟ کہا کہ ہمارا گروہ کس طرح رمی کر سکے گا؟ اسلئے کہ اللہ کا رسول اس گروہ کے ہمراہ ہے۔
کہا کہ:

”سہام کی رمی کرو! مری ہمراہی ساروں کے لئے ہوگی“ (۱۳۳)

گھوڑا مسعود ہے

اک دلدادہ رسول (۱۳۴) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

”گھوڑوں کے سروں کا اگلا حصہ سعد ہے۔“ (۱۳۵)

گھوڑا لڑائی کا آلہ ہے اور اسلامی لڑائی اس عالم اور عالم معاد کی کامکاری کی عامل ہے اسلئے کہا کہ گھوڑا اک مسعود روح والا ہے گھوڑا ہر عہد اور دور کے دوراں معرکہ آرائی کا آلہ رہا ہے عہد حال کہ دور مارزاکٹ، گاڑی، لڑاکا ہوائی اڑاں والی سواری اور گولی کا دور ہے مگر عسا کر کے لئے گھوڑا اسی طرح اہم ہے۔

(۱۳۳) بخاری (۱۳۴) انس (۱۳۵) مسلم، بخاری، احمد، نسائی

گھوڑے اور عہدگی

اک ہمد رسول^(۱۳۶) رسول اللہ سے راوی ہے کہ اسے رسول اللہ اس حال کے دوران دکھائی دے گئے کہ اللہ کا رسول گھوڑے کے اگلے حصے کے موئے سر مروڑ رہا ہے اور کہا: ”عہدگی مدام گھوڑوں کے سروں کے اگلے حصے سے کسی ہوئی ہے الا آں کہ معاد آئے۔“^(۱۳۷)

اس سے مراد ہے صلہ معاد اور مال معرکہ۔ گھوڑا اس عالم اور اس عالم ہر اک کی کامگاری کا واسطہ ہے اسی سے آدمی کو مالِ عدو ملے اور اسی سے اللہ کا سرور۔

گھوڑے کا اکل و طعام

اک دلدادہ رسول^(۱۳۸) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ کہا کہ: ”وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوران اللہ ہی کے وعدے کو دل سے صادر کر کے اسکے وعدہ کئے ہوئے صلہ کے حصول کے ارادے سے گھوڑا کس کر رکھے سو اس گھوڑے کا اکل و طعام اور اسکی نئی اور گوصلہ کے طور معاد کو اس کے لوح اعمال کے وسط لکھا ہوا ہوگا۔“^(۱۳۹)

معلوم ہوا کہ گولڑائی حالاً دور ہو مگر اک مسلم کے لئے اولیٰ ہے کہ وہ ہمد معرکہ کے لئے آمادہ رہے اور اسکی سعی ہو کہ لڑائی کے لئے ہر وہ سامان کہ درکار ہو اسے ہمراہ رکھے اس ارادہ سے کہ ہر اس گھڑی کہ لڑائی کی صدا آئے معارواں ہو سکے اور اسے کامل گماں ہو کہ اللہ کا وعدہ ہر حال مکمل ہوگا اسلئے اس گھوڑے کی ہر ہر اداء مسلسل اس کے مالک کے لئے اسکے اعمال سے معدود ہوگی۔

گھوڑے کے موئے سر، گدی اور دم

اک سلمی ہمد^(۱۵۰) راوی ہے کہ اسے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے مسوع ہوا کہ کہا:

(۱۳۶) جریر بن عبد اللہ (۱۳۷) مسلم (۱۳۸) ابو ہریرہ (۱۳۹) بخاری (۱۵۰) عتبہ بن عبد سلمی

”گھوڑوں کے موئے سر، موئے گدی اور دم کو اسی حال رکھو اور اس سے دور رہو کہ کانٹوں سے اسلئے کہ موئے دم سے اسکو ہوا ملے گی اور موئے گدی اسلئے لئے گرمی کا واسطہ ہوں گے اور موئے سر (اگلے حصہ کے) سے (اللہ کا) کرم اور عہد کی کسی ہوئی ہے۔“ (۱۵۱)

سٹہ کس طرح مٹے گا

اک ہمد مکرم (۱۵۲) (اللہ اس سے مسرور ہوا) کا کلام ہے کہا کہ: رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلام اطہر ہے کہ:-

”وہ آدمی کہ دو گھوڑوں کے وسط کوئی گھوڑا اکسادے سودہ اگر ہار سے ماموں ہو سودہ عہد کی (۱۵۳) سے عاری ہے۔ اور سٹہ سے عاری ہوگا اگر اسے کلکا ہو کہ اس سے کوئی آگے ہو آئے گا۔ اور وہ آدمی کہ دو گھوڑوں کے وسط گھوڑا لے آئے سودہ سٹہ ہے اگر اس امر سے ماموں ہو کہ اس سے کوئی آگے ہو۔“

مراد اس کی اس طرح ہے کہ سٹہ اس دم ہوگا کہ معلوم ہو کہ وہ گھوڑا آگے ہی رہے گا کوئی اور اس سے آگے دوڑ لگائے محال ہے۔ اور سٹہ سے دور معاملہ ہوگا اگر وسوسہ ہو کہ وہ آگے رہے کہ کوئی اور اس سے آگے ہوگا، ہر دو امر مساوی ہوں۔

گھوڑے سہ طرح کے

اک ہمد مکرم رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے راوی ہے کہ اللہ کے رسول سے اور ہمدوں کا سوال ہوا کہ گھوڑوں کا حکم کہئے؟ کہا کہ:-

”گھوڑا سہ طرح کا ہے۔ اک وہ کہ گھڑی ہو (معاصی کی) دوسرا وہ کہ آڑ ہو سوم وہ کہ آدمی کے لئے کمائی ہو۔ سودہ گھوڑا کہ اس کے لئے معاصی کی گھڑی ہو وہ ہے کہ اسے کس کر رکھا ہو دکھلا دے اور کتہ داری اور اہل اسلام سے فکر اور لڑائی کے لئے۔ سودہ اس کے لئے گھڑی ہے اور وہ گھوڑا کہ آدمی کے لئے آڑ ہے۔ اس مرد کا گھوڑا ہے کہ اسے اللہ کی راہ کے لئے کسا ہو اور اسکی کمر اور گدی کے لئے اللہ کے حکم کے سہو سے دور رہا ہو۔ سودہ اس

کے لئے آڑ اور اوٹ ہے۔ اور وہ گھوڑا کہ اسکے لئے کمائی ہو، وہ ہے کہ اسے اللہ کی راہ کے دوران اہل اسلام کے لئے کسی مرعی لے آئے سودہ گھاس کہ وہ گھوڑا اس سے کہائے سو اس گھاس کے مساوی اعمال صالحہ اس کے مالک کے لئے محرر ہوں گے اور اسکے لئے اس گھوڑے کی ٹٹی اور ٹگو کے مساوی عمدہ اعمال مسطور ہوں گے۔ اور رسی کاٹ کر وہ ادھر ادھر کو دکر دوڑے سو اللہ اسکے لئے اسکے کاموں اور ٹٹی کے مساوی اسکے لئے صالح اعمال لکھے گا اور اس لمحہ کہ اسکا مالک اسے ساحلِ رود لے آئے اور وہ گھوڑا اس رود سے کئی دھار (۱۵۳) لے لے گو کہ مالک کے ارادہ سے ہٹ کر ہو مگر اللہ اسکے معادل و مساوی اسکے لئے اعمال لکھ کر اسے عطا کرے گا۔ (رواہ مسلم و محمد) (۱۵۵)

اک اور ہمد مکرّم راوی ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیٰ روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ کہا کہ:-

”گھوڑا اسے طرح کا ہے [۱] اللہ کا گھوڑا۔ [۲] آدمی کا گھوڑا۔ [۳] عدو اللہ و سواس (۱۵۶) مردود کا گھوڑا۔ اللہ کا گھوڑا وہ ہے کہ اللہ کی راہ کی لڑائی کے لئے رکھا ہوا ہو اور اس سے اعداء اسلام اور اعداء اللہ سے معرکہ آرائی ہو۔ آدمی کا گھوڑا وہ ہے کہ اسکا مرام اس سے اس امر کا ہو کہ اس گھوڑے کی اولاد سوا ہو اور اس کے علاوہ اسکا ارادہ لدائی کا ہو۔ اور عدو اللہ و سواس کا گھوڑا وہ ہے کہ سٹہ کے کام آئے۔“ (۱۵۷)

گھوڑوں کی دعا

اک ہمد رسول (۱۵۸) سے مروی ہے کہ سرورِ دو عالم کا کلام ہے کہ:-

”گھوڑا سحر سحر کنی اک دعاؤں کا ما مور ہے سو اسکی دعا اس طرح ہے: اے اللہ! وہ آدمی کہ اسکا مملوک کر کے اسے عطا ہوا ہوں مرے کو اسکا لاڈلا عمدہ مال و اہل سے کر دے۔“ (۱۵۹)

گھوڑے کا اکرام

حاکم عادل مکرّم عمر رحمہ اللہ (۱۶۰) کا کہا ہے کہ: مرتے آگے رسول اکرم (صلی اللہ علیٰ روحہ

(۱۵۳) قطرے پینے کے لئے (۱۵۵) بخاری (۱۵۶) شیطان (۱۵۷) مشارع (۱۵۸) ابو ذر غفاریؓ (۱۵۹) نسائی

(۱۶۰) عمر بن عبدالعزیز

وسلم) کا کلام محکم طور مصرح ہوا ہے۔ سرکارِ دو عالم کا کلام ہے کہا کہ:-
 ”وہ آدمی کہ اسکا عمدہ گھوڑا ہو اور وہ اسکا مکمل طرح سے اکرام اور رکھوالی کرے سوائے اسکا
 اکرام کرے گا۔ اور اگر کوئی مرد گھوڑے کو رسوا کرے گا اللہ اسے رسوا کرے گا۔“

کالا گھوڑا سارے گھوڑوں سے اعلیٰ

ہمد مکرّم ولد عامر^(۱۶۱) کا کہا ہے کہ اسے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے
 کلام ہوا کہ:-

”اے ولد عامر! اس لمحہ کہ معرکہ آرائی کا ارادہ کر لو اک لاڈلا عمدہ گھوڑا کہ کالا ہو مول لو اور
 اسکے سر کا اگلا^(۱۶۲) حصہ گورا ہو، اسی طرح اسکے گام گورے ہوں اس طرح کے گھوڑے
 سے مال معرکہ حاصل کرو گے اور سالم رہو گے۔“ (رواہ مسلم و محمد)۔

لال گھوڑا

اک اور ہمراہی رسول سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا ہم سے
 کلام ہوا کہ:-

”مؤکد ہے کہ اس طرح کے گھوڑے مول لو کہ لال ہوں۔ سر کا اگلا حصہ اور گام گورے
 ہوں۔ در حال دگر کا لے گھوڑے ہوں اور سر کا آگے کا حصہ اور گام گورے ہوں در حال دگر
 کالا اور لال ہر دور لے ملے ہوں اور سر کا اگلا حصہ اور گام (کھر) گورے ہوں۔“^(۱۶۳)

آگ سے ڈھال

اک وحی کے لکھاری ہمد سے مروی ہے کہ رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام
 ہے کہ:-

”وہ آدمی کہ اللہ کی راہ (معرکہ آرائی) کے لئے گھوڑا (رسی سے) کس لے۔ وہ اسکے لئے
 آلاہم گدیہ معاد کی آگ سے ڈھال ہوگا۔“^(۱۶۴)

(۱۶۱) عقبہ بن عامر (۴۰۹ھ) بیہقی (۱۶۳) ابوداؤد (۱۶۴) ابن عساکر

معرکہ کے مارے گئے^(۱۶۵) کا صلہ

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا مرسل کا کلام ہے:-
 ”وہ آدمی کہ (معرکہ آرائی کے لئے) دل کی گہرائی سے گھوڑے کی رکھوالی کا ارادہ کرے
 اللہ کے ہاں سے اسے معرکہ آرائی کے دوراں مارے گئے آدمی کا صلہ حاصل ہوگا۔“^(۱۶۶)

اللہ کو ادھار

دوسری صدی کے اک عالم^(۱۶۷) کا کہا ہے کہ کلام الہی کے اس ٹکڑے کہ:
 ”کوئی ہے کہ اللہ کو عمدہ ادھار دے؟“^(۱۶۸)

کی مراد وہ آدمی ہے کہ اللہ کی راہ (معرکہ آرائی) کے لئے گھوڑا رکھے دراصل وہی اللہ کو
 عمدہ ادھار دے رہا ہے۔^(۱۶۹)

اک گھر کئی گھوڑے

ابام محمد رحمہ اللہ^(۱۷۰) کا لکھا ہوا ہے کہ اک ہمد مکرّم عروہ (اللہ اس سے سرور ہو)
 کے گھر معرکہ آرائی کے ارادے سے دس کم اسی عدد گھوڑے کھڑے رہے۔
 واہ! اس طرح رہی رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں کی گھوڑوں سے لو اور
 لگاؤ۔ وہ سدا معرکہ اسلام کے تقور ہے اور اسکے لئے ہر لمحہ کمر کس کر رکھی۔ دراصل سرور دو عالم (صلی
 اللہ علی روحہ وسلم) کو گھوڑوں سے علاوہ اہل اسلام کی ماؤں کے ہر اک سے سوالا ڈ رہا^(۱۷۱)
 اسلئے ہر مسلم گھوڑے سے لگاؤ رکھے اور لاڈ کرے کہ اسکے رسول (صلی اللہ علی روحہ
 وسلم) کا اسوہ مطہرہ ہے۔

(۱۶۵) شبید (۱۶۶) کتاب الخیل (۱۶۷) ایوب بن خالد تابعی

(۱۶۸) من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً (البقرة)

(۱۶۹) المصنف لابن ابی شیبہ (۱۷۰) امام بخاری (۱۷۱) نسائی

حکم مؤکد

مکرم سنماں راوی ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا حکم ہے کہ: ”ہر وہ آدمی کہ گھوڑا رکھ سکے وہ لامحالہ گھوڑا کس کر رکھے“ (۱۷۲)۔

گھڑ دوڑ اور ملائکہ کی آمد

اک ہمد مددگار (۱۷۳) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہے کہ کہا کہ: ”ملائکہ کا گروہ ہر گھوڑا اور تھلواڑ سے دور ہے سوائے مرد کی، گھروالی سے کھلواڑ کی گھڑی اور گھڑ دوڑ اور رمی سہام کے دوران (۱۷۴) (کہ ملائکہ کا وہاں ورود معمول ہے)۔“

معرکہ آرائی سے آسودہ حالی

ولد مسعود کے لڑکے (۱۷۵) کا کلام ہے کہ اک آدمی آکر اس سے سائل ہوا کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے گھوڑوں کے لئے (کوئی کلام) مسوع ہوا ہے؟۔ کہا ہاں! رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے مسوع ہوا کہ کہا:

”گھوڑوں کے سروں کے اگلے حصوں سے عمدگی کس لی گئی ہے۔ اللہ کے لئے اسے مول لو! اللہ کے لئے اسے ادھار دو!

اک آدمی اٹھا اور کہا:

اے اللہ کے رسول! مول اور ادھار سے مراد کس طرح کا امر ہوگا؟ کہا:

اس طرح کہا کرو! اللہ کے لئے ہم کو گھوڑا ادھار دو، اس عرصہ کے لئے کہ مال معرکہ سے حصہ ہم کو عطا ہو۔ اسی طرح وہ آدمی کہ گھوڑے کا سودا کرے وہ کہے: کہ اس گھڑی کے لئے سودا ہوا کہ اللہ کا مگاری عطا کر دے۔ اس طرح کر کے سدا عمدگی سے رہو گے اگر دائما معرکہ آرائی کا عمل لہلہا (۱۷۶) رہا ہوگا۔ اور اک دور آ رہا ہے کہ اک گروہ معرکہ آرائی کے عمل کے لئے گونگو کا حال رکھے گا۔ اسلئے اس دور کے دوران لڑائی کے لئے راہ لو! اور لڑو! اسلئے کہ اس دور کے دوران معرکہ آرائی کا عمل ہی محرک ہوگا آسودہ حالی کا۔“ (۱۷۷)

(۱۷۲) ابن عساکر (۱۷۳) ابوالیوب انصاری (۱۷۴) ابن عساکر (۱۷۵) عبید اللہ بن عبد اللہ بن مسعود (۱۷۶) یعنی جہاد

سربزاور تر و تازہ رہے گا۔ (۱۷۷) رواہ الہیثمی و رجالہ ثقات الا بقیۃ و هو مدلس ص ۲۸۰ ج ۵

اک سہم سے سہ آدمی دارالسلام کو وارد ہوں گے

عامر کے مکرم لڑکے ^(۱۷۸) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کلام ہے کہ کہا: ”اللہ اک سہم سے سہ مردوں کو دارالسلام کا اہل کرے گا اک وہ مرد کہ سہام کا کاری گر ہو اور معرکہ آرائی کے ارادہ سے اسکی کاری گری کرے دوم وہ آدمی کہ اسے مارے سوم وہ کہ اسے اٹھا کر دے۔ اور رمی (سہام) کرو اور سواری کرو! اور ہم کو رمی کا عمل سواری سے سوالا ڈلا ہے ہر وہ امر کہ اس سے آدمی کھلوڑے اور لہو کرے وہ ردی اور رائگاں ہے سوائے اسکے کہ کہاں سے سہم مارے، گھوڑے کو سدھائے اور گھروالی سے دل لگی کرے کہ اس طرح کا ہر عمل سالم ہے (صلہ کے علل و عوائل سے ہے) ^(۱۷۹)۔“

”سہم اٹھا کر دے“ سے سہ امور سے ہر اک مراد ہو سکے گا:

اول وہ آدمی مراد ہو کہ اسکا سہم ہو اور وہ اسے سہام کار کے حوالہ کر دے۔ دوم وہ آدمی کہ سہام کار کا سہم اٹھا کر اسے دے، سوم وہ کہ مارے ہوئے محل سے سہم اٹھا کر مالک کو لا کر دے۔ اور اسی طرح رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم ہوا کہ، اس مرے دور رہو کہ، سراسر سہام کی رمی کرو اور دوسرے کاموں رو گرداں رہو! ہاں! سہام کی رمی کرو مگر اسکے علاوہ اسی طرح سواری کا علم حاصل کرو۔

دوسری مراد اس طرح ہوگی کہ ہر حال رمی کرو سواری سے ہٹ کر ہو کہ، سوار ہو کر۔ سوم مراد اس طرح ہوگی گھوڑے کے سر سوار ہو کر رماح کی رمی سے رمی سہام اولیٰ ہے مگر در ہر حال کلام رسول سے ہوئے داہے کہ رمی کا عمل گھوڑے کی سواری اور اسکی اصلاح سے اولیٰ ہے اسلئے کہ سواری علو اور سمو اور کثہ داری کا محرک ہے۔ اسی طرح رمی، سواری سے سوا کا برآمد ہے اسلئے کہ رمی کے دوراں کھٹاکم ہے۔

اللہ کی راہ کے دوراں رمی سہام اور طول عمر

اک سلمی ہدم ^(۱۸۰) کا کلام ہے کہ: رسول اللہ ﷺ سے مسموع ہوا کہ کہا کہ:

(۱۷۸) عقبہ بن عامر (۱۷۹) ترمذی، ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی (۱۸۰) ابو نعیم مسلمی

”وہ آدمی کہ اک ہی سہم لے کر اللہ کی راہ کے معرکہ کے لئے معرکہ گاہ آئے اور گوہ رمی سے دور رہے ہر حال وہ سہم اسکے لئے دارالسلام کی اک سطح کے حصول کا واسطہ اور وی لہ ہوگا۔ اور وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں اک سہم مارے (گو کسی گمراہ سے دور لگے) اسے وہ سہم اک مملوک کی رہائی کا صلہ دلائے گا۔ اور وہ آدمی کہ اسلام ہی کے دوراں طول عمر کا مالک ہو کر معمر ہو وہ عمر معاد کو اس کے لئے دمک ہوگی۔“ (۱۸۱)

معلوم ہوا کہ ہر وہ گولی اور سہم کہ معرکہ آراء سے مارے گا گوہ کسی کو لگے کہ دور آ کر گرے، اسے اسکا لامحالہ صلہ ملے گا۔ اسی طرح معرکہ گاہ کو اسلحہ کے ہمراہ اسکی رسائی ہوئی مگر لڑائی کی گھڑی دور رہی ہر حال اسکے لئے علوم مراحل کا محرک ہوگا۔ اسی طرح لڑائی ہو کہ اسلام کا اور کوئی کام اور اسکے لئے لگے لگے وہ آدمی معمر ہو سوا اسکی طول عمر اسکے لئے معاد کو دمک کا وی لہ ہوگی۔

رمی حکم الہی ہے

کئی علماء کی رائے ہے کہ کلام اللہ کی (۱۸۲) رو سے رمی حکم مؤکد ہے اس لئے کہ کلام رسول ”دم“ (۱۸۳) رمی کو کہہ رہا ہے (۱۸۴) اسکا راوی ولد عامر ہے حوالہ مسلم کا ہے اور کلمہ ”و اعدوا لہم“ امر کا ہے۔ دراصل رمی کی مراد ہے دور ماری۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل دم وہ اسلحہ ہے کہ دور مار ہو گوہ سہم ہو، کہ گولی، کہ گولہ، کہ راکٹ۔ اسلئے صدر اول اور ادوار وسطی کے مسلم اس کے ماہر ہوئے اور اس طرح کے کئی دور مار اسلحے، سہام اور روڑوں کے لئے ڈھالے۔ اور کمال کی سطح کو رسائی حاصل کی مگر ہوئے ہوئے مسلم معرکہ آرائی کو سلام کر گئے اور مال کار معرکہ آرائی کا عمل اعمال صالحہ کی لسٹ سے عملاً منکسر ہو گیا۔ اور ادھر اعداء اہل اسلام رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کہے ہوئے بسر کو ادراک کر کے اسکے عامل ہوئے اور حال وہ ہوا کہ اہل الحاد ہر طرح کے اسلحہ سے مالا مال اور اہل اسلام اسلحہ سے عاری۔

(۱۸۱) بیہقی، ابوداؤد، ترمذی، نسائی (۱۸۲) اشارہ ہے لیت ”واعدوا لہم ما استطعتم“ کی طرف (۱۸۳) ”دم“

سے مراد قوت ہے (۱۸۴) یعنی حدیث ”الان القوة الرمی“

اس دور کے دوراں راکٹوں کی دوڑ لگی ہے اور وہی دم والا اور حاوی ہے کہ اسکے ہاں اعلیٰ راکٹ اور عسکری ٹنگ طائرے، راڈار اور لڑائی کے اور آلے ہوں۔ اہل اسلام کا حال دیگر گوں ہے اہل الحاد کا اصرار ہے کہ مسلم اسلحہ گھٹا کر اور عسا کر کم کر کے کھوکھلے ہوں اور ہمارے حکام ملحدوں کے آگے مردہ دل ہو کر ہاں سے ہاں ملا کر اس بلی احساس سے محروم ہوں۔

آہ! کس طرح کی رسوائی ہے؟ اس کلام رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو سہو کر کے مسلم امہ گھانا کر گئی ہے۔ اور اس طرح سارے مسلم امہ کا کل اہل الحاد کے ہاں گروی ہوا۔ آؤ اے اہل اسلام! ہم کل کو لوٹ کر اسی طرح کا مگار ہوں اور اس عالم کی سرکار ہمارے دم سے ہو اللہ کا اسلام حاوی ہو۔

رمی سہام روگ کا مداوا

اہل اسلام کی لاڈلی ماں راوی ہے کہ سرور دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:

”وہ آدمی کہ اسے روگ لگے وہ لامحالہ گلے سے کماں لٹکائے اسکا روگ اور دکھ درد دور ہوگا (۱۸۵)۔“

رمی سہام اور ملائکہ کا ورود

اک مرسل کلام رسول ہے کہا کہ:-

”گھڑ دوڑ اور رمی سہام ہی کے دوراں ملائکہ کا ورود معمول ہے (۱۸۶)۔“

اک ہدم (۱۸۷) رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کلام کا راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:-

”ملائکہ کی آمد سہ طرح کے لہو کے کاموں کے دوراں معمول ہے [۱] آدمی کا گھروالی سے کھلوڑ [۲] گھڑ دوڑ [۳] رمی۔“

دارالسلام کا گل کدہ (۱۸۸)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہا ہے:-
 ”دونار گٹوں کے وسط دارالسلام کے گل کدوں سے اک گل کدہ ہے۔“ (۱۸۹)

عمل صالح ہر گام سے

والد درویش رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے راوی ہے کہ کہا:
 ”وہ آدمی کہ رمی کے ہر دو معالم کے وسط ادھر ادھر ہوگا اسے ہر گام کے صلہ اک عمل صالح ملے گا۔“ (۱۹۰)

عدو کو لگا ہوا سہم

ہمد رسول مکرم عمرو (۱۹۱) کا کہا ہے کہ:- اک الکہ (۱۹۲) کے محاصرہ کے دوران رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اسے مسوع ہوا کہ:-

”وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوران اک سہم دور مارے سوا اللہ کا وہ عمل اک مملوک کی رہائی کے معادل اور مساوی ہے اور اگر اسکا سہم رسائی حاصل کر کے لگا اسے دارالسلام کی اک اعلیٰ سطح ملے گی۔“ (رواہ الحاکم) (۱۹۳)

مرہ کے لڑ کے ہمد رسول (۱۹۴) سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلام ہے:

”وہ آدمی کہ عدو کو سہم سے مارے اور وہ اسے آگے سوا اللہ اسکا اک سطح عالی کرے گا۔ اک ہمد مکرم (۱۹۵) کہہ اٹھے اے اللہ کے رسول! سطح کس طرح کی ہے؟ کہا کہ وہ گھر کی ”سی زھی“ کی طرح کہاں؟ وہاں کے دو سطحوں کے وسط سو سال کی دوری ہوگی۔“ (۱۹۶)

(۱۸۸) باغ (۱۸۹) المغنی لابن قدامہ (۱۹۰) طبرانی (۱۹۱) عمرو بن عبسہ (۱۹۲) طائف (۱۹۳) والثرغزی،

والنسائی، وابن حبان (۱۹۴) کعب (۱۹۵) عبد اللہ بن النخام (۱۹۶) نسائی، ابن حبان

معمر آدمی اور معرکہ

رسول اللہ کے اک ہمد عامل^(۱۹۷) سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلام ہے کہ کہا:

”وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں معرکہ آرائی کر کر معمر ہوا ہو معاؤ کو اس کے لئے اسکی طول عمر دمک کی طرح ہوگی۔ (مراد ہے کہ دمک رہی ہوگی) اور وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں سہم مارے گا اسے اسکے صلہ دار السلام کی اک سطح عطا ہوگی۔“ (۱۹۸)

اس سے معلوم ہوا کہ معرکہ آرائی کم عمر کی طرح معمر کو عائد ہے اگر کوئی معمر سوال کرے کہ ہماری عمر سوا ہوگئی ہے اور معرکہ آرائی کے عمل سے ہم الگ ہوں گے اس لئے کہ ہماری عمر لڑائی اور معرکہ آرائی کی کہاں؟ حالاں کہ اس سوال کو کوئی کس طرح اٹھائے گا اگر وہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی معرکہ آرائی کی عمر کا مطالعہ کرے گا۔ رسول الملاحم کا معرکہ اولیٰ عمر کے اس لمحے ہوا کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عمر آدھی سے سوا ہوئی اور رسول اکرم کو اللہ کے ہاں سے وحی آئی کہ اعداء سے کھلم کھلا لڑو! اس لئے رسول اللہ کے سارے معرکہ ڈھلی ہوئی عمر کے دوراں ہوئے۔

اس دور کے دوراں ہر مسلم کا دلی مدعا اور ارادہ ہے کہ کسی طرح معرکہ آرائی کے عمل سے دور رہے (الامہ اراد اللہ) اور اسکے لئے طرح طرح کے مکر اور گردن بہار ہا ہے اور دعویٰ رسول سے لو اور لگاؤ کا ہے۔

ہے کوئی؟ کہ رسول کے اس اعلیٰ اسوہ کو گلے سے لگالے اور معرکہ گاہ وارد ہو۔ اے مسلم لڑ کو! اے معمر لوگو! آؤ معرکہ گاہ! آؤ دار السلام! وہ دار السلام کہ اللہ کے ہاں سے حوروں کے دو لبوں کی آرام گاہ ہے، وہ دار السلام کہ دائمی ہے، وہاں کا ہر اکرام سدا ہے، وہاں کے ٹھانڈے کو دوام ہے، وہاں مالک اصلی اللہ دکھائی دے گا، وہاں کی عمر لامحدود ہے، ہر اک سدا مسرور ہوگا، وہاں کا گھوڑا اسے اڑائے گا، وہاں ہر دم آرام ہی آرام، وہاں طرح طرح کے طعام، وہاں

کے سے دے، وہاں کے سرور وراثت، وہاں کے حلقے، وہاں کے محل، وہاں کے گوہر و
لعل، وہاں کا دودھ، وہاں کے گلدوں کے رود، وہاں کا غسل، وہاں کے کٹورے، وہاں کی مسک
کی مہر لگی مئے، وہاں کے کاسے، وہاں کے سائے، وہاں کی معطر مٹی، بحر و مساء ملائکہ کا سلام،
مالک کرمہ کا کلام ہر سوا کرام ہی اکرام۔

الحاصل وہ وہ اکرام اللہ کے ہاں سے ہوں گے کہ آدمی کے احساس و ادراک سے ماوراء
ہوں گے۔ دوڑو! کہ معرکہ گاہ کی راہ ہی دارالسلام کی راہ ہے وہی راہ راہ ہے سودائی کی، وہی راہ
راہ ہے دلدادوں کی، آؤ سر کٹاؤ دودھڑ کو اللہ کے لئے واردو کہ اس طرح اس مردار لہو کو اللہ مسک
معطر سے معطر کر کے مطہر کر دے، اور اسکے صلے مالک کا سرور و کرم ملے، اور دھڑ کا رواں رواں
اللہ کو گھائل ملے، اور وہی رحم و کرم الہی سے اسکا مدد و اکرا کرے، اور اسکے درد کا درماں ہو اور
دارالسلام کے سارے در اسکے لئے وا کر دے۔

مارا ہوا سہم ہر حال کمائی کے عل سے ہے

والد امامہ ہمراہی رسول سے مروی ہے کہ سرور دو عالم کا کلام ہے کہا:-
”وہ آدمی کہ اسلام کے دوران معمر ہو اور وہ طول عمر اس کے لئے معاد کو دمک کی طرح ہوگا اور
وہ آدمی کہ اک سہم بارے اور وہ سہم ٹارگٹ کو لگا ہو کہ دور رہا ہو وہ اس راہی کے لئے
معد کے دادا^(۱۹۹) کی اولاد سے اک مملوک کی رہائی کی طرح ہوگا“^(۲۰۰)
اسی طرح ہمراہی رسول مالک کے لڑکے^(۲۰۱) سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول کا کلام ہے
کہ:-

”وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے لئے رواں ہو کر اک سہم سارے گوہر سہم عدد سے ہٹ کر لگے
اس سہم کے راہی کو معد کے دادا کی اولاد سے دو اور دو مملوکوں کی رہائی کے صلہ کی طرح اسے
صلہ ملے گا۔“^(۲۰۲)

رمی سہم سے دارالسلام مؤکد

اک سلمیٰ ہمراہی رسول^(۲۰۳) کا کہا ہے کہ سرورِ دو عالم (صلی اللہ علیٰ روحہ وسلم) کا اک معرکہ^(۲۰۴) کے دوران کلام ہوا:-

”وہ آدمی کہ اس حصار کے دوران سہم مارے اس کے لئے دارالسلام مؤکد ہوا۔ اس ہمراہی کا کلام ہے کہ اس دوران اسکا ارادہ ہوا کہ اس حکم کو معمول کرے سو سہ سہم اس حصار کے دوران مارے۔“^(۲۰۵)

اک اور دلدادہ رسول^(۲۰۶) راوی ہے کہ اللہ کے لاڈ لے رسول کا ہمدموں کو حکم ہوا کہ:-

”اٹھو اور عدو سے لڑو! اسے مسموع کر کے اک آدمی اٹھا اور سوئے عدو سہم مارا رسول اللہ (صلی اللہ علیٰ روحہ وسلم) کہہ اٹھے: اس کے لئے دارالسلام مؤکد ہوا۔“^(۲۰۷)

معاذ کی دمک

اک دلدادہ رسول^(۲۰۸) رسول اکرم (صلی اللہ علیٰ روحہ وسلم) کے کلام کا راوی ہے کہ کہا:-

”ہر وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوران اک سہم مارے وہ اس کے لئے معاذ کی گھڑی کے دوران دمک ہوگا۔“^(۲۰۹)

کلام الہی کے ہمراہ رمی کے علم کا حصول

اک ہمد سے مروی ہے کہ سرورِ دو عالم کا حکم ہوا کہ:-

”رمی اور کلام الہی کا علم حاصل کرو اور مسلم کے لمحوں سے عمدہ گھڑی وہ ہے کہ اسکے دوران وہ اللہ کا ورد کرے“ (ولد عسا کر)۔

(۲۰۳) عتبہ بن عبد (۲۰۴) بنو نضیر و بنو قریظہ (۲۰۵) معجم کبیر للطبرانی (۲۰۶) عقبہ

(۲۰۷) رواہ احمد فی مسندہ (۲۰۸) ابوہریرہ (۲۰۹) مسند بزار

اک اللہ والا^(۲۱۰) راوی ہے کہ اک معر کے^(۲۱۱) کے دوران اسے صمصام الہی^(۲۱۲) دکھائی دے گئے (معلوم ہوا کہ صمصام الہی) دو ٹارگٹوں کے وسط رمی کر رہا ہے اور اسکے ہمراہ ہمدموں کا اک گروہ ہے۔ راوی کا کہنا ہے کہ صمصام الہی ہم کلام ہوئے اور کہا: ہم کو حکم ہوا کہ اولاد کو رمی اور کلام الہی سکھاؤ^(۲۱۳)۔

ہمدموں کا معمول

اک ولی اللہ^(۲۱۴) کا کلام ہے کہ اک ہمد^(۲۱۵) اسے دکھائی دے گئے کہ رداء سے عاری ہو کر وہ سہم کے دو معاملہ کے وسط دوڑ لگا رہا ہے^(۲۱۶)۔

اک اور اہل اللہ^(۲۱۷) کو مکرم عمر کے لڑکے دکھائی دئے گئے کہ سہم کے دو معاملہ کے وسط دوڑ لگا کر کہہ رہا ہے کہ: ہم کو مرگ معر کہ کس طرح ملے گی؟ ہم کو مرگ معر کہ کس طرح ملے گی؟^(۲۱۸)

رمی صلاہ کی طرح ہے

حراں کے امام احمد^(۲۱۹) رحمہ اللہ کا لکھا ہے کہ اس لمحہ کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں کا گروہ رمی سہام کے لئے سرگرم ہوا اک آدمی کی آمد ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! صلاہ کی گھڑی آگئی ہے کہا:۔

”وہ گروہ صلاہ ہی کے دوران سرگرم ہے۔“

مراد ہے کہ رمی کو صلاہ کی طرح کہا اس عمل کے علو کے لئے کلام رسول ہی اک محکم گواہ ہے۔^(۲۲۰)

الحاصل اس سارے کلام سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے لاڈلے ہمد رمی کے مامور رہے، اور اسکی مکمل رکھوالی کی، اس کے لئے ہر طرح کے آلے کام لائے، سہام کی رمی کے لئے کماں اکٹھے کئے، اور روڑوں کی رمی کے لئے

(۲۱۰) قیس بن ابی حازم (۲۱۱) یرموک (۲۱۲) خالد بن ولید (۲۱۳) مجمع الزوائد والطبرانی (۲۱۴) یزید بن شریک تابعی

(۲۱۵) حذیفہ بن الیمان (۲۱۶) کتاب السنن (۲۱۷) مجاہد (۲۱۸) کتاب السنن (۲۱۹) ابن تیمیہ (۲۲۰) الغروسية

عروسک^(۲۲۱) لی، دوڑ لگائی، اور کڑے کڑے کام کئے اور ہر لمحہ معرکہ آرائی کے ارادے سے رہے اور اسی لئے اللہ اس گروہ رسول کی مدح کر رہا ہے کلام الہی ہے:

”محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ کہ اسکے ہمراہ ہوئے گمراہوں کے لئے گرم اور کڑے اور اک دوسرے کے لئے ملائم اور رحمدل۔“^(۲۲۲)

آؤ اے اہل اسلام! اس دور کی رو سے عدو کے سرگولوں، راکٹوں کے وار کر کے رمی کے حکم کے عامل ہو کر وہی صلہ کماؤ کہ ہادی عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمراہی اور دلدادے کما گئے۔ ہمدموں کا اسوہ ہی ہماری کامگاری کی راہ ہے۔ ہم ملحدوں کے لئے گرم اور اہل اسلام کے لئے موم ہوں سرکار کے ہمدموں کی طرح۔

رمی سے روگرداں کے لئے دھمکی

اک مرد صالح^(۲۲۳) ولد عامر^(۲۲۴) سے ہم کلام ہوئے کہا کہ:

رمی کے دو معاملہ کے دوراں دوڑ لگا رہے ہو حالاں کہ معمر ہو گئے ہو اور دکھ اس سے اٹھا رہے ہو؟ ولد عامر اس سے ہم کلام ہوئے اور کہا کہ: اس لئے دکھ اٹھا رہا ہوں کہ اللہ کے رسول سے اک کلام معلوم ہوا ہے کہا کہ:

وہ آدمی کہ رمی سپہام کا علم حاصل کر کے اس سے روگرداں ہو وہ ہم سے دور ہے اور (مری) حکم عدولی کی (رواہ مسلم)

اسی لئے کئی اک اہل علم کی رائے ہے کہ رمی سے کاہلی اہم معاصی سے ہے اس لئے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے اسے حکم عدولی کہا ہوا ہے اگر کوئی اسے معمولی کہہ دے مگر اصرار سے وہ کلاں اہم عرار^(۲۲۵) اور حکم عدولی ہوگی۔

(۲۲۱) منجنیق (۲۲۲) محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم (الفتح)

(۲۲۳) فقیہ اللخمی (۲۲۴) عقبہ (۲۲۵) گناہ

رسول اللہ کی درع

درع لڑائی کے دوراں ڈھال کے طور پر ہے کی ایک ٹھوس آڑ ہے کہ عدو کے وار سے آدمی سالم رہے اور اسے اوڑھ کر اس سے دھڑکاوڑھک دے۔

اک ہمد رسول^(۲۲۶) راوی ہے کہ رسول اللہ احد کی لڑائی کے دوراں دہرے درع اوڑھے رہے۔^(۲۲۷)

معلوم ہوا کہ روا ہے کہ آدمی عوامل و علل کو کام لائے اگر دل سے احساس کرے کہ اصل سہارا اللہ ہے۔ محدودے لوگوں کا گماں ہوا کہ عوامل و علل کو آدمی ردی کر دے اور سراسر اللہ ہی کو آسرا کرے۔ اس طرح کی رائے کا اسلام کے درس سے ٹکراؤ ہے۔ کئی آدمی اس طرح گماں کر کے ارادہ حرم کی کے لئے رہروئی کا ساماں گھر رکھ کر مکہ کو راہ روہوئے اور دوسروں کے لئے دکھوں کے محرک ہوئے اللہ کا کلام اس طرح کے لوگوں کے رد کے لئے ہوا کہ اسکا ما حاصل ہے:

”اور راہ کے لئے ساماں لے لو! اور رہروئی کا عمدہ ساماں گداگری سے دوری ہے۔“^(۲۲۸)

اک ہمد مکرم کی سواری کے حال کا رسول اللہ سائل ہوئے۔ کہا:

اللہ کے حوالے کر دی ہے۔ کہا کہ:

(لوٹو) اسکو کس کر اللہ کو سہارا گماں کرو! ^(۲۲۹)

مراد ہے کہ آدمی اسکا مسئول ہے کہ عوامل و علل سے کام لے گا اسکا امکاں ہے کہ کوئی ڈا کوڈا کہ ڈال دے، اسی طرح وہ سواری رسی کاٹ کر دوڑ لگا دے مگر آدمی کے لئے اہم ہے کہ اللہ کے حکم کا عامل رہے۔ وہ کام کہ اسکے کئے کا ہے وہ اسے کر دے آگے اللہ کا کام ہے اسکی رکھوالی کرے گا۔ اسی لئے رسول اللہ کا عمل لوگوں کے لئے درس عمل کے طور پر ہا کہ درع اوڑھی حالاں کہ اللہ کے لاڈ لے رسول سدا دلا اور رہے اور کڑے لمحوں کے لئے دو دو درع اوڑھ کر معرکہ گاہ آئے۔

(۲۲۶) سائب بن یزید (۲۲۷) ابن ماجہ، ابوداؤد (۲۲۸) ترمذی و ابان خیر الزاد النقیوی (البقرہ ۲۲۹) عقیلہا و توکل!

کالی لواء

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ولد علم^(۲۳۰) کا کلام ہے کہ کہا:

رسول اللہ کا علم گورارہا اور اس سے کلاں لواء کالی رہی^(۲۳۱)۔

اک اہل علم کا لکھا ہے کہ اس سے مراد ہے کہ اسکا کالا حصہ سوارہا کہ دور سے لوگوں کو کالا ہی لگے۔

دھاری دار علم

مکرم محمد^(۲۳۲) کے رہا کردہ مملوک موسیٰ، مالک کے حکم سے اک ہمد مکرم^(۲۳۳) کے ہاں گئے کہ رسول اللہ کے علم کا معلوم ہو ہمد مکرم کا کلام ہوا کہ:

رسول اللہ کا علم کالا اور گورادھاری دار رہا^(۲۳۴)

مراد ہے کہ کالا حصہ حاوی رہا۔

گوراعلم

اک اور ہمد مکرم^(۲۳۵) سے مروی ہے کہ اس گھڑی کہ اللہ کے رسول مکرم آئے اللہ کے رسول کا علم گورارہا^(۲۳۶)

ہمد مکرم^(۲۳۷) راوی ہے کہ رسول اللہ کو عروسوں کے علاوہ ہر اک امر سے سوا گھوڑے لاڈ لے رہے^(۲۳۸)۔

عروس مرد کے دل کی ہوی ہوس سے لڑائی کا آلہ ہے اسکے واسطہ اور وی لہ سے آدمی عدو مرد و دو سو اس سے لڑ سکے گا۔ اور دل عدو مرد و دو کی حرام کاری کے لئے اکساہٹ سے آدمی دور رہ سکے گا۔ صالح گھروالی مرد کے اعمال محمودہ کے لئے اک عمدہ ہمد اور مددگار ہے، اسکے آرام کا ساماں ہے، اسکے اولاد کی رکھوالی ہے، اسکی ہمدرد اور دلدادہ ہے۔

(۲۳۰) ابن عباس (۲۳۱) ترمذی، حاکم، ابن ماجہ (۲۳۲) محمد بن قاسم (۲۳۳) براء بن عازب (۲۳۴) ترمذی،

ابوداؤد، احمد (۲۳۵) جائزہ (۲۳۶) ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ (۲۳۷) انس (۲۳۸) نسائی

گھوڑا اعداء کی رسوائی اور اکھاڑ، اعلاء کلمہ الہی اور اعداء اسلام کی گمراہی، حسد، اور دوئی کے اعدام کا محرک ہے اور معرکہ آرائی کا اک عمدہ آلہ اور الحاد کی گراوٹ کا اہم عامل ہے اسی لئے ہر دو رسول اللہ کو لا ڈنہ لے رہے۔

لڑائی کی راہ روی ارسال عسا کر کی مسعود گھڑی

وداعہ کے لڑکے^(۲۳۹) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کی دعا ہوئی کہ:

”اے اللہ مرے گروہ کے سحر کو مسعود کر دے۔“ اور رسول اللہ کا معمول رہا کہ دائماً سحر کی گھڑی کے دوراں لڑائی کے واسطے عسا کر کے مرسل رہے۔

اس کلام کے راوی ولد وداعہ اک سوداگر رہے اس راوی کا سحر سحر کو سوداگری کے مال سے ارسال کا سودا معمول رہا اسی لئے اسکا اور مال سوا ہوا۔^(۲۴۰)

آگاہ رہو کہ کس طرح ہمد مکرّم رسول اللہ کے اک طور محمود کا معمول کر کے مالا مال ہوئے۔ اک ہم کہ رسول اللہ کے اطوار محمودہ سے سدالاعلم اور روگرداں رہے۔ سعد مال وہی ہے کہ رسول اللہ کے اوامرو اطوار کی رو سے حلال راہ سے حاصل ہو اسی لئے

محرومی ہمارے لکھ دی گئی ہے سحر کی گھڑی رسول اکرم کی دعا کی رو سے مسعود و عمدہ گھڑی ہے۔ مگر دوائے محرومی کہ کئی مسلم آرام کے لحوں کے دوراں ٹھاٹھ سے ٹی وی، وی سی آر، ٹھنھوں اور ردی کاموں کے لئے ٹوہو کر اور سحر کی کارآمد گھڑی کو محو آرام سوئے رہ کر اعمال سحر سے کوسوں دور ہوئے اور دعائے سحر گاہی سے محروم ہو گئے۔

کارواں کے ہمراہ سالار کی رہروی

اک ہمد رسول^(۲۴۱) کا کلام ہے کہ:

”رسول کا معمول رہا کہ رہروی کے دوراں ہمراہوں سے دہما دہے رہے کم حوصلوں کی سواری کو دوڑ کے لئے آمادہ کر کے، اور کم دم و کم حوصلہ آدمی کو ہمراہ رکھ کر سدالاعلم کے لئے دعا گورے (رواہ الحاکم)۔“^(۲۴۲)

رسول اکرم اس عالم کے حاکموں رؤسا و ملوک اور سرداروں کی طرح انگ ہی دھوم دھام سے دور رہے وہ کسر دلی کے حامل رہے گداؤں کے ہمراہ رہے اور گھل مل کر رہے۔ کئی کئی گھڑی اس طرح ہوا کہ دور کا کوئی آمدہ آدمی رسول اللہ سے لاعلم رہا کہ گروہ کے کس آدمی کو رسول کہوں۔ اسی طرح کارواں کے ہمراہ معمول رہا کہ ہمراہی اللہ کے رسول سے آگے آگے اور وہ ہر ہمراہی سے ورے ورے۔ اسلئے کہ کسر دلی کے علاوہ علو سے دل سے مظہر رہے اور ہمراہیوں کی مدد ہو۔ اور ہر اک کے ساماں کی رکھوالی ہو رسول اکرم کی سعی رہی کہ سوار طرار ہو اور دوڑے اگر کسی کی سواری کاہل ہو، اور سواری سے محروم آدمی کو سوار کرا اسکے لئے دعاء کے عادی رہے۔ اس طرح کا عمل ہر سالار اور ہر عملدار کے لئے اہم ہے کہ وہ معرکہ کے دوراں ہمراہیوں کا راعی اور رکھوالا ہو اور ہمراہیوں کے دکھ درد سے آگاہی حاصل کرے کہ ہر اک کی عمدہ طور سے مدد کر سکے۔

سردار وہ ہے کہ دوسروں کے کام آئے

سعد کے لڑکے بہل سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

”رہروی کے دوراں سردار وہ ہے کہ لوگوں کے کام آئے۔ اسلئے ہر وہ آدمی کہ لوگوں کے کام آ کر آگے رہے اس سے وہ کسی عمل سے آگے ہوں محال ہے الا آں کہ کوئی معرکہ کے دوراں عدو کے وار سے مرے سوا طرح کی مرگ ہر حال اک لا محمد وداوئی اور عالی سطح کی ہے۔“ (۲۳۳)

اس سے مراد ہے کہ سرداری وہ عہدہ ہے کہ دوسروں کے لئے کار آمد ہو۔ اور اسکے علی العکس وہ سردار کہ دوسروں سے کام لے اور لوگوں کو اردلی گماں کرے دل سے اسکا گماں ہو کہ وہ اوروں سے اعلیٰ ہے اور اسکے علاوہ ہر آدمی کمی ہے۔ سوا طرح کا آدمی سرداری کا اہل ہو، محال ہے سارے لوگوں سے سوا کوئی آدمی دوسروں کے کام آئے وہی اصل سردار ہے گو وہ معمولی آدمی ہو اور اسکی ساکھ لوگوں کے آگے کا عدم ہوا اسلئے کہا کہ:

ہر وہ آدمی کہ لوگوں کے کام آئے گا وہ ساروں سے آگے رہے گا سوائے اس آدمی کے کہ لڑائی کے دوراں مرگ کو گلے لگائے سو وہ آدمی ہر اک سے اولیٰ ہے اور آگے ہوگا۔

لوگوں کی رکھوالی

مکرم سہل، (۲۳۳) والد سے راوی ہے کہ کہا:

”ہم اک لڑائی کے لئے رسول اکرمؐ کے ہمراہ حصہ دار ہوئے لوگ حد سے سوا محل لے کر ٹھہر گئے اور راہ مسدود کر دی رسول اللہ اک آدمی کے مرسل ہوئے اسکے واسطے سے لوگ کہلوائے گئے کہ:“

”ہر وہ آدمی کہ کسی محل کو سوا لے اور اس طرح راہ مسدود کر دے وہ معرکہ آرائی کے صلہ سے محروم رہے گا۔“ (۲۳۵)

مراد ہے کہ دوسرے محروم ہوں اور وہ کسی محل اور مکاں کے حصول سے دھرے کے دھرے رہ کر سرگرداں ہوں، اور آمد کی راہ محدود ہو اس طرح کا عمل مسلم کے حال سے ٹکرا رہا ہے مسلم کا عمل اس طرح ہو کہ اس سے سو اور دوسروں کا کام ہو اور وہ دکھ سے دور مائموں ہوں۔ اس لئے کہ اصل اور کامل مسلم وہ ہے کہ اسکے سوء عمل سے دوسرے مسلم دور ہوں، اسی لئے اس طرح کے ردی عمل والے کو معرکہ آرائی کے عمدہ اور اعلیٰ صلہ سے محروم کہا۔

لڑائی کے لئے راہ روی سے معمولی سی کاہلی

رسول اکرمؐ کے ولد عم (۲۳۶) سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالمؐ معرکہ آراؤں کے اک ٹولے کے ہمراہ ولدِ رواحہ کے مرسل ہوئے۔ سردارِ اسخار (۲۳۷) کی سحر کو رہروی کا حکم ہوا) سحر کو ولدِ رواحہ کے ہمراہی رواں ہوئے معرکہ گاہ کی راہ لی۔ اور ولدِ رواحہ کی رائے ہوئی کہ رسول اللہ کے ہمراہ سردارِ اسخار کی عمومی صلاہ ادا کر کے ہمراہوں سے آٹلوں گا۔ رسول اکرمؐ صلاہ ادا کر کے اس سے ہمکلام ہوئے کہا کہ:

کس لئے ہمراہوں سے سحر کو رک گئے؟

کہا کہ:

مرا ارادہ ہوا کہ اللہ کے رسولؐ کے ہمراہ صلوہ ادا کر کے راہ لوں اور اس گروہ سے ملوں۔ کہا:

”اگر اس عالم کا سارا مال اللہ کی راہ دے دو مگر اس گروہ کے سحر ہی سحر کی راہروی کے صلہ سے محروم رہو گے۔“ (۲۳۸)

اس ہمد مکرّم (۲۳۹) کا ارادہ اک عمدہ ارادہ رہا اک مسعود کام کے لئے رکا رہا اسے گماں ہوا کہ اسکا علم اللہ کو ہی ہے کہ اس گھڑی کے سوا اور کوئی عمل اللہ کے رسولؐ کے ہمراہ کر سکوں گا کہ کل کو محروم رہوں گا؟ اسلئے اس لمحے کو کارآمد کر لوں۔ گو وہ مرام کہ اس کے لئے رسول اللہ کا حکم ہوا ہے اہم ہے مگر وہ مرام اس طرح حاصل کر لوں گا کہ ہوا کی طرح اک طرار سواری کر لوں گا اور معرکہ گاہ سے ادھر ہی ادھر ہمراہوں سے مل لوں گا۔

مگر در ہر حال سرسری کا بلی صادر ہوئی اور ہمراہی عملاً اول ہی اول گھروں سے راہ لے کر رواں ہو گئے اس لئے وہ صلہ کہ اس گروہ کو حاصل ہوا، وہ اس سے سوا ہو گا کہ گھر رہ کر رسول اللہ کے ہمراہ اداء صلاہ سے حاصل ہو۔

اس لئے رسول اللہ کے کلام سے مصرح ہوا کہ وہ اک عالی صلہ ہے کہ اس سا عالی صلہ اس عالم کے سارے ساماں کو اللہ کے راہ کے لئے اعطاء اور ادائے گی سے حاصل ہو محال ہے گو کوئی لاکھ سعی کرے مگر معرکہ آرائی کا عمل ہی اور ہے۔

اعداء سے ٹکراؤ کی طمع

اک ہمد مکرّم (۲۵۰) سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کا کلام ہوا کہا کہ:

”لوگو! عدو سے ٹکراؤ کی طمع اور ارماں سے دور رہو اللہ سے سکھ کا سوال کرو! سوا اگر عدو سے ٹکرا کر رہی رہے سوا اس لمحہ ڈٹ کر رہو اور مصمم گماں رکھو کہ دارالملک (کا حصول) مصما موں کی سائے کے دروں ہے۔“

اور کہا کہ:

”اے (وہ) اللہ! کہ کلام الہی کے مرسل ہو، گھٹاؤں کو اڑا رہے ہو، اور گروہ گمراہاں کو ہرا رہے ہو، اس گروہ گمراہاں کو ہرا کر رام کر دے، اور اسکے علی العکس ہماری مدد کر دے“ (۲۵۱)۔

عدو سے ٹکراؤ کی طمع سے سطحی طور سے علو اور اللہ سے ہٹ کر دلی سہارے اور اسلحہ کی دھوم دھام معلوم ہو رہی ہے اسی طرح اس سے لامحالہ گھٹائے کا کھٹکا ہے اسلئے اسکی طمع سے دور رہو اور اللہ سے دعا کرو کہ اعداء کے مکارہ سے دور رکھے، مگر اگر لامحالہ ٹکراؤ ہی ہو سو اس گھڑی دور رہو اس سے، کہ دکھڑوں کو روؤ دھوؤ۔ ہر دکھ کے آگے ڈٹ کر رہو، اور ہر الم سہہ لو اور مصمم گماں رکھو کہ لڑائی کی مرگ دار السلام دلائے گی۔ اس کلام کو مکمل کر کے رسول اللہ اللہ سے اعداء کی ہار اور اہل اسلام کی کامگاری کے لئے دعا گو ہوئے۔

لڑائی کے دوراں سہم سہم کر گام اٹھائے

مکرم عصام (۲۵۲) راوی ہے کہ رسول اللہ سہم کو معرکہ آراؤں کے اک گروہ کے ہمراہ رواں کر کے ہمکلام ہوئے کہا:

”اس گھڑی کہ اللہ کا کوئی گھر دکھائی دے کہ صدائے صلاہ (۲۵۳) ”حی علی الصلوٰۃ“ (والی) مسوع ہو سولوگوں کی مار سے دور رہو۔“ (۲۵۴)

مراد ہے کہ اگر کسی گاؤں اور ملک سے کوئی اسلامی علامہ دکھائی دے گو کہ وہ علامہ عملی ہو کہ کلامی، سو لڑائی سے دور رہو الا آں کہ گہری ٹوہ لگا دو اہل اسلام اور گمراہوں کی علاحدگی کا۔ ٹوہ سے ہٹ کر مار دھاڑ مکر وہ ہے اسلئے کہ اسکا امکان ہے کہ کوئی مسلم کسی مسلم کو مار ڈالے اس لئے ٹوہ کی راہ احوط راہ ہے۔

اہل الحاد کو مصمام الہی (۲۵۵) کا مراسلہ

والد وائل رحمہ اللہ کا کلام ہے کہ اہل اسلام کے سالار ”اللہ کی مصمام“ اہل کسری (۲۵۶) کو اک مراسلہ کے لکھاری ہوئے لکھا:

(۲۵۱) مسلم والنسن الاربعہ (۲۵۲) عصام مرتبی (۲۵۳) اذان (۲۵۴) ابوداؤد، ترمذی (۲۵۵) خالد بن ولید سیف

اللہ (۲۵۶) ایرانی

”اللہ کے اسم سے کہ عام رحم کامل رحم والا ہے۔“

مراسلہ محررہ مصمام النہی کے ہاں سے سوئے مہراں اور دیگر رؤسائے اہل کسری ہے۔
سلام ہوا سکو کہ راہ ہدی کا راہ رو ہوا۔

حمد و صلوات ادا کر کے (لکھ رہا ہوں) کہ ہم، لوگوں کو سوئے اسلام مدعو کر کے داعی ہوئے
اے لوگو! اگر اسلام سے روگرداں رہو گے سو مٹھی سے محصول اہل اسلام کو رسوائی سے دو گے
اگر اسی طرح اس سے مکر گئے سو اس گھڑی معلوم کر لو! کہ مرے ہمراہ وہ دلاور گروہ ہے کہ
اسے اللہ کی راہ کی مرگ لاڈلی ہے اسی طرح کہ اہل کسری کو مئے^(۲۵۷) لاڈلی ہے، سلام
ہوا سکو کہ راہ ہدی کا راہ رو ہوا^(۲۵۸)۔

مکرم مصمام النہی کا محررہ مراسلہ اہل کسری کے امراء، ملوک اور حکام کو ہے اور حکم اسلام
کی رو سے اولاً سوئے اسلام داعی ہوئے اسلئے کہ اسلام صلح کا داعی ہے، اور کسی عامل اور محرک
سے ہٹ کر اسکی رو سے لڑائی مکروہ ہے مگر ملحدوں کو روا ہے کہ وہ محصول دے کر معصوم الدم ہوں
اگر وہ کسی علو اور حسد سے اسلام سے روگرداں ہوں۔ اور محصول کی ادائے گی مٹھی سے
ہوگی۔ کسی اور کو واسطہ کر کے محصول کی ادائے گی مردود ہوگی اسلئے کہ ملحدوں کو رسوائی کا احساس
ہو اور اسلام سے محرومی اور دوری سے حاصل کردہ گراوٹ محسوس کر کے دکھ ہو۔ اسلام کا احساں
ہے کہ لوٹ مار اور مملوکی سے دور رکھ کر ملحدوں کو معمولی مال کے صلے گھروں کی ملک علی حالہ دے
دی گئی۔ مگر لڑائی ہوگی اگر وہ اسی طرح اسکو رد کر کے معرکہ کے لئے مصر ہوں۔

ہمد مکرم سالار اسلام کا کلام اہل الحاد کو مصرح کر رہا ہے کہ آگاہ رہو کہ مرے ہمراہ اہل
اسلام کا وہ گروہ ہے کہ دل سے مصمم اسلام لا کر اللہ کی راہ کے لئے سارا مال مع سر دھڑ کے وار
رہا ہے اور مرگ اسے اسی طرح لاڈلی ہے کہ کسری والوں کو ماء مئے ہے گو کہ ماء مئے سرسری طور
کڑوا ہے مگر اسکا مال حسی اور مادی گھڑی دو گھڑی کا سرور اور سکر ہے۔ اسلئے اہل الحاد کو وہ کڑوا
اور سڑا ہوا ماء مئے لاڈلا ہے۔

اسی طرح گھائل ہو کر مرگ سطحی طور آدمی کو مکروہ لگ رہی ہے مگر اہل اسلام کے دل اسکی وداد اور دلدادگی سے مملو ہوئے اک اک رگ اور رواں رواں اسکا دلدادہ ہے اسلئے کہ اہل اسلام کو علم ہے کہ اس سے دائمی حسی اور روحی اکرام حاصل ہوں گے

کسر عہد

ہمد مکرّم عمرو^(۲۵۹) (اللہ اس سے سرور ہوا) راوی ہے کہا کہ:

رسول اللہ سے مسوع ہوا کہ: ”ہر وہ آدمی کہ کسی کو سر دھڑکی اماں دے کر اسے مار ڈالے سو اسے معاد کو دھوکے کا علم ملے گا۔“ (۲۶۰)

مراد ہے کہ اس طرح کا آدمی معاد کو غلی رءوس العوام رسوا ہوگا اور اسکی رسوائی اس علم سے ہوگی کہ اسے ملے گا اور اس مکر کا وہ صلہ اور الم کہ اسے ملے گا اسکے سوا ہوگا۔

معاہدہ کی رکھوالی

اک اللہ والے ولد عامر^(۲۶۱) رحمہ اللہ راوی ہوئے کہ اہل اسلام کے والی سادس^(۲۶۲) کا اہل روم سے اک طے کردہ عرصہ کے لئے معاہدہ ہوا۔ مکرّم والی سادس معاہدہ کے ادھورے عرصہ کے دوران اہل روم کے ملک کو راہ رو ہوئے اس رائے سے، کہ ادھر معاہدہ کا عرصہ مکمل ہوگا اور ادھر وہ اک دم حملہ آور ہوں گے اسی دوران گھوڑے کے سوار اک آدمی دوڑے دوڑے آئے اور کہا:

اللہ ساروں سے اعلیٰ ہے۔ عہد کامل کرو اور مکرو دھوکہ سے دور رہو! لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ ہمد رسول مکرّم عمرو^(۲۶۳) ہے، والی سادس کا دلائل کی رو سے سوال ہوا کہ کس لئے؟ کہا کہ: رسول اللہ سے مسوع ہوا ہے کہ کہا کہ:

”وہ آدمی کہ اسکا کسی گروہ سے معاہدہ ہوا اسکے لئے اہم ہے کہ عرصہ موعودہ کے دوران کسر عہد سے دور رہے در حال دیگر دوسرے گروہ کو کھلم کھلا کہہ دے کہ عہد کا عدم ہوا۔“

(۲۵۹) عمرو بن الحمق (۲۶۰) بخاری شرح السنہ۔ (۲۶۱) سلیم بن عامر (۲۶۲) حضرت معادیہ (۲۶۳) عمرو بن عبسہ

راوی کا کلام ہے کہ اس کلام رسول کو مسموع کر کے مکرم والی سادس لوگوں کے ہمراہ لوٹ گئے۔ (۲۶۳)

والی سادس اموی ہمد کا ارادہ ہوا کہ اہل روم کے ملک کی سرحد آ کر عسکر اسلام ٹھہرے اور اس گھڑی کہ عرصہ معاہدہ مکمل ہو معاہدہ آ رہوں، مگر معاہدہ کے عرصہ کے دوران راہ روی لڑائی ہی کی طرح کسر عہد ہے اسلئے اسی کی طرح روک دی گئی۔ اور اسی لئے کلام رسول معلوم کر کے والی سادس اور اہل اسلام کے مکرم ماموں مع ہمراہوں کے لوٹ گئے۔ اور حکم رسول کے آگے سر رکھ گئے۔

آگاہی ہو کہ معاہدہ کے طے کردہ عرصہ کے دوران لڑائی حرام ہے مگر اگر دوسرا گروہ عہد کو ٹکڑے کر کے لڑائی کو آمادہ ہو سو اس حال اہل اسلام کے لئے لڑائی کلی طور روا ہے اور اگر اہل اسلام معاہدہ کے عرصہ کے دوران کسی محرک و عامل سے لڑائی کو آمادہ ہوں سو اہل الحاد کو کسر عہد اور لڑائی کی اطلاع دے کر حملہ آور ہوں کہ اہل الحاد کا گروہ مطلع ہو کر کامل طرح سے لڑائی کے لئے آمادہ ہو سکے۔

اطلاع رساں ہر کارہ (۲۶۵)

اک ہمد مکرم (۲۶۶) کا کلام ہے کہ ہم کو اہل مکہ رسول اللہ کے ہاں مرسل ہوئے اس گھڑی کہ اللہ کے رسول سے ملا مرادل اسلام کے لئے موم ہوا کہا: اے اللہ کے رسول! مرا ارادہ ہوا کہ مکہ کی رہروی کا ارادہ کالعدم کر کے ادھر ہی رہوں۔ کہا کہ:

”کسر عہد سے دور ہوں اور اسی طرح اس سے کہ اطلاع رساں ہر کارہ روک دوں۔ ہاں! اس طرح کرو کہ اہل مکہ کے ہاں لوٹو! اگر وہاں اسی طرح دل کا ولولہ مسلسل رہے سو ہمارے ہاں لوٹ کر آؤ۔ راوی کا کلام ہے کہ وہ مکہ کو لوٹا اور وہاں سے اک اور رہروی کر کے رسول اللہ کے ہاں آ کر مسلم ہوا۔ (۲۶۷)

ہمد مکرّم اہل مکہ کے اطلاع رساں کے طور حرم رسول آئے اسلئے اللہ کے رسول کو مکروہ لگا کہ اسے روک دے اور اس طرح اہل مکہ رسول اللہ کے مراسلہ سے محروم ہوں گو کہ وہ دلی سرور سے رک رہا ہو اس لئے کہ کلام رساں اس مرام کے لئے کہ اسکی آمد ہوئی وہ مرام مکمل ہو۔ اور ہر دو گروہ اک دوسرے سے مراسلہ کے واسطے سے اک دوسرے کی رائے سے آگاہ ہوں اور اصلاح کا سلسلہ رواں دواں رہے۔

اور ولد مسعود کے کلام سے معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ کلام رساں کی مرگ سے رک گئے اس گھڑی کہ اک طبع کار^(۲۶۸) مدعی ہوا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

اور اسکے ہاں سے دو ہر کارے آئے اور رسول اللہ کے رودر رواں طبع کار اور مدلس کو رسول کہا اور کہا کہ: ہم گواہ ہوئے کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ حال آں کہ اللہ کے اصلی رسول سے مکر کر اور اک طبع کار کو رسول کہہ کر اس کلمہ ردہ سے وہ مرگ کے اہل ہوئے مگر رسول اللہ اسی لئے رک گئے کہ وہ اطلاع رساں کے طور آئے^(۲۶۹) اسی لئے اک ہمد مکرّم^(۲۷۰) کا کلام ہوا کہ: اسی گھڑی سے معمول ہوا کہ اطلاع رساں کو اماں حاصل ہوگی۔^(۲۷۱)

گو کہ کلام رساں کا صلہ مرگ ہو مگر اسکی مرگ سے دو گروہوں کا سلسلہ کلام ٹوٹے گا حالاں کہ وہ ہر دو گروہوں کے لئے اک کڑی اور واسطہ ہے اسے عائد ہے کہ وہ اک گروہ کا کلام دوسرے گروہ کو لائے۔ اور کوئی اک گروہ کے کلام سے دوسرے گروہ کو محروم کرے اس طرح کا عمل مکر اور دھوکہ ہے اور رسول اللہ کو مکروہ لگا کہ وہ دھوکہ دہی کا واسطہ ہوں۔

صلح

صلح سے مراد ہے کہ کوئی گروہ دوسرے سے لڑائی سے دور رہے۔ مسیٰ اور مدلول کی رو سے صلح لڑائی ہی کا اک حصہ ہے گو کہ سرسری طور لڑائی کے الٹ ہے۔ امام کے لئے روا ہے کہ وہ مال کی وصولی سے ہٹ کر صلح کرے کہ مال کے صلے صلح کرے۔ عام السادس کو رسول اکرم کا

اہل مکہ سے صلح ہوا کہ دس سال کے لئے ہر دو گروہ اک دوسرے سے لڑائی سے دور ہوں گے مگر ادھر اس صلح کے سہ سال مکمل ہوئے ادھر اہل مکہ کے ہاں سے عہد ٹوٹ کر رہا اور وہ دوسرے ہم معاہدہ گروہوں سے ملکر اہل اسلام کے ہم معاہدہ گروہ سے معرکہ آراء ہوئے۔

رسول اللہ کا اہل مکہ سے معاہدہ صلح (۲۷۲)

ہمد مکرّم مسور (۲۷۳) اور حکم کے لڑکے مرواں سے مروی ہے کہ صلح والے سال (مکہ سے ادھر ہی اک گاؤں (۲۷۲) ہے مکہ سے اسکی دوری اک کم دس کوس ہے اسکا معدودے حصہ حرم سے ہے اور معدودے حصہ حرم مکہ سے ادھر جل کا حصہ ہے وہاں صلح کا معاہدہ ہوا) رسول اللہ مع صد ہا ہمد موں کے رواں ہوئے اس گھڑی کہ ماہ علی (۲۷۴) آئے سواری کے کوہاں کو معمولی سے گھاؤنگا کر اسکے گلے کو پار ڈالا۔ (اس طرح کا عمل دال ہے کہ وہ سواری اللہ کے لئے حلال ہوگی اس لئے ہر آدمی دور رہے کہ اسے دکھ دے) وہاں سے عمرہ کا احرام کس کر اوڑھا اور مکہ کی راہ لی۔ اس لمحہ اس گھاٹی کہ وہاں سے مکہ مکرمہ کی راہ ہے آئے سواری (۲۷۵) رک گئی اور مٹی سے لگ کر ادھر ہی ٹک گئی۔ لوگوں کا کلام ہوا: حل حل! (اس کلمہ سے مراد ہے کہ سواری گھڑی ہو کر رواں ہو) مگر وہ رکی رہی۔ لوگ ہمکلام ہوئے کہ کس لئے سواری رک گئی؟ سواری اڑ گئی سواری اڑ گئی۔ لوگوں کا گماں ہوا کہ سواری مسلسل رواں رہ کر حوصلہ ہار گئی اور امکان ہے کہ وہ اسی طرح عادی ہو۔ رسول اللہ لوگوں کی رائے کو رد کر کے ہمکلام ہوئے کہا:

”اسکی رکاوٹ اس اللہ کے حکم سے ہے کہ اسی کے حکم سے وہ عسا کر مع مہاڈول والی (۲۷۶)

سواری کے رکے رہے (کہ مکہ مکرمہ حملہ کے ارادہ سے آئے اور اس عسکر کا ارادہ ہوا کہ اللہ کے گھر کو ڈھا دے اس عسکر کو اسلئے روکا کہ اللہ کے گھر کی لڑائی سے رکھوالی ہو) اور کہا کہ:

”وہ اللہ کہ مری روح اسکی ملک ہے، گواہ ہے کہ اہل مکہ ہر اس طرح کے معاہدہ سے کہ اس سے اللہ کے مطہر مکاں کا اکرام ہوا اگر ہم سے سائل ہوں، اسے ہاں کر دوں گا۔“

اس کلام کو کہہ کر سواری کو گھر کی دی۔ وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ رسول اللہ مکہ والوں کی راہ سے ہٹ گئے اور دوسری راہ لگ گئے۔ راہ کے دوران اک گھائی کو سواری کو آ کر رک گئی۔ لوگ اس گھائی سے حصول ماء کے لئے لگ گئے مگر وہ ماء کم ہوا اور لوگوں کے گلے سوکھے رہ گئے۔ رسول اللہ کو اسکی اطلاع دی گئی۔ اللہ کے رسول اک سہم ہمدموں کو دے کر ہمسکلام ہوئے کہ:

اسے گڑھے کے وسط ڈال دو!

(راوی کا کلام ہے) کہ واللہ وہ گڑھا ماء سے مملو ہوا اور سارے لوگوں کو ملا۔ اسی دوران اک سردار^(۲۷۷) مع گروہ کے آئے اسی طرح سعد کے لڑکے عمرو آئے معا و لد عمرو^(۲۷۸) آ گئے سورسول اکرم کا علی کریم اللہ کو حکم ہوا:

اے علی! لکھو کہ (مسطورہ) معاہدہ صلح وہ ہے اس سے اللہ کے رسول محمد مصباح ہوئے۔ اہل مکہ کا سردار ولد عمرو ہم کلام ہوا: اگر ہم کو مسلم ہو کہ اللہ کے رسول ہو، سو ہم کس لئے اللہ کے گھر کے عمرہ سے حائل ہوں اور معرکہ آراء ہوں اس لئے والد کے اسم کے ہمراہ محمد ہی لکھو! رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

واللہ! اللہ کا رسول ہوں گو کہ مکر کر دو گرداں ہو۔ اے علی! محمد مع اسم والد ہی لکھ دو (دوسرے راوی کے کلام سے معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ کا علی کو حکم ہوا کہ رسول اللہ کا کلمہ مثلاً و مکر وہ اسکی محو سے اکراما ٹھٹکے اسلئے اللہ کے رسول ہی اس کلمہ کو مٹا گئے) اہل مکہ کے سردار کا کلام ہوا: اسی طرح، لکھو کہ: ہمارا کوئی آدمی ادھر (اہل اسلام کے ہاں) آئے گا گو وہ مسلم ہوا سے لوٹاؤ گے اور اہل اسلام کا کوئی آدمی ہمارے ہاں مکہ آئے گا وہ ادھر ہمارے ہاں ہی ٹھہرا رہے گا۔

اس گھڑی کہ معاہدہ کی لکھائی مکمل ہوئی، رسول اللہ کا ہمدموں کو حکم ہوا:

اٹھو! اور ہدی کاٹ کر حلال کر دو اور موئے سر کاٹ ڈالو۔

ادھر رسول اکرم کے ہاں معدودے مسلم ماداموں کی مکہ مکرمہ سے آمد ہوئی ادھر وحی آئی اور اس وحی سے مسلم ماداموں کی گمراہوں کو حوالگی سے روک لگا دی گئی ہاں حکم ہوا کہ اگر مہر کی ادائے گی کر دی گئی ہو سو وہ وصول کردہ مہر لوٹا دو۔

رسول اللہ مکہ لوٹ گئے اسی دوران مکہ سے اک (مسلم^(۲۷۹)) دوڑ کر حرم رسول آئے اہل مکہ کے ہاں سے دو آدمی آئے اور اس مسلم کے حصول کے لئے سرگرداں ہوئے معاہدہ کی رو سے وہ مسلم حوالہ ہو گئے وہ دو آدمی اس مسلم کو لے کر سوئے مکہ رواں ہو گئے راہ کے دوران ماء علی^(۲۸۰) آ کر ٹھہر گئے اور اکل و طعام کے لئے لگ گئے وہ مسلم اک آدمی سے ہمکلام ہوا کہ:

اس مصمام کو دکھاؤ عمدہ لگ رہی ہے۔ وہ آدمی سرور ہوا کہ مری مصمام کی مدح ہو رہی ہے۔ اور مصمام اٹھا کر اس کو دے دی وہ مصمام لے کر اک دم حملہ آور ہوا اور اسے مار ڈالا۔ دوسرا آدمی ہراساں ہو کر اٹھ کر دوڑا اور مار کی ڈر سے حرم رسول آ کر گھسا رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

معلوم ہو رہا ہے کہ اس آدمی کو کسی امر سے ڈر لگا ہے اسلئے وہ ڈر رہا ہے۔
وہ آدمی ہمکلام ہوا کہ:

مرے ہمراہی مار ڈالے گئے اور اسی طرح مرے لئے کھٹکا ہے کہ وہ مسلم ہم کو مار ڈالے گا۔ اسی دوران اس مسلم کی آمد ہوئی رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

حائر ہوں اس آدمی کو، کہ لڑائی کی آگ دہکائے گا۔

آہ! کوئی اسکے ہمراہ (اسکی امداد کے لئے) ہو (کہ اسے معاہدہ سے مطلع کر کے ادھر آمد سے روک دے)

اس مسلم کو اس کلام سے معلوم ہوا کہ وہ مکرر ملحدوں کے حوالے ہوگا اسلئے وہاں سے راہ لی اور ساحل کو آ گئے وہاں ہی رہ گئے۔

راوی کا کلام ہے کہ مکہ کے اک اور ہدم مکرم^(۲۸۱) کہ وہاں اسلام لا کر گھر کے وسط محصور ہوئے، رہائی حاصل کر کے اس مسلم سے آ ملے۔

اسی طرح مکہ سے ہر وہ مسلم کہ اسے رہائی ملی وہاں اس مسلم سے آ ملا۔ اس طرح اک اک کر کے وہ سارے مکہ سے آ گئے اور اس طرح لوگوں کا اک گروہ وہاں اکٹھا ہوا۔ واللہ! کہ وہ لوگ

(۲۷۹) ابو بصیر عتبہ بن اسیر (۲۸۰) ذوالخلیدہ جیسے ہر علی بھی کہا جاتا ہے (۲۸۱) ابو جندل بن سمیل

ادھر سوداگری کے لئے رواں دواں کسی کارواں کی رہروی اور مرور سے مطلع ہوئے اور ادھر حملہ کر کے اس کارواں کو لوٹ کر مار ڈالا۔ اسی طرح اس گروہ کا اک عرصہ معمول رہا مال کا رابل مکہ اس گروہ سے سہم گئے اور رسول اللہ سے اللہ اور صلہ رحمی کا واسطہ دے کر سائل ہوئے کہ اس گروہ کو وہاں ہی مدعو کر لو حالاً ہر وہ مسلم کہ ہمارے ہاں سے ادھر آئے گا ہم کو مسلم ہوگا کہ وہ ادھر ہی رہے اور ہم اس سوال سے دور ہوں گے کہ اسے ہمارے ہاں مکہ لوٹا دو۔ مال کار رسول اللہ کے ہاں سے اس مسلم اور اسکے گروہ کو اطلاع دی گئی کہ وہ اور اسکا گروہ وہاں آئے۔^(۲۸۲)

معلوم ہو کہ رسول اکرم کی سواری اسلئے اللہ کے حکم سے ٹھہر گئی کہ حرم کی مار دھاڑ سے مطہر رہے۔ لوگوں کا گماں ہوا کہ وہ اڑی کر رہی ہے۔ اسلئے کہ وہ کسی اور سطحی محرک سے لاعلم رہے۔ حالاں کہ اصل معاملہ اور ہوا کہ وہ رسول اللہ کے ہاں سے مصرح ہوا۔

وہاں رسول اکرم سے معمول سے ہٹ کر اک امر صادر ہوا کہ سوکھا ہوا گڑھا اک سہم سے ماء مطہر سے مملو ہوا۔ اس معاہدہ صلح کے معدودے امور ہمدموں کو مکروہ لگے مگر وہ امور حکم الہی سے طے ہوئے اس لئے رسول اکرم کو مسلم ہوئے اور اس لئے ہاں کر دی اور وہی امور مال کار اہل مکہ کے لئے دکھ اور رسوائی کے محرک ہوئے اور اسکی محو کے سائل ہوئے اس طرح امر الہی سے اسلام حاوی ہوا۔

معاہدہ کے محل کا معدود حصہ حدود حرم سے ہے، اور سواری اور ہدی کی کاٹ کے لئے حرم طے ہے اسلئے رسول اکرم کا حکم ہوا کہ ہدی حلال کر دو اس لئے کہ ہدی حلال ہو سو موئے سر کی کاٹ اور احرام سے رہائی روا ہوگی اسی طرح اللہ کا حکم وارد ہوا ہے (۲۸۳) اور معاہدہ مسلم ماداموں سے معرار ہوا۔ اسلئے رسول اکرم مسلمانوں کے اعادہ کے حکم سے رکے رہے۔ دوسرے اسلئے کہ کلام الہی سے روک ٹوک کر دی گئی گو معاہدہ مسلمانوں کو حاوی ہو مگر کلام الہی کا ورود معاہدہ کے اس حصہ کو کالعدم کر رہا ہے^(۲۸۴) کلام الہی کے اس ٹکڑے کے اگلے حصہ سے

(۲۸۲) بخاری (۲۸۳) ولا تحلقوا رءوسکم حتی يبلغ الہدی محلہ (البقرة) (۲۸۴) فلا تجمعون الی الکفار لاھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن و اتوھم ما انفقوا ولا جناح علیکم ان تنکھوھن اذا اتیتھن اجورھن۔ الآية۔ الممتحنہ

امام اللائمہ ^(۳۵) کی رائے مدلل ہوئی کہ وہ مائی اور مادام کہ دارالمعرکہ سے سوئے دارالاسلام اسکی آمد ہو گو وہ وہاں کسی طحہ کی گھروالی رہی ہو مگر اسکے لئے روا ہے کہ وہ سوگ ^(۳۶) سے دور رہے اور کسی مسلم سے مہر وصول کر کے اس کے گھر ہو کر رہے ^(۳۷)۔

اہل اسلام کے، طحہوں کو اعادہ کا عائد کردہ امر اس گھڑی اولاً اہل مکہ کے لئے دلی سرور کا عامل ہوا۔ اور اہل اسلام کے لئے مولم اور رسوائی کا عامل لگا مگر تالاً اہل مکہ اسی عائد کردہ امر سے روگرواں ہوئے، اور معاہدہ کے اس حصہ کو عملاً مٹا گئے کہ اہل اسلام کا کوئی آدمی مکہ سے دارالاسلام آئے ہم کو مسلم ہوگا کہ وہ وہاں ہی رہے ہم اسکی مکہ آمد کے اصرار سے دور ہوں گے۔

معاہدہ صلح کے عائد کردہ امور

اک ہدم مکرم ^(۳۸) راوی ہے کہ صلح کے دوران اہل مکہ سے سہ امور طے ہوئے۔
[۱] ہر وہ گمراہ کہ رسول اللہ کے ہاں اسلام لا کر آئے گا وہ مکہ مکرمہ کو لوٹے گا مگر وہ مسلم کہ دارالاسلام سے اہل مکہ کے ہاں آئے وہ وہاں ہی رہے گا۔
[۲] رسول اللہ اور اہل اسلام کی اگلے سال مکہ مکرمہ کو آمد ہوگی اور سہ سحر و مساء ٹھہر کر مکہ سے الوداع ہوں گے۔

[۳] صمصام ہو کہ دگر اسلحہ، وہ ڈھکا ہوا ہوگا کہ معلوم ہو کہ صلح ہوئی ہے اکمسل ^(۳۹) مع سلاسل کے آئے مگر اس معاہدہ کی رو سے اور اسکی رکھوالی کے واسطے اہل مکہ کے حوالہ ہوئے۔ ^(۴۰)

اہل اسلام کی گمراہوں کو حوالگی

اک ہدم ^(۴۱) سے مروی ہے کہ اہل مکہ کی رسول اکرم سے صلح ہوئی اور اہل مکہ کے ہاں سے عائد ہوا کہ: ہر وہ مسلم کہ ادھر مکہ آئے گا وہ ادھر ہی رہے گا۔ مگر ہمارا کوئی آدمی (اسلام لا کر) اہل اسلام کے ہاں آئے گا اسے ہم کو لا محالہ لوٹاؤ گے

(۲۸۵) امام ابوحنیفہ (۲۸۶) مدت (۲۸۷) ولا جناح علیکم ان تنکحوا من اذا التمسوہن اجورہن

(مستحبت) (۲۸۸) براہ بن عازب (۲۸۹) ابو جندل (۲۹۰) بخاری و مسلم (۲۹۱) انس

رسول اکرمؐ کے ہمد ٹھٹھک گئے اور کہا کہ: اے اللہ کے رسول! اس امر کو لکھواؤ گے؟ کہا: ”ہاں! اصل معاملہ اس طرح ہے کہ ہمارا کوئی آدمی ادھر اہل مکہ سے ملے گا وہ (اسلام کو سلام کر کے) اللہ کے کرم سے دور ہوا ہوگا اور اگر گمراہوں کا کوئی آدمی ہمارے ہاں آئے اور اس طے کردہ امر کی رو سے وہ مکہ والوں کے حوالہ ہو سوا سکے لئے اللہ رہائی کی راہ ہموار کر دے گا (رواہ مسلم)۔“

اہل علم کی رائے الگ الگ ہوئی ہے اس مسئلہ کے لئے کہ کوئی ملحد اسلام لا کر مسلموں کے ملک آئے اس مسلم کے اعادے کے لئے صلح روا ہے کہ حرام؟ اہل علم کے اک گروہ کی رائے ہے کہ روا ہے۔ اور رسول اکرمؐ کے محرمہ معاہدہ کی روئداد سے اس گروہ کی رائے مدلل ہے مگر امام الائمہ کی رائے ہے کہ کسی مسلم کا اعادہ حرام ہے اور مسطورہ روئداد کا لحد^(۲۹۲) ہو گئی ہے اور امام کی رائے اس کلام رسولؐ سے مدلل ہے کہ رسول اللہؐ کا کلام ہے کہ:

اس مسلم سے الگ ہوں کہ اہل الحاد کے ہاں رہے۔ اور امام مصر امام محمدؒ^(۲۹۳) کی رائے ہے کہ آگہی اور ادراک والا لوٹے گا مگر معصوم لڑکے اور آگہی سے محروم گاؤں دی، اہل اسلام کے ہاں رکا رہے گا۔

معاہدہ کہ لڑائی کی آگ سرد رہے گی

مکرم مسور سے مروی ہے کہ اہل مکہ کی اہل اسلام سے اس امر کے لئے صلح ہوئی کہ اس سال لڑائی کی آگ سرد رہے گی۔ لوگ اس عرصہ کے دوراں ہر طرح سے مأموں ہوں گے اور ہمارے دل معرا ہوں گے اور ڈاکے اور فتنگی^(۲۹۴) سے دور ہوں گے^(۲۹۵)۔ اہل مکہ کا رسول اللہؐ سے اس طرح کا معاہدہ دس سال کے لئے ہوا مگر ادھر سہ سال ہی ہوئے کہ ادھر اہل مکہ کے ہاں سے معاہدہ اس طرح ٹوٹا کہ وہ رسول اللہؐ کے ہم عہدوں^(۲۹۶) سے لڑے اور مسلمہ امر ہے کہ اک ہم عہد سے لڑائی دوسرے ہم عہد سے لڑائی کی طرح ہے۔ معاہدہ کے طے کردہ امور سے

(۲۹۲) منسوخ ہے (۲۹۳) امام شافعی (۲۹۴) چوری و خیانت (۲۹۵) ابوداؤد (۲۹۶) حلیفوں

اک امر اس طرح کا طے ہوا کہ سرسری معاہدہ کے علی العکس دل کی گہرائی سے معاہدہ ہے، دل کھوٹ سے عاری ہوگا۔ دھوکہ دہی اور ٹھگی سے ہر دو گروہ دور ہوں گے لوٹ مار اور ڈاکہ سے ہر اک آدمی دور ہوگا۔ اسی طرح ہر آدمی دور رہے گا کہ مصمام لٹکائے اور دروغ اوڑھے مراد ہے کہ اس دور کے دوراں ہر گروہ لڑائی سے رک رہے گا اور مزہ مائز کا اصول کارگر ہوگا۔

محصول (۲۹۷)

محصول سے مراد وہ مال ہے کہ معاہدہ طحدوں سے وصول ہو۔ علّا مہ ولد ہمام (۲۹۸) کا لکھا ہوا ہے کہ:

محصول کے لئے طے کردہ کلمہ کا مسمی اور مدلول صلہ ہے اور اسی کلمہ کا ورد اسلئے ہوا کہ اسکی ادائے گی اہل الحاد کی رسوائی اور گراؤٹ کے حال کو دال ہو۔

اور اس طرح کے محصول سے اہل الحاد کا سر اور مال معصوم ہوگا اللہ کا کلام ہے کہ اسکا حاصل ہے: ”الا آں کہ وہ (گروہ اہل الحاد) محصول دے محکوم ہو کر اور رسوائی کا احساس کر کے“ (۲۹۹)۔

محصول دو طرح کا ہے

[۱] وہ کہ دلی سرور اور صلح سے طے ہو۔ اس طرح کا محصول مسلمہ امر اور معاہدہ کی رو سے طے ہوگا اس لئے کہ یہ مال سے ہٹ کر طے کردہ محصول ہی وصول ہوگا کہ دھوکہ دہی سے دور رہے اس لئے کہ طے کردہ سے سوال کی وصولی دھوکہ ہوگی اس کا مصدر وہ صلح ہے کہ رسول اللہ کا سولی والوں (۳۰۰) سے طے ہوا کہ وہ گروہ ہر سال دس سو اور دس سو حلقے ادا کرے گا۔

[۲] وہ محصول ہے کہ امام اور حاکم اہل اسلام اہل الحاد سے معرکہ سر کرے اور اہل الحاد کا ملک لے لے وہاں حاوی ہو اور وہاں کی املاک کو طحدوں کی ملک کے طور علی حالہ رکھ کر طے کر دے۔ اس حال کی رو سے حاکم ایک معلوم مال محصول کے طور طے کرے گا گو کہ اہل الحاد کو

(۲۹۷) جزئیہ (۲۹۸) ابن ابیہام کا آدھا، (۲۹۹) حتی يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون (التوبہ)

(۳۰۰) نجران کے عیسائی

گوارا ہو کہ مکروہ لگے اور وہ اس طرح، کہ مالدار کو ہر ماہ دو اور دو درہم (آٹھ درہم اوسط حال کے آدمی کو) ماہ دو درہم اور گداؤں، اہلکاروں کو ہر ماہ اک درہم طے ہوگا۔ حاکم کے لئے اولیٰ ہے کہ وہ اک طلائی سکہ^(۳۰۱) وصول کرے۔

امام مصر امام محمد کی رائے ہے کہ ہر آدمی سے دس اور دو درہم ہو، کہ اک طلائی سکہ وصول ہوگا۔ امام مالکؒ کے ہاں مالدار سے اسی کے آدھے درہم ہوں، کہ دو اور دو طلائی سکے وصول ہوں گے اور گدا اک طلائی سکہ ہو، کہ دس درہم دے گا۔

امام احمد کی اک رائے ہے کہ حاکم کی رائے کے حوالے ہے ہر اس طرح سے کہ اسکا دل کہے طے کر دے اسلئے کہ رسول اللہؐ کا اک ہدم مکرم^(۳۰۲) کو اک طلائی سکہ کی وصولی کا حکم ہوا، مگر رسول اللہؐ کی سولی والوں سے دو سو سو اٹھارہ سوحلوں سے صلح ہوئی (کما مر)

آگ والوں سے وصولی محصول

آگ والوں سے مراد وہ گروہ ہے کہ آگ کو الہ کہے اور اسکے آگے سر نکائے۔

اک راوی^(۳۰۳) کا کلام ہے کہ وہ اک ہدم^(۳۰۴) کے ہاں لکھاری ہوا۔

اس ہدم کو عمر مکرم کا مراسلہ ملا۔ اسکے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ لکھا ہے کہ:

آگ والوں کے محرموں کو اک دوسرے سے الگ کر دو!

اور عمر مکرم آگ والوں سے محصول کی وصولی سے رکے رہے مگر اک ہدم

مکرم^(۳۰۵) گواہ ہوئے کہ رسول اللہؐ کے دور کے دوراں اک گاؤں^(۳۰۶) کے آگ والوں سے محصول وصول ہوا^(۳۰۷)

آگ والوں کے ہاں روا ہے کہ اک محرم کسی محرم مائی اور مادام کا دولہا ہو۔ لڑکا ماں کا ہو، کہ سگی ماں کی لڑکی کا ہو۔ اسی طرح والد لڑکی کا (کہ اسکی سگی لڑکی ہو) سہاگ دولہا ہو۔ حالاں کہ ادراک و آگہی والے ہر آدمی کو اس طرح کا عمل کہاں گوارا ہوگا؟ اور اسلام اسکو مکروہ

(۳۰۱) دیلمار (۳۰۲) معاذ بن جبل (۳۰۳) بجلہ (۳۰۴) جزہ بن معاویہ (۳۰۵) عبدالرحمن بن عوفؓ (۳۰۶) بجر

(بحرین کی ایک بستی) (۳۰۷) بخاری، ترمذی، ابوداؤد، نسائی

کہہ کر اس سے روک رہا ہے اس لئے عمر مکرم کا حکم ہوا کہ اس طرح کے محرموں کی علاحدگی کر دو گو آگ والوں کے ہاں حلال ہے مگر احکام اسلام کے سراسر اٹ ہے اس لئے اسکی روک ٹوک ہوگی۔ آگ والوں سے مستم طور محصول وصول ہوگا اس گروہ سے وصولی محصول کلام رسول سے مؤکد ہے اور اہل وحی کے ہر دو گروہ^(۳۰۸) سے محصول کی وصولی کلام اللہ سے مؤکد ہے۔ کلام رسول ہے کہ:

آگ والوں سے اہل وحی کا سامنا کرنا!

رہا اس گروہ سے محصول کی وصولی کا سوال کہ اللہ کے لئے حصہ داری اور ہمسری^(۳۰۹) طے کی سو معدود علمائے کی رائے ہے کہ ہر اس طرح کے آدمی سے محصول وصول ہوگا۔ اسی طرح کی رائے امام مالکؒ کی ہے۔ ہاں مکہ اور اسکے ارد گرد کے لوگوں کے لئے محرمہ حکم کا عدم ہوگا۔

امام مصر امام محمدؒ کی رائے ہے کہ محصول اہل وحی اور آگ والوں ہی سے وصول ہوگا۔ علامہ ولد حمام کا لکھا ہے کہ:

گھروالی مادام، اولاد اور ادراک و آگہی سے محروم، نے مستم طور محصول کی وصولی کا حکم دور ہوا ہے۔ اسلئے کہ امام مصر امام محمدؒ کی رائے کی رو سے محصول گمراہوں کی مار کا صلہ ہے۔ اور امام الائمہ والد حمادؒ کی رائے کے رو سے اہل اسلام کی مدد کے لئے لڑائی کا صلہ ہے۔ اور وہ سہ کے سہ لڑائی کے اہل کہاں؟۔

اس طرح اعمی لولا، معمر اور وہ کہ اسکا دھڑ معطل ہوا ہو اور لڑائی اور کمائی سے معطل ہو اور اسی طرح وہ گداگر کہ کمائی کے دم سے محروم ہو وہ وصولی محصول کے حکم سے الگ ہوں گے۔ والی دوم مکرم عمر (اللہ اس سے سرور ہو) وصولی محصول کے لئے اک ہدم^(۳۱۰) کے مرسل ہوئے سو وہ ہدم مکرم گدا اور کمائی سے محروم آدمی سے وصولی محصول سے دور رہے۔ اسی طرح عمر مکرم کو اک معمر گداگر کی گداگری کا حال معلوم ہوا، سو محصول کو لکھا کہ:

حد سے سوا معمر لوگوں سے وصولی محصول سے دور رہو، اسی طرح وہ مملوک کہ اسے اسکا مالک لکھ دے کہ مال دو اور رہائی لو، اور وہ مملوک کہ مالک اسے کہے کہ مری مرگ کی گھڑی سے رہا ہو، اور ام ولد، اور وہ سادھو (کہ عام لوگوں سے کٹ کر رہے) سے وصولی محصول کا حکم مسلمہ طور معدوم ہے۔

اک عالم ولد عمر^(۳۱۱) لکھا ہے کہ:

اس سے معلوم ہوا کہ محصول کم سے کم اک طلائی سکہ ہے، گو کوئی مالدار ہو کہ گدا۔ اس لئے کہ اللہ کے رسولؐ سے ساروں کے لئے اک ہی حکم مروی ہے۔ اور امام مصر امام محمد کی رائے اسی طرح ہے۔ اور ہمارے امام الائمہ^(۳۱۲) کی رائے ہے کہ مالدار سے دو اور دو طلائی سکے، اوسط حال والے سے دو اور گدا سے اک طلائی سکہ وصول ہوگا۔ اور اسی طرح سے والی دوم صبر رسول عمر مکرم اور والی سوم داماد رسول^(۳۱۳) اور علی کریم اللہ سے مروی ہے۔ اور امام مصر کے اک طلائی سکے والے کلام رسول کا حل اس طرح ہے کہ اک طلائی سکہ وہاں طے ہوا کہ اہل الحاد کا ملک صلحا اہل اسلام کے حوالے ہو کر اک طلائی سکہ کی ادائیگی طے ہوئی۔

اک ملک دو دھرم

رسول اللہ کے ولد عم^(۳۱۴) سے رسول اللہ کا کلام مروی ہے کہ:

”اک ہی محل دو گروہ ہوں محال ہے اور مسلم محصول کی ادائیگی سے دور ہے۔“^(۳۱۵)

اس سے رسول اللہ کی مراد ہے کہ اک ملک کے وسط دو دھرم مساوی ہو کر لاگو ہوں محال ہے اسلئے مسلم کے لئے اہم ہے کہ اہل الحاد اور گمراہوں کے ملک سے دور ہوا سلئے کہ ملحدوں کو محصول ادا کر کے وہ مسلم رسوا ہوگا گمراہ کو محصول اسلئے عائد ہے کہ وہ محصول دے کر رسوا ہو کر اہل اسلام کے ملک ٹھہر کر رہ سکے اسلئے کہ دارالاسلام کا اصل اہل مسلم ہے، اور ملحد اور اسکا دھرم اسلام اور اہل اسلام کا محکوم ہو کر رہے گا۔ اگر کوئی گمراہ اور ملحد اسلام لے آئے سوا سکے سر سے محصول بنے گا۔

(۳۱۱) قاضی امام بیضاویؒ (۳۱۲) امام ابو حنیفہؒ (۳۱۳) عثمان غنیؓ (۳۱۴) ابن عباسؓ (۳۱۵) ترمذی، ابوداؤد اور مسند احمد

محصول کی صلح

اک ہمد مکرم^(۳۱۶) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سوئے دومہ (کہ اک حصار ہے) مرسل ہوئے۔ وہ وہاں کے سردار^(۳۱۷) کو محصور کر کے اسے کس کر رسول اللہ کے ہاں لے آئے۔ رسول اللہ کے ہاں سے اس سردار کو رہائی ملی اور اس سے محصول کی ادائے گی طے کر کے صلح کر لی^(۳۱۸)۔

وہ سردار کہ سولی والوں کے گروہ سے اسکا اولاد لگاؤ رہا مصمام النبی کی سرکردگی کے دوراں اہل اسلام کا اک گروہ اس سے لڑائی کے لئے آکر آمادہ ہوا اور اسکی ماں کے لڑکے حساں کو مار ڈالا اور اسکو لے کر رسول اللہ کے ہاں آئے رسول اللہ کا کرم اور احساں ہوا کہ اسے رہائی مل گئی اور محصول کی ادائے گی کے لئے آمادہ ہوا۔ لکھا ہے کہ وہ مال کا راک عمدہ اور مصمم مسلم ہو گئے۔

دسواں^(۳۲۰)

اک ہمد مکرم راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام عالی ہے کہ کہا:
”دسواں اہل وحی کے ہر دو گروہ کو عائد ہے اہل اسلام اسکی عائدگی سے دور ہوں گے“
،، (۳۲۱)

اس سے مراد سوداگری کے مال کا دسواں حصہ ہے۔ یکنی و دیگر آمدہ وسائل کا دسواں اس سے الگ ہے۔ اک عالم^(۳۲۲) کا لکھا ہے کہ: مسلم سے یکنی اور اس طرح ہر وہ طعام کہ مٹی سے اگا ہوا ہو^(۳۲۳) اس کا دسواں ہی وصول ہوگا۔ مگر اہل وحی کے ہر دو گروہوں کو وہ دسواں عائد ہوگا کہ معاہدہ کے دوراں طے ہو در حال دیگر محصول ہی عائد ہوگا۔ امام مصر امام محمد کے ہاں دسواں حصہ مٹی سے اگے ہوئے طعام سے کالعدم ہے۔ امام الائمہ کی رائے ہے کہ ہمارے ہاں دسواں حصہ وصول ہوگا اگر ہمارے سوداگری کے اموال سے اہل الحاد کے ملک کے حکام محصول وصول کر رہے ہوں۔ اور ہمارا حاکم اس حصہ کی وصولی سے رکاوٹ ہے گا اگر وہ رکے ہوئے ہوں۔

(۳۱۶) انسؓ (۳۱۷) خالد بن ولید (۳۱۸) اکیدر (۳۱۹) ابو داؤد (۳۲۰) عشر (۳۲۱) ابو داؤد و احمدؓ (۳۲۲) امام خطابی

(۳۲۳) زمین کی پیداوار

در حال اکراہ، کسی کا مال روا ہے؟

مکرم ولد عامر^(۳۳۳) لکھا رسول اللہ سے سوال ہوا کہ:

اے اللہ کے رسول! ہم سے کئی گھڑی اس طرح ہوا کہ ہمارا (لڑائی کے دوراں) کسی گاؤں سے مرور ہوا اور گاؤں والوں کے ہم مہماں ہوئے مگر وہاں کا ہر اک آدمی روگرداں رہا اس سے کہ ہمارے کام آئے اور ہمارا اکرام کرے اور ادھر ہمارا ہر آدمی رکا رہا کہ کسی کا مال اصرار کر کے لے لے (مراد ہے کہ وہ لوگ تر گئے ہوں کہ کوئی آدمی کسی مال و طعام کا سودا ہی ہم سے کر لے، اور اس طرح کے سلوک سے ہم کو دکھ اور صدمہ ہوا۔ سو ہمارا سلوک کس طرح ہو؟

رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

”اگر وہ مکر گئے ہوں اور ادھر اسکی وصولی کے لئے نکرہ ہوئے ہو سو لے لو۔“ (۳۳۵)

اس دور کی طرح اس دور کے دوراں سرائے، اکل و طعام کے عام ہوٹل کہاں؟ اسلئے اس دور کے دوراں اکل و طعام کے حصول کا دار و مدار گاؤں والے رہے اس دور کی رسم رہی کہ رہرو اور مہماں کی رکھوالی کے گاؤں والے مسئول ہوں۔ مگر کوئی کوئی اس طور محمود سے اس طرح روگرداں رہا کہ کسی مہماں کو محل دے اور کسی رہرو کو اکل و طعام کھلائے مال کی حرص و ہوس سے اسے اک امر محال لگا اور اسی طرح ہٹ دھرمی سے دم لے کر اکل و طعام کی سودا سے مکر گئے۔ دریاں حال رہرو دکھی ہوئے اور مسائل اٹھ کھڑے ہوئے اسلئے رسول اللہ سے اس معاملہ کے حل کا سوال ہوا۔

رسول اللہ کے ہاں سے حال اکراہ کے دوراں اکل و طعام کے اکراہ و اصرار سے حصول کو روا کر کے رہروؤں کی راہ آساں ہو گئی۔

اہل علم کے اک گروہ کا کلام ہے کہ اس طرح کے لوگوں سے مراد اہل معاہدہ کی ہے۔ امام کا اہل معاہدہ سے طے ہوا کہ اہل اسلام کے کسی گروہ کا وہاں سے مرور ہو اور اسے اکل و طعام درکار ہو سو وہ مسئول ہوں گے کہ اسے آسودگی ملے اس لئے اکراہ و اصرار روا ہوا مگر

اگر اس طرح کوئی معاہدہ معدوم ہو اور مہماں آسودہ ہو سو کسی کے مال کا حصول اسکے دلی سرور اور آمادگی سے ہٹ کر حرام ہے۔

محاکمہ عمر

ہمد مکرّم عمر کے رہا کردہ مملوک اسلم سے مروی ہے کہ عمر مکرّم کے ہاں سے طے ہوا کہ: طلائی مال کے مالک مالداروں سے دو اور دو طلائی سکے وصول ہوں گے اور اس سے کم مالداروں سے اسی درجہ کا آدھا وصول ہوگا۔ اور اسی طرح عائد ہوا کہ اس محصول کے علاوہ اہل اسلام کو طعام واکل کا ساماں ملے گا اور اہل اسلام محصول والوں کے سہ سحر و مساء مہماں ہوں گے (رواہ مالک)۔

امام کے لئے روا ہے کہ اہل الحاد سے محصول طے کرے کم ہو کہ سوا۔ اسی طرح اس کے لئے روا ہے کہ اہل الحاد کے سر اہل اسلام کے لئے مہماں کے طور اکل و طعام کی ادائیگی عائد کر دے۔

مکہ اور اسکے ارد گرد کے لوگوں کے علاوہ دوسرے وہ لوگ کہ روڑوں (۳۲۶)

اور گارے کے آہلہ کے آگے سر نکا کر گمراہ ہوئے اور اس طرح لوگوں کی لساں کلام الہی کے لساں سے ہٹ کر دوسری ہو (۳۲۷) اس طرح کے لوگوں کو محصول عائد ہوگا کہ لڑائی ہی ہوگی؟ ائمہ کی رائے الگ الگ ہے۔

امام مصر امام محمد کی رائے ہے کہ اس طرح کے لوگوں سے لڑائی ہی ہوگی اسلئے کہ اللہ کا حکم ہوا کہ:

”اس گروہ سے لڑائی لڑو!“

ہاں! اہل وحی اس حکم سے علاحدہ ہوں گے اسلئے کہ اہل وحی سے وصولی محصول کے لئے اللہ کا حکم ہوا ہے (۳۲۸) اسی طرح آگ والوں کے لئے حکم رسول وارد ہوا ہے اسلئے اہل وحی اور آگ والوں کے ماسوا دوسروں سے لڑائی ہی ہوگی الا آن کہ وہ اسلام کے لئے آمادہ ہوں۔

امام الائمہ کے ہاں روا ہے کہ مٹی کے الہ والوں کو محصول عائد ہو اس لئے روا ہے کہ اس گروہ کو اساری کر کے امام محصور کر لے اسلئے وصولی محصول اسی طرح روا ہوگی۔ ہاں مکہ اور اسکے ارد گرد کے مٹی کے الہ والوں کے لئے دو ہی راہ ہوں گے۔

(۱) مسلم ہوں (۲) در حال دیگر لڑائی کے واسطے آمادہ ہوں۔

محصول کی ادائے گی کے لئے آمادگی مردود ہوگی۔ اللہ کا کلام ہے کہ اسکا حاصل ہے:

”اس گروہ سے لڑو گے الا آن کہ وہ اسلام لے آئے“ (۳۲۹)

اور مروی ہے کہ مکہ اور اسکے ارد گرد کے لوگوں (۳۳۰) کے لئے اسلام ہو گا در حال دیگر مصماں ہوگی اسی طرح مروی ہے کہ مکہ اور اسکے ارد گرد کے لوگ مملوک کی سے دور ہوں گے۔

اساری کا حکم

لڑائی کے دوراں محصور کئے گئے اساری کا حکم اور معاملہ کس طرح سے طے ہوگا؟ اس مسئلہ کے لئے امام مصر امام محمد رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ امام دو اور دو امور سے اک امر کا عامل ہوگا۔

[۱] مار ڈالے۔

[۲] مملوک کر دے۔

[۳] سر کا صلہ (مملوکوں کے لئے) ہو، کہ مال لے لے۔

[۴] احساں کر کے رہا کر دے۔

امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کے ہاں مسطورہ امور سے اول سہ امور کا عامل ہو سکے گا۔ احساں کے طور پر ہائی روک دی گئی ہے۔

امام الائمہ رحمہ اللہ کے ہاں مسطورہ امور سے اول دو امور ہی کو معمول کر سکے گا دوسرے دو امور کا عدم ہوں گے۔

اسلام کے معرکہ اولی کے دوراں رسول اللہ کے کرم سے کئی طہ احساں کے طور پر رہا ہوئے اور کئی مال کے صلے رہا ہوئے مگر اس طرح کا عمل اوائل اسلام کا ہے۔ مال کا رعلی حدگی والی

سورہ مطہرہ^(۳۳۱) وارد ہوئی کہ اسکے ورود سے کلام الہی کے سور کا مکمل طور ورود مکمل ہوا۔ اسی سورہ مطہرہ کے اک ٹکڑے کے مدلول کا ماحصل اس طرح ہے کہ:

”اس گھڑی کہ ماہ حرم کا مرد مکمل ہو سو اس گھڑی طہدوں کو مار ڈالو ہر اس محل کہ طہدوں سے ملو اور اہل الحاد کو محروس کر کے محصور کر لو۔“^(۳۳۲)

اسلئے اس سے معلوم ہوا کہ مال کے صلہ ربائی اور احساں کے طور ربائی کا عدم کردی گئی ہے۔

الم محرک عطائے کرم

اک دوسری ہمد مکرم^(۳۳۳) سے مروی ہے کہ رسول مکرم کا کلام ہے کہ:

”اللہ اس گروہ (کے لوگوں) سے مسرور ہوگا کہ وہ سلاسل کے ہمراہ دارالاسلام کو لائے گئے ہوں۔“

اور مروی ہے:

”وہ آدمی کہ سلاسل اور کڑوں سے نساہو دارالاسلام کو گھٹ گھٹ کر آئے گا۔“^(۳۳۴)

مراد ہے کہ اہل الحاد سے راہ و رسم کے واسطہ سے طہد ہو اور اہل اسلام سے لڑے اور محصور ہو کر آئے اور کڑوں اور سلاسل سے اسے کوئی مسلمان کس لے اور دارالاسلام لے آئے۔ وہاں اسے اسلام کے سرمائے سے اللہ مالاً مال کر دے اس طرح وہ مسلم ہو کر دارالاسلام کا راہی ہو، وہ آدمی اس طرح لگا کہ دارالاسلام کو سلاسل کے ہمراہ اسکی آمد ہوئی ہو اسلئے کہ دارالاسلام کے لئے اسکی مسلم ہو کر آمد دارالاسلام کے حصول کا واسطہ اور وسیلہ ہے۔

ٹوہ کے لئے آمدہ آدمی کا حکم^(۳۳۵)

اکوے کے لڑکے مکرم سلمہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول رہروی کے لئے رواں ہوئے۔ اسی دوراں طہدوں کے اک آدمی کی، ٹوہ کے لئے وہاں آمد ہوئی اور ہمدموں سے محو کلام ہوا۔ کلام کر کے معاً کھسک کر ہولے سے راہ لی۔ رسول اللہ کا حکم ہوا:

(۳۳۱) سورۃ برآءت (۳۳۲) فاذا النسلخ الاشهر الحرم فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم وخذلوہم

واحصروہم (التوبہ) (۳۳۳) ابو ہریرہؓ (۳۳۴) بخاری (۳۳۵) جاسوس

”اسکی ٹوہنگا کرا سے مار ڈالو!“

اس روئےداد کاراوی دوڑا اور اسے مار ڈالا۔ رسول اللہ کے ہاں سے اس ہلاک کئے گئے گمراہ کا سامان اس راوی (مکرم سلمہ) کو عطا ہوا^(۳۳۶)۔

اس سامان^(۳۳۷) سے مراد وہ اسلحہ اور مال ہے کہ آدمی کے ہمراہ ہو۔ علامہ ولد الھمامؒ کا لکھا ہوا ہے کہ:

مارے گئے آدمی کی سواری، اسلحہ، درابم اور ہر طرح کا سواری کا سامان اسی سے محدود ہو گا۔ وہ آدمی کہ کسی عدو کو مار دے اسے وہ مال، معرکہ سے حاصل کردہ مال کے حصے سے سوا اکرام و احسان کے طور پر ملے گا۔

صلہ کی طمع سے ہٹ کر اساری کی رہائی

مکرم مرواں اور مکرم مسور^(۳۳۸) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کے ہاں اک گروہ^(۳۳۹) کے اک ٹولے کی آمد ہوئی اور وہ مسلم ہو کر آئے۔ رسول اللہ اس ٹولے کے آگے کھڑے ہوئے (کہ اسلام و عمل صالح کے لئے اللہ کا رسول اس ٹولے کو مدعو کرے اور اسے اسے)۔ وہ ٹولہ سائل ہوا کہ اسکا مال اور اسکے اساری اسکے حوالہ ہوں رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

”دو امروں، اساری اور مال سے اک ہی امر لے سکو گے“

کہا: ہمارے لئے اساری کی رہائی اولیٰ اور اہم ہے۔

رسول اللہ کھڑے ہوئے اول اللہ کے کمال کی رو سے وہ حمد کہ اللہ اسکا اہل ہے کہی اور حمد و درود کہہ کر کہا:

”اس گروہ کے لوگ گمراہی سے مکر کر لوٹ کر ادھر آئے۔ مرا ارادہ ہے کہ اس ٹولے کے

اساری کو لوٹا دوں۔ اسلئے (اے لوگو) ہر وہ آدمی کہ اسے عمدہ لگے کہ اسکے حصہ کا کوئی محروس

و محصور) صلہ کی طمع سے ہٹ کر لوٹا دے سودہ اس طرح کر لے! اور وہ آدمی کہ اسکا ارادہ ہو

کہ وہ اس حصہ کو روکے رکھے الا آں کہ اللہ کے ہاں سے وہ مال کہ ہم کو اکرا ماکل کو ملے اور

(۳۳۶) بخاری و مسلم (۳۳۷) سلب (۳۳۸) ابن مخزمہ (۳۳۹) وفد بنو ہوازن

ہمارے ہاں سے اس مال سے اسے عطا ہو، سودہ اس طرح کر لے! سارے لوگ کہہ اٹھے: ہم دلی سرور سے اس مال کے اعادہ کے لئے (ہمہ لچ) آمادہ ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا کلام ہوا کہ:

ہم کو کس طرح معلوم؟ کہ کس کس کی آمدگی (اس کام کے لئے) ہوئی اور کس کی آمدگی معدوم رہی؟ اس لئے حالاً سارے لوگو! سردار و رؤساء سے ہم سارے احوال معلوم کر کے آگاہ ہوں گے۔ لوگ لوٹ گئے۔ رؤساء لوگوں سے ملے سرکردہ لوگ حال معلوم کر کے اللہ کے رسول کے ہاں آئے اور رسول اللہ کو اطلاع دے دی کہ ہر اک آدمی دلی سرور سے آمادہ ہے کہ اساری کو لوٹا دے۔ (۳۳۰)

مستورہ روئداد اس گروہ کی ہے کہ اہل اسلام اسکے ملک حملہ آور ہوئے اور عروسوں اور لڑکوں کو محصور کر کے اور مال لوٹ کر لے گئے۔ اصول کے رو سے سارا مال حصہ حصہ ہو کر مسلم لڑاکوؤں کو عطا ہوا۔ اس سے کہ وہ گروہ مسلم ہوا۔ وہ رسول اللہ سے سائل ہوئے کہ اسکے گھر والوں، لڑکوں اور مال کو لوٹا کر اللہ کا رسول اس گروہ کے حوالے کر دے۔

لکھا ہے کہ اساری کا عدد دس سو کم اسی سو رہا۔ وہ اہل اور مال ہر دو سے اک ہی کے اعادے کے دائرہ کار کے مالک ہوئے۔ سودہ مال کو رد کر کے اہل و اولاد کے اعادے کے لئے آمادہ ہوئے۔ اسلئے کہ اہل و اولاد مال سے سوا ہر اک آدمی کو لاڈلا ہے اور اسکے علاوہ اہل و اولاد کی مملوکی ہر اک کے لئے ساری عمر کا عار ہے۔ مال معرکہ حصے حصے ہو کر معرکہ آراؤں کو ملا اور وہ اسکے مالک ہو گئے اس لئے رسول اللہ ہمدموں سے اس کے لئے سائل ہوئے۔ دوسرے کا مال اسکے دلی سرور سے ہٹ کر کسی کو عطا کر دے حرام ہے۔ وہ مسلم آمادہ ہو گئے مگر رسول اللہ اس امر کی آگاہی کے لئے کہ ساروں کی وہی رائے ہے کہ محدود لوگوں کی، لوگوں کے سرداروں کے واسطے سے معلوم کروا کر اس کے لئے آمادہ ہوئے۔ اور معلوم ہوا کہ سارے کے سارے، مملوکوں کے اعادے کے لئے دل سے آمادہ ہو گئے اس طرح رسول اللہ کے اس دور رس عمل سے ہمدموں کو اس عمل صالح (اساری کی رہائی) کا اعلیٰ صلہ ملا اور اس ٹولے کو دلی آرام، سکھ اور آسودگی حاصل ہوئی اور ہر گروہ سرور رہا کہ اس عالم کی رو سے اور دوسرا معاد کی رو سے۔

(اساری کی مرگ)

اہل اسلام کی ماں اور رسول اللہؐ کی لاڈلی گھروالی^(۳۳۱) سے مروی ہے کہ: اس گھڑی کہ رسول اللہؐ کے حکم سے معرکہ اولیٰ کے دوران لوگ محصور ہو کر اساری ہوئے۔ سو محصوروں سے دوسرے گمراہ (۳۳۲) مار ڈالے گئے اور اک (۳۳۳) احساں کے طور پر پا ہوا (۳۳۴)۔

آگاہی رہے کہ احساں کے طور پر ہائی کا حکم کلام الہی کے اس ٹکڑے کہ: ”گمراہوں سے ہر اس محل کہ ملو وہاں ہی مار ڈالو!“ (۳۳۵) کی رو سے کالعدم ہوا ہے۔ مکرّم ولد مسعود سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کا اس لمحہ کہ گمراہوں کے اک سردار^(۳۳۶) کی مرگ کا ارادہ ہوا وہ سردار کہہ اٹھا کہ: مری اولاد کی رکھوالی کے لئے کوئی آدمی ہے؟ رسول اللہؐ کا کلام ہوا کہ: ”ہاں“، (۳۳۷)۔

اس کلام سے دو طرح کے مراد ہوں گے۔ اولاً کہ آگ سے مراد ہلاکی اور اعدام ہے مراد ہے کہ اگر آگ رکھوالی کر سکے گی سو وہ کرے گی اور معلوم ہے کہ آگ کا کام ہی اس طرح کا ہے کہ وہ ہلاک کر دے دوم اس سے مراد ہو کہ وہ آدمی اس مال کا احساں کرے کہ اس کے لئے ہے اولاد کا معاملہ ادھر ہی کے لئے رکھ دے اولاد کا رکھوالا اللہ ہے۔ وہ وہاں کا احساں کرے۔ دوسری مراد اولیٰ ہے۔

اولاد کی مرگ

اک ہمد مکرّم^(۳۳۸) سے مروی ہے کہ وہ موسوی گروہ^(۳۳۹) کے اک ٹولے کے اساری کے ہمراہ محصور ہوئے کہا کہ:

(۳۴۱) عائشہؓ (۳۴۲) عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن الحارث (۳۴۳) ابو عزہؓ (۳۴۴) شرح السنہ بغوی (۳۴۵) اقبلوا المشرکین حیث وجدتموہم (التوبہ) (۳۴۶) عقبہ بن ابی معیط (۳۴۷) ابو داؤد (۳۴۸) عطیہ القرظی (۳۴۹) یہود کا قبیلہ بنو قریظہ

ہم رسول اکرمؐ کے ہاں لائے گئے اس دوران ہمد معصوم لڑکوں اور مردوں کی علاحدگی کے لئے موئے عار^(۳۵۰) کی ٹوہ کے لئے لگ گئے۔ ہر وہ لڑکا کہ اسکے موئے عار اگے ہوئے ملے اس کو مار ڈالا اور وہ لڑکا کہ اسکے موئے عار معدوم ملے وہ مرگ سے دور رہا۔ مرے موئے عار کی ٹوہ لگائی گئی وہ معدوم ملے اسلئے کم عمر گرداں کر اساری کے ہمراہ معدوم ہوا^(۳۵۱)۔

رسول اکرمؐ کے ہاں سے ہر گھروالی اور لڑکے، لڑکی کی مرگ سے روک لگا دی گئی۔ مردوں اور لڑکوں کی علاحدگی کے لئے اک طور اس طرح ہے کہ اساری سے عمر کا سوال ہو اسی طرح دوسرا طور ہے کہ: سوال ہو کہ لڑکے ہو کہ مرد؟ مگر سر کی رکھوالی کے لئے امکاں ہے کہ محصور اصل حال کے الٹ اور عکس کلام کہہ دے اسلئے طوعاً و کرہاً موئے عار کی ٹوہ گوارا ہوئی۔ دھڑ کے کسی ڈھکے ہوئے حصہ کو کرہا روا ہے کہ حاکم کھول کر آگاہی حاصل کر لے۔

لڑائی کے دوران گول مول کلام^(۳۵۲)

مکرم ولد مالک^(۳۵۳) کا کہا ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مدام معمول رہا کہ ہر لڑائی کے لئے کھلم کھلا ارادے سے ہٹ کر گول مول^(۳۵۴) کلام کر کے اس معرکہ کے لئے آمادہ ہوئے مگر معرکہ عشرہ^(۳۵۵) کے لئے کڑی گرمی کے موسم، صحراؤں کی رہروی اور اعداء کے لامحدود نڈی دل عسکر سے گرم ٹکراؤ کا امکاں ہوا۔ اس واسطے اک کڑے معرکہ کا ارادہ ہوا۔ اسلئے کھلم کھلا اہل اسلام کو سارے احوال کہے کہ لڑائی کے لئے مکمل طور آمادہ ہوں اور مصرح طور محل معرکہ کا اسم لے کر ہمد آگاہ کئے^(۳۵۶)۔

اعداء کے ٹوہ کے لئے لگائے گئے آدمی ہر محل سرگرداں ہوں اور ہوا ہوس اور طمع کے طامع ہر سوساعی ہوں کہ دوسرے گروہ کا کوئی ملے کردہ امر اور لائحہ عمل معلوم ہو دوران حال حاکم و سالار عسا کر کے لئے لامحالہ درکار ہے کہ ہر ہر گام سہم کر اٹھائے اور ہر آہٹ سے آگاہ ہو ماحول سے کامل طرح آگاہی رکھے اسلئے کہ امکاں ہے کہ معمولی سے کابلی سے دائمی گھانا ہو اسلئے رسول اللہ لڑائی کے ارادہ سے لوگوں کو لاعلم رکھ کر دائماً اعداء کے مکر اور دھوکہ سے دور رہے۔ اس طرح

(۳۵۰) زینب بیل (۳۵۱) داری، ابو داؤد، ابن ماجہ، (۳۵۲) توریہ (۳۵۳) کعب بن مالک (۳۵۴) تبوک (۳۵۵) بخاری

کہ اگر مکہ مکرمہ کا ارادہ ہو اس لوگوں سے رسول اکرم کا کسی اور محل اور گاؤں کے لئے سوال ہوا کہ وہ کہاں ہے؟ راہ کہاں سے ہوگی؟ لوگوں کے عدد کا سوال ہوا۔ ہاں مصرح طور پر ہے، کہ کہا ہو کہ اس ملک سے لڑائی کا ارادہ ہے کہ اصل حال کے الٹ کھوٹے کلام سے دور ہوں۔ اسلئے کہ اگر اسم لئے کر کوئی کہہ دے کہ اس ملک سے لڑائی ہے اور ارادہ دوسرے محل کا ہو لا محالہ اس طرح کا کلام اصل حال کے عکس اور الٹ اور کھوٹا ہوگا اور کھوٹا کلام کلام معاصی سے ہے۔

معرکہ عسره اک کڑا معرکہ ہوا کہ راہ کھٹکوں اور دھڑکوں سے مملو، موسم گرم اور اعداء کا ٹڈی دل گر وہ معرکہ آراء ہوا اسلئے اول ہی سے اہل اسلام کو مصرح طور پر کھل کر کہا کہ: معرکہ کے لئے مکمل طور آمادہ ہو کر معرکہ گاہ کی راہ لو۔ کہ آدمی رہروی کے آلام اور دکھڑوں سے دل کھٹا کر کے معرکہ کے لئے حوصلہ ہار کر گھر کے ارادہ سے دور رہے اور اسکے علی العکس راہ کی ہر دکھ کو کھلے دل سے گوارا کر کے معرکہ گاہ رواں دواں رہے۔

لڑائی کے دوراں عروسوں (۳۵۱) کے کام

اک ہدم مکرم (۳۵۷) سے مروی ہے کہ رسول اکرم کئی معرکوں کے لئے اس ہدم کی والدہ اور گر وہ مددگاراں کی کئی عروسوں کے ہمراہ حصہ دار ہوئے اس دوراں کہ رسول اکرم معرکہ کے لئے مجھوئے عروسوں سے ہر اک مادام کا کام (اسکے سگے محارم) اعطاء ماء اور مرہم اور دوا دار و کار ہا (۳۵۸)۔

علماء اسلام کا لکھا ہے کہ ہر اک عروس اور مادام کے لئے، روا ہے کہ وہ احکام اسلام کی عاملہ ہو کر والد، لڑکے، گھر والے سہاگ اور محارم کے ہمراہ معرکہ گاہ آئے اگر معاصی و حرام کا ری کے کھٹکے سے مائموں ہو۔ اور معرکہ کے دوراں اسکے لئے وہ کام روا ہوں گے کہ اسلام کی رو سے روا ہوں۔ محارم کے علاوہ اور لوگوں کے دھڑکے مساس اور لمس سے دور رہے اسلئے کہ مرد کے لئے کسی مادام کا لمس اور اسکے لئے کسی مرد کا مساس حرام ہے الا آن کہ کسی کی مرگ کا ڈر ہو سو وہاں طوعاً و کرہاً حکم اور ہوگا۔

علماء کرام کے کلام سے مصرح طور معلوم ہو رہا ہے کہ ہر اک ہدم کی وہ گھروالی کہ معرکہ گاہ آئی وہ اسی ہدم کہ اسکا دولہا رہا اور محارم ہی کے کام آئی۔

گھانٹوں کی مرہم اور دوا دارو

اک ہدم مکرمہ ^(۳۵۹) سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ اک کم آٹھ معارک کے دوراں حصہ دار ہوئی اور اسکا کام لڑاکوؤں کے مال و سامان کی رکھوالی اور معرکہ آراؤں سے گھانٹ لوگوں کی مرہم اور دوا دارو اور روگی ^(۳۶۰) کا دوا دار رہا۔ اور معرکہ آراؤں کو روٹی کھلائی ^(۳۶۱)۔

اس کلام سے ادھر لکھے گئے سطور سے مصرح ہوا ہے کہ ہر مسلمہ کے لئے روا ہے کہ وہ محرموں کا دوا کرے، مرہم لگائے دوائی دے مگر دوسرے مردوں کے کام آئے اور کسی آدمی سے مساس اور لمس ہو حرام ہے۔ اک کلام رسول اس طرح وارد ہوا ہے کہ:

آدمی کا رخص سے مکدر اور گوتے اٹے ہوئے سور سے لمس ^(۳۶۲) معمولی امر ہے اس سے کہ اس کے دھڑ کا اس مادام سے لمس اور مساس ہو کہ وہ اسکے لئے حرام ہو۔ ہاں کسی مکروہ عمل کے دھڑ کے سے دور ہو اور مع محرم کے ہو دوراں حال وہ معرکہ آرائی کے دوراں سامان کی رکھوالی اور اس طرح کے اور وہ کام کہ لوگوں سے دور رہ کر کرے کر سکے گی۔

لڑکوں اور عروسوں کی مرگ کا حکم

مکرم عمر کے لڑکے ^(۳۶۳) سے مروی ہے کہ:

رسول اللہ کے ہاں سے عروسوں اور لڑکوں کی مرگ سے روک لگادی گئی ہے ^(۳۶۴)۔

رسول اللہ کو اک لڑائی کے دوراں اک طحہ مری ہوئی ملی اس لئے اس طرح کا حکم ہوا مگر حکم مسطور اس مادام اور لڑکے کے لئے ہے کہ وہ لڑائی سے دور رہے اگر وہ عسا کر سے ملکر لڑ رہے ہوں۔ اسی طرح اگر کوئی طحہ اور کوئی لڑکا اہل الحاد کا حاکم اور سالار عسا کر ہو سو روا ہے کہ کوئی اسے مار ڈالے گو وہ لڑائی سے ہٹ کر رہے۔

(۳۵۹) ام علیہ (۳۶۰) علیل اور بیمار (۳۶۱) مسلم (۳۶۲) یعنی گندگی سے آلودہ خنزیر چھوٹا (۳۶۳) عبد اللہ بن

عمر (۳۶۴) بخاری، مسلم

عروسوں اور لڑکوں کا معاملہ

اک ہدم^(۳۶۵) سے مروی ہے کہ رسول اللہ سے اہل الحاد کے اس گروہ کے معاملہ کا سوال ہوا کہ اہل اسلام کا گروہ وہاں مساء اور سحر کے دوران (کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں) حملہ آور ہو کر اس گروہ کے گھروالوں اور معصوم لڑکوں کو مار ڈالے؟ کہا کہ:

”وہ اسی گروہ سے محدود ہوں گے۔“

اک اور کلام اس طرح مروی ہے کہ: وہ ماں اور والد کے ہمراہ ہوں گے^(۳۶۶)۔

مراد ہے کہ اعداء کے ملک مساء اور سحر کے دوران حملہ ہو اور گھٹا کے دوران گھروالی اور معصوم لڑکا مرے۔ سو ہر دو کا معاملہ کس طرح ہوگا؟ رسول اللہ کے ہاں سے اس سوال کا حل اس طرح ہوا کہ اگر علی حدی محال ہو سو وہ ملحدوں اور گمراہوں سے ہوں گے کہ ساروں کا حکم اک ہی ہوگا۔ اور اس گھڑی روا ہوگا کہ ہر اک کو مار ڈالے مگر اگر طلوع سحر کی دمک اور اسی طرح کسی اور واسطہ سے علاحدگی کا امکان ہو سو اس لمحہ وہ اس حکم سے الگ ہوں گے۔ اسی طرح اگر اہل الحاد کا گروہ عروسوں اور لڑکوں کی آڑ لے اور اور اس آڑ کی اوٹ سے وہ نکلے سو اس سے وہی حکم ہوگا کہ ساروں کی مرگ روا ہے۔

رہے معمر لوگ، سو اک عالم^(۳۶۷) کا لکھا ہے کہ: وہ معمر آدمی کہ اہل الرئے اور صلاح والوں سے ہوا سکی مرگ روا ہے۔ اور اسکے علاوہ دوسرے معمر آدمی اور اسی طرح سادھو اور اہل الحاد کے دھرم کے عالموں کا حکم، سو اہل علم کی آراء لکھ رہا ہوں۔

امام الائمہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے ہاں اس طرح کے لوگ مرگ کے حکم سے الگ ہوں گے۔

اور امام مصر امام محمد کی رائے ہے کہ اس طرح کے سارے لوگوں کی مرگ روا ہے۔

محررہ کلام رسول سے معلوم ہوا کہ اس عالم کے دوران اہل الحاد کی اولاد کا اور ملحدوں کا حکم اک ہے ہاں عالم معاد کو معصوم اولاد والد اور ماں سے الگ ہوں گے اہل علم کی اک رائے کی

رو سے دارالسلام والوں سے ہوں گے۔

دوسری رائے ہے کہ ماں اور والد کی طرح آلام کدہ کے راہی ہوں گے۔

اک اور رائے ہے کہ کوئی محکم اور ٹھوس کلام محال ہے۔ اللہ کے ارادے کی رو سے وہاں ہوں گے کہ اللہ کا حکم اور امر ہوگا۔

اک اور رائے ہے کہ دارالسلام اور دارالآلام کے وسط ہوں گے۔

اک اور رائے ہے کہ دارالسلام والوں کے اہل کار ہوں گے۔

اک اور رائے ہے کہ ہر وہ لڑکا کہ اللہ کے علم کی رو سے مرداں گی کے دوراں وہ اللہ کے ہاں مسلم ہو سو وہ دارالسلام کا راہی ہوگا اور وہ کہ اس کا اللہ کو معلوم ہے کہ وہ اگر مرد ہو سو اسی طرح گمراہ رہے سو وہ آلام کدہ والوں سے محدود ہوگا۔

کم عمر لڑکوں کی مار سے روک ٹوک

مکرم سمرہ^(۳۶۸) رسول اللہؐ سے راوی ہے کہ کہا کہ:

”مگر اہوں کے مردوں کو مار ڈالو اور کم عمر لڑکوں کی مار سے دور رہو۔“^(۳۶۹)

اس سے مراد وہ کم عمر لڑکے ہوں گے کہ لڑائی کے لئے ہر طرح کی حصہ داری سے دور ہوں اور اگر مردوں کی طرح معرکہ آراء ہوں سو مردوں کا حکم لڑکوں کو اسی طرح لاگو ہوگا۔ [کما تر]

مادام اور اہلکار^(۳۷۰) کی مرگ سے روک ٹوک

اک ہمد مکرم^(۳۷۱) کا کلام ہے کہ:

ہم اک معرکہ کے لئے رسول اللہؐ کے ہمراہ ہوئے رسول اکرمؐ کو کسی کے ارد گرد کئی لوگ

اکٹھے دکھائی دے گئے۔ رسول اللہؐ کا اک آدمی کو حکم ہوا کہ:

معلوم کر کے آؤ کہ لوگ کس کے لئے اکٹھے ہوئے وہ معلوم کر کے آئے اور رسول اللہؐ

کو کہا کہ: اک مادام ماری گئی ہے۔ رسول اکرمؐ کا کلام ہوا کہ: وہ لڑائی کی اہل کہاں؟

عسکر کے اگلے ٹکڑے (۳۷۲) کے وسط مکرم مصمام الہی (۳۷۳) کڑے۔ اک آدمی کو رسول اکرم کا حکم ہوا کہ: اسے (مصمام الہی کو) کہہ دے کہ کسی مادام اور اہلکار کی مرگ سے دور رہے (۳۷۴)۔

لڑائی کے دوران وہی مرگ کا اہل ہے کہ لڑ رہا ہو اور اہل اسلام سے ٹکر لے۔ اس عہد کے دوران عام طور سے اس دور کی عروس لڑائی سے دور رہی۔ اسی طرح اہلکار کام کے لئے رکھے گئے اور اہلکاروں کا عموماً معمول رہا کہ وہ کام سے سروکار رکھ کر لڑائی سے دور ہوں اسلئے رسول اکرم کے ہاں سے روک ٹوک کردی گئی کہ اس طرح کے کسی آدمی کو کوئی مار ڈالے۔ الا آن کہ وہ لوگ عام لڑاکوؤں کی طرح معرکہ آراء ہوں اور عساکر کا اک حصہ ہوں سو دوران حال اس طرح کے اہلکاروں کا حکم وہی ہوگا کہ اور لڑاکوؤں کا ہے کہ لڑائی کے دوران کوئی مار ڈالے، کہ محصور کر کے مملوک کر ڈالے۔

مسطورہ کلامہائے رسولؐ سے معلوم ہوا کہ اسلامی لڑائی اصول و احکام کی رو سے عام معرکوں سے علاحدہ عمل ہے کہ اسکے لئے اس طرح کے سارے اصول اہم اور لامحالہ طے کئے گئے۔

اعداء کی لاعلمی کے دوران حملہ

اک عالم (۳۷۵) سے مروی ہے کہ اسے اک اور عالم (۳۷۶) کا مراسلہ ملا۔ لکھا کہ: اسے ولد عمر (۳۷۷) سے اطلاع ملی ہے کہ گمراہوں کا گروہ (۳۷۸) اک گھاٹ (۳۷۹) کے ارد گرد سواری لئے آ کر ٹھہرا۔ اللہ کے رسول اس کی لاعلمی کے دوران وہاں آ کر اک دم حملہ آور ہوئے اس گروہ کے لڑاکوؤں کو مار ڈالا اور گھروالوں اور اولاد کو محصور کر ڈالا (۳۸۰)۔

معلوم ہوا کہ اعداء کی لاعلمی کے دوران حملہ روا ہے۔

(۳۷۲) مقدمۃ الجیش (۳۷۳) خالد بن ولید (۳۷۴) نائی، ابو داؤد (۳۷۵) عبد اللہ بن عون (۳۷۶) تابع (۳۷۷) عبد اللہ بن عمر (۳۷۸) بنو المصطلق (۳۷۹) مر-بیع نام کا چشمہ (۳۸۰) متفق علیہ

سری کلمہ [کوڈ]

اک عالم^(۳۸۱) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا ہمد مومن سے کلام ہوا کہ:
 ”اگر عدد مساء اور محر کے دوراں حملہ آور ہو سواں دوراں اک دوسرے کے لئے ”ختم مدد
 سے دور ہے“^(۳۸۲) کا کلمہ طے ہوگا۔“^(۳۸۳)

کہانی والے محرکہ کے دوراں محرہ کلمہ کوڈ کے طور طے ہوا۔ اس لئے کہ اس لمحہ کہ عسا کر
 کا ٹکراؤ ہو گرد، دھول اور گھٹاؤں سے اک ہمراہی کو دوسرے ہمراہی کا علم گراں ہوگا اور آدمی
 کے لئے محال ہوگا کہ ہمراہی اور عدد کو الگ الگ معلوم کر سکے اسلئے کوئی کوڈ کلمہ اور سری کلام
 طے ہو کہ اہل محرکہ کے لئے محرکہ آرائی بہل ہو۔

محرہ کلمہ اک دعا ہے کہ: ختم والی سور کے واسطے سے اللہ گمراہوں کو رام کر دے۔ ختم
 اک کم آٹھ سور کا اول کلمہ ہے اور ہر اک سورہ مطہرہ اک عالی سورہ مکرمہ ہے۔
 کئی اور علماء کا لکھا ہے کہ ختم اللہ کے اسماء سے اک اسم ہے اسلئے مراد اس طرح ہوگی کہ:
 اے اللہ! گمراہ، امداد سے دور ہوں۔

رسول اللہ کے ولد عم^(۳۸۴) سے مروی ہے کہ ختم اللہ کا اسم معنی ہے۔ آگاہی ہو کہ ہر
 لڑائی کے واسطے الگ کوڈ اور سری کلمہ طے ہوا ہے اسلئے کہ امکاں ہے کہ عدد اک کوڈ معلوم
 کر لے۔ مکرم سرہ اور مکرم سلمہ ولدا کوغ کے کلام سے اسی طرح معلوم ہو رہا ہے۔

مہمل صداکاری^(۳۸۵)

اک اللہ والے سے مروی ہے کہ کہا کہ:
 رسول اللہ کے ہمد مومن کو محرکہ کے دوراں مہمل صداکاری سدا مکروہ لگی^(۳۸۶)

(۳۸۱) مہلب (۳۸۲) حم لا منصوران (۳۸۳) ابوداؤد، ترمذی (۳۸۴) ابن عباس (۳۸۵) نعرے بازیاں

(۳۸۶) ابوداؤد

مراد ہے کہ اللہ کے ورد کے علاوہ مہمل صدا مکروہ ہے، اس طرح کہ اک آدمی کہے کہ ”دلاور ہوں“ ”لڑا کو ہوں“ ”ہے کوئی! کہ ہم سے ٹکر لے سکے“ اس کے علی العکس ہمدموں کا سراپا ہوا عمل اس طرح ہے کہ اللہ کے اسم کا ورد صدائے عالی سے کرے۔

سحر سحر حملہ

عروہ رحمہ اللہ کا کلام ہے کہ اس سے مکرم اسامہ کا کلام ہوا کہ:
اسکو محمد رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا حکم ملا اک مصرع^(۳۸۷) کے لئے کہ: وہاں مزی
سحر حملہ کر دو اور (وہاں) آگ لگا دو! ^(۳۸۸)۔

رسول اللہ کا وہ حکم اسلئے ہوا کہ سحر کی گھڑی کے دوراں عدو لا علم ہوگا اور اعداء سوئے ہوئے ہوں گے اسلئے کامگاری ملے گی اور دوسرا حکم کہ آگ لگا دو اسلئے ہوا کہ عدو کو مالی گھانا اور دکھ ملے اسکے کئے کرائے سارے کام رائگاں ہوں اس طرح اس کا حوصلہ ٹوٹ کر رہے گا اور وہ وہاں سے دوڑ کر اس گاؤں سے محروم ہوگا اور مالاً وہ ملک اسلام کو بہل طور سے حاصل ہوگا۔

اہم اوامر

اک ہمد مکرم^(۳۸۹) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا حکم ہوا:
”اللہ کا اسم لے کر راہ لو! اور اس سے امداد کا سوال کرو! اور اللہ کے رسول کی ملہ مطہرہ (کے عامل ہو کر) ڈٹ کر رہو! کسی معمر آدمی، کم عمر لڑکے، اور گھروالی کی مرگ سے دور رہو! معرکہ سے حاصل کردہ مال^(۳۹۰) کی ٹھکی سے دور رہو! مال معرکہ کو اکٹھا کرو! اور محاطوں کی اصلاح کرو! اک دوسرے سے عمدہ سلوک کرو! اسلئے کہ عمدہ سلوک والا اللہ کو لاڈلا ہے۔“^(۳۹۱)

آگاہی ہو کہ معمر آدمی کی مرگ دراں حالے کہ وہ رائے والا اور صلاح کار ہو روا ہے۔ اسلئے رسول اللہ کا حکم ہوا کہ ولد الصبرہ^(۳۹۲) کو مار ڈالو! حالاں کہ اسکی عمر اک سواٹھارہ سال^(۳۹۳) سے سوا ہوئی۔ اسلئے کہ اسکی آمد گمراہوں کے معرکہ آراء گروہ^(۳۹۴) کے ہمراہ حصول

(۳۸۷) ابنا (۳۸۸) ابورود (۳۸۹) انس (۳۹۰) مال غنیمت (۳۹۱) ابورود (۳۹۲) زید بن الصبرہ (۳۹۳) ۱۲۰/ سال کا

رائے کے لئے ہوئی۔ اسی طرح کا حکم اس لڑکے اور لڑکی کا ہے کہ وہ رائے والی ہو، کہ حاکم و سالار ہو کہ عسا کر کا اک حصہ۔ سوائسکی مرگ روا ہے ہاں! اگر وہ لڑائی سے ہر طور الگ ہوں اس لمحے وہ اس حکم سے علاحدہ ہوں گے

وہ آدمی کہ کسی ملحد کو مار ڈالے

اک ہمد مکرم^(۳۹۵) راوی ہے کہ رسول مکرم کا کلام ہے کہ:
”گمراہ اور وہ آدمی کہ اسے مار ڈالے ہر دو دارالآلام کے وسط اکٹھے ہوں، سدا کے لئے محال ہے۔“^(۳۹۶)

اہل علم کا لکھا ہے کہ اس سے مراد وہ آدمی ہے کہ کسی معرکہ کے دوران کسی گمراہ کو مار ڈالا ہو اور وہ عمل اسکے اور معاصی اور آگ معاد کے لئے آڑ ہوا ہو۔
اک اور مراد اس طرح ہے کہ وہ آلام کدہ معاد کے آگ والے دکھ سے دور رہے گا اسی طرح اک اور مراد اس طرح ہے کہ اس محل سے کہ وہاں گمراہوں کو آگ والی دکھ ملے وہاں سے وہ دور ہوگا (مراد کہ اگر اسے دکھ ملے ہی سوائسکا محل اور ہوگا مراد اول اور دوم اولیٰ ہے در ہر حال مسلم معرکہ آراء کے لئے اکرام ہے۔

عمدہ کمائی

اک ہمد مکرم^(۳۹۷) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:
”لوگوں کے لئے عمدہ کمائی اس آدمی کی کمائی ہے کہ اللہ کی راہ کے لئے گھوڑے کی لگام لئے رہے۔ ہر اس گھڑی کہ اسے ڈرا اور ہر اس کی صہ مسموع ہو، سوئے صدا دوڑے (عدو کی) مرگ کے محل ٹٹولے۔ اور وہ آدمی کہ مال^(۳۹۸) لے کر کوہ کے کسی سر اور کسی وادی کی راہ لے، صلاہ ادا کرے اور وہ مال^(۳۹۹) کہ اسکی ادائے گی اسے عائد ہو، ادا کرے اور ساری عمر اللہ کے احکام کے آگے سرٹکائے رہے اور سراسر لوگوں کی عمدگی کے لئے حصہ لے۔“^(۴۰۰)

(۳۹۵) ابو ہریرہؓ (۳۹۶) مسلم، ابوداؤد (۳۹۷) ابو ہریرہ (۳۹۸) زکوٰۃ (۳۹۹) مال مولیٰ (بھیڑ، بکری وغیرہ) (۴۰۰) مسلم

مراد ہے کہ اسلام کی رکھوالی کے لئے کوئی کوہ ہو کہ وادی مال لے کر اسکی راہ لے اور وہاں ہی رہے۔ معمولی محل اور کم مال سے ہی سرور ہوا اگر اسے کسی مال کی ادائے گی عائد ہو سوا داکرے، لوگوں کے ہمراہ عمدہ کاموں کے لئے حصہ لے اور لوگوں کو سوہ کلام اور عمل سوء سے دور رکھے اور اسی طرح وہ لوگوں کی دکھ دہی سے دور رہے۔ اس طرح کی ماحول سے علاحدگی اور لوگوں سے دوری اگر کسی کو ملے لامحالہ وہ مسعود و محمود ہے۔ اس کلام رسولؐ سے معلوم ہوا کہ لوگوں اور ماحول سے علی حدگی اس سے اولیٰ ہے کہ لوگوں سے گھل مل کر رہے مگر اس طرح کا حکم عوام کے لئے اس لحاظ ہے کہ ہر سو گمراہی کا دور دورہ ہو، اک دوسرے سے لڑائی عام ہو، ہر اک کا دوسرے سے دل کھٹا ہو اور اسے ڈر ہو کہ وہ اور لوگوں کی طرح ہو کر رہے گا۔ اسلئے اسکے لئے اولیٰ وہی ہے کہ لکھا کہ کام سے کام رکھے اللہ کے احکام کا عامل ہو اسم اللہی کا ورد دائماً کرے اور آل و اہل کے لئے کمائی کرے۔ مگر مصلح اور اہل علم کے لئے اولیٰ ہے کہ وہ لوگوں سے گھل مل کر لوگوں کی اصلاح کی سعی کرے احکام اسلام اور اصلاح کے داعی ہوں اور اللہ کے رسولوں کی طرح ہر اہل علم اور مصلح مکمل سعی کرے کہ ماحول کا ہر آدمی اس راہ کو لوٹ آئے کہ اسکی کامگاری اور معاد کے دائمی آرام و سکون کی راہ ہے۔

معرکہ آراء کے آل و اہل کی رکھوالی

اک ہمد مکرم^(۳۰۱) سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ کا کلام ہوا کہ:

وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوراں کسی معرکہ آراء کو لڑائی کا ساماں اور رسد دے وہ (اس معرکہ آراء ہی کی طرح) لڑا اور وہ آدمی کہ کسی معرکہ کے ورے اسکے گھر اور آل و اہل کی رکھوالی کی (سودہ اسی طرح) لڑا^(۳۰۲)۔

واہ! اللہ کا سطرچ کرم ہے کہ اگر کوئی کسی رکاوٹ سے لڑائی سے محروم رہا مگر کسی معرکہ آراء کی مدد کر دے، اسکو مال دے دے، اسلحہ مول کر اسے دے دے، اور اسی طرح اگر مال سے محروم ہے مگر اسکی گھر کی رکھوالی کرے، آل و اولاد کے امور مہمہ حل کرے وہ حکماً اس معرکہ

کا حصہ دار ہے اور اسے معرکہ آراء ہی کی طرح کا صلہ عطا ہوگا اللہ کے ہاں کس امر کی کمی ہے؟

معرکہ آراء کی گھروالی کا اکرام

اک ہمد مکرم^(۴۰۳) سے مروی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

”لڑائی کے حصہ دار معرکہ آراء کی گھروالی کا اکرام اس آدمی کو کہ معرکہ سے محروم رہا ماں کے اکرام کی طرح عائد ہے۔ اور معرکہ سے رکا ہوا ہر وہ آدمی کہ کسی معرکہ آراء کے گھر کا رکھو الا ہو اور اسی دوراں ٹھگی سے کام لے سوا سے معاد کو کھڑا کر کے وہ معرکہ آراء اسکے وہ اعمال صالحہ کہ اسے درکار ہوں اس سے لے گا، کہو کہ رائے کس طرح ہے کہ وہ معرکہ آراء اس ٹھگ کی کس عدد کے مساوی اعمال صالحہ لے لے گا؟“

اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ اس مکروہ آدمی کے اعمال صالحہ کا وہ سارا حصہ کہ معرکہ آراء لے سکے گا لے لے گا اور وہ مکروہ آدمی سرگرداں اور رسوا کھڑا رہے گا۔

اک سواری

والد مسعود راوی ہے کہ اک آدمی مہار والی سواری لے کر رسول اکرمؐ کے آگے آکر ہم کلام ہوا کہا کہ:

وہ (سواری) اللہ کی راہ کے لئے ہے (مراد ہے کہ اللہ کے لئے دے رہا ہوں) رسول اللہ کا کلام مسعود ہوا کہا کہ:

”اسکے صلہ اک سو کم آٹھ سو سواری لو گے (اللہ کے ہاں سے) اور وہ ساری کی ساری مہار والی ہوں گی“ [۴۰۴]۔

اس مسلم امہ کو اک صالح عمل کا کم سے کم دس اور اس سے سوا، اک سو کم آٹھ سو اعمال صالحہ کا صلہ عطا ہوگا دل کے ارادہ کی رو سے، کہ اسکا دل دکھاوے سے مطہر ہوگا اسکو اسکی رو سے صلہ ملے گا اللہ کا کلام ہے کہ اسکا ما حاصل ہے:

”ہر وہ آدمی کہ کوئی عمل صالح لے کر آئے سوائے اس (عمل) کی طرح دس (اعمال) کا صلہ ملے گا۔“ (۳۰۵)

لڑائی سے محروم رکھوالا

اک ہمد مکرم^(۳۰۶) سے مروی ہے کہ رسول اللہ اک عسکر کو اک گروہ سے لڑائی کے واسطے ارسال کر گئے اور اسے کہا:

”ہر دو مردوں سے اک لڑائی کے لئے رواں ہو (اک گھر ہے) (لڑائی کا) صلہ ہر اک کو ملے گا۔“ (رواہ مسلم)

مراد ہے کہ اگر کسی گھر کے دو آدمی ہوں سواک لڑائی کی راہ لے اور دوسرا گھر کے امور اور کاموں کی رکھوالی کے واسطے رکا رہے۔ اسلام سراسر کرم ہے اسکا ہر اک حکم اور امر بہل ہے۔ ہر حکم اس عالم کے اہم کاموں کا راہی ہے۔ وہ امور معاد کے ہمراہ اس عالم کے امور اور آدمی کے اکرام کی رکھوالی کے لئے اسی طرح سے مصر ہے۔ سو وہ آدمی کہ گھر کے لئے معرکہ لڑائی سے کر ہار کا ہوا ہے اسلئے اسے معرکہ آراء ہی کی طرح اسکے مساوی صلہ ملے گا گو وہ عملاً لڑائی سے دور رہا۔ مگر اگر عدو حملہ آور ہو اور اہل اسلام کے ملک اور املاک کو لوٹ رہا ہو سو اس لمحہ ہر آدمی کے سر لڑائی کا حکم موکہ طور سے عائد ہوگا۔

مرگ معرکہ^(۳۰۷) کا سوال

مکرم بہل^(۳۰۸) راوی ہے کہ اللہ کے رسول کا کلام ہے کہا کہ:

”ہر وہ آدمی کہ اللہ سے دل کی گہرائی سے معرکہ کی مرگ کا سائل ہوگا اللہ اسکو اس مرگ کا مرحلہ اور مکاں عطا کرے گا گو وہ مسہری کی مرگ مرے۔“ (۳۰۹)

دکھاوے سے ہر صالح عمل ردی اور رائگاں ہوگا اس عمل کی ساکھ دو ٹکے سے کم ہوگی مگر اگر کوئی آدمی سراسر دل کی گہرائی سے کسی عمل صالح کا ارماں اور مصمم ارادہ کرے مگر کوئی رکاوٹ

(۳۰۵) من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (الانعام) (۳۰۶) ابو سعید (۳۰۷) شہادت (۳۰۸) بہل بن

حنیف (۳۰۹) مسلم والاربعة

آڑے آئے اور وہ عام مرگ مرے سوا سے اسی طرح اسکے ارادے کی رو سے اللہ کے ہاں سے صلہ اس عمل کا ملے گا اس لئے کہ ارادے کا سر و سر و کار دل سے ہے اور دکھاوے کے کھٹکے سے ہر طرح دور ہے اس لئے مسلم کا ارادہ اسکے عمل کی طرح صلہ صالحہ کا محرک اور عامل طے ہوا ہے۔

مرگ معرکہ کا اعلیٰ صلہ

”اک ہمد مکرم“^(۳۱۰) سے مروی ہے کہ اک مسلم^(۳۱۱) کی والدہ^(۳۱۲) رسول اللہ کے ہاں آئی اور کہا کہ: مرے لڑکے کا حال کہئے (وہ مسلم معرکہ اولیٰ^(۳۱۳) کے دوران اک لا معلوم سہم سے مرا) اگر وہ دارالسلام وارد ہوا ہے سو اسکی علاحدگی کو حوصلہ سے سہاروں اور اگر معاملہ علی العکس ہو سو اسکی علاحدگی کو مسلسل روؤں؟“
رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

”اے اس لڑکے کی ماں! دارالسلام کئی^(۳۱۴) کل کدوں کا ہے اور وہ لڑکا دارالسلام کے سارے حصوں سے اعلیٰ حصے^(۳۱۵) کا اہل ہوا ہے۔“^(۳۱۶)

معرکہ گاہ کی راہ روی کے دوران کوئی گولہ لگے کہ گولی، راکٹ لگے کہ حسام، سہم لگے کہ رماح در ہر حال اسکی مرگ معرکہ کی مرگ ہی ہوگی اور اسے معرکہ کے دوران مرے ہوؤں والے عالی مراحل اور لامحدود صلہ ملے گا۔

والد اور والدہ کے لئے کار آمد سہارا

مکرم ولد عمرو^(۳۱۷) کا کلام ہے کہ:

اک آدمی کی رسول اکرم کے ہاں آمد ہوئی اور معرکہ کے لئے رہروی اور راہداری کا سائل ہوا رسول اللہ کا سوال ہوا کہ: والد اور والدہ سے ہر اک ہے؟ کہا:
ہاں! کہا کہ:

”ہر دو کے کام آکر معرکہ آراء رہو!“

(۳۱۰) انس (۳۱۱) حارث بن سراقہ (۳۱۲) ربیع بنت البراء (۳۱۳) بدر (۳۱۴) باغات (۳۱۵) بخت الفردوس (۳۱۶) بخاری (۳۱۷) عبداللہ بن عمرو

اک اور کلام اس طرح مروی ہے کہ: ”گھر کی راہ لے کر والد اور والدہ کے کام آؤ۔“ (۳۱۸)

اس طرح کا حکم اس دور کے لئے ہے کہ لڑائی کے لئے صدائے عمومی معدوم ہو اور اسکے عدم حصہ داری سے معرکہ آراء گھائٹے سے دور ہوں اور اسی طرح والد اور ماں کی رکھوالی کے لئے اک وہی ہو وہی اک سہارا، اور آسرا ہو اور کوئی مددگار معدوم ہو سو دریاں حال والد اور والدہ کے لئے وہ سہارا ہو اس سے اولیٰ ہے کہ وہ معرکہ آراء ہو۔ اور والد والدہ سے عمدہ سلوک کر کے وہ معرکہ آرائی کے صلے کا اہل ہوگا۔ اور اگر معرکہ کے لئے صدائے عمومی ہو، اور اسی طرح کوئی اور سہارا ہو سو اس گھڑی اسکے لئے سوئے معرکہ رہروی اہم ہوگی اور اسی طرح اگر اسکی عدم حصہ داری سے معرکہ آراؤں کو گھانا ہو رہا ہے، سو اس کے سر لڑائی لا محالہ عائد ہوگی۔

مدد الہی سے مالا مال ٹولہ

مکرم عمراں (۳۱۹) سے مروی ہے کہ:

رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

مری امہ کا اک گروہ مسلسل لڑے گا کہ اسلام حاوی ہو اور وہ گروہ اعداء کو حاوی رہے گا۔
الا آن کہ اس گروہ کا الوداعی ٹولہ مہامکار (۳۲۰) سے لڑائی کرے گا (۳۲۱)۔

مراد ہے کہ معرکہ آرائی الی المعاد ساری اور معمول رہے گی، ہر دور کے دوراں کوئی اک گروہ لا محالہ ہوگا کہ وہ اعلاء کلمہ الہی، علو اسلام، اعداء اسلام کی رسوائی اور گراؤٹ کے لئے لڑے اور اسکے ہمراہ اللہ کی مدد ہو، سدا حاوی اور کامگار و کامراں ہوں گے۔ اس گھڑی کہ مہامکار آئے گا اس عالم کا الوداعی دور ہوگا۔ اور معاد کی آمد آمد ہوگی، سو اس مہامکار اور اسکے لوگوں سے کہ اسرائیلی گروہ سے ہوں گے آسمان سے آمدہ اللہ کے رسول روح اللہ (۳۲۲) (سلام اللہ علی روحہ) اور امام مہدی معرکہ آراء ہوں گے اللہ کا رسول مہامکار کو مار ڈالے گا۔ اور اس طرح اسکی طمع کاری اور سحر کاری کا ظلم ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگا۔ ہر سو اسلام کا دور دورہ ہوگا گمراہ، اور طحہ معدوم ہوں گے اس لئے اس عہد کے دوراں معرکہ آرائی کا حکم کا عدم ہوگا۔

(۳۱۸) بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی (۳۱۹) عمران بن حصین (۳۲۰) مسیح دجال (۳۲۱) ابوداؤد (۳۲۲) حضرت عیسیٰ

الم دہ صلہ

والد امامہ ^(۳۲۳) رسول اللہ سے راوی ہے کہ کہا کہ:

”وہ آدمی کہ معرکہ سے دور رہا اور اسی طرح رکا رہا کہ کسی معرکہ آراء کو لڑائی کا ساماں دے۔

اور اسی طرح کسی معرکہ آراء کے گھر کی عمدگی سے رکھوالی سے رکا رہا اسے اللہ معاد سے ادھر

ہی (اس عالم کی عمر کے دوراں) کسی کڑے دکھ و الم سے محصور کر دے گا۔“ ^(۳۲۴)

اس لمحہ کہ اہل اسلام معرکہ آرائی سے روگرداں ہوئے اور معرکہ آراؤں کی امداد سے رب گئے

اور معرکہ آراء اہل اسلام کی لاعلمی سے اعداء کے رحم و کرم کے حوالے ہوئے اور وہ کسی حامی سے

محروم رہے سوا کہ دم اللہ کے ہاں سے وہ سا ہی مسلم کسی کڑے دکھ اور الم سے رسوا ہوئے، اور

اہل اسلام کی دھاک اعداء کے دلوں سے مٹ گئی اور اعداء اسلام حاوی ہوئے۔ اس لئے ہر

مسلم کو لا محالہ عائد ہے کہ وہ عملاً معرکہ آرائی کے لئے گھڑی گھڑی حصہ لے اور اگر کسی رکاوٹ

سے وہ عملاً لڑائی سے محروم رہے سو کسی معرکہ آراء کی مالی مدد ہی کر دے اسے اسلحہ سے مسلح

کرے اور کم سے کم کسی معرکہ آراء کے گھر، آل و اہل اور اولاد اور اسکی سوداگری کا راہی ہو کر

رکھوالی کرے، کہ وہ آرام سے اک سو ہو کر لڑ سکے اور اگر اس سے ہی وہ محروم رہے سو وہ مسلم کس

کام کا؟ اسلئے اس طرح کا مسلم اسکا اہل ہے کہ اسے اسی عالم اسکی لاعلمی کا صلہ ملے۔

عالم اسلام کے ہر ملک کے احوال کا مطالعہ کرو۔ معلوم ہوگا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی

روحہ وسلم) کا کلام سودر سواٹل ہے۔ ہر ملک کئی طرح کے دکھڑوں اور آلام کا گڑھ ہے، ہر ملک

دوسرے ملک کے احوال سے کٹا ہوا ہے۔ ہر سو مسلم رل رہا ہے کوئی ٹس سے مس ہو محال ہے

حالاں کہ رسول اکرم کا کھلا کلام ہے کہ:

”وہ آدمی کہ اہل اسلام کے معاملوں اور امور سے دور رہے وہ اہل اسلام سے

الگ ہے۔“ ^(۳۲۵)

دور رواں کے دوراں اس دکھ اور الم کے اصل سر اور مداوا سے ہٹ کر ہم دوسرے عواہل کے لئے سرگرداں ہوئے اصل سرو ہی ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کا کہا ہوا ہے کہ: ہمارا اسلام سراسر اسم ہی اسم ہے دل اسلام کی اصل سے کھوکھلا اور عاری ہے۔

اے اہل اسلام! لوٹ آؤ اللہ کے کلام اور عمل معرکہ آرائی کو، کہ وہی کامگاری کی راہ اور اس کی اصل عامل اور محرک ہے وہی ہمارا مداوا ہے اور درد کا درماں ہے۔

دارالسلام کے حصول کی اطلاع

اک ہمد مکرم^(۳۲۶) روح اللہ روحہ راوی ہے کہ:

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ:

”سلام کو عام کرو، اکل و طعام کھلاؤ (مگراہوں کی) گدی اڑاؤ! دارالسلام حاصل کر لو گے۔“ (۳۲۷)

سلام اک طرح کی دعا ہے کئی اک کلام رسول وارد ہوئے کہ اسے عام کرو!

اک مسلم دوسرے مسلم سے ملے سو اس لمحے اسے اسلام کی رو سے سلام کرے اسے اسی طرح سلام لوٹائے۔ سلام سے دوری اور اسی طرح مٹھی کھول کر کے اسے ہلا کر سلام اصل اسلامی سلام سے محرومی ہے۔

سلام رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا طور محمود ہے اور رد سلام لامحالہ عائد اور اہم ہے رد سلام کا حکم کلام الہی^(۳۲۸) سے مؤکد ہے۔

مال اگر اللہ کے ہاں سے ملا ہے سوا سے مہمل کاموں کے لئے اڑا کر اور حرام امور کے لئے، لٹا کر سراسر ہڈ حرامی ہے، اسکا اکرام اس طرح ہے کہ اسے گداؤں، گدا گروں اور سوء الحال مال سے عاری محروم لوگوں کو کھلائے اور اسے اللہ کی راہ لٹائے اس عمل سے مال کو اللہ اور سوا کرے گا اور اسی طرح اسکے کرم اور احسان کا صلہ ادا ہوگا۔ معرکہ آرائی، اعلاء اسلام کے لئے

اعدائے اسلام سے لڑائی اور گمراہوں اور ملحدوں کا اعدام دارالسلام کے حصول کا اعلیٰ واسطہ اور کلاں محرک ہے۔ اس کلام رسول سے اولاً سلام دوم طعام سوم لڑائی کا حکم اس امر کو مصرح کر رہا ہے کہ اسلام سلام اور سکھ دہی کا مدعی ہے، وہ لوگوں کی مالی طور سے ہمسری کے لئے ساعی ہے اور اسی کے احکام سے ماحول سدھرے گا اگر اسکے احکام سے اک لڑائی ہے ہی سودہ اسلئے کہ مکدر مواد سے ماحول مطہر ہو اور اس عالم کا مکدر مواد الحاد اور گمراہی ہے کہ اس سے لوگوں کی مالی ہمواری معدوم اور مالک اصلی کی حکم عدولی ہو رہی ہے اور اس طرح عالم کا سارا معاملہ درہم ہو رہا ہے، اک ماہر ڈاکٹر دھڑ کے کسی حصہ کو ردی مواد سے مملو معلوم کرے سودہ اسے کاٹ ڈالے گا کہ دھڑ کا کوئی اور حصہ اسکے ردی عمل سے دور رہے۔ اور اگر وہ رحم کہا کر اسکی کاٹ سے دور رہے سو اسکا مال ہر اک کو معلوم ہے کہ مال کا سارا دھڑ معطل ہو کر روح سے محروم ہو کر ہلاک ہوگا اور اس طرح مرکز عمدہ دھڑ مٹی کا ہو کر رہے گا۔ اسی طرح اس گھڑی کہ گمراہی اور الحاد حد سے سوا ہو اور عالم کے سکوں کو کھٹکا اور دھڑ کا ہو سو اسکا صل اور بد او لڑائی ہی ہے وللا عالم کا سکوں معدوم ہو کر ہلاک ہو کر ہی رہے گا۔

اللہ کی راہ کے دوراں رکھوائی

اک ہمد مکرم^(۳۲۹) رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہے کہ کہا کہ: ”ہر مردے کے عمل کو مہر لگے گی سوائے اس آدمی کے کہ اللہ کی راہ کے دوراں رکھوائی کے حال ہی کے دوراں مرے۔ اس لئے کہ اسکا عمل مسلسل الی العاد سوا ہوگا اور وہ گور کے دکھ سے دور ہوگا۔“^(۳۳۰)

وہ معرکہ آراء کہ سرحد کی رکھوائی کرے اور عسکر اسلام کے لئے اعداء سے ڈھال ہو وہ گمراہوں اور اہل الحاد کو اہل اسلام سے دور کر کے اعلاء اسلام کا واسطہ ہے اسلئے اسکا عمل ساری رہے گا۔ اور ہر گھڑی اسے اعمال صالحہ کا صلہ ملے گا اور اہل اسلام کی ساری کمائی کا وہ اہل ہوگا اور اہل اسلام کے سارے اعمال کا حصہ دار ہوگا۔

اللہ کی راہ کی گرد اور دھول

اک ہمد مکرّم^(۳۳۱) رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہے کہ کہا کہ:
 ”وہ آدمی کہ اللہ کے ڈر سے روئے، وہ آلام کدہ کو گھسے محال ہے الا آں کہ دوہا ہوا دودھ
 اسکے محل^(۳۳۲) کو لوٹے اور اللہ کی راہ کے دوراں لگی ہوئی دھول اور آلام کدہ معاد کا دھواں
 کسی آدمی کے لئے اکٹھے ہوں محال ہے۔“^(۳۳۳)

اللہ کی راہ کا اکرام ہی اس طرح ہے کہ ہر وہ آدمی کہ اس راہ کے لئے معمولی سا دکھ
 اٹھائے آلام کدہ معاد اسکے لئے حرام ہوگی۔

اللہ کی راہ کی لڑائی

اسی ہمد مکرّم سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمد موں سے اک
 ہمد کا اک گھائی سے مرور ہوا۔ معلوم ہوا کہ وہاں مٹھاس والے ماء کا اک گھاٹ ہے اسے وہ محل
 عمدہ لگا کہا کہ:

اگر لوگوں سے الگ ہو کر اسی وادی ٹھہروں (اور احکام الہی کا عامل رہوں سو کس طرح کا
 عمدہ عمل ہوگا؟) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس کلام سے مطلع ہوئے اس سے کہا کہ:
 ”اس سے دور رہو اس لئے کہ اگر کوئی آدمی اللہ کی راہ کے دوراں ٹھہرے وہ اولیٰ ہے اس
 سے، کہ گھر رہ کر ساٹھ اور دس سال صلاہ ادا کرے اس طرح کا معاملہ عمدہ ہے کہ اللہ معاصی کو
 محو کر دے اور دارالسلام کا اہل کر دے۔ اللہ کی راہ کے لئے لڑائی کرو! اس لئے ہر وہ آدمی
 کہ اللہ کی راہ کے دوراں معمولی لمحہ کے لئے ہی لڑائی کرے اسکے لئے دارالسلام لا محالہ
 طے ہوگا۔“^(۳۳۴)

اس عہد کے دوراں لڑائی عائد رہی اسلئے اہم عمل سے روگرداں ہو کر معمولی عمل کے لئے
 کوئی سرگرداں ہو، معاصی سے محدود ہوگا۔

اللہ کی راہ کی مرگ

مکرم والد مالک^(۳۳۵) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے مسوع ہوا کہ:

”وہ آدمی کہ اسے گھر سے اللہ کی راہ کے لئے رواں ہو کر مرگ آئے گو کہ کوئی اسے مار ڈالے، کہ اسکا گھوڑا اور سواری اسے گرا دے (کہ اس سے اسکی گدی ٹوٹے)، کہ اسے کوئی مسموم ٹکڑا ڈس لے، کہ اسے مسہری کی مرگ آئے درہر اس حال کہ اللہ کا ارادہ ہو سو وہ معرکہ کی مرگ والا ہے“^(۳۳۶) اور اسے دارالسلام ملے گا۔“^(۳۳۷)

لہذا کی راہ کی رہروی کے دوراں ہر طرح کی مرگ اسی طرح کی مرگ ہوگی کہ معرکہ گاہ کے وسط عدو کے وار سے آئی ہو۔ اور معرکہ گاہ والی مرگ کا صلہ اسی طرح وہاں حاصل ہوگا الا آن کہ عدو کے وار سے ہٹ کر اگر مرگ آئے سو وہ حکماً معرکہ کے دوراں عدو کے وار سے آئی ہوئی مرگ ہوگی۔ اور عدو کے وار والی مرگ اصل ہے، اس عالم اور عالم معاد ہر دو کی رو سے۔ اور اول والی مرگ عالم معاد کی رو سے اسکے احکام وہی ہوں گے کہ اصل معرکہ گاہی مرگ والے کے ہوں گے۔ ہاں اس عالم کی رو سے اس حکمی مرگ کے لئے عام مردوں کے احکام لاگو ہوں گے۔

لڑائی سے لوٹ کر آمد

مکرم ولد عمرو^(۳۳۸) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:

”(لڑائی سے) عود لڑائی ہی کی طرح ہے۔“^(۳۳۹)

اس سے مراد ہے کہ معرکہ آراء معرکہ کر کے ملک اور گھر کو لوٹے سوا سے اسی طرح کا صلہ ملے گا کہ گھر سے لڑائی کے لئے رہروی سے اسکو ملا۔

معلوم ہوا کہ معرکہ آرائی سے گھر کو عود سے معرکہ کا صلہ مدام رہے گا۔ اسلئے کہ معرکہ آراء

(۳۳۵) ابو مالک اشعری (۳۳۶) شہید (۳۳۷) ابو داؤد (۳۳۸) عبد اللہ بن عمرو (۳۳۹) موطا مالک، ابو داؤد، احمد

اللہ ہی کے حکم سے گھر لوٹ رہا ہے کہ گھر والوں کے عائد کردہ امور ادا کرے۔ اسی لئے اُسی صلہ کا اہل ہے کہ لڑائی کے لئے رہروی کے لمحے اُسے ملا اور معلوم ہے کہ وہ لڑائی سے لوٹ کر گھر والوں کے معاملوں کو مکمل کرے گا اور آرام کر کے مکرر عدو سے ٹکراؤ کے لئے آمادہ ہوگا۔ کئی اک اہل علم کا کلام ہے کہ اس سے مراد وہ ہے کہ عدو کے عسکر کے لئے مکرر حملہ کے اردہ سے ہوگو کہ لڑائی رکی ہوئی ہو مگر اسے اسی طرح صلہ عطا ہوگا۔ اسی طرح کئی اہل علم کی رائے ہے، کہ امکاں ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے اس گروہ کے حال کا سوال ہوا ہو کہ کسی مہا اور کلاں عسکر کے ڈر سے لوٹا ہوا سلتے کہ اور کمک لے کر مکرر حملہ آور ہو سو اس حال اسکی عود سے اسے لڑائی ہی کی طرح کا صلہ ملے گا۔

معمولی لمحہ کی لڑائی

اک ہدم مکرم^(۳۳۰) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے اسے مسوع ہوا کہ کہا کہ:

”ہر وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوران اس لمحہ کی سواری کا مالک دودھ دو ہے اور معمولی لمحہ کے لئے ٹھہر کر مکرر دودھ دو ہے، کے مساوی لڑائی لڑے گا اسکے لئے دارالسلام عائد ہوا۔ اور وہ آدمی کہ اسے اللہ کی راہ کے دوران کوئی گھاؤ لگے اور کوئی دکھ ملے سو وہ (گھاؤ) معاؤ کو ہرا ہو کر آئے گا وہ بھوک کی طرح لال اور اسکا رانچہ اور مہک مسک کی سی ہوگی اور وہ آدمی کہ اسکے دھڑ کے وسط کوئی گٹھنی اور مسہ ہو سو وہ اس کے لئے معرکہ کے دوران مرے ہوؤں^(۳۳۱) کی مہر ہوگا۔“^(۳۳۲)

امکاں ہے کہ اس لمحہ سے سحر و مساء کے دوران کا لمحہ ہو اسلئے کہ سحر و مساء کو عموماً معمول ہے کہ مالک دودھ دو ہے۔

اور اسی طرح اسکا امکاں ہے کہ اس سے مراد وہ معمولی لمحہ ہو کہ مالک اولاً دودھ دو ہے اس طرح کے مسلسل عمل سے دودھ سوکھ کر رہے، سو مالک معمولی لمحہ کے لئے ٹھہر کر کے آرام کر کے

(۳۳۰) معاذ بن جبل^(۳۳۱) شہید (۳۳۲) ابو داؤد، ترمذی، نسائی

مکرر دودھ دو ہے۔ ادھر اسی طرح کی مراد ادنیٰ ہے کہ اگر کوئی اس معمولی لمحہ کے مساوی ہی لڑائی کے لئے حصہ لے سوا سے اسکا اعلیٰ صلہ ملے گا۔

معرکہ آرائی کے دوران کوئی گھاؤ عدو کے وار سے لگے، کہ کسی صدمہ سے گھائل ہو، سواری سے گر گئے، بھوک کر کہا گئے، اسی طرح کوئی اور دکھ اور الم ملا سو معاد کو وہ گھاؤ اور سوا ہر اہو کر آئے گا کہ اس امر کا دال ہو کہ وہ آدمی دراصل کلمہ الہی کے اعلاء کے لئے اور اسلام کی کامگاری کے لئے سرگرداں رہا اسلئے اسے معرکہ آراؤں والا صلہ عطا ہوگا۔

کرائے کا اہل کار (۴۴۳)

اک ہمد مکرم (۴۴۳) کا کلام ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے لڑائی کا اعلان ہوا۔ اس لئے مری عمر حد سے سوار ہی اور کسی اہلکار سے محروم۔ اس لئے کسی اس طرح کے اہل کار کی ٹوہ کی کہ وہ مرے امور کی رکھوالی کرے۔ ٹوہ کر کے اک اہل کار ملا۔ مرا اس سے سہ طلائی سکنوں سے معاملہ طے ہوا۔ اس گھڑی کہ مال معرکہ حصہ حصہ ہوا، مرا ارادہ ہوا کہ اور لڑاکوؤں کی طرح اسے حصہ ملے سو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں آ کر سارا حال کہہ ڈالا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ:

”مرے ہاں وہ آدمی اس عالم اور معاد کے دوران سوائے طے کردہ طلائی سکنوں کے، ہر صلہ سے محروم ہے۔“ (۴۴۵)

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کلام کا اصل مرام اس امر کے لئے اکساہٹ ہے کہ اللہ ہی کے لئے لڑو! اور اللہ ہی کے لئے معرکہ آراء کے کام آؤ! اعلیٰ صلہ کے اہل ہو گے۔ و لا اس عالم کے معدود نکلے اور سکے ہی حاصل ہوں گے معاد کے اعلیٰ صلے اور مال معرکہ کے حصہ سے محروم رہو گے۔

دکھلاوے اور مال کے لئے معرکہ آرائی

اک ہمد مکرم^(۳۳۶) روح اللہ روحہ سے مروی ہے کہ اک آدمی کا رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے سوال ہوا:

”اے اللہ کے رسول! اک آدمی کا اللہ کی راہ کے دوراں لڑائی کا ارادہ ہے اور اسکے علاوہ اس عالم کے سود اور مال کے حصول کے لئے اسکا دل ہو رہا ہے۔ رسول اللہ کا کلام ہوا کہ: وہ صلہ سے محروم رہے گا۔“ (۳۳۷)

مراد ہے کہ اصلی مرام اعلاء کلمہ الہی اور اللہ کی راہ کے لئے لڑائی سے ہٹ کر ہو اور اسکے علی العکس اصلی مرام مال معرکہ کا حصول، اسم وری، دلاوری، دھوم اور حصول اکرام ہو درآں حال اسکا ارادہ گڈمڈ ہے حالاں کہ حصول صلہ معاد کے لئے اہم ہے کہ ارادہ سراسر اللہ کے لئے ہو اسلئے وہ اللہ کی راہ کی لڑائی کے صلہ سے محروم رہے گا۔

لڑائی دو طرح کی

اک ہمد مکرم^(۳۳۸) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ: ”لڑائی دو طرح کی ہے (اک وہ) کہ اک آدمی اللہ کے سرور کے حصول کے لئے لڑے اور حاکم و امام کے حکم کے آگے سرٹکا کر رہے اور عمدہ مال (اور دھڑ) (اللہ کے لئے) لٹا دے اور ہمراہی سے جہد لی کا سلوک کرے اور اک دوسرے سے لڑائی سے دور رہے۔ سو وہ سوئے، کہ سو کر اٹھے ہر حال اسکو کمائی اور صلہ ملے گا مگر وہ آدمی کہ اکڑ دکھاوے، اسم وری اور دھوم کے لئے لڑے، امام اور حاکم کی حکم عدولی کرے ملک کو درہم کر دے سو وہ اس حال لوٹے گا کہ صلہ سے محروم ہوگا۔“ (۳۳۹)

مراد ہے کہ ارادہ کی کھوٹ سے معرکہ آرائی کے عالی صلہ سے محروم ہو کر رہے گا اور اسکے علی العکس وہ عاصی ہو کر لوٹے گا اس لئے کہ اسکا مرام اس عالم کا حصول ہے۔

حصولِ عالم کے لئے لڑائی

اک ہمد مکرم^(۳۵۰) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہے کہ کہا کہ:
”وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دوران لڑا اور اسکا مرام اک رسی کا حصول ہو سوا سکو وہی صلہ ملے گا کہ اسکا ارادہ ہوا۔“^(۳۵۱)

معبر کہ آرائی اک اعلیٰ عمل ہے اگر کوئی اس عمل سے اس عالم کے معمولی مال کا ارادہ کرے گا سو وہ اسکی محرومی ہوگی اور اسکا سارا عمل رائگاں ہوگا اس لئے اسکا اصل مرام اللہ کا سرور اور اعلاء اسلام ہو مال اللہ عطا کر ہی دے گا ارادہ مطہر رہے۔ کہاں کی آگہی ہے کہ معمولی صلہ کے لئے اعلیٰ عمل مہمل کر دے؟

وہ عمل کہ دارالسلام کے سومرا حل^(۳۵۲) دلائے

اک ہمد مکرم^(۳۵۳) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ:
”وہ آدمی کہ اللہ کو اللہ، اسلام کو دھرم، اور محمد (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو رسول کہہ کر سرور و آمادہ ہوا اسکے لئے دارالسلام ملے ہوا۔“
اس کلام سے راوی دھک کر رہ گئے کہا:

”اے اللہ کے رسول! اس کلام کو مرے آگے مکرر کہئے! رسول اللہ کے ہاں سے وہ کلمے دہرائے گئے اور کہا: اک اور امر ہے کہ اس سے اللہ دارالسلام کے وسط آدمی کے سومرا حل عالی کر دے گا۔ ہر دو مرحلوں کے وسط کی دوری آسمان اور مٹی کی دوری کی طرح ہے۔ ہمد مکرم سائل ہوئے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کس طرح کا امر ہے؟ کہا: اللہ کی راہ کے دوران لڑائی، اللہ کی راہ کے دوران لڑائی، اللہ کی راہ کے دوران لڑائی۔“^(۳۵۴)

مراد ہے کہ ہر وہ آدمی کہ اللہ کی الوہی اسے مسلم ہو اسکا ہر حکم گوا سکو گوارا لگے کہ مکروہ، آساں لگے کہ گراں، اسکے لئے کارآمد ہو کہ کھائے والا کھرا سکے آگے سر نکائے اور احکام اسلام کا عامل ہو اور رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے اطوار

(۳۵۰) عبادہ بن صامت (۳۵۱) احمد، نسائی، حاکم (۳۵۲) درجہات (۳۵۳) ابوسعید خدری (۳۵۴) مسلم

محمودہ کی راہ کار ہر وہاں روک ٹوک والے امور سے رکا رہے وہ دارالسلام کا اہل ہوگا۔
گو اس کا عموم اللہ کی راہ کی لڑائی کو حاوی ہے مگر اولاً اسے عام رکھا اور دوم عمدہ اطلاع کے طور اسکی
اطلاع دی کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ لڑائی کا حکم اہم الاہم اور اعلیٰ عمل ہے اسی لئے اسے مکرر دہرا
کر وہ مؤکد طور مصرح ہوا۔

سہ طرح کے مسلم

اک ہمد مکرّم (۳۵۵) (اللہ اس سے سرور ہو) سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی
روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ کہا:

اس عالم کے مسلم سہ طرح کے ہوئے:

[۱] وہ لوگ کہ: اللہ اور اسکے رسول کو دل سے صاد کر کے مسلم ہوئے اور ہر طرح کے دوست

اور وہم سے دور رہے اور اللہ کی راہ کے لئے مالوں اور سروں سے لڑائی لڑی۔

[۲] اور وہ کہ اسکے سوء عمل (اور سوء کردار) سے لوگوں کے مال اور سرمائوں ہوں

[۳] اور وہ آدمی اس گھڑی کہ کسی طمع کو مائل ہو اور اللہ کے ڈر سے اس سے دور رہے (۳۵۶)

اول طرح کا گروہ وہ ہے کہ لوگوں کے لئے کارآمد ہو اور اسلام کے اعلاء کے لئے سر دھڑ
واردے۔ اور دوسرا وہ گروہ ہے کہ اگر لوگوں کے لئے ردی ہو مگر اس سے دور رہے۔ کہ کسی کو
گھانا دے اور لوگوں سے الگ ہی رہے اور کسی طمع و آس سے دور ہو، اس گروہ کی ساکھ اول
والے سے کم ہے۔ سوم وہ گروہ ہے کہ لوگوں سے گھل مل کر رہے اور کھٹکا ہے کہ لوگوں کے مال کی
طمع کرے مگر اللہ کرم سے اس گروہ کو اس سے دور رکھے۔

اس عالم کو عود کا ارماں

اک ہمد مکرّم (۳۵۷) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:
”کوئی مسلم روح کہ اسے اسکا مالک لے لے اس طرح کی ہو کہ وہ ارماں کرے کہ ادھر اس

عالم کو لوٹے گا اسے عالم اور اس کا سارا مال ملے معدوم ہے سوائے معرکہ کے دوران مرے ہوئے کے۔“ (۳۵۸)

”راوی کا کلام ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ: اللہ کی راہ (عدو کے وار سے) مروں ہم کو اس سے سوالا ڈلا ہے کہ مرے کو امصار اور گاؤں کا سارا مال ملے۔“ (۳۵۹)

معرکہ کے مرے ہوئے کے علاوہ ہر آدمی کا دل کھٹا ہوگا کہ دارالسلام کے اکرام سے محروم ہو کر اس عالم کو اسکی مکرر آمد ہو۔ ہاں معرکہ گاہ کے مرے ہوئے کو اس لمحہ کہ اسکو اسکا دارالسلام کا اکرام اور اعلیٰ محل دکھائی دے گا وہ ارباں کو بے گاہ کہ وہ اس عالم کو مکرر آئے کہ مکرر اللہ کی راہ کے دوران مر کر وہ اس سے اور اعلیٰ اکرام حاصل کر لے۔

دارالسلام کا اہل

اک اللہ والی (۳۶۰) کا عم مکرم راوی ہے کہ اسکا رسول اکرم (صلی اللہ علیہ روحہ وسلم) سے سوال ہوا کہ: دارالسلام کے وسط کس طرح کے لوگ ہوں گے؟ کہا کہ:

رسول دارالسلام کے وسط ہوگا، معرکہ کا مرا ہوا ہوگا، مولود ہوگا اور وہ حی (۳۶۱) کہ اسے در گور کر کے کوئی مار ڈالے وہ وہاں ہوگا (۳۶۲)۔

دور لا علمی کے دوران اس عہد کے لوگوں کا معمول رہا کہ عام طور سے لڑکی کو درگور کر کے کئی کو مار ڈالا کہ عار سے دور ہوں اور گدائی کے ڈر سے کئی لڑکوں کو مار ڈالا۔ اور اس طرح کا عمل حرام ہے۔ کم عمر مولود اولاد کسی مسلم کی ہو کہ کسی ملحد اور گمراہ کی وہ دارالسلام کی اہل ہے اسلئے کہ وہ معصوم ہے۔

معرکہ آراؤں کو مال کی عطا کا صلہ

ولد عمر، ولد عمرو، علی، ولد امامہ، والد درداء، عمراں (۳۶۳)، اور اس طرح کئی اور ہم (۳۶۴) رسول مکرم (صلی اللہ علیہ روحہ وسلم) سے راوی ہوئے کہ کہا کہ:

(۳۵۸) شہید (۳۵۹) نسائی (۳۶۰) حناء بنت معاویہ (۳۶۱) زندہ (۳۶۲) ابو داؤد (۳۶۳) ابن عمر، عبد اللہ بن

عمرو، ابو امامہ، ابو الدرداء، عمران بن حصین (۳۶۴) جابر بن عبد اللہ، ابو ہریرہ

”وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے لئے مال ارسال کرے اور وہ گھری رہے۔ اسکو ہر درہم کے صلہ سو کم آٹھ سو درہم کا صلہ ملے گا۔ اور وہ آدمی کہ لڑا اور اسی طرح اللہ کے سرور کے حصول کے لئے مال لٹا دے اسے ہر درہم کے صلے لاکھ کم آٹھ لاکھ درہموں کا صلہ عطا ہوگا اور کلام الہی کے اس نکرے کو کہا کہ اسکا ما حاصل ہے۔“ (۳۶۵)

”اور ہر اس آدمی کے لئے کہ اللہ کا ارادہ ہو (صلہ) اور سوا کر دے گا۔“ (۳۶۶)

آگاہی ہو کہ اگر کوئی اللہ کی راہ کے لئے رہو ہو اور اس رہروی کے دوران وہ مال لٹائے گو وہ مال اسی کے کام آئے اسکے لئے وہی صلہ ہے کہ کلام رسول سے مصرح ہوا۔ لڑائی کے صلہ کے ہمراہ مال کا صلہ دو ہرا اور سوا ہو کر ملے اور اگر دل دکھاوے سے مظہر ہو سو اللہ کا کرم لا محدود ہے لاکھوں کروڑوں کا صلہ دے اسکا رحم و کرم ہے۔

مال معرکہ (۳۶۷)

مال معرکہ ہمارے لئے حلال ہے

اک بہم مکرم (۳۶۸) راوی ہے کہ رسول الملاحم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ: ”ہم سے اول امم کے لئے مال معرکہ حرام رہا ہمارے لئے اسلئے حلال ہوا کہ ہماری کم حوصلگی اور کم مائے گی اللہ کو دکھائی دی اسلئے مال معرکہ ہمارے لئے حلال ہوا۔“ (۳۶۹)

لکھا ہے کہ اور امم کے لئے حکم رہا کہ کوئی مال معرکہ کو اک محل اکٹھا کر کے رکھ دے اگر آسمان سے آگ آ کر اسے راکھ کر دے سو معلوم ہوگا کہ وہ معرکہ اللہ کو مستم ہے اور اگر وہ مال معرکہ کہ سالم رہا ہو سو اسکی مراد ہے کہ وہ معرکہ اللہ کے ہاں مردود ہے۔ مگر ہمارے محمدی گروہ کے لئے اللہ کا احسان ہے، کہ اس حکم کو کالعدم کر کے مال معرکہ کا حصول معرکہ آراؤں کے لئے اکراماً حلال ہوا۔

(۳۶۵) والصلہ بضعاً عفا، لمن يشاء (البقرة) (۳۶۶) ابن ماجہ (۳۶۷) مال غنیمت (۳۶۸) ابو ہریرہ

(۳۶۹) بخاری، مسلم

مرے ہوئے کا مال

اک ہدم مکرم^(۴۷۰) راوی ہے کہ ہم اک معرکہ^(۴۷۱) کے سال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہمراہ لڑائی کے واسطے رواں ہوئے۔ اس لمحہ کہ عدو سے ٹکراؤ ہوا اہل اسلام کو لہجوں کی ہار ہوئی۔ مرے کو اک مسلم ملا کہ اک گمراہ سے رام ہوا ہے سو آگے ہوا۔ اور اس گمراہ کی کمر سے گدی اور کواہل^(۴۷۲) کے وسط کاری وار کر کے اسکی درع کسبور کردی اور وہ ٹوٹ گئی (گھاؤ اسکے دھڑ کو لگا) وہ لوٹ کر مرے سر حملہ آور ہوا اور ہم کو اسطرح کسا کہ مرگ کے سائے محسوس ہوئے۔ معاً اسکی روح ماڑ گئی اور مرے کو اس سے رہائی ملی۔ مکرم عمر کے ہاں مری آمد ہوئی اور اس سے کہا:

لوگوں کا حال کسطرح ہوا؟ کہا: کہ اللہ کا حکم ہے (کہ لاگو اور مکمل ہو کر رہے گا) اک دم اہل اسلام لوٹ کر مکرر حملہ آور ہوئے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد ہوئی اور کہا:

”ہر وہ آدمی کہ کسی (گمراہ) آدمی کو مار ڈالے اور اسکا کوئی گواہ ہو سو اسے اس مارے گئے آدمی کا مال اور ساماں ملے گا۔ مراد ل کہ اٹھا کہ مرے لئے گواہ کہاں؟ سو رکا رہا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تکا وہی کلام مکرر ہوا مرا وہی واہمہ رہا کہ مرے لئے کس کی گواہی ہوگی؟ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاں سے وہی کلمے مکرر دہرائے گئے۔ سو کھڑا ہوا رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سوال ہوا کہ اے ہدم! کسطرح کا معاملہ ہے؟ سو سارا معاملہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کہا۔ اک آدمی اٹھا اور کہا: اسکا کلام اٹل اور کھرا ہے۔ اور اس مرے ہوئے کا ساماں مرے ہمراہ ہے اسلئے (اے اللہ کے رسول) اسے دے دلا کر مسرور کر دو۔ ہدم اول^(۴۷۳) کہہ اٹھے۔“

”کلا، واللہ! محال ہے کہ مار ڈالے وہ ہدم اور اللہ کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس اسد کو ملا ہوا مال کسی اور کو دے دے (حالاں کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کا حامی ہو کر عدو سے لڑا ہے۔ رسول اللہ کا کلام ہوا کہ اس (ہدم اول) کا کلام اٹل ہے اس لئے وہ مال اور ساماں اس ہدم^(۴۷۴) کو دے دو! وہ آدمی آگے بھاگا اور سارا ساماں مرے حوالہ کر کے لوٹا۔“

کہا کہ:

”اس مال سے اک گل کدہ“ (۴۷۵) کو مول کر اسکا مالک ہوا۔ اور وہ اول مال رہا کہ مرے کو در عہد اسلام املاک کے طور حاصل ہوا۔“ (۴۷۶)

اس معرکہ کے دوران ہمدموں کے گام اول اکھڑ گئے۔ دراصل اس معرکہ کے دوران عسکر اسلام کا عدد اور معرکوں سے سوا اکٹھا ہوا۔ اسی لئے ہمد اس عدد کو سہارا کر کے کہہ اٹھے، کہ اس معرکہ کے دوران لامحالہ کامگار و کامراں ہوں گے۔ اللہ کے ہاں سے محدود لمحوں کے لئے ہار کا حکم ہوا کہ ہمدموں کو درس ملے کہ کامگاری کا دار و مدار اللہ کی مدد ہے عسکر کلاں ہو کہ معمولی۔ کامگاری اور ہار کا اصل محرک امداد الہی ہے۔ اس لئے اول اول محدودے ہمد ادھر ادھر ہو گئے مگر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اور دوسرے ہمد ڈٹے رہے اور آل کار معرکہ سر ہوا۔ آگاہی رہے کہ رسول الملاحم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) معرکہ کے دوران دلاوری سے ڈٹے رہے کسی اک معرکہ کے دوران گام لڑ کھڑائے ہوں محال ہے۔ اس راوی ہمد کے مکرم عمر سے سوال، کہ لوگوں کا حال کس طرح ہوا؟ سے دو طرح کی مراد کا امکاں ہے۔

[۱] کہ لوگ کس لئے ہار گئے؟ عمر مکرم کا کلام ہوا کہ: اللہ کا حکم اسی طرح کا ہوا اور اللہ کے حکم کے آگے کس کا دم ہے کہ سراٹھا سکے۔

[۲] در حال ہار اسلام کا معاملہ کس طرح کا ہوگا؟ مکرم عمر کا کلام ہوا کہ اللہ کا حکم ہی حاوی ہو کر رہے گا۔ مراد ہے کہ مال کارمگاری اہل اسلام ہی کو ملے گی۔

مرے ہوئے کا ساماں ہر حال اسکو ملے گا کہ اسے مار ڈالا ہو، کہ اسی حال اس کو ملے گا کہ سالار اسکا اعلان کر دے؟

امام مالک اور امام احمد کی رائے ہے ہر حال اسکو ملے گا اور امام الائمہ اور امام مصر امام محمد کی رائے ہے کہ اسی حال اسکو ملے گا کہ حاکم اسکا اعلان کر دے۔

سوار کا حصہ

ولد عمر^(۳۷۷) سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے سوار کو سہ حصہ ملے اک حصہ اسکا اور دو حصے اسکے گھوڑے کے^(۳۷۸)۔ رسول اللہ کے ولد عم^(۳۷۹)، امام محمد^(۳۸۰)، امام مالک، امام مصر، امام محمد مع ہمراہی^(۳۸۱)، امام احمد اور اسی طرح اور اہل علم (رحمہم اللہ) کی رائے وہی ہے کہ ولد عمر کے کلام سے مصرح ہوئی۔ مگر داماد رسول مکرم علی کرمہ اللہ اور امام الائمہ^(۳۸۲) کا مسلک ہے کہ سوار کو دو حصہ عطا ہوں گے اسلئے کہ کئی اک ہمدوں سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے سوار کو دو حصہ ملے اور ولد عمر سے مروی کلام کا حل اس طرح ہوگا کہ امکان ہے:

کہ اک حصہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے سوا اکرام کے طور ملا ہو۔ اگر کوئی ادراک سے کام لے سوا سے معلوم ہوگا کہ آدمی کا اک حصہ ہے اس لئے اسی طرح گھوڑے کا اک حصہ ہو۔ آدمی کو اک حصہ ملے اور گھوڑے کو دو حصہ ملے ادراک کے الٹ ہے۔ اسلئے کہ آدمی اولیٰ ہے گھوڑے سے اور گھوڑا آدمی سے ہٹ کر لڑائی لڑے محال ہے۔ اصل معرکہ آراء آدمی ہی ہے اس لئے حصہ سوم وہی ہے اس لئے امام الائمہ کے ہاں عائد دو ہی حصے ہوں گے اور اس سے سوا اکرام کے طور ہوگا کہ حوصلہ سوا ہو۔

مملوک اور مال معرکہ

اک اللہ والے^(۳۸۳) سے مروی ہے کہ: حروری گروہ^(۳۸۴) کا سردار^(۳۸۵) اک مراسلہ لکھ کر رسول اللہ کے ولد عم^(۳۸۶) سے سائل ہوا کہ: اگر مملوک اور گھروالی سے ہر اک اس گھڑی آئے کہ مال معرکہ حصے حصے ہو رہا ہو سو اس سے ہر دو کو حصہ ملے گا؟ ولد عم رسول کا اس راوی کو حکم ہوا کہ لکھو کہ ہر دو کسی طے کردہ حصہ سے محروم ہوں گے مگر ہر اک کو (امام) کم و بوا عطا کر دے۔

(۳۷۷) ابن عمر (۳۷۸) صحیحین (۳۷۹) ابن عباس (۳۸۰) ابن سیرین (۳۸۱) صاحبین امام محمد اور امام

ابو یوسف (۳۸۲) امام ابو حنیفہ (۳۸۳) یزید بن ہریر (۳۸۴) خوارج (۳۸۵) نجدة (۳۸۶) ابن عباس

کسی کو حصہ سے سوا ملے

”ولد عمر^(۳۸۷) سے مروی ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا گاہے گاہے معمول رہا کہ وہ گروہ کہ عام عسکر سے اول ہی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم سے رواں ہوا۔ اسے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاں سے عام عسکر سے ہٹ کر سوا حصہ عطا ہوا۔“^(۳۸۸)

امام اور سالار کے لئے روا ہے کہ وہ لوگوں کو اکساہٹ اور حوصلہ کے لئے حصہ سے سوا مال معرکہ سے عطا کرے۔

اہل اسلام کا مال گمراہوں کو ملے

”ولد عمر^(۳۸۹) کا کلام ہے کہ مرا اک گھوڑا گمراہوں کے ملک دوڑا۔ عدو کو وہ ملا (وہ اسے گمراہ لے گئے) ادھر اہل اسلام اہل الحاد سے معرکہ کر کے حاوی ہو گئے، اس طرح وہ گھوڑا مرے کو عطا ہوا۔“

محررہ روئے اور رسول اللہ کے دور کی ہے۔ اک اور کلام راوی کا ہے کہ:
”اسکا اک مملوک دوڑ کر اہل روم سے آ ملا اس لمحہ کہ اہل اسلام روم کو حاوی ہوئے سو رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ورے مصمام الہی^(۳۹۰) وہ مملوک مرے کو عطا کر گئے۔“^(۳۹۱)

لجہ اگر اہل اسلام کے مال کو حاوی اور مسلط ہوں اور حالاً وہ مال اہل الحاد سے ادھر ہی ہو سو اس مال کے مالک علی حالہ مسلم ہی ہوں گے۔ گمراہ ملک سے محروم ہوں گے اور اسی دوران اگر اہل اسلام کو وہ مال ملے سوا سی کو ملے گا کہ اسکا مالک رہا، مگر اگر وہ مال گمراہ اسے دوسرے ملک لے گئے۔ سو دریاں حال وہ اسکے مالک ہو گئے، اگر وہ مال اس حال اہل اسلام کو اہل الحاد کے ملک سے حاصل ہو سود و طرح کا حال ہوگا۔

[۱] کہ علی حالہ سالم ہو۔ اس گھڑی اگر سارے مسلم آمادہ ہوں اس مسلم کو وہ مال کسی صلہ سے ہٹ کر حاکم دے دے در حال دگر وہ اس مال کو مول دے کر لے لے۔

[۲] وہ مال جسے جسے ہو کر ہر اک کو ملا ہو در آں حال وہ مسلم اسکا مالک ہوا۔ مالک اول اگر ارادہ کرے کہ وہ مال اسے ملے سو وہ مول دے کر اس سے لے لے۔

محررہ کلام عام علماء کی رائے ہے اور کلام رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے مؤکد ہے اور وہی امام الائمہ والد حماد (رحمہ اللہ) کی رائے ہے۔

مگر امام مصر امام محمدؒ کے ہاں مال سالم ہو، کہ جسے جسے ہوا۔ ہر حال مالک اول کو ملے گا اس لئے کہ ملحد اہل اسلام کے مال کے مالک ہوں محال ہے۔ عام اہل علم کی رائے کلام اللہ کے اس نکتے سے مدلل ہے۔

” (وہ مال کہ گمراہوں سے ملا) گداؤں اور (ملک و گھروں سے) وداع ہوئے لوگوں کے لئے ہے کہ وہ گھروں اور مالوں سے الگ کر ڈالے گئے (۳۹۲)۔

ادھر وہ اہل اسلام گدا کہلائے گئے معلوم ہوا کہ وہ اس مال کی ملک سے محروم ہو گئے اگر گمراہوں کی ملک معدوم ہو سو اہل اسلام گدا کس طرح ہوں گے؟ وہ اسی لئے گدا ہوئے کہ اہل اسلام اسکی ملک سے محروم ہو گئے اور ملحد اس مال کے مالک ہو گئے۔

مملوک اگر گمراہوں کے ملک در آئے اور گمراہوں کو وہ ملے سو اسکا حکم امام الائمہؒ کے ہاں الگ ہے امام الائمہؒ کی رائے ہے کہ وہ علی حالہ مسلم کی ملک رہے گا، ملحد اسکی ملک سے محروم ہوں گے امام محمدؒ مع ہم راہی (۳۹۳) کے اور امام مالکؒ کا مسلک ہے کہ وہ اس مملوک کے مالک ہوں گے۔ ولد عمر کے کلام سے معلوم ہو رہا ہے کہ وہ اسکی ملک سے محروم ہوں گے امام الائمہؒ کی رائے اسی سے مؤکد و مدلل ہے۔

ٹھگی کا صلہ آگ

مکرم ولد عمرو (۳۹۴) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ساماں کا اک رکھوالا کہ اسکا اسم ”کرکرہ“ ہوا مرا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ:

(۳۹۲) للفقراء الذين اخروا عن ديارهم واموالهم (الحسن) (۳۹۳) امام ابو یوسفؒ (۳۹۴) عبد اللہ بن عمروؒ

”وہ آلام کدہ معادرواں ہوا۔ لوگ گئے کہ اصل حال معلوم ہو وہاں لوگوں کو اک دھاری دار رواہی کی کر کرہ اسے مال معرکہ سے اڑا کر رکھے ہوئے ہے۔“

معلوم ہوا کہ گو کسی کا سطحی حال گواہ ہو کہ وہ عمدہ آدمی ہے مگر دل کا حال اللہ کو معلوم ہے اور مال معرکہ سے ٹھگی اک اہم عمل سوء ہے اسکا صلہ دار الالم ہی ہے گو اس مال سے کوئی معمولی سی ٹھگی کرے مگر اسکا ہول والا صلہ ملکر رہے گا۔ اسی لئے وہ آدمی کہ مدام رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا مددگار رہا مگر وہ عمل اسے آگ سے رہائی دلا دے، وہ اس سے محروم رہا اس ٹھگی کے واسطے سے۔

مال معرکہ اللہ کا اکرام ہے

والد امامہ صدی^(۳۹۵) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہے کہ کہا: ”اللہ کے ہاں سے مرے کو اور رسولوں سے سوا اکرام عطا ہوا ہے، اور ہمارے لئے مال معرکہ (اللہ کے ہاں سے) حلال ہوا ہے۔“^(۳۹۶)

اور امم کے لئے مال معرکہ حرام رہا حکم رہا کہ آسمان سے آگ آئی گی اور اسے راکھ کر دے گی مگر وہ اس مال سے دور ہوں گے اس لئے معمول رہا کہ معرکہ سے حاصل کردہ مال کو وہ لوگ اکٹھا کر کے رکھ کر اس سے ہٹ کر رہے اور اسی دوراں آسمان کی آگ آ کر سنگ کر اسے راکھ کر کے وہ آگ لوٹ گئی۔ مگر رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے واسطے سے ہمارے لئے اللہ کا کرم ہوا کہ مال معرکہ حلال ہوا۔ اور حکم ہوا کہ اللہ در رسول کا حصہ ہٹا کر اسے حصے حصے کر کے لے لو۔

مرے ہوئے محمد کا مال واسلحہ

اک ہدم مکرم^(۳۹۷) کا کلام ہے کہ اک لڑائی^(۳۹۸) کے دوراں رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اعلان ہوا کہ:

”ہر وہ آدمی کہ کسی ملحد و گمراہ کو مار ڈالے اسے اسکا ساماں ملے گا۔ اس لڑائی کے دوران مکرم والد طلحہ^(۴۹۹) کے حملوں سے اٹھارہ اور دو گمراہ مارے گئے اور ساروں کا اسلحہ اور ساماں اسکو حاصل ہوا۔“^(۵۰۰)

آگے معلوم ہوا ہے کہ مارے گئے گمراہ کا ساماں اس مسلم کو حاصل ہوگا کہ اسے مار ڈالے اور وہ مال اور ساماں مال معرکہ کے علاوہ ہوگا۔ اور وہ حاکم کے اعلان سے اکرام و احسان کے طور سے ملے گا کہ لوگوں کا حوصلہ سوا ہوا اور وہ دلاوری سے لڑائی کے لئے آمادہ ہوں۔

ملحدوں کے سردار کی صمصام

اک ہدم مکرم^(۵۰۱) کا کلام ہے کہ:

”معرکہ اولیٰ^(۵۰۲) کے دوران رسول اللہ کے ہاں سے (گمراہوں کے سردار) والد حکم عمر و^(۵۰۳) کی صمصام اکرام کے طور سے عطا ہوئی اس ہدم کے وار سے اس ملحد کا سر دھڑ سے الگ ہوا۔“^(۵۰۴)

وہ سردار اولاد و کم عمر مددگار ہدموں^(۵۰۵) کی دار سے گھائل ہوا۔ اسکے الوداعی لمحوں کے دوران اس کلام کے راوی آئے اور اسکے سر کو دھڑ سے کاٹ کر اسکی صمصام کے مال معرکہ کے حصہ کے علاوہ اہل ہوئے۔

مال معرکہ سے ٹھگلی کا صلہ

اک اہل علم^(۵۰۶) راوی ہے کہ اک لڑائی^(۵۰۷) کے دوران رسول اللہ کے

اک ہدم کو مرگ آئی۔ رسول اللہ کو اسکی اطلاع دی گئی سو کہا:

”اس ہمراہی کے لئے دعا والی صلوٰہ^(۵۰۸) ادا کر لو! (مراد ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس صلاہ سے رکے ہوئے ہوں گے) اس کلام کو مسوع کر کے لوگوں کے کھنڈے دگرگوں ہوئے (اس لئے کہ وہ لاعلم رہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم)

(۴۹۹) ابو طلحہ^(۵۰۰) حاکم، دارمی^(۵۰۱) عبد اللہ بن مس^(۵۰۲) بدر^(۵۰۳) ابو جہل^(۵۰۴) ابو داؤد^(۵۰۵)

معاذ بن عمرو، اور معاذ بن عفران انصاری^(۵۰۶) یزید بن خالد^(۵۰۷) جنگ خیبر^(۵۰۸) نماز جنازہ

کس لئے اسکی صلہ سے مکر گئے؟) رسول اللہ کا کلام ہوا کہ: اس ہمرائی سے مال معرکہ سے ٹھگی صادر ہوئی (وہ معرکہ سے مال لے اڑا ہے) ہمدموں کا کلام ہے کہ: وہ اسکے سامان کی ٹوہ کے لئے لگے۔ ثنول کر معلوم ہوا کہ موسوی گروہ (۵۰۹) (سے لڑائی کے دوران حاصل کردہ) ہاروں سے اک ہار ملا کہ اسکی اصلی مول دو درہم سے کم ہی کی رہی ہوگی۔ (۵۱۰)۔

معلوم ہوا کہ مال معرکہ سے ٹھگی اللہ اور اسکے رسول کو مکروہ ہے اس لئے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس سے روٹھے رہے حالاں کہ اللہ کا رسول سارے عالموں کے لئے اللہ کا رحم اور کرم ہے۔ اسی طرح کا حکم سارے اموال کا ہے کہ لوگ حصہ دار ہوں۔ رائی کے مساوی حرام سارے صالح اعمال کو رائی گاہوں کر دے گا اور حاوی ہو کر دائی الم کا اہل کر دے گا۔ ہم کو اللہ اس سے دور رکھے۔

مال معرکہ کے ٹھگ کے لئے آگ

مکرم ولد عمرو (۵۱۱) سے مروی ہے کہ:

رسول اللہ اور ہمد ووالی اول، ووالی دوم مکرم عمر کے ہاں (معمول رہا کہ) مال معرکہ کے ٹھگ کے مال اور سامان کو آگ لگا کر راکھ کر کے اسکی ٹھکانی کی (۵۱۲)۔

امام احمد اور کئی اک اور اہل علم کی رائے ہے اس طرح کے ٹھگ کے مال کو آگ دکھا کر سلگا دو! سوائے کلام الہی اور روح والی سواری کے، اور اسی طرح وہ مال معرکہ کہ اسے لوٹا ہے۔ اسلئے کہ وہ معرکہ آراؤں کا ہے۔

اگر اس ٹھگ کے ہاں سے وہ ہلاک ہوا ہو سو اس سے اسکی مول وصول ہوگی۔

اک اور امام (۵۱۳) کی رائے ہے کہ اسکے سامان کو آگ لگا کر ہلاک کر دے مگر اسکی

سواری، دراہم، اسکے حلقے اور اسلحہ آگ سے دور رہے گا۔ مگر امام الائمہ، امام مصر، امام محمد، اور امام مالک کے ہاں اسکا سامان آگ سے دور رہے گا۔ کلام ولد عمرو وحمول ہو گا دھمکی کو۔

اسلئے کہ اور کئی کلامہائے رسول درآں سلسلہ وارد ہوئے اور کئی طرح کی دھمکی دی مگر آگ کے حکم سے ہر اک عاری رہا۔ معلوم ہوا کہ اس کلام ولد عمرو سے وہی دھمکی کے طور مراد ہے کہ ہر آدمی اس سے ڈر کر رہے۔

ٹھگ کی ٹھگی کو کوئی ڈھک دے

مکرم سمرہ^(۵۱۳) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کئی کئی گھڑی کلام رہا کہ:
”ہر وہ آدمی کہ مال معرکہ کے ٹھگ کی ٹھگی کو آڑ سے ڈھک دے (کہ لوگ لاعلم ہوں) اس ٹھگ کی طرح عاصی ہوگا“^(۵۱۵)

اگر کوئی لوگوں کے عام مال کو لوٹ کر لے لے سو ہر اک کو عائد ہے کہ اسکی راہ روکے۔ اس کے لئے اگر مساحہ اور رواداری سے کام لے گا عاصی ہوگا ہاں اسکا مال ہو سودر آں حال اسکے لئے رواداری روا ہوگی۔

مال معرکہ کی سوداگری

اک ہمد مکرم^(۵۱۶) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے مال بمعرکہ کی سوداگری کی روک ٹوک لگا دی گئی ہے الا آں کہ وہ حصے حصے ہو کر ہر اک کو اسکا حصہ ملے^(۵۱۷)۔

اس گھڑی کہ مال معرکہ حصے حصے ہواں سے ادھر ہی ادھر اگر کوئی اسکا سودا کرے گا وہ اسکے لئے حرام ہے اس لئے کہ وہ اسکا مالک کہاں؟ سارے لوگ ملکر اسکے مالک ہوئے اور کسی اک کا حصہ لامعلوم ہے اور آدمی کے لئے کسی اور کے مال کا سودا کس طرح روا ہے؟

امام دارمی مکرم والد امامہ سے راوی ہے کہ:

”رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے روک ٹوک تھی ہے کہ کوئی آدمی کہ اسکا مال معرکہ سے حصہ ہو اور وہ اسکا سودا کر کے کسی کو دے اس سے ادھر ہی ادھر کہ وہ حصے حصے ہوا ہو“

معمولی سے ٹھگی کا صلہ

اک ہمد مکرّم^(۵۱۸) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ:
 ”اگر سوئی دھاگہ بنی ہو سوا سے لوٹا دو اور مال معرکہ کی ٹھگی (اور لوٹ) سے دور رہا سوائے
 کہ وہ کام معاد کو اس ٹھگ کے لئے رسوائی کا محرک ہوگا“^(۵۱۹)

کوئی آدمی حرام کی راہ سے اک معمولی مال لے کہ اس عالم کے کسی معمولی کام کے لئے
 وہ کار آمد ہو اور اسکے صلے معاد کی دائمی رسوائی مول لے آگئی وادراک سے محروم آدمی ہی کا
 کام ہے۔ مال اسی کو لوٹا دے کہ اسکا اہل ہو مال معرکہ سارے معرکہ آراؤں کا مال ہے۔
 اس سے سوئی ہی کی طرح کوئی معمولی ساماں اگر کوئی لے گا سو وہ ٹھگ اور عاصی ہوگا اور
 معاد کو رسوا ہوگا۔

کوئی مال معرکہ دھڑلے سے لے

اک ہمد مکرّم^(۵۲۰) راوی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:
 ”وہ آدمی کہ اللہ اور معاد کو دل سے صاد کرے وہ اس سے دور رہے کہ مال معرکہ سے (کسی
 روح والے مال) کو سوار ہو کر اسکی سواری کرے اور اس گھڑی کہ وہ سواری ہلکی اور کامل ہو
 اسے لوٹا دے۔ اور وہ آدمی کہ اللہ اور معاد کو دل سے صاد کر رہا ہو وہ اس سے دور رہے کہ
 اہل اسلام کے مال معرکہ سے کوئی حلقہ^(۵۲۱) لے کر اس سے کام لے اور اس لمحہ کہ وہ ردی
 ہوا سے لوٹا کر رکھ دے“^(۵۲۲)

اگر آدمی کو کوئی مال اور سواری لامحالہ درکار ہو اور امام و حاکم کا حکم اور اسکی آمادگی ہو سوائے لئے
 روا ہوگا کہ وہ اس مال، حلقے اور سواری سے کام لے۔ مگر اس سے ہٹ کر دھڑلے سے اگر مال
 اور سواری لے کر اس سے کام لے لے کر اس کو ردی کر دے اور ردی کر کے اسکو لوٹا دے اس
 طرح کا کام اک عمل سوء اور حرام ہے۔

صلح (۵۳۳)

مال صلح سے مراد وہ مال ہے کہ گمراہوں سے لڑائی سے ہٹ کر حاصل ہوا سکے دو اور دوسرے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے لئے رہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا معمول رہا اس مال صلح سے حاصل دو اور دوسروں کو آل و اہل، عساکر، اور مہماں لوگوں کے اکرام اور اسکے علاوہ اور کاموں کے لئے اسے رکھا اور دو اور دوسروں کے علاوہ اک حصہ رہے گا کہ وہ سارے لوگوں کو حصہ حصہ ہو کر ملے گا۔

مگر اس گھڑی سے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس عالم سے گئے حالاً مال صلح کے مسئلہ کے لئے اہل علم الگ الگ آراء کے حامل ہوئے۔

امام احمدؒ کی عام اور مصرح رائے ہے کہ وہ سارا کا سارا اہل اسلام کے کام آئے گا اور حاکم اس سے دور رہے گا کہ کوئی حصہ (۵۳۴) اس سے وصول کرے اور اسی طرح کی رائے امام الائمہ اور اسکے گروہ کی ہے۔

علامہ ولد الھمامؒ کا کہا ہے: کہ لڑائی سے ہٹ کر حاصل کردہ مال اہل اسلام کو ملے گا وہ محصول کی طرح اہل اسلام کے لئے درکار امور کے حل کے لئے ہوگا سرحدوں کی رکھوالی، سڑکوں کی اصلاح اور اس طرح کے اور کاموں کے لئے ہوگا۔ امام مصر امام محمدؒ کا مسلک ہے کہ اہل اسلام کی دھاک اور ڈر سے کوئی مال ملحدوں سے لڑائی سے ہٹ کر حاصل ہو اور اسی طرح وہ مال ملحدوں کے سرو مال کی رکھوالی کے صلہ وصول ہو۔ اسکے دو اور حصے کر کے اس سے اک حصہ (۵۳۵) حاکم لے گا۔ اور وہ مال کہ اہل اسلام کی دھاک اور ڈر سے ہٹ کر حاصل ہو محصول کی طرح، اور اسی طرح مال سوداگری کا، اور اس آدمی کا مال کہ وہ کسی والی اور محرم سے محروم ہو سو اس طرح کے مال کے لئے اک رائے امام مصر کی ہے کہ: وہ سارا کا سارا اہل اسلام کا ہے۔ حاکم اس سے دور ہوگا کہ وہ دو اور حصے کر کے اک حصہ لے اور اسی طرح کی رائے امام مالکؒ کی ہے اور امام مصر کی دوسری رائے ہے کہ حاکم دو اور حصے کر کے اک حصہ اس سے لے گا۔

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا دائرہ کار

ہمد مکرم مالک ولد اوس^(۵۲۶) کا کلام ہے کہ:

”اللہ کے ہاں اسکے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اس مال صلح کے لئے اک معبود دائرہ کار^(۵۲۷) ملا ہے کہ کوئی اور اس سے محروم ہے۔ وہ ہمد اس کلام کو کہہ کر کلام الہی کے اک ٹکڑے کو ادا کر گئے کہ: اسکا حاصل اس طرح ہے

”وہ مال کہ اللہ رسول کو (لڑائی سے ہٹ کر) دوسرے گاؤں والوں سے ولایت سے سو وہ اللہ ہی کے لئے ہے اور اسکے رسول اور (رسول کے) محارم، اور والد سے محروم لڑکوں اور گداؤں اور ہر دوں کے لئے ہے“^(۵۲۸)۔

اس لئے مال صلح کے وہ مال رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) ہی کے لئے رہے اور رسول اللہ کا معمول رہا کہ اس سے گھر والوں کے امور کے لئے اک سال کے اکل و طعام کے لئے درکار مال لے کر اسکے علاوہ مال کو لوگوں کے امور کے لئے رکھا^(۵۲۹)۔

رسول اللہ کے دور کے علاوہ اور ادوار کا حکم کس طرح کا ہے اور حال مال صلح کہاں کام آئے گا؟ کئی اک اہل علم کا کلام ہے کہ حاکم اور والی کو اسکا دائرہ کار حاصل ہے کہ وہ اسے لگائے۔ امام مصریٰ امام محمد سے دو طرح کی رائے مروی ہے۔

[۱] معرکہ آراؤں کے لئے ہے۔

[۲] عام اہل اسلام کے امور کے لئے ہے اولاً معرکہ آراؤں کے لئے کام آئے گا دوسرے مرحلے کے دوران دوسرے کاموں کے لئے ہوگا اور اہم کام دوسرے امور سے آگے ہوگا۔

مال صلح کے دو اور حصے ہوں گے؟ کئی اہل علم کا کہا ہے کہ اسکے حصے ہوں گے اور مال معرکہ سے اک حصہ کے اہل لوگوں کو مال صلح کا اک حصہ ملے گا۔ اور اسکے علاوہ دو اور دو حصے معرکہ آراؤں اور مسلمانوں کے کام کے لئے ہوں گے مگر عام اہل علم کی رائے ہے کہ حاکم اس سے دور رہے گا کہ مال صلح کے حصے کرے اور مال صلح سارے اہل اسلام کا ہے۔ والی دوم مکرم

(۵۲۶) مالک بن الحنفیہ (۵۲۷) خصوصی اختیار (۵۲۸) ما اداء اللہ علی رسولہ من اہل القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل (المحشر) (۵۲۹) بخاری، مسلم

عمر کا کلام ہوا کہا کہ:

”مال صلح عالم اسلام کے ہر مسلم کا ہے سوائے مملوکوں کے کہ مملوک اس مال سے محروم ہوں گے۔“

دو لھے^(۵۳۰) کو دو ہرا ملے گا

ہمد مکرّم ولد مالک^(۵۳۱) کرمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

”رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا معمول رہا کہ ہر اس گھڑی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں اموال صلح کی آمد ہوئی (گھروالوں کے اکل و طعام کے لئے درکار مال کے علاوہ) اسے اسی لمحہ لوگوں کو عطا کر گئے اسی سلسلہ دو لھے کو دو حصے اور عام آدمی کو اک حصہ ملا۔ راوی کا کلام ہے کہ وہ مدعو ہوا، سوائے دو حصے ملے اس لئے کہ وہ گھروالی اور آل و اہل والا رہا۔ اور مکرّم عمار مدعو ہوئے سوائے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے اک ہی حصہ عطا ہوا“^(۵۳۲)

مکرّم عمار آل و اہل سے محروم رہے اس لئے اک حصہ عطا ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گھر والی مال صلح کی اہل ہوگی۔

مال صلح اول کس کو ملے گا؟

مکرّم ولد عمر^(۵۳۳) کا کلام ہے کہ:

”ہر اس گھڑی کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو مال صلح موصول ہوا سارے لوگوں سے اول محروم کو عطا ہوا“^(۵۳۴)

محروم سے مراد کئی اہل علم کے ہاں رہا کردہ مملوک ہوں گے اس لئے کہ الگ سے اس طرح کے مملوکوں کا احصاء کہاں؟ وہ مملوکوں ہی سے معدود ہوں گے اور کئی اہل علم کے ہاں اس سے مراد وہ مملوک ہے کہ مالک اس سے کہہ دے کہ ملے کردہ مال لا! رہائی حاصل کر لو گے۔ کئی اک اور اہل علم کی رائے ہے کہ اس سے مراد وہ گروہ ہے کہ اللہ کے احکام کے عمل کے لئے لوگوں سے الگ اور علاحدہ رہے۔

مال صلح کے اہل

اہل اسلام کی لاڈلی ماں ^(۵۳۵) سے مروی ہے کہ:

”رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں اک مالدار آدمی لعل و گوہر سے مملوکا صترہ ^(۵۳۶) لے آئے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے وہ مسلمانوں اور مملوکاؤں کو حصے حصے ہو کر عطا ہوا۔ اور اہل اسلام کی اسی والدہ سے مروی ہے کہ مرے والد کے ہاں سے مال صلح سے مملوک، اور وہ مملوک کہ اسکی رہائی مال کی ادائیگی سے لٹکی ہوئی ہو ^(۵۳۷) اور احرار سے ہر اک کو وہ مال کہ اسکے لئے درکار ہو عطا ہوا۔“ ^(۵۳۸)

لڑائی اور داعی کی صدا

آگاہی ہو کہ ہر آدمی کا موڈ اور اسکی اصل الگ الگ ہے۔ کسی کے لئے اللہ کے ہاں سے وحی آئی اور کسی کے لئے لوہا۔ حالاں کہ اگر اک لاکھ داعی ملکر مصر ہوں کہ مٹھاس سے مملو صدا سے کسی ردی رسم کو مٹا کر کامگار ہوں۔ ہر اک داعی کی سعی دھری کی دھری رہے گی مگر اک سرکاری حکم اس رسم کو اک لمحہ کے دوران مٹا دے گا داعی کی صدا گونگا رہے مگر کسی ہٹ دھرم کے لئے کارگر ہو محال ہے۔

اک وسوسہ کہ لڑائی عدواں ہے

اس عالم کا مسلمہ اصول ہے کہ کسی ملک کے حاکم سے روگرداں گروہ مرگ کا اہل ہے۔ سو وہی اصول اگر اللہ و رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے روگرداں گروہ کے لئے ہو سو وہ محل کلام کس لئے؟ حالاں کہ اللہ کی سرکار کامل سرکار ہے اس لئے کہ وہ ہی مالک، کردگار، صد اور مصور ہے۔ اسی کے ارادہ سے عالم مولود ہوا۔ اور اس عالم کے ہر اک حاکم کی سرکار ادھوری ہے سو درآں حال اللہ و رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے روگرداں گروہ کے اعدا کو کوئی کس طرح سے معمولی کہے گا؟ اگر عام حاکم سے روگرداں گروہ کا اعدا اہم اور عدل ہے سو اللہ و رسول

(۵۳۵) عائشہ صدیقہؓ (۵۳۶) قتیبی (۵۳۷) مکاتب غلام جس سے مالک بدل کتابت کی شرط لگا دے (۵۳۸) ابوداؤد

سے روگرداں گروہ کا اعدام اہم الاہم اور لامحالہ عدل ہے۔ حکام عالم سے اگر کوئی روگرداں گروہ کے عساکر سے حملہ کر کے معدوم کر دے اور کسی کو محصور کر دے اور مال و سامان کو لوٹ لے اور اس مال کو سرکار کے حامی لوگوں اور عساکر کو اکراما احساں کے طور عطا کر دے وہ سرکار کے لئے روا ہو مگر اس مالک المملوک سے روگرداں گروہ سے لڑائی، اسکا احصار اور اس گروہ کی مملوکی اور اسکے مال و سامان کا حصول محل سوال ہو کہاں کا عدل ہے؟ لڑائی کے دورانِ عدو کے سر و دھڑ کا گھاٹا اک سائس^(۵۳۹) کے لئے اہم اور عسکری گڑ کا کمال ہے۔ اسی طرح عدو کی عسکری اور مالی ساکھ سے اسکی محرومی عسکری گڑ کا کمال ہی ہے۔ وہ اگر گورے اور سولی والا ملل اعداء کی مالی ساکھ کو کھوکھلا کر کے اسکا ہولڈ وہ حاصل کر کے مسرور ہوں۔ وہ گھاگ اور وہ گڑ عسکری کمال کہلائے۔ مگر اگر اسلام اللہ سے روگرداں گروہ کو مالی ساکھ سے محروم کرے، وہ لوٹ مار اور عداوت کہلائے۔ اگر لڑائی کے دورانِ عدو کی مرگ روا ہے سو اسکے مال کے لئے او دھم کس لئے ہے؟

حکام عالم کا مرام لڑائی سے سراسر وہی ہے کہ ملک کی حدود سوا ہوں مگر رسل کرام (علی رحمہم السلام) کا مرام اور مدعا لڑائی اور معرکہ آرائی سے اعلاء کلمہ الہی ہے اور اسلئے کہ احکام الہی کو علو حاصل رہے اور اللہ کی سرکار ہو اور رسوا گروہ اس سے دور رہے کہ مالک المملک کے احکام کا ٹھٹھا اڑائے۔ اللہ کے لاڈ لے رسول مکرم داؤد اور اسکے لڑکے^(۵۴۰) اور مکرم موسیٰ اور اسی طرح اور رسولوں کی^(۵۴۱) معرکہ آرائی اسی عالی مرام کے لئے رہی اور مکرم روح اللہ^(۵۴۲) کی معاد سے ادھر لڑائی اسی مرام کے لئے مہامکار و کلاں ملع کار^(۵۴۳) اور اسکے عسکر سے ہوگی اور اس لڑائی کی اطلاع اسی روح اللہ کے اک حواری^(۵۴۴) کے الہام سے اور اس روح اللہ کے وحی والے رسالہ^(۵۴۵) سے لگے ہوئے اک مراسلہ^(۵۴۶) سے مصرح ہے۔

(۵۳۹) سیاست کار (۵۴۰) سلیمان (۵۴۱) یوشع بن نون وغیرہ (۵۴۲) عیسیٰ (۵۴۳) دجال لغ (۵۴۴) یوحنا کے

کاشفات (۵۴۵) انجیل (۵۴۶) پولس کا دوسرا خط تہملکیوں کے نام

معرکہ آرائی کے مرام (۵۳۷)

اک دوسوہ ہے کہ: اسلام کے معرکہ آرائی کے حکم سے لہو کا اک در کھلا۔ اسکا صل اس طرح ہے کہ معرکہ آرائی کا عمل دگر رسل کرام (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مسلسل رواں آرہا ہے۔ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دور ہی سے معرکہ آرائی عائد ہوئی ہو سراسر وہم ہے اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اسی طرح سارے رسولوں کا لائحہ عمل لڑائی سے اک ہی رہا کہ اسلام کے محوروں، گہواروں اور صوامع اور اللہ کے گھروں کی رکھوالی ہو۔ والا اگر لڑائی کا حکم کا لعدم ہو سو کسی کے لئے محال ہو کہ اللہ کا اسم بے، سارے اللہ کے گھر مسمار ہوں مگر اول دور ہی سے اللہ کا طور محمود رہا کہ اہل اسلام کو لڑائی کا حکم ملا کہ مردودوں کی لوٹ مار، لاعدلی اور مکر کی راہ مسدود ہو۔

اور اس (۵۳۸) عالم کے سرکار کی لگام اس گروہ کو حاصل ہو کہ وہ اسکا حکم لاگو کرے اور دل و مال سے اسکے احکام کا عامل ہو اسی کے آگے سر نکائے اور صلاہ ادا کرے اور عائد مال (۵۳۹) دے۔ دوسرے کو صالح کاموں کا حکم اور امر کرے اور عملدرآمد کروائے اور مکروہ کاموں کی راہ روکے۔

اسی طرح کے کاموں کے لئے معرکہ آرائی روا کر دی گئی ہے۔ وہی اسکا اصلی مال و مرام ہے کہ اول دور کے گمراہ حکمران سرکار کی اکثر سے لہو اور مہمل امور کے لئے سرگرداں رہے۔ اور اس عالم کی ٹھانڈھ کو مجبور کر کے اللہ کے احکام اور لوگوں کی رکھوالی اور معاد سے لاعلم رہے اور اس عالم کے معدود لمحوں کی عملداری اور سرکار کے گروہی وہ اور دلدادہ ہو گئے۔ اور مادی دمک کے لٹو ہو گئے۔

مگر اس گروہ کی سرکار کو معدوم کر کے وہ گروہ کہ اس عالم کی سرداری کا معرکہ کی کامگاری سے اور اللہ کی مدد سے اہل ہوا، وہ سرو مال سے اللہ کے احکام کا مصمم عامل ہو گا لوگوں کو اللہ کی راہ کے لئے لگائے گا۔ الحاصل وہ گروہ کامل و مکمل ہو گا ہی اسی طرح دوسروں کے لئے مکمل

(۵۳۷) مقاصد (۵۳۸) الذین ان مکنسہم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف

ونہوا عن المنکر (الحج) (۵۳۹) زکوٰۃ

ہوگا۔ وہ گروہ راہ ہڈی کا راہی ہوگا ہی مگر اس طرح دوسروں کو اس راہ کا راہی کرے گا۔ اس طرح کے سارے مدائح کے والی اول و دوم و سوم اور مکرم علی^(۵۵۰) مگر مہم اللہ علی الکمال مالک رہے۔ اسی لئے داماد رسول والئی سوم^(۵۵۱) کا کلام ہے کہ: اس کلام الہی کے نکلے^(۵۵۲) سے اللہ کے ہاں سے اس گروہ^(۵۵۳) کو سرکار کی عطاء سے ادھر ہی اولاً اسکی مدح ہوئی کہ وہ گروہ حکمران ہو کر اس طرح ہوگا۔

اک لڑا کو کا مال

ہمارے لکھے گئے کلام سے معلوم ہوا کہ اسلام کی رو سے وہی لڑائی اسلامی ہے کہ اس سے مرام مسطورہ امور ہوں اگر کوئی اس مرام سے ہٹ کر کسی گروہی مرام اور دلاوری اور اسم وری کے لئے لڑے گا سو اسکا وہ عمل اسلام کی رو سے مردود ہوگا۔ امام محمد^(۵۵۴) اک معرکہ کے احوال کے لکھاری ہوئے اور لکھا کہ: اک معرکہ کے دوران رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا گمراہوں سے ٹکراؤ ہوا۔ اسی معرکہ کے دوران اک آدمی^(۵۵۵) ہمدموں کے ہمراہ رہا اسکا اصل لگاؤ دورو^(۵۵۶) والے لوگوں سے رہا۔ معرکہ کے دوران وہ ڈٹ کر لڑا دلاوری دکھائی دیا حاصل کی۔ مکرم بہل ولد سعد ساعدی رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے ہمکلام ہوئے کہا کہ:

”اے اللہ کے رسول! وہ آدمی اس معرکہ کے دوران ہمارے لوگوں سے آگے رہا رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہا کہ: آگاہ رہو! وہ آگ والوں سے ہے۔“

مال کا روہ مسلسل لڑائی کے دوران گھائل ہوا۔ اسے کئی گہرے گھاؤ لگے۔ دکھ درد سے ڈر کر گھائل دھڑ کو مار ڈالا^(۵۵۷) اور واصل دارالآلام ہوا۔

(۵۵۰) خلفاء راشدینؓ (۵۵۱) عثمانؓ (۵۵۲) الذین ان مکناہم (الاقیہ) (۵۵۳) خلفاء راشدین (۵۵۴) امام بخاری

(۵۵۵) قرمان منافق (۵۵۶) نفاق والے گروہ سے (۵۵۷) خود کشی کر لی

اک علامہ^(۵۵۸) کا لکھا ہے کہ اس آدمی کا اللہ کے لئے لڑائی سے ارادہ عاری رہا دراصل وہ گروہ^(۵۵۹) کا حامی ہو کر لڑا اسکی لڑائی گروہ کے لئے رہی^(۵۶۰) معلوم ہوا کہ کوئی آدمی گورسول اللہ کے ہمراہ ہو کر ہی لڑے مگر اللہ سے ہٹ کر گروہ اور ملک کے لئے لڑے وہ معرکہ آراؤں کے مرنے^(۵۶۱) کے اکرام سے محروم رہے گا۔ اسی طرح وہ آدمی کہ مسلم ہو کر ملی اور ملکی مرام کے لئے اہل اسلام سے لڑے وہ اس سے اسوۃ الحال^(۵۶۲) ہوگا۔

اب اور عالم علامہ محمود ولد احمد^(۵۶۳) کا لکھا ہوا ہے کہ: معرکہ گاہ سے ساروں سے اول وہ آدمی لڑائی کے لئے آئے ہوا اور ساروں سے اول سہم مارا۔ اور للکار کر کہا کہ: اے آل اوس! عائکہ^(۵۶۴) اور گروہ^(۵۶۵) کی رکھوالی کے لئے لڑو! اسی دوران اک ہمد مکریم^(۵۶۶) کا وہاں سے مرور ہوا اسکا گھائل دھڑ معلوم کر کے اسے کہا: مرگ معرکہ^(۵۶۷) مس^(۵۶۸) ہو۔ وہ اس کلمہ کو مسموع کر کے ہمکلام ہوا: اللہ^(۵۶۹) گواہ ہے کہ مرا ارادہ اسلام کے لئے لڑائی سے عاری رہا۔ سراسر عائکہ اور گروہ کی رکھوالی کے لئے لڑا ہوں۔ اور وہ کام کہہ کر اس دھڑ کو مار کر مرگ کو گلے سے لگا کر راہی دارالالم ہوا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہ:

”اللہ کا^(۵۷۰) معمول ہے کہ گاہے کسی گمراہ اور ملحد سے اسلام کو مؤکد اور محکم کر دے۔“^(۵۷۱)

معرکہ اولیٰ کے دوران محدود مسلم ملحدوں کے ہمراہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے ٹکراؤ کے لئے آئے کہ گمراہوں کا عدد سوا ہوا اور اس معرکہ کے دوران وہ ہمدموں کے حملوں سے مارے گئے اللہ کے کلام^(۵۷۲) کا دور و اس طرح کے لوگوں کے لئے ہوا۔

”اللہ اور ملائکہ کے ہاں سے گھر کی ملی اور اٹل حکم ہوا کہ وہ آگ والوں سے ہوں گے۔“

(۵۵۸) علامہ ابن حجر عسقلانی (۵۵۹) قوم (۵۶۰) فتح الباری کتاب الجہاد باب لا یقال فلان شہید (۵۶۱) شہادت (۵۶۲) بدر (۵۶۳) علامہ بدرالدین عینی (۵۶۴) قبیلہ و خاندان (۵۶۵) قوم (۵۶۶) قتادہ بن العنمان (۵۶۷) شہادت (ہیننا لک الشہادۃ) (۵۶۸) مبارک (۵۶۹) انی واللہ ما قاتلت علی دین ما قاتلت الاعلیٰ الحفاظ (۵۷۰) ان اللہ یوحیٰ حدیث الدین بالرجل الفاجر (۵۷۱) عمدۃ القاری (باب مذکور) (۵۷۲) ان الدین نوافہم الملائکہ ظالمی انفسہم قالوا فیم کنتہم قالوا کنا مستضعفین فی الارض الآیۃ (النساء)

وہ لوگ دراصل گروہ اور ملک کے لئے اہل مکہ کے ہمراہ ہو کر اہل اسلام سے لڑے اور عسکر اسلام کے آڑے آئے اسی لئے کڑی دھمکی والی وحی الہی وارد ہوئی۔

الحاصل وہ لڑائی کہ اسلامی سرکار کے لئے ہو اسلامی معرکہ آرائی ہے اور ملکی ملحدوں اور گمراہوں سے مل کر اسلام کی رو سے ہٹ کر سراسر ملک کی رہائی کے لئے لڑائی کا اسلامی معرکہ سے معمولی لگاؤ ہی معدوم ہے۔ رسل کرام (صلی اللہ علی روہم وسلم) ہم ملک ملحدوں سے اکٹھے (۵۷۳) سے سدا دور رہے اور وہ دائما اس سے روگرداں رہے کہ کوئی الحادی گروہ رسل کرام (صلی اللہ علی روہم وسلم) کے ہمراہ سرکار کا حصہ دار ہو۔ اسکے علی العکس وہ ہمدموں کو لے کر اس ملک کو الوداع کہہ کر دوسرے ملک آ کر ٹھہر گئے۔ اور معرکہ آرائی کے لئے ساعی ہو گئے، اور اولاً اسی ملک حملہ آور ہوئے اور اس ملک کو سر کر گئے دوسرے مرحلے کے دوران دوسرے ملکوں کے لوگوں سے لڑے۔ رسول اکرم (صلی اللہ علی روہ وسلم) کے سارے معرکہ مکہ اور ارد گرد کے لوگوں سے ہوئے اور وہ سارے معرکہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روہ وسلم) کے گروہ سے رہے معرکہ اولیٰ (۵۷۴) کے دوران ہمدموں کے آگے کسی کا والد، کسی کے دل کا ٹکڑا، کسی کا عم، کسی کا ماموں آئے اور عام محرمی (۵۷۵) ہر اکب سے رہی۔ مگر سراسر اللہ، اسکے رسول (صلی اللہ علی روہ وسلم) اور اسلام کے لئے وہ ٹکرا گئے اور محارم سے وہ ٹکری لی کہ اک عالم سرگرداں اور حائر ہے۔

گروہی مسلک والوں (۵۷۶) کا اک دھوکہ

گروہی مسلک والوں کی رائے کی رو سے اک ملک کے سارے لوگ اک گروہ معدود ہوں گے، اک کھلا دھوکہ ہے اس گروہ کی اک معبود رائے ہے۔ اگر کوئی دوسرا وہی رائے رکھے وہ اس گروہ کا ولی (۵۷۷) اور ہمکار ہے اور اگر کسی کی رائے اسکے الٹ ہو وہ اسکا عدو ہے گو وہ والد ہو کہ اولاد، معلم ہو کہ کوئی اور، اور گو کہ وہ اسی کے ملک کا ہو۔ اس عالم کے اک سرے کا

(۵۷۴) اتحاد (۵۷۳) پدر (۵۷۵) رشتہ داری (۵۷۶) قوم پرست (۵۷۷) دوست

دھری ملحد^(۵۷۸) دوسرے سرے کے دھری کو لا ڈلا ہے مگر اک ہی گھر کے دو آدمی اگر الگ الگ مسلک والے ہوں وہ اک دوسرے سے دور ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ اکٹھ کا دار و مدار ملک و مل سے ہٹ کر رائے، مسلک اور دھرم ہے اگر اسی طرح کا درس اسلام دے وہ کس لئے مورد سوال ہو؟۔

اسلام کے سارے احکام کی اساس وہی اسلام والحاد کی علاحدگی ہے۔ کوئی مسلم کسی ملحد و گمراہ کا والی ہو محال ہے اس اسلامی لگاؤ سے کالا ہمد^(۵۷۹)، رومی ہمد^(۵۸۰) اور مکرم سلماں اک ہو گئے^(۵۸۱) اور عمرو^(۵۸۲) اور رسول اللہ کے اک عم^(۵۸۳) محروم ہو کر دور رہے۔ اور اک دوسرے عم^(۵۸۴) کہ دائم رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے ہمدردی اور صلہ رحمی کی مگر رد اسلام سے وہ مردوں والی صلاہ^(۵۸۵) وراہل اسلام کے ملحد^(۵۸۶) سے محروم رہے۔ اور اس گھڑی کہ رسول اللہ کا اس عم کے لئے معاصی کی محو کے لئے دعا کا ارادہ ہوا اک دم روک ٹوک کی وحی وارد ہوئی کہ اسکا ما حاصل ہے۔

”کسی رسول اور اہل اسلام کے لئے حرام ہے کہ وہ گمراہوں کی معاصی کی محو کے لئے دعا گو ہوں گو کہ وہ محارم ہوں حالاں کہ (اہل اسلام کو) مصرح ہوا ہے کہ وہ آگ والوں سے ہوں گے۔“^(۵۸۷)

روک ٹوک کا وہ حکم الی المعاد لا گور ہے گا۔

مکارم معرکہ^(۵۸۸)

[۱] اس لمحہ کہ لڑائی کا ارادہ ہوا اللہ کے اسم کا در ذکر کے گھر سے معرکہ گاہ کی راہ لو!

[۲] رہرو کی کے دوراں آثر سے دور رہو۔

[۳] اک دوسرے سے لڑائی سے دور رہو۔

(۵۷۸) اشتراک کی نظریات والا (۵۷۹) ببال^(۵۸۰) حبیب^(۵۸۱) سلمان فارسی^(۵۸۲) ابو جہل^(۵۸۳)

ابولیب^(۵۸۴) ابوطالب^(۵۸۵) نماز جنازہ^(۵۸۶) قبر^(۵۸۷) ما کان للنبی والدین امنوا ان یستغفروا

للمشرکین رلو کانوا اولی قریبی عن بعد ما تبین لهم انهم اصحاب الجحیم (التوبہ) (۵۸۸) آداب

[۴] اللہ اور اسکے رسول کو ہمہ لمحہ مطاع گماں کرو (۵۸۹)۔

[۵] ٹکراؤ کے دوراں ڈٹے رہو کہ گام لڑ کھڑا ہٹ سے معرا ہوں۔

[۶] اس لمحہ کہ معرکہ گرم ہو اللہ کے اسم کا حد سے سواورد کرو کہ وہ اک کڑا لمحہ ہے۔ اہ کماں ہے

کہ آدمی اس گھڑی اللہ سے لو ہٹا کر اسلحہ کو سہارا کر دے اور آٹا کا مگاری سے محروم رہے (۵۹۰)۔

[۷] مدام اس سے دور رہو کہ عددی اور سلاحتی اور مالی دھوم دھام کو سہارا کرو اور اسی طرح

اس سے دور رہو کہ عددی کمی سے ڈرو! ہر حال اسی مالک الملک کو سہارا اور آسرا کرو کہ مگاری کا

مالک اسی اک کو گماں کرو (۵۹۱)!

[۸] اس گھڑی کہ سواری کا ارادہ کرو سو اللہ کے اس کرم کا احساس کرو کہ اسی کے کرم سے

ہم کو سواری ملی کہ ہماری رہروی بہل اور آساں ہو۔ اور سوار ہو کر کلام الہی کے دوراں وارد دعا کا

ورد کرو! (۵۹۲)

[۹] اس گھڑی کہ کسی عالی مکاں کو ص (۵۹۳) ہو سو اللہ کے علو والا کلمہ (۵۹۴) کہو! اگر

معاملہ (۵۹۵) علی العکس ہو سو وہ کلمہ کہو کہ اسکا مدلول ہے کہ ”اللہ (ہر روی امر سے) معرا اور

مطہر ہے“ (۵۹۶)

[۱۰] اللہ اگر کرم سے کامگاری عطا کرے سو سالار عسکر کے لئے اولیٰ ہے کہ معرکہ آراؤں

کو کھڑا کر کے اللہ کی حمد کہے اسکی مدح کرے اور ”اللہم لک الحمد کلہ“ والی ساری

دعا (۵۹۷) کہے۔

(۵۸۹) ان دونوں کی ہر وقت اطاعت کرو! (۵۹۰) یہ ہدایات ان آیتوں سے مأخوذ ہیں ”یا ایہا الذین امنوا اذا لقیتہم

فئة فائتوا واذ کروا للہ کثیرا لعلکم تفلحون“ واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا الایہ (التوبہ) (۵۹۱)

کما قال تعالیٰ: ولقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرة ویوم حنین (۵۹۲) سبحان الذین سخر لنا هذا وما کنا

لنا لہ مقرنین الخ (۵۹۳) چڑھائی چڑھو (۵۹۴) اللہ اکبر (۵۹۵) (ترائی سے اترو) سبحان اللہ

(۵۹۶) لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا هادی لمن اضللت ولا مضل لمن هدیت ولا

معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت ولا مقرب لما باعدت ولا مباعد لما قربت اللہم ابسط علینا

من برکاتک ورحمتک وفضلک ورزقک (نسائی، ابن حبان) سارا الشکر آمین کہے

[۱۱] اگر کامگاری سے کامراں ہوئے، سو اس سے دور رہو کہ اکثر کر کہو کہ ہم کامراں ہوئے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مدام معمول رہا کہ ہر لمحہ کہ لڑائی سے لوٹ آئے ”لا الہ الا اللہ“ اور اس سے آگے کے کلمے (۵۹۸) کہے۔

[۱۲] اس سے دور رہو کہ سگ اور سر اور لے کے آ لے (ڈھول) ہمراہ لو اس لئے کہ اگر کوئی کارواں ہمراہ لے گا ملائکہ کی ہمراہی سے محروم رہے گا (۵۹۹)

اہل الحاد کا گروہ اسلام کا ڈاکو

لصوص (۶۰۰) اور ڈاکوؤں کا اعدام ہر سرکار کے لئے اہم اور اسے مؤکد طور عائد ہے۔ اگر کوئی سرکار اس کاروائی سے دور رہے سو سرکار کا سارا حال درہم اور گڈنڈ ہو کر رہے گا۔ اسی طرح وہ گروہ کہ اسلام کی طرح کے عہدہ سرمائے کا ڈاکو ہو اور اسکا ارادہ ہو کہ ہم سے اس سرمائے کو لوٹ لے اور ساعی ہو کہ اہل اسلام اسی کی طرح لصوص اور ڈاکو ہوں اور اللہ کے حامی گروہ سے ہٹ کر روگرداں لوگوں کے ہمراہی ہوں۔ اس طرح کے گروہ سے لڑائی اصل حکم اور کامل مصالح سے ہوگی اور اس سے اور آگے مؤکد اور عائد ہوگی۔ اور اسلام کا دائرہ کار اس حد کو آئے گا کہ اس گروہ ہی کا کھلا اعدام کر دے اور روئے عالم سے اسکو مٹا دے۔

اسلام اور مسئلہ مملوک کی (۶۰۱)

اللہ کے ہاں سے وہ اکرام کہ اولاد آدم کو عطا ہوا اسکے سوا سارا عالم اس سے محروم رہا۔ اللہ کے معبود کمالی مدائح: علم و دم، (۶۰۲) سمیع و کلام اور ارادہ کا عکس گاہ (۶۰۳) کر کے (الہی) سرکار اور ولی عہدی (۶۰۴) عطا کی، ملائکہ سے سلامی دلوائی۔ سارے عالم سے آدمی کو سوا اکرام عطا ہوا کہ عدو (لرد) مردود (۶۰۵) کہہ: اٹھا کہ (اے اللہ!) (۶۰۶) اسکو مرے

(۵۹۸) لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر آتیون قاتیون عابدون ساجدون
سانحون لربنا حامدون صدق اللہ وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده (صحیحین، ترمذی، نسائی)
(۵۹۹) مسلم عن ابی ہریرۃ (۶۰۰) چور (۶۰۱) غلامی (۶۰۲) قوت و قدرت (۶۰۳) مظہر، تجلی گاہ (۶۰۴) خلافت
(۶۰۵) شیطان (۶۰۶) ہذا الذی کرمتم علی

سے سوا اکرام ملا۔ سارا عالم اس کے لئے مولود ہوا اور وہ اس لئے مولود ہوا کہ اللہ ہی کو مطاع کر کے اسکے آگے سر نکائے۔ اسکو وہ رہائی دی کہ سارا عالم اسکی ملک^(۶۰۷) ہوا۔ مگر اس گھڑی کہ وہ کم علم اولاد آدم سے ہی مکر گئی کہ اللہ مالک الملک اور اس عالم کے کردگار کو مطاع کرے۔ اور اللہ سے روگرداں ہوئی اور اللہ کے ارسال کردہ رسولوں سے ٹکراؤ کے لئے سرعام آئی۔ سو سارے اکرام مٹی سے مل گئے اور وہ رہائی کہ اسے عطا ہوئی اک دم لے لی گئی اور اللہ کے ہاں سے وہ روگرداں آوارہ اولاد آدم اس گروہ صلیحاء کو مملوک کر ڈالے گئے کہ اللہ کے لئے سر دھڑتائے گئے اور اس گروہ کے لئے اللہ کے ہاں سے روا ہوا کہ ہر اس طرح سے کہ دل کہے اموال مملوک کی طرح اسکا معاملہ کرو، اس سے کام لو، اور اسکی سوداگری کرو، گروی رکھو کہ کسی کو کرائے کے لئے دو، کامل دائرہ کار عطا ہوا ہے۔

مالک کی آمدگی سے ہٹ کر کسی معاملہ اور کام کے دائرہ کار سے وہ محروم ہوگی۔ آوارگی اور حکم عدولی^(۶۰۸) کے سطح کی رو سے اسی سطح کا صلہ ہوگا۔ ڈاکے اور حرام کاری کے عاصی محدود دے دکھ کا عرصہ صلہ کے طور مکمل کر کے رہا ہوں گے اس لئے کہ وہ محدود دکھ اس عمل سوء کی سطح کی رو سے ہے مگر وہ آدمی کہ اللہ سے مکر کے روگرداں اور مرد^(۶۰۹) ہو اسکا عمل اسکا اہل ہے کہ اسے کڑا صلہ ملے اسلئے کہ وہ سرکار سے ٹکراؤ ہے وہ کسی طور رحم و کرم اور دادرسی کا اہل ہو محال ہے۔

ملحد اصولاً اس سے مکر ہوا ہے کہ وہ اللہ کو مطاع کہے اور اسکے احکام کے آگے لامحالہ سر نکائے اور دل و روح سے اللہ کے اوامر کاماً مور ہو اس لئے کہ وہ اللہ کا کھلم کھلا عدو اور اس سے روگرداں ہے^(۶۱۰) مگر کہ اس سے کئی اس طرح کے اعمال صادر ہوں کہ اسلامی احکام و اعمال کی طرح ہوں مگر وہ اعمال سراسر سرسری طور اسلامی اعمال کا عکس ہوں گے اسلئے کہ اصولاً وہ روگرداں اور عدو ہی ہے۔ اور معلوم ہے کہ اصولی طور سے اگر کوئی عدو ہو اور کلی طور دل سے عاصی

ہو اور مصمم طور سے حکم عدولی کرے اور سرسری طور اسکا اک آدھ عمل کسی اسلامی عمل کی طرح ہو سو وہ اک آدھ کسی ساکھ سے ^(۶۱۱) محروم ہوگا۔ اس لئے کہ دل سے صاد اور دل کے اسلام سے ہٹ کر آگ معاد سے دائمی رہائی محال ہے اور سارے اعمال صالحہ اور عالی کردار دلی اسلام سے ہٹ کر کالعدم ہوں گے سوائے عاصی مسلم کے، کہ وہ اصولاً اللہ اور اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مطاع کہہ رہا ہے ہر اس لمحہ اس سے کوئی وہ عمل صادر ہو کہ اللہ اس سے روٹھے وہ معذور و روگردان گناہ الہی کو لوٹ کے اس عمل سوء کی محکوم سائل ہو۔ اسی لئے کہا:

”اور اک مملوک مسلم لامحالہ عمدہ ہے اک گمراہ (اور ملحد سے) گو کہ وہ عمدہ لگے اسلئے کہ وہ گروہ (ملحدان) آگ کا داعی ہے“ ^(۶۱۲)

کسی کامل الاطاعہ صالح کو اگر کوئی کسی روگردان اور عدد کے مساوی کرے سو وہ عمل سراسر آگہی و ادراک اور احکام سرکار کی رو سے کھلی لاعدلی اور عدواں ہے۔ کوئی اصولی سرکار اس طرح ہے کہ اسکے اصول کی رو سے اسکے احکام کے آگے سرٹکائے ہوئے لوگ اور اسکے احکام سے سر موڑے ہوئے لوگ کل امور کی رو سے مساوی ہوں؟ اللہ کا کلام مس ہے۔

”کسی مسلم کو کسی عاصی کے مساوی کر دوں گا؟“ ^(۶۱۳)

(کہ ہر دو کا حکم اک طرح سے ہو) ساری اصولی سرکاروں کے ہاں سرکار سے روگردان اہل مکائد کا صلہ لصوص ^(۶۱۴) آوارہ لوگوں، ٹھگوں سے کڑا، اور سوا ہے۔ اول گروہ کا صلہ گولی ہو کہ سولی کہ ساری عمر کے لئے ملک سے محرومی ہے۔ اور گو کہ آوارگی کے مادہ کے مالک ہر دو گروہ ہوئے مگر لصوص اور ٹھگوں کی آوارگی محدود ہے اک آدھ لوگوں کو اسکا گناٹا ہے۔ اور سر کار کے عدو اور اس سے روگردان لوگوں کی آوارگی حاکم اور ملک کے اصول کو گھری ہوئی ہے اس گروہ کی سعی ہوگی کہ سرکار ہی مٹ کر رہے۔ اسی لئے اسکے آگے ہر کام معمولی ہے۔ ہر سر کار کا مسلمہ اصول ہے کہ وہ آدمی کہ سرکار سے روگردان ہو وہ مولودی رہائی ^(۶۱۵) اور مال و املاک سے سرکار کے حکم سے محروم ہوگا اس سے اک کمی کا سامنا ملے ہوگا گو کہ وہ ماہر عالم اور

(۶۱۱) معتبر ہوتا (۶۱۲) ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولما اعجبکم اولئک یدعون الی النار (۶۱۳)

افجعل المسلمین کالمجرمین (۶۱۴) چور (۶۱۵) فطری آزادی ہے۔

آگہی و ادراک کا مالک ہو۔ اور امکاں ہے کہ وہ اس طرح کے مدائح کی رو سے ملک کے صدر اور حاکم سے اعلیٰ سطح کمال کا مالک ہو۔ اس عالم کی کسی سرکار کا دائرہ کار اس حد کا ہے کہ اس سے روگرداں لوگوں کو رہائی سے محروم کر دے سوائے مالک الملک کہ اسکے ہاں اس سے روگرداں گروہ کو علم و آگہی، عمر اور ادراک کی طرح کے سرمائے عطاء ہوئے اس دائرہ کار سے محروم ہو گا کہ اس سے روگرداں گروہ کو اسی کی دی ہوئی رہائی سے وہ محروم کر دے؟ کلاً^(۶۱۶)۔ مملوک کی اسکے لئے صلہ سوء ہے کہ اللہ مالک الملک سے روگرداں ہوا سلمے وہ مسئلہ وحی موسیٰ^(۶۱۷) اور وحی روح اللہ^(۶۱۸) علیٰ روحہما السلام کے وسط مسطور ہوا۔ اس سے اور آگے مملوک کی سارے ملل کا مسئلہ مسئلہ ہے۔

ہر دھرم آڑے آئے اگر مملوک کی اک عمل سوء ہو مگر وحی موسیٰ اور وحی روح اللہ سے مؤکد ہے کہ اللہ کے لاڈ لے رسول مکرم معمار حرم^(۶۱۹) کے عہد سے لے کر سارے ادوار کے دوراں کل کے کل رسل کرام علیٰ روحہم السلام اسکو روار رکھ کر اسکے عامل رہے۔ اگر مملوک کی اک رسم سوء اور عار والا کام ہے سورسولوں کے ہاں وہ کس طرح روار ہا؟ سوائے اس کے کہ رسل کرام لا علم رہے ہوں کہ مملوک کی اک عمل سوء^(۶۲۰) ہے اور اس طرح کا کلام کوئی گمراہ ہی کہہ سکے گا۔

رسول اللہ کے حرم کو اک مملوک صالحہ^(۶۲۱) آئی اور اس سے رسول اللہ کا اک لڑکا^(۶۲۲) ہو۔ حالاً سوال ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیٰ روحہ وسلم) ساری عمر اس عمل سوء کے عامل رہے اور حکم الہی سے مدام روگرداں رہے؟ (اللہ اس وہم سے دور رکھے) اگر ہم کو مسلم ہو کہ رسولوں سے سچو اس طرح کا عمل صادر ہوا سو سوال ہے کہ اللہ کے ہاں سے وہ اصلاح سے کس لئے وحی کے واسطے سے محروم رہے؟

اسلام کی آمد سے ادھر ہی ہر گروہ کے ہاں مملوک کی رسم رہی۔ اسلام کی آمد ہوئی اور اسکے ہاں سے مملوک کی روار کھی گئی مگر وہ سارے عار والے سلوک کہ مملوکوں سے روار کھے گئے اک دم

(۶۱۶) ہرگز نہیں (۶۱۷) توراۃ (۶۱۸) حضرت عیسیٰ کی انجیل (۶۱۹) ابراہیم (۶۲۰) قبیح کام (۶۲۱) ماریہ قبطیہ (۶۲۲)

حضرت ابراہیمؑ

مسدود کر کے مملوکوں کو سکھ عطا کئے گئے اور طرح طرح سے مملوکوں کی رہائی کی راہ دکھلائی اور مالک و مملوک کے دائرہ کار کو مصرح کر کے ہر طرح سے عداواں اور لاعدلی کی راہ روکی۔ ہاں! اسلام اس سے رکا رہا کہ مملوک کو کھانا معدوم کر کے اکھاڑ دے اس لئے کہ وہ صلہ ہے اس کا کوئی اس مالک الملک سے سرموڑے اگر اس عالم کا ماحول گمراہی اور الحاد سے آلودہ رہے گا سو مملوک کا حکم اسی طرح سدا رہے گا۔ اور لامحالہ رہے اسلئے کہ اگر عمل ہے سوا محالہ اسکا صلہ ہو۔ اس عالم کا اسی طرح کا اصول ہے۔

اسلام کی رو سے مملوک کی علی حالہ رہی اسکی آلودگی کی اصلاح کر دی لامحالہ مملوک کی اک کلاں رسوائی ہے مگر گمراہی، الحاد اور اللہ کے ہمراہ کسی اور الہ کی ہمسری کا دعویٰ اس سے لامحدود سوا مکدر اور آلودہ عمل سوء ہے۔ ٹھگی، لوٹ کھسوٹ اور حرام کاری کی اساس اور اصل حرص و طمع اور آوارگی ہے (۶۲۳) اور اللہ سے کوئی روگرداں ہو سو اسکی اساس اور اصل علو (۶۲۴) اور اکڑ (۶۲۵) ہے اس اول طرح کی معاصی کا صلہ معاصی ہی کی سطح کا طے ہوا۔

اور علو اور اکڑ کا صلہ رسوائی (مملوک کی) طے ہوا (۶۲۶) اور وہ لوگ کہ اللہ اور اسکے رسول کے حکم کے آگے سرٹکا گئے اور اسکی راہ کے لئے سردھڑ وار گئے اور اسکے لئے دلاوری دکھائی اللہ کے ہاں اکرام کے اہل ہوئے اور اللہ سے روگرداں لوگوں کے مالک کئے گئے (۶۲۷) وہ آدمی کہ اس عالم کے دوراں اسے اسلام اور الحاد، مسلم اور ملحد، صالح اور گمراہی کی علاحدگی مسلم ہو اس کے لئے مملوک کے مسئلہ کا ادراک سہل اور آساں ہے۔ اور وہ آدمی کہ سرے سے اس سے ہی مکر اہوا ہو کہ اسلام اور الحاد، عمل صالح اور عمل سوء کوئی الگ الگ امر ہے سو وہ سراسر اسوائم (۶۲۸) اور گدھوں کی طرح ہے، ہمارے کلام سے اسکو کہاں کا سروکار؟۔

کلام الہی کے اک کم سولہ ٹکڑے (۶۲۹) مملوک کی ملک کے لئے وارد ہوئے اسی طرح مملوکوں سے لکھائی (۶۳۰) کا حکم مصرح طور وارد ہوا ہے۔ اسی طرح کلام رسول ہے کہ:

(۶۲۳) شہوت اور خواہش نفسانی (۶۲۳) تکبر اور بڑائی (۶۲۵) قال اللہ فی حق ابلیس "ابی و استکبر"

(۶۲۶) بوجزاء سینۃ سینۃ مثلہا (الشوری) (۶۲۷) یوللہ العزۃ و لرسولہ و للمؤمنین و لکن المنافقین لا

یعلمون (۶۲۸) جانوروں (۶۲۹) پندرہ جگہ مملکت ایمانکم کا کلمہ قرآن میں آیا ہے (۶۳۰) بدل

”وہ مملوک کہ مال کے صلہ اسکی رہائی کے معاملہ کی اس سے لکھائی ہوئی ہو اگر مالک کے اک درہم ہی کی اسے ادائے گی ادھار کے طور اسکے حوالے ہو وہ مملوک رہے گا۔“ (۶۳۱)

اسی طرح اس لمحے کہ مکرم سعد (۶۳۲) کا گمراہوں کے اک ٹولے (۶۳۳) کے لئے حکم ہوا کہ:

اس ٹولے کے لڑاکو مرد مار دو! اور اس ٹولے کے لوگوں کی اولاد کو مملوک کر ڈالو! (۶۳۴) سو رسول اللہ کا کلام ہوا کہ: ”اے سعد! اللہ کے حکم کی رو سے محاکمہ کر گئے ہو“ (۶۳۵)

اور اسی طرح معرکہ اوطاس کی مملوکی کے لئے کلام الہی کی وحی آئی (۶۳۶) الحاصل مملوکی کا معاملہ کلام الہی اور کلام رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے محکم طور مؤکد ہے معلوم رہے کہ اولاد آدم کو رہائی کا کمال اسلئے حاصل ہے کہ وہ ملکی مدائح کا حامل ہے۔ اگر کسی کا وہم ہو کہ اسکی رہائی اسکی روح کے لئے اس طور اہم ہے کہ رہائی کی روح سے علاحدگی محال ہے۔ سو اس طرح کا وہم سراسر اک مہمل وسوسہ ہے۔ اولاد آدم اگر ملکی مدائح کے حامل ہوں گے سورہائی کے اہل ہوں گے اور اگر اولاد آدم سوائم کی سطح کو آئے گی سو وہ رہائی سے محروم ہوگی۔

کلام الہی سے مصرح طور مؤکد ہے کہ آدمی اگر اللہ سے روگرداں ہو، اور اسی طرح کوئی اللہ کے لئے کسی اور الہ کی ہمسری کا مدعی ہو سو وہ آدمی کی سطح سے محروم ہو کر گر کر سوائم کی سطح کو آئے گا اور اسکا حکم سوائم ہی کی طرح کا ہوگا۔ اللہ کا کلام ہے کہ اسکا ما حاصل ہے کہ:

”وہ (گمراہ) سراسر سوائم کی طرح ہوئے اور اس سے آگے سوائم سے سوائم کردہ راہ ہوئے“ (۶۳۷)

اور کہا:

”اللہ کے ہاں سوائم سے سوا سوا الحال لوگ وہ ہوئے کہ (اللہ سے) مکر گئے“ (۶۳۸)

اور کہا کہ:

(۶۳۱) المکاتب عبد مابقی علیہ درہم (۶۳۲) سعد بن معاذ (۶۳۳) بنی قریظہ (۶۳۴) تقتل مقاتلتهم وتسبى ذریعتهم (۶۳۵) قضیت بحکم اللہ (۶۳۶) والمحصنت من النساء الامم لکت ایمانکم (النساء) (۶۳۷) ان ہم الا کالانعام بل هم اضل سبلہ الفرقان (۶۳۸) ان شر اللواب عند اللہ الذین کفروا (الانفال)۔

”وہ لوگ کہہ گئے (اس عالم کے دوراں) ٹھاٹھ سے رہ رہے ہوں اور سوائم کی طرح طعام کھا رہے ہوں سواگ (اس طرح کے لوگوں کی) مادی ہوگی۔“ (۶۳۹)

حالاً اس عہد کے دوراں اسکا مطالعہ ہو رہا ہے کہ اللہ کہا ہوا کلام اور اسکی دی ہوئی اطلاع اہل ہے۔ عالم معاد سے لاعلم گم کردہ راہ لوگوں کا کردار گواہ ہے کہ وہ سوائم کی طرح کھڑے کھڑے کہا کر سو کر رہے اور اسکے عکس کہ اللہ سے لو لگے، اللہ سے اور دور ہو گئے۔ اور حالاً اسی کردار کی ہر سودھوم ہے ہر اک اسے اسوہ کر کے اسکا دلدادہ ہے۔

سواگر آگہی و ادراک وحدس سے مالا مال گر وہ اگر کردار کے حوالے سے عاصی اور مسیٰ لوگوں (۶۴۰) کو سوائم سے گرا ہوا کہے مسلم ہو مگر اگر اسلام اللہ سے روگرداں لوگوں کو سوائم سے گرا ہوا کہہ دے وہ محل سوال ہو کہاں کا عدل ہے؟

سواسی طرح کہ صحرائی سوائم (۶۴۱) مصائد (۶۴۲) کے واسطے سے مملوک ہوں اللہ سے رو گرداں لوگ اساری ہو کر محروس (۶۴۳) اور مملوک ہوں گے۔ اور صحرائی سوائم کی ملک کا اصل محرک سوائم کی محروسی ہے اسی طرح طحدوں کی ملک کا کامل محرک اہل اسلام کا علو ہے کہ اہل اسلام حاوی ہوئے۔ آدمی اور سوائم کی علاحدگی آگہی اور ادراک ہی سے ہے اور اسلئے آگہی و ادراک سے مالا مال اہل علم اور حکماء کے ہاں سوائم کی سوداگری روا اور عمدہ عمل ہے۔ سواگر آدمی سوائم ہی کی طور پر ہو ہوا۔ عموماً کٹھیری اور دادگاہ سے اسکی سوداگری کا دائرہ کار مسدود ہوا اور روک ٹوک لگا دی گئی اور وہ روک ٹوک اس عالم کا اک اصول ہے۔ اگر اسلام کا حکم محل سوال اور روک ہے سو وہ مسلمہ اصول دادرسی کس طرح روار کھے گئے؟

اک وسوسہ کہ آدمی مولودی حر (۶۴۳) سے

کئی لوگوں کو وسوسہ ہوا کہ آدمی مولودی طور حر اور رہا ہے اور رہائی اسکی ٹھٹی سے ہے۔ مگر اس وسوسہ کی اساس لاعلمی ہے۔ اس کلام سے دراصل مراد اس طرح ہے کہ اسلام ہر آدمی کی

(۶۳۹) والدین کفروا یتمتعون ویا کلون کما تاكل الانعام الخ (۶۴۰) اخلاقی مجرم (۶۴۱)

جنگلی جانور (۶۴۲) شکار (۶۴۳) گرفتار (۶۴۴) پیدائشی اور فطرتاً

گھنٹی سے ہے اور ہر آدمی اسلام کے ہمراہ مولود ہو رہا ہے اسلئے اصلاً وہ خر ہے۔ وہ رہائی سے محروم ہو گا اگر اسلام کو سلام کرے گا اور مملوک کی اسی آوارگی اور گمراہی کا صلہ ہے کہ اصل کے علی انکس اور الٹ ہے۔ اگر معمولی لمحہ کے لئے مسلم ہو کہ آدمی اصلاً حرا اور رہا ہے مگر ہمارا سوال ہو گا کہ وہ رہائی کس کی عطا کردہ ہے؟ اور اس طرح اٹل ہے کہ ہر عمل کرو، مگر ایسی اور الحاد کرو، اللہ سے روگرداں ہو کر سر موڑ لو، سارے معاصی کرو، اسکی وارد کردہ وحی کو لٹکا رو، اسکے احکام کے آڑے آؤ، رسولوں کی راہ رو کو اور اللہ والوں سے لڑو، کلام الہی کا ٹھٹھا اڑاؤ، اہل اسلام کو دکھ دو، مگر ہر حال حرا اور رہا ہو گئے اور وہ رہائی مدام رہے گی اور اس سے کسی طرح کی محرومی محال ہے، آگاہ رہو کہ سارے سماوی دھرم اور الہی مثل کا مسلمہ اصول ہے کہ گمراہ اور ملحد سراسر اعدام اور مرگ ہی کا اہل ہے۔ رہی رہائی سودہ دور کا معاملہ ہے اسکے لئے حالاً مرگ ہی مرگ ہے رہائی کہاں کی؟ اور اس طرح کی رہائی کسی عالی سے عالی اور عوامی سرکار^(۶۳۵) کے ہاں کہاں؟ کہ کوئی آدمی سرے سے سرکار ہی سے مکر کر رہے، اسکے امراء، حکام اور اصول سرکار سے روگرداں ہو کر اسکی عملداری ٹھکرا دے، کھلم کھلا سرکار کی حکم عدولی کرے، اسکے الٹ لوگوں کو اکسائے اور اسکے احکام کے آڑے آئے۔ مگر وہ رہا رہے اسکی املاک سرکار کھلی رکھے اسے محرومی اور کشمیرے سے دور رکھے حالاں کہ معاملہ سراسر اسکے عکس ہے اگر کوئی اس طرح کے امور سے کوئی امر کرے گا لامحالہ سرکار کا ردائی کرے گی۔ اگر دارالعدل اور کشمیرے سے محاکمہ سولی کا ہو اوہ سولی دے گی، گولی کا ہو گولی مارے گی، اور مال و املاک سے محرومی کا ہو محروم کر دے گی، ساری عمر کی محرومی کا ہو محروم کر دے گی۔

معلیم ہوا کہ اس طرح کے امور سے وہ اصلی اور مولودی رہائی کہ آدمی اسکا اہل ہے اس عالم کے معجمہ اصول کے رو سے معدوم ہوگی اگر کسی سرکار کی حکم عدولی اسکی اہل ہے کہ اس رہائی کو کالعدم کر دے۔ سو اللہ کی سرکار لامحالہ اس سے سوا اہل ہے کہ اس آدمی کو رہائی سے محروم کر دے کہ اللہ کی حکم عدولی کرے۔

سالار عسکر اور معرکہ آراؤں کے لئے درکار مدائح

اولاً معرکہ آراؤں کے لئے اک سردار اہم ہے کلام الہی کا حاصل ہے کہ:
 ”موسیٰ سے درے اک رسول سے اسرائیلی گروہ کا سوال ہوا کہ اک حاکم سردار ہمارے
 لئے طے کر دو کہ ہم اللہ کی راہ کے دوران معرکہ آراء ہوں۔“ (۶۳۶)

دوم معرکہ آراؤں کے لئے اہم ہے کہ اس حاکم اور سالار کے مطاوع ہوں اللہ کا کلام
 ہے کہ اسکا حاصل ہے کہ:

”اے اہل اسلام! اللہ اور اسکے رسول اور اولوال الامر کے مطاوع رہو“ (۶۳۷) سو سالار کس
 طرح کے مدائح (۶۳۸) کا حامل ہو؟ اللہ کے کلام کا حاصل ہے:

”(کہ اس گھڑی کہ اسرائیلی گروہ کا اک حاکم (۶۳۹) طے ہوا۔ سوا سکوٹو کا (۶۵۰) اور کہا (۶۵۱) کہ

اس کے لئے سرکار کہاں کی؟ حالاں کہ ہمارا گروہ سرکار کا اس سے سوا اہل ہے

اور (علاوہ اسکے) وہ مال داری سے محروم ہے (رسول) کہہ اٹھے اللہ کے ہاں سے وہ

ساروں سے اولیٰ ہوا ہے اور اسے (سارے لوگوں سے سوا) علم اور دھڑ عطا کر ڈالا ہے“

اس سے معلوم ہوا کہ حاکم وہ ہو گا کہ اہل علم ہو، سائنس (۶۵۲) ہو، اور حوصلہ اور دلاوری

کا مالک ہو، مگر والا (۶۵۳) ہو، سرکار اور دارائی کا ملکہ حاصل ہو، اور صالح ہو۔

اک اور اہم امر کہ سالار عساکر کے اعمال اور اسکا کردار کس طرح ہو؟ سو سالار سوء کلامی

سے دور رہے، ہمدموں کے لئے دل سے ملائم رہے، اور عساکر کی معاصی کی محو کے لئے مدام

دعا گو رہے، عساکر سے اگر کوئی آدمی ٹھوکر کھائے اس سے مسامحہ (۶۵۴) کرے، اور ہمراہوں

سے ہر معاملہ کے لئے صلاح ورائے لے، اور اللہ کو ہر حال سہارا کرے، اور اہل اسلام کے

(۶۳۶) اَلَمْ تَرَ اِلٰى الْمَلٰٓئِكَةِ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيِّۦٓ هٰٓؤُلَآءِ اِذَا قَالُوْا اٰتٰنَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَمَكٰنٰتِ قِتْلٍ فِیۡ سَبۡیِلِ

اللّٰهِ (البقرة) (۶۳۷) اٰتٰنَا بِهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوْا اَطِيعُوْا اللّٰهَ وَاَطِيعُوْا الرَّسُوْلَ وَاُولٰٓئِیۡ الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء) (۶۳۸) اَوْصَافُ

(۶۳۹) خَالُوْتُ (۶۵۰) اٰعْتَرَضُ (۶۵۱) قَالُوْا اِنِّیۡ یَكُوْنُ لَہِ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَنَحْنُ اٰحِقُّ بِالْمُلْكِ مِنْہٗ وَلَمْ یُؤْت

سَعۡتِہِ الْمَالُ (البقرة) (۶۵۲) سَیَاسَتِہٖ (۶۵۳) تَدْرِیۡکِہٖ (۶۵۴) چشم پوشی اور درگزر

اموال کی فتنگی سے دور رہے۔ محرر ہامور کلام الہی^(۶۵۵) سے لئے گئے۔ رہے معرکہ آراؤں کے مدافع سو کلام الہی کی رو سے معرکہ آراؤں کے لئے اہم ہے کہ اصل مرام ہر اک کا اللہ کے سرور^(۶۵۶) کا حصول ہو، اور اس عالم کا رگاہ سے^(۶۵۷) عالم محاد سوالا ڈلا ہو، اور اللہ کی ہر ایسی کا معمم گماں^(۶۵۸) ہو، اور ڈٹے ہوؤں کے لئے اسکی مدد کو دل سے صاد کرے۔ اور کلام الہی کی دوسری سورۃ مکرّمہ^(۶۵۹) (السم) اور سوم سورہ مطہرہ (آل عمران) والی دعاؤں^(۶۶۰) کا ورد کرے۔ اللہ کی^(۶۶۱) راہ کے دوراں لگے ہوئے گھاؤ اور دکھ گوارا کرے^(۶۶۲) اور ڈٹا رہے،^(۶۶۳) (گھوڑوں کی رکھوالی کر کے) لڑائی کے لئے ہمہ لمحہ آمادہ رہے^(۶۶۴) اسی طرح اللہ کا دلدادہ^(۶۶۵) ہو، اور اسکی راہ کے لئے معرکہ آراء ہو، اور اس سے دور رہے کہ کسی کے غشصول^(۶۶۶) اور ہٹ^(۶۶۷) سے ڈرے، اور اک دوسرے سے رحم دلی کرے، اور اعداء اسلام کے لئے کڑا ہو، اور اس لمحہ کہ اعداء سے ٹکراؤ ہو گام نکلے ہوئے ہوں

^(۶۶۸) اور اس گھڑی اللہ کا درد کرے، اور اللہ و رسول کا مطاوع ہو، اک دوسرے سے لڑائی سے دور رہے، صلاہ ادا کرے، اللہ کی راہ کے لئے مال دے، صالح کاموں کا امر کرے، اور مکروہ امور سے لوگوں کو روکے^(۶۶۹) اور مرموص حائظ^(۶۷۰) کی طرح اک سطر ہو کر کڑے۔

(۶۵۵) لَبِمَا رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ لَت لَهُمْ وَلَوْ كَتَّ فِطْغَانًا لَظَلَّ الْقَلْبُ لَا انْفَضُوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران) اور فرمایا: وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ (آل عمران) (۶۵۶) وَمَنْ النَّاسُ مِنْ يُخْرِى نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ (آل بقرہ) (۶۵۷) فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ (آل بقرہ النساء) (۶۵۸) قَالَ الَّذِينَ يَبْغُونُ أَنْهُمْ مَلَأُوا اللَّهَ (آل بقرہ) (۶۵۹) سُوْرَةُ بَقَرَةُ سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ (۶۶۰) كَرِمْنا الْخَرْغَ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبْتَ الْقُلَامَنَا وَانْصَرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (بقرہ) اور فرمایا: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا (آل عمران) (۶۶۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا (آل عمران) (۶۶۲) صَبْرًا (۶۶۳) صَابِرَةً (۶۶۴) مَرَابِطَةً (۶۶۵) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِ اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ (المائدہ) (۶۶۶) مَلَأَتْ كُرُورٌ ذِاقَ إِثْرَانِي وَالْأَنْفَالِ (۶۶۷) الْخَرْغَ مَلَأَتْ (۶۶۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُتِلْتُمْ فَمَنْ فُتِنْتُمْ فَأَجْبِتُوا وَاذْكُرُوا لِلَّهِ لَكُمْ تَفْلِحُونَ (الأنفال) (۶۶۹) الَّذِينَ أَنْ مَكَانَهُمْ فِي الْأَرْضِ اقْلَعُوا الْمَصْلُوةَ وَأَتُوا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ (الحج) (۶۷۰) سِيَرَةُ پِلَائی ہوئی دیوار بن کر کڑے۔

دائمی عمر کے حصول کا گر

معرکہ آرائی وہ عمل ہے کہ آدمی مرگ کی راہ کا گورا ہی ہو مگر دراصل اس عالم کی محدود عمر کے آگے معاد کی سدا اور دائمی عمر حاصل ہوگی۔ کاسہ مرگ ٹوٹ کر رہے اور وہ مرگ کو ہرا کر رہے۔
سوال اللہ کے لئے لڑو! اگر اس عالم کی محدود عمر، کہ مال کا معدوم ہوگی کے صلہ معاد کی دائمی عمر درکار ہو۔ مالک عالم کا کلام ہے:

”سوڑے اللہ کی راہ کے دوراں (اس گروہ کے) لوگوں سے کہ معاد کے صلہ اس عالم کی عمر کو مول لے گئے اور ہر وہ آدمی کہ اللہ کے راہ کے لئے لڑے اور (کوئی اسے) مار ڈالے کہ وہ حاوی ہو سو ہمارے ہاں سے اسے اعلیٰ صلہ عطا ہوگا“ (۶۷۲)

صمصام

رسول اللہ کا ارسال، صمصام کے ہمراہ

ولد عمر راوی ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہا کہ:

”اللہ کے ہاں سے معاد سے آگے صمصام کے ہمراہ مرسل ہوا ہوں الا آں کہ لوگ اک اللہ وحدہ کی الوہی کو مستقیم کر کے (مسلم ہوں) اور مراطعام رماح کے سائے کے وسط رکھا۔ اور رسوائی ڈال دی اس آدمی کے سر کہ مری حکم عدولی کی۔ اور وہ آدمی کہ کسی گروہ کی طرح ہوا اور اس سے لگا کھائے وہ اسی گروہ سے ہوگا۔“ (رواہ الامام احمد رحمہ اللہ)

علماء کا لکھا ہے کہ: اسلحہ کے علم کا حصول اہل اسلام کے اک گروہ کو عائد^(۶۷۳) ہے۔ اگر سارے اہل اسلام اس سے محروم ہوں سو عاصی ہوں گے۔

اک عالم^(۶۷۴) کا کلام ہے کہ: اسلحہ کا علم ہر کسی کے لئے اہم اور مؤکد ہوگا^(۶۷۵) اگر اہل اسلام کو اسلحہ درکار ہو اور اس کا کال ہو۔^(۶۷۶)

علامہ محمد ولد احمد^(۶۷۷) اس کلام رسول کو طاووس کے حوالے سے لکھ کر اس طرح اسے کھول رہا ہے: ”صمصام کے ہمراہ ارسال“ سے مراد ہے کہ: اللہ کی راہ کی لڑائی کے لئے اللہ کے ہاں سے مرسل ہوا ہوں۔ اسی طرح کا اک اور کلام رسول ہے کہ:-

”اللہ کا حکم ہوا کہ لوگوں سے لڑوں الا آں کہ سارے لوگ کلمہ اسلام ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کہہ کر مسلم ہوں۔“

دراصل معرکہ آرائی کے حکم کا دوسرے رسولوں کے علی العکس رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے اک اور طرح کا لگاؤ ہے۔

الواح موسیٰ^(۶۷۸) پہلی روحہ السلام رسول اللہ کے لئے گواہ ہوئے وہاں مدح سرائی کے کلمے اس طرح لکھے گئے کہ:

(۶۷۳) فرض کتابیہ (۶۷۴) امام قرطبی (۶۷۵) فرض بین (۶۷۶) قول یعنی سخت کی (۶۷۷) امام سرخی (۶۷۸) تورات شریف

”رسول الملحمہ ہے مگر ماگرم معرکوں والا رسول، اس کی ہر دو صاۃ (۶۷۹) لال ہوں گی لڑائی کی گرمی سے۔“ (۶۸۰)

اسی طرح مسطور ہے وہاں رسول کی مسلم امہ کے لئے کہ:
 ”کلام الہی سے ہر اک مسلم کا صدر اور دل مملو ہوگا اور صمصام گلے سے لگی ہوگی۔“ (۶۸۱)
 اور اسی لئے رسول علی روحہ السلام کا کلام ہے کہ:-

”صمصام معرکہ آراؤں کی رواء ہے۔ مراطعام رماح کے سائے کے وسط ہے۔“ (۶۸۲)

اس سے مراد ہے کہ مال معرکہ مسلم امہ کے لئے رواء اور حلال ہے حالاں کہ اور ام کے لئے مال معرکہ حرام رہا اور ”سائے“ سے مراد سلام عمومی ہے اور ”رسوائی ڈال دی“ سے مراد ”محصول“ ہے کہ تلحدوں کے سرعائد ہوا ہے اسلئے کہ محصول تلحدوں کی رسوائی اور گراوٹ ہے۔

”لگا کھائے“ سے مراد ہے کہ معرکہ آراؤں کی طرح معرکہ کے لئے راہروی کا ارادہ کر دے (۶۸۳)۔ اور معرکہ آراؤں کے اوطار (۶۸۴) کے لئے سعی کرے اور معرکہ آراؤں کے گروہ کے عدد کو سوا کر کے دکھائے۔ سو وہ آدمی معرکہ آراؤں ہی کی طرح مال معرکہ کا اہل ہوگا اس عالم کے دوراں، اور صلہ کا اہل ہوگا عالم محاد کے دوراں (۶۸۵)

اسلحہ طعام رسول کا ”وسی لہ“

ولد عمر رسول مکرم ہادی عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کلام کا راوی ہے کہ کہا:
 ”معاد سے درے حسام دے کر مرسل ہوا ہوں اس لئے کہ اک اللہ کے آگے سر لگے وہ ہر حصہ دار سے مطھر ہے۔ اور مراطعام مری ریح کے سائے کے دروں رکھا ہوا ہے اور رسوائی اس گروہ کے لوگوں کے سر ڈال دی گئی کہ مرے لائے ہوئے دھرم (اسلام) سے نکلے اور ہر وہ آدمی کہ کسی گروہ سے لگا کھائے وہ اسی سے ہوگا۔“ (رواہ احمد)

صمصام کے ہمراہ ارسال سے مراد معرکہ آرائی کا حکم ہے (کما تر)۔

(۶۷۹) آنکھیں (۶۸۰) نبی الملحمہ عینہ حمراوان من شدة القتال (۶۸۱) ناجیلہم فی صدورہم وسیوفہم علی عواقبہم (۶۸۲) السیوف ارضیة الفزاة، وجعل رزقی تحت ظل رمحی (۶۸۳) کی تشبیہ بالمجاهدین فی الخروح معہم والسمی فی بعض حواتجہم وتکثیر سوادہم فیکون منہم فی استحقاق الغنیمۃ فی الدنیا والثواب فی الآخرة (۶۸۴) حاجتیں (۶۸۵) شرح سہر کبیر للسرہنسی

آگ سے ڈھال

رسول اللہ کا ولد عم^(۶۸۶)، سردار دو عالم سے راوی ہے کہ کہا کہ:

”ہر وہ آدمی کہ معرکہ کے دوران مصمام لٹکا دے سو وہ مصمام اسکے لئے آگ سے ڈھال ہوگی اور ہر وہ آدمی کہ معرکہ کے دوران رماح اٹھا دے وہ اسکے لئے معاد کو علم ہوگا۔“^(۶۸۷)

مصمام لٹکاؤ دار السلام حاصل کرو

رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام مطہر ہے کہ:

”ہر وہ آدمی، معرکہ ہو کہ سرحد کی رکھوالی اس دوران ادا کی جائے گی صلاہ کے دوران مصمام کس کر رکھے سو اللہ اسے معاد کو اکرام کی رداہ اوڑھائے گا۔“^(۶۸۸)

اسی طرح رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ:

”ہر وہ آدمی کہ معرکہ کے دوران مصمام لٹکائے اسے اسلام کی رداہ ملے گی اور اس دوران کہ وہ حسام اسکے گلے سے لٹکی رہے اس ساری گھڑی ملائکہ کے گروہ کا معمول ہے کہ اسکے لئے دعا گور ہے۔“^(۶۸۹)

اللہ کا سرور

اک ہمد مکرم^(۶۹۰) راوی ہے کہ رسول اللہ کا کلام ہے کہ:

”اللہ کا معمول ہے معرکہ آراء کی مصمام و رماح اور اسلحہ سے ملائکہ کرام کے آگے کفہ داری کا۔ اور اللہ کسی کے سر ملائکہ کے آگے کفہ داری کرے بلا محالہ آگ کی مار سے دور رکھے گا۔“^(۶۹۱)

مصمام والی صلاہ

علی کرمہ اللہ کا کہا ہے کہ:

اس مصلی کی صلاہ کہ مصمام لٹکا کر ادا کرے دوسروں کی دس کم اسی عدد صلاہ سے اوٹی ہے اور اگر کہو کہ سو کم آٹھ سو سے اوٹی ہے سو وہ اسی طرح اصح ہے۔ اس لئے کہ اللہ کے رسول سے

(۶۸۶) ابن عباس (۶۸۷) شفاء الصدور (۶۸۸) شفاء الصدور (۶۸۹) شفاء الصدور (۶۹۰) ابو ہریرہ (۶۹۱) ابن عساکر

مرے کو مسموع ہوا ہے کہ کہا:

”اللہ کلمہ داری کرے ہے ملائکہ کے آگے اس آدمی کے سر کہ

اسکی راہ کے دوران وہ مصمام کس کر لٹکائے۔ اور اس ساری گھڑی کے دوران کہ وہ اسے کسار کھے ملائکہ کے گروہ کا معمول ہے کہ اسکے لئے مسلسل اللہ کے رحم و کرم کا دعا گو رہے۔ اور وہ آدمی کہ اللہ کے گھر کا^(۶۹۲) رہے اسکے لئے صوم اسوہ رسول ہے اسی طرح سرحد کے رکھوالے کے لئے کہ وہ مصمام لٹکائے اسوہ رسول ہے۔“^(۶۹۳)

رسول الملاحم سرور دو عالم کے اسلحے اور مردری^(۶۹۴)

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس عالم کا رگاہ کے دوران ساٹھ اور سہ سال رہے رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) مال کی کمائی سے سدا دور رہے ہاں اسلام کے لئے ہمہ لمحہ سرگرم رہے۔ اس گھڑی کہ امام الرسل (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس عالم سے معاد کو سدھارے مسلم امہ کو اصلاح روح و دل کے لئے اللہ کا کلام مظہر اور اسوہ رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) دے گئے۔ اور اس عالم کی اصلاح اور اسلام کے علو اور الجاد و گمراہی کی ہار کے لئے اسلحہ ہی عطا کئے کہ مسلم امہ اس درس کو حاصل کرے کہ راہ ہدی اسی طور ہی حاصل ہوگی اور وہی رسول کی راہ ہے کہ ساری عمر اسی کے راہی رہے اور ہمدموں کو اللہ و رسول کے کلام اور اسلحہ دے کر عالم کی اصلاح کے وسائل سے آگاہ کر گئے۔ حالاں کہ رسول مکرم گھر والوں اور ہمدموں کو کوشی محل، مال و دراہم سے مالا مال کر کے اس عالم کو الوداع کر کے واصل الی اللہ کہاں ہوئے؟ مکرر آگاہ رہو وہ ہم کو وحی الہی اور اسلحہ ہی دے کر واصل الی اللہ ہوئے۔

رسول اکرمؐ کے مصمام

رسول الصمصام (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کئی حساموں کے مالک رہے۔ رسول اللہ کو اک مصمام^(۶۹۵) والد سے ملی اور اسے مکہ سے حرم رسول ہمراہ لے آئے۔

(۶۹۲) مسجد میں اعتکاف کرنے والا (۶۹۳) شفاء الصدور (۶۹۴) میراث (۶۹۵) المأثور

اک مصمام^(۶۹۹) اس گھڑی کہ اسلام کے معرکہ اولیٰ^(۶۹۷) کے لئے رواں ہوئے مکرم سعد^(۶۹۸) آگئے اور وہ رسول اللہ کو دی۔

اک مصمام کمر کی ہڈی کے مہروں والی^(۶۹۹) اسی معرکہ کے دوران مال معرکہ کے طور ملی۔
”الصمصام“ وہ حسام کہ ہمد مکرم عمرو^(۷۰۰) اسکے مالک رہے۔

اک وہ مصمام^(۷۰۱) کہ اک صحرائی حصار سے آئی۔

اک اور مصمام^(۷۰۲) کہ مہلک رہی۔

اک مصمام حسام^(۷۰۳) مرگ کے اسم والی رہی۔

اک مصمام^(۷۰۴) وہ کہ دھڑ کے وسط گھس کر رہے۔

اک مصمام کاٹ دار حسام^(۷۰۵) رہی۔

اور اک وہ مصمام کہ اسکے اسم کی مراد ہے ”ملائم ڈالی“^(۷۰۶)

کل دس عدد مصماموں کے مالک رہے رسول الملاحم صلی اللہ علی روحہ وسلم۔

رسول اکرمؐ کی کماں

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی اک کماں کا اسم ”ہلسد او“ اور اک

کا ”الروحاء“ رہا۔ اسکے علاوہ اک کماں اک معبود گروہ^(۷۰۷) سے ملی اسکے علاوہ

سے^(۷۰۸) کماں اور کے مالک رہے۔ کل عدد: دو کم آٹھ کماں۔

رسول الملاحمؐ کی دروع

کلاں دراعہ^(۷۰۹) اک طول والی لو ہے کی دراعہ رسول اللہ کی ملک رہی اور اک

اسرائیلی^(۷۱۰) کے ہاں گروی کے طور رکھی۔ اک اور دروع سعد گاؤں^(۷۱۱) کی۔ کئی اک کی رائے

(۶۹۶) القضب (۶۹۷) بدر (۶۹۸) سعد بن عبادہ (۶۹۹) ذو الفقار (۷۰۰) ابن معبد کرب (۷۰۱) القلمی منصوب

بسوے رقع (۷۰۲) البجار (۷۰۳) القنف (۷۰۴) الرسوب (۷۰۵) الخدم (۷۰۶) القضب (۷۰۷) بنو قینقار سے

المہجاء نامی کماں (۷۰۸) البصراء، الروراء، الکوم (۷۰۹) ذات الفضول (۷۱۰) ابو الفحیم یہودی (۷۱۱) السعد

یہ ہے کہ وہ داؤد علی روح السلام کی وہ درع ہے کہ اس سے سالار الحاد^(۷۱۲) کو مار ڈالا۔
 اک وہ درع^(۷۱۳) کہ رسول اللہ کو اک اسرائیلی گروہ^(۷۱۴) کے اسلحہ کے گودام سے ملی۔ اسکے
 ماسود اور دوہ^(۷۱۵) کے اور مالک رہے۔ کل دروع: اک کم آٹھ۔

سہم داں

ہمارے لاڈلے رسول (صلی اللہ علی روح وسلم) کے ہاں دو عدد سہم داں^(۷۱۶) رہے۔

رماح رسول اکرم

ہمارے رسول (صلی اللہ علی روح وسلم) کو سہ رماح اسی محررہ اسرائیلی گروہ سے حاصل
 ہوئے۔ دو عدد کلاں^(۷۱۷) اور سہ عدد اس سے معمولی^(۷۱۸)۔ اک^(۷۱۹) وہ کہ صلاہ کے بعد اس
 عموماً آگے گاڑی گئی۔ کل عدد رماح: سہ کم آٹھ۔

لوہے کی کلاہ^(۷۲۰)

لوہے کی کلاہ لڑائی کی دوراں سر کی رکھوالی کے لئے کہ، ں سے معرکہ آراء سر کو
 ڈھکے رسول اللہ کی اک کلاہ لوہے کی رہی^(۷۲۱)۔ دوسری کلاہ^(۷۲۲) وہ کہ اس سے معرکہ
 مکہ کے دوراں سر کو ڈھکا اور معرکہ سر کر کے مکہ طرمدہ وارد ہوئے۔

رسول اکرم کے ڈھال

ڈھال وہ ہے کہ آدمی اس سے مصمام کا وار روکے۔
 رسول الملحہ (صلی اللہ علی روح وسلم) کی اک ڈھال^(۷۲۳) اس طرح کی رہی کہ
 مصمام اسکے آگے ٹک سکے، سدا محال رہا۔

(۷۱۲) جالوت (۷۱۳) نعدہ (۷۱۴) بنو قریظ (۷۱۵) ذات الحواشی، ذات الوشاح، البتراء، الخویرق

(۷۱۶) تیرکش۔ ایک الکافور دوسرا النج (۷۱۷) المہوی، المہوی (۷۱۸) الجعد، البہاء،

الحرہ (۷۱۹) الحرہ (۷۲۰) خود (۷۲۱) الوحج یا الوحج (۷۲۲) ذو السبعین یا السبعین (۷۲۳) الزلوق

اک اور ڈھال عکس والی^(۷۳۳) رہی۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مٹھی کھول کر اس عکس کو رگڑ کر مٹا گئے۔ اسی طرح اک اور ڈھال^(۷۳۴) رسول اللہ کی ملک رہی۔ کئی اک اہل علم کی رائے ہے کہ کل عدد ڈھالوں کا دو اور دو ہے اور کسی کسی کے اور اسم لکھے^(۷۳۵)

رسول اللہ کے عسکری علم

رسول المصلحہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اک کلاں عسکری علم^(۷۳۶) رہا۔ رسول اللہ واصل الی اللہ ہوئے۔ ہدم اول^(۷۳۷) اس علم کو مصمام الہی^(۷۳۸) کے حوالہ کر گئے۔ اور مصمام الہی اسے لے کر معرکوں کے لئے رواں ہوئے۔ اور ساری عمر ملک حمص^(۷۳۹)، کسریٰ کے ملک اور مصر کے کلاں کلاں معرکوں کے دوران اسے لہرائے رکھا اسکے علاوہ اور کئی گورے، اور ادھ کالے ادھ گورے علم کئی رہے۔

سوائے علماء اسلام! اے کلام الہی کے حاملو! اللہ کے لئے محسوس کرو کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سرمائے اور مردری^(۷۴۰)، علوم اور اسلحے اکٹھے ہوں اور ہم ادھورے سرمائے کو لے کر محو آرام ہوں؟۔

دور رواں کے دوران اسلحہ کا وہی اہل ہے کہ آوارہ، اور ردی اطوار ہو اور اہل علم و عمل کے لئے مکروہ، مگر ہم مدعی کہ مکمل اسوہ رسول کا حامل ہمارا ہی گروہ ہے۔

آہ! مرے اس سوال کو حل کرو کہ وہ معصوم لڑکی کہ لٹ گئی ہے اسکا مددگار کہاں ہوگا؟ وہ کس کو مدد کے لئے صدا دے گی دھائی دے گی اگر صلحاء کا گروہ اس عمل سے الگ اور علاحدہ رہے۔ کہو! وہ کسی آوارہ عاصی کو مدد کے لئے صدا دے؟ حالاں کہ اسکو اس سے کہاں کا سروکار؟ اللہ کا وہ گھر کہ اہل الحاد کے وار سے وہ مسمار ہوا کس کے آگے روئے؟ کسی طہد کے آگے؟ کہ ڈھادی گئی ہوں اللہ مری مدد کر۔ وہ معصوم لڑکا کہ اسکا سر کاٹ کر اسے کرکٹ اور ہاکی کے کروں کی طرح ٹھنڈے مارے گئے کس کے آگے مدد کے لئے گڑ گڑائے؟

(۷۳۳) عقاب یا مینڈھے کا فوٹو تھا (۷۳۵) القلق یا الحق (۷۳۶) القلق، المویز، الزلوق، الحق (۷۳۷) اسکا نام

عقاب تھا (۷۳۸) ابو بکر صدیق (۷۳۹) خالد بن ولید (۷۴۰) شام (۷۴۱) میراث

وہ معمر آدمی کہ اسکے آگے اسکی اولاد مولیٰ کی طرح کاٹ دی گئی اور اسکی ڈاڑھی لمحوں کے گاموں سے مسل کر رہا ہوئی کس کے آگے آہ کرے اور دل کا حال کھولے؟ اسکے دکھ اور روگ کا مداوا ہے کہ کوئی کر لے؟ مارا ہی کم ای العلماء رحمکم اللہ؟

اے گروہ صلحاء! صلاح و کامگاری کا طرہ معرکہ آرائی ہے۔ صالح دراصل وہی ہے کہ مکمل صالح ہوا اگر اک آدمی صوم و صلاہ کا مصمم عادی ہے مگر اسکے ہمسائے ملک کے لوگ ملاحہ کے راکٹ اور گولوں سے گھائل اور لہو لہاں ہوں اور وہ دم سادھے ہوئے ہو وہ کہاں کا مرد صالح ہوگا؟ حالاں کہ اللہ کے ہاں سے اسے حکم عائد ہے کہ وہ مدد کے لئے آگے آئے۔

دور رواں وہ دور ہے کہ کئی اک مسلم ہی اس رائے کے مالک ہو گئے کہ اسلام اور دھرموں کی طرح اک عام دھرم ہی ہے اور دھرم آدمی کے لئے سراسر اسی کا معاملہ ہے۔ محدود و محدود رسوم ملکر اسلام کہلائے اسکا احاطہ اللہ کا گھر ہی ہے عام ماحول سے وہ ہٹ کر ہے ملک اور سرکار کے امور سے وہ الگ ہے۔ اور ملا کی دوڑ اللہ کے گھر ہی کو محدود ہے۔ حالاں کہ اسلام کامل و مکمل ہے اسکی آمد اسلئے ہوئی کہ سارے دھرموں کو مٹا کر اللہ کا حکم دائر سائر کر دے اور اسکی عملداری اور مسئول مسلم امہ ہے اور اس عملداری اور مسئولی سے اسی لمحہ رہا ہو سکے گی کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حوالہ کئے ہوئے امور کو ادا کر لے۔

عہد مکی کے دوراں رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اللہ کے حکم سے ”لا الہ الا اللہ“ کے داعی ہوئے اور کہا کہ:

”سارے عالم کے لئے مرسل ہوا ہوں مرا کام ہے کہ اللہ کے اسلام کو حاوی کر دوں اور

سارے دھرم رام کر دوں“

اس گھڑی رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے آگے دو امور اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہوا سرد راہ ہو گئے: اک لاعلمی، دوم لمحوں اور اعدا کا دم^(۷۳۲) اور حوصلہ۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) آگے آئے لاعلمی سے ٹکر لی وحی الہی اور علم کے سہارے اور ہر سو علم کی مہک اور دمک سے عالم کو مالا مال کر گئے اور اس گھڑی کہ اس عالم کو الوداع کہا اس اسلامی ائمہ کو وہ علم حوالہ کر گئے اور وہ اسے دل سے لگا گئی۔

امردوم کہ سدا اسلام کی محرک رہی وہ ملحدوں اور گمراہوں کا حوصلہ اور دم رہا۔ سوا سکی محو کے لئے لڑائی کا حکم صادر ہوا۔ اور اہل اسلام کو حکم ہوا کہ: لڑو! گمراہوں سے اگر گمراہوں کا دم اور حوصلہ رہے گو کہ معمولی ہی ہو۔ اس لئے کہ گمراہوں کا دائمی ارادہ رہے گا کہ وہ دم اور حوصلہ اسلام کی سدرہ کے لئے کام آئے۔ اور اعداء کی مساعی ہوں گی کہ اہل اسلام مٹ کر محو ہوں۔ سوا اہل اسلام کو حکم ہوا کہ اے اہل اسلام! ملحدوں اور اس گروہ اعداء کو دم اکھٹا کر کے رکھو اور عدو سے سدا معرکہ آرائی کے لئے سرگرم رہو کہ اسکا وہ دم اور حوصلہ ٹوٹ کر رہے اور اس امر سے کہ سر اٹھا سکے دائماً کم مائے گی کا احساس کرے اگر اے اہل اسلام! اسلام اور مسلم امہ کا دوام اور رکھوالی کا ارادہ رکھو۔ اسی لئے رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے عہد مس کے دوراں رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ملک سے ہمد گمراہوں کا سارا دم اور حوصلہ معدوم کر گئے۔ اسی طرح رسول اللہ کے ہم دم اہل ہدیٰ کی سرکار روم اور کسریٰ کی سرکاروں کے سر، کاری و ار کر کے اسے اسکے اصل ہی سے اکھاڑ گئی۔ اسی لئے سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اسلحہ سے لگاؤ رہا اور مسلم امہ کو اسلحہ ہی دے گئے اس گھڑی کہ سردارِ رسل (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا وصال ہوا۔ اس لئے کہ اسلحہ آلہ ہے لڑائی کا اور لڑائی اور معرکہ سے اللہ کے کلمہ کا علو ہے مگر گمراہوں کی مسلسل مساعی سے اہل اسلام کے دل اسلحہ سے کھٹے ہوئے اور ہر آدمی کی رائے ہو گئی کہ اسلحہ کو وہ لے کہ سرکاری عساکر کا مہوارہ دار عسکر^(۷۳۳) ہو گا در حالِ دگر کوئی آوارہ ہی اسلحہ سے لگاؤ رکھے گا۔ علماء اور صلحاء اور عمدہ اطوار والوں کے لئے مکروہ ہے کہ مسلح ہوں اور گھر اور مدارس اسلحہ کے گڑھ ہوں۔ اہل اسلام گمراہوں کے اس سحر سے مسحور ہو گئے اور عالم و صالح لوگ اسلحہ سے محروم ہو گئے حالاں کہ کل کا دور اسکا گواہ ہے کہ سارے ائمہ کرام ماہر اسلام علماء اسلحہ اٹھا کر ساری عمر مرگ معرکہ کی ٹوہ کے لئے لگے رہے اور کئی کئی معرکہ گاہوں کو اس مرام کے لئے ٹٹو لا۔ گروہ اہل علم کے ہر کس کو اسلحہ سے لاڈ رہا اور لامحدود علماء اللہ کے لئے سر دھڑ کو وار گئے، کئی اک گھائل ہوئے اور اس مٹی کے کترہ مسکوں کو لہو سے لال کر گئے۔ اور وہ لہو کہ اس

منی کے لئے کہاؤ کی طرح ہے اس سے طرح طرح کے گل کھلے اور صلاح و عدل سے عالم کا رخا معمور ہوا۔

الحاصل معرکہ آرائی کے عمل کو علم سے گہرا لگاؤ ہے۔ علوم اسلامی کا مرام معاد کا اکرام ہے مگر عمل کے واسطے ہے۔ اور معرکہ آرائی کا مرام اسی طرح دراصل سرور الہی اور دارالسلام کا عمل ہے مگر کسی واسطہ سے ہٹ کر، ہاں! اک مرگ کا واسطہ ہے۔

دلاوری کی مدح اور کم حوصلگی کا مداوا

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام اطہر ہے کہ:

دلاور مسلم اللہ کو سوالاؤ لایا ہے مسلم مہلہل ^(۷۳۳) [کھوکھلے] سے، گو کہ ہر اک عہدگی کا حامل ہے اور اس امر کی حرص کرو کہ وہ سودا آور ہو۔ اور اللہ سے مدد کا سوال کرو اور اس سے دور رہو کہ کم حوصلگی دکھاؤ۔ (رواہ مسلم و احمد)

رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا عموماً دعا کے دوراں معمول رہا کہ کہا:

”اے اللہ! ہم کو کم حوصلگی سے دور رکھ!“

(کہ معرکہ کے دوراں حوصلہ ہار دوں) اسی طرح دعا کی کہ:

”کابلی اور طول عمر، دکھ و الم، اور ادھار سے دور رہوں، اور اس سے کہ دوسرے لوگ حاوی ہوں، اور اس سے کہ مال اکٹھا ہی کروں اور اس سے دور رہوں کہ اسے اللہ کے لئے لٹاؤں۔“

اس طرح کے سارے امور سے ہر اک دراصل معرکہ آرائی کے عمل کے لئے رکاوٹ ہے۔ اس دعا سے رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کمال ہوئے دا اور معلوم ہو رہا ہے کہ دعا کے دوراں ”ہم“ اور ”دکھ“ کو اکٹھا کر گئے اسلئے کہ ”ہم“ اس امر سے ہے کہ کل کو ہوگا اور ”دکھ“ اس حال سے کہ کل کو ہوا ہے اور ”کم حوصلگی“ ^(۷۳۵) اور ”کسل“ کو ہمراہ لائے اسلئے کہ کم حوصلگی وہ ہے کہ اس سے آدمی کا ارادہ ادھورار ہے اور کابلی سے مراد ہے کہ آدمی کا دھڑکی

کام کی ادائے گی سے کم مائے مٹی محسوس کرے۔ اور مال کا ”حرص و ہوس“ (۷۳۶) اور ”کم دلی“ (۷۳۷) کو ہمراہ لائے۔ اسلئے کہ حرص مال سے مراد ہے کہ اس سے دور رہے کہ مال لٹائے اور اللہ کے لئے دے۔ اور کم دلی سے مراد ہے کہ اس سے دور رہے کہ معرکہ اسلام کے دوراں سردھڑ کو واردے۔ اسی طرح ادھار کی گٹھڑی (۷۳۸) کو اکٹھا لائے اس امر کے ہمراہ کہ لوگ حاوی اور مسلط (۷۳۹) ہوں۔ اسلئے کہ امر اول سے آدمی کا دل رام ہوگا اور دوسرے سے اسکا دھڑ محکوم ہوگا۔

دلاوری:

دل کا ارادہ اٹل اور مصمم ہو سو وہ دلاوری ہے اور وہی ہر کمال کے حصول کا واسطہ ہے۔ اسی سے امکان ہے کہ آدمی کی کامکاری کی اعلیٰ سطح کو رسائی ہو اور دل اس گٹھڑی مصمم اور ٹھوس ہوگا کہ آدمی کی رائے اسکا موڈ اور ادراک سالم ہو۔ سو آدمی کلمہ دار (۷۴۰) اور سرگراں ہو اگر اسکے دل کا حوصلہ حد سے سوا ہوگا۔ اور مردی سے محروم ہوگا اگر اسکے دل کا حوصلہ کم ہوگا۔ اور ہر دوامروں کے وسط وسط دلاوری ہے اور وہ محمود ہے۔ اسلئے آدمی سعی کرے کہ اسکا دل ہر دو کے وسط رہے اس لئے کہ عمدہ امور (۷۴۱) اوساط امور کہے گئے۔ رہا دلی کم حوصلگی کا معاملہ کہ دل مرگ سے ڈر رہا ہو اور ہراساں رہے، سو آدمی کو لامحالہ درکار ہے کہ اسکا مداوا کرے۔ اسلئے کہ وہ اک روگ ہے۔ اور اسکا مداوا اس طرح سے ہوگا کہ اس روگ کے عوامل اور علل ہی کو معدوم کر دے۔ اور آدمی کا موڈ اس طرح کے علل و عوامل سے حد سے ادھر ادھر ہو رہا ہو اور آدمی کے دل کو ہر لمحہ ڈر طاری رہے۔

ادھر کئی علل مع مداوا کے مسطور ہوں گے۔ کم حوصلگی اور کھوکھلے دل کا اک محرک لاعلمی ہے اسکا مداوا علم ہے۔ اور دوم کہ اس کام کو مسلسل کرے سو وہ معدوم ہوگی اور دل ٹھوس ہوگا۔ دوسرا محرک ڈر اور ہراس ہے اسکے اعدام کا شکر اس طرح ہوگا کہ اس امر کو مکرر کرے

(۷۳۶) بخل و کتبوی (۷۳۷) بزدلی (جبن) (۷۳۸) ضلع الدین (۷۳۹) غلبۃ الرجال (۷۴۰) متکبر (۷۴۱)

خیر الامور واسطہا

اس طرح سے اسکی کم حوصلگی دور ہوگی۔ ہر آدمی کو معلوم ہے کہ اول اول ہر کام گراں ہے گو کہ وہ دراصل سہل اور اہل ہو۔ مگر آدمی کا دل ہر اسان ہوگا اور دل دہل رہا ہوگا۔ مگر آدمی اس عمل کو مسلسل کرے۔ سو اسکی کم حوصلگی دور ہوگی اور وہ اک دلولہ محسوس کرے گا۔ ادراک و آگہی کے حامل لوگوں کی رائے ہے کہ آدمی اہل ہے کہ اس کے اطوار دیگرگوں ہوں۔ سادھوؤں کے کم عمر لڑکے کسی کو دکھائی دے گئے ہوں گے کہ کوئی لڑکا کسی مسموم مار^(۷۳۲) سے کھلو اڑ کر رہا ہے۔ اسلئے کہ وہ اسکا عادی ہوا ہے اور اسے اس سے واسطہ اور سروکار رہا ہے۔ حالاں کہ اک دلاور سے دلاور اور سورما اس مار سے ڈر رہا ہوگا اور وہ اسکے لمس کے حوصلہ سے محروم ہوگا اسلئے کہ وہ اس سے دور رہا ہے۔

اسی طرح سوائم^(۷۳۳) اور دوگاں^(۷۳۴) سے کوئی وہ ہوگا کہ معمولی عرصہ کے دوراں ہی آدمی کا دلدادہ دکھائی دے گا اگر وہ اسے سدھائے۔ ہولے ہولے وہ عادی ہوگا حالاں کہ وہ اولاً آدمی کے ماحول سے کٹا رہا۔

اسی طرح کئی وہ ہوں گے کہ اکٹھے رہ رہے ہوں گے مگر لڑائی کے درس اور سدھار سے وہ اک دوسرے سے اسکے لئے آمادہ ہوں گے۔ کسی مداری کے ہاں عموماً اس طرح کا سماں دکھائی دے سکے گا، سو اسی طرح امکاں ہے کہ آدمی کی اصل^(۷۳۵) دیگرگوں ہو سوائم کے علی العکس ادھر سہل الحصول ہے۔

اسلئے کہ آدمی ہر دو مادوں کا مالک ہے، مادہ سوم^(۷۳۶) اور مادہ صلاح و عہدگی^(۷۳۷)۔ آگاہ رہو کہ کامگاری کا دل سے مکمل صاد دلاوری اور حوصلہ کے لئے مدد ہے۔ داماد رسول علی کرمہ اللہ سے سوال ہوا کہ اے علی! کس طرح سے مہا سورماؤں اور دلاوروں کو معرکہ کے دوراں گرا گئے ہو؟ کہا کہ:

”مرا معمول ہے کہ اول لمحہ ہی سے مرا صاد اور رائے ہوگی کہ عدد کو مار ڈالوں گا اس گھڑی

کہ کسی سے لڑائی کا ارادہ کر لوں۔“

کسی معرکہ آراء کی رائے ہے کہ: لڑائی کے دوران دل کو حوصلہ سے مملو کر دو! اس لئے کہ وہی کامگاری اور غلو کا اہم محرک ہے۔

گئے لوگوں کا کلام ہے کہ وہ آدمی کہ اعداء کو ہراساں کر کے ڈرا دے سوا سکے لئے اس طرح ہے کہ اسے اک عسکر ملا۔

کردہ کاری^(۷۴) سے معلوم ہے کہ وہ گروہ کہ عدو سے ہار کر لوٹ کر دوڑے اسکا گھانا اس گروہ سے سوا ہوگا کہ ڈٹ کر حملہ آور ہو۔

دل سے اوہام و وساوس کو دور کر کے ہی آدمی بکے لئے امکاں ہے کہ مراد و مرام حاصل کر لے اور عدو کی دھاک مانند مرگ^(۷۵) ہے اسی سے اعدا کا حوصلہ سوا ہوگا، مورال عالی ہوگا۔ ہر وہ امر کہ اسکی دھاک حاوی ہوگئی ہو اور آدمی کا دل اس سے رام ہو، سو وہ دلاوری ہی سے دور ہوگی۔ اسکو اس طرح معلوم کرو کہ کوئی کسی کو مال دے دے سو وہ معطلی اک دم ملول ہوگا اور دل مکدر اور ٹنڈا ہوگا۔ اور کہے گا کہ امکاں ہے کہ کل کلاں وہ مال ہم کو درکار ہو۔ ادھر عدو مردود^(۷۶) اسے گدائی سے ڈرائے گا مگر اگر وہ ڈٹے اور ارادہ مصمم کر لے اور دل کو دلا سے دے سوا سکے سارے دسو سے دھل کر محو ہوں گے اور کم حوصلگی و کم مائے گی دور ہو کر اک حوصلہ اور ولولہ محسوس ہوگا۔ اسی طرح کلام رسول وارد ہوا کہ:-

”وہ آدمی سارے عالم سے کڑا اور دم دالا ہے کہ سارے لوگوں کو لا علم رکھ کر مال لٹائے۔“
کمر دار رسول ولد مالک^(۷۷) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے راوی ہے کہ
کہا کہ:

”ہر گاہ کہ کردگار عالم مٹی کے اس کرہ سے اس عدم کی اوٹ ہٹا گئے۔ وہ مسلسل بلی، مالک عالم کوہ گاڑ گئے۔ وہ رک گئی۔ ملائکہ کوہ حائے گراں کے اس کمال کو محسوس کر کے حائر اور شہتک گئے۔ اور سوال کر گئے کہ اے اللہ! اس سے سوا کوئی اور ٹھوس اور محکم ہے؟ کہا: ہاں! لوہا۔ ملائکہ سائل ہوئے کہ: لوہے سے سوا اور کوئی اور ٹھوس اللہ کی کاری گری ہے؟

(۷۴) تجربہ (۷۵) موت کا دسترخوان (۷۶) شیطان (۷۷) خادم رسول انس بن مالک

کہا: ہاں! آگ۔ ملائکہ سائل ہوئے: اور آگ سے سوا کوئی اور ٹھوس کاری گری ہے؟
 کہا کہ: مائے رواں۔ ملائکہ کا سوال ہوا کہ: اس سے سوا؟ کہا کہ: ہوا۔ ملائکہ کا سوال ہوا کہ:
 ہوا سے سوا کوئی اور دم والا ہے؟ کہا کہ: وہ آدمی کہ اک مٹھی سے اللہ کے لئے مال دے اور
 اسکی دوسری مٹھی لا علم رہے۔“

معلوم ہوا کہ وہ آدمی کہ اللہ کے لئے مال کی عطا کو دکھلاوے سے دور کر سکے وہی سارے
 عالم سے سوا محکم اور حوصلہ والا ہے۔ اور اس سے مراد دل کی عالی حوصلگی ہے کہ ہر وہ کام کہ اسکا
 مصمم ارادہ ہوا، کراٹھا۔ دلاوری اسی امر کا اسم ہے اور اسی طرح معلوم ہوا کہ اصل آدمی وہ ہے
 کہ اسکا دل محکم ہو اور معرکہ آرائی کے لئے دراصل اسی طرح کا دل درکار ہے اس لئے کہ معرکہ
 آرائی سارے اعمال سے کڑا اور گراں عمل ہے اگر معمولی سا دکھلاوہ ہو گا سو وہ عمل کو رائیگاں
 کر دے گا۔ اور آدمی کے لئے گراں ہے کہ وہ دکھلاوے سے دل کو مظہر رکھے الا آں کہ اللہ کسی کو
 حوصلہ عطا کر دے سو وہ اور معاملہ ہے۔

اسی لئے اک عالم کا کہا ہے کہ: محکم دل آدمی کو لامحالہ درکار ہے اس لئے کہ دل کے احکام
 ہی سے آدمی اللہ کے احکام کو عمل درآمد کر سکے گا اور اسکے روکے ہوئے امور سے دور رہ سکے گا۔

علاوہ اسکے، سارے کمال دل کے احکام ہی سے حاصل کر سکے گا۔

علاوہ اسکے، محکم دل سے ہی اسکا اہل ہو سکے گا کہ ہوئی ہوں اور امور مکدرہ سے دور رہ سکے۔

علاوہ اسکے، ٹھوس دل ہی سے آدمی ہمدموں اور ہمراہوں کے الم کے وار کو سہہ سکے گا

اور ہمراہوں کے دکھ سہار لے گا۔

علاوہ اسکے، محکم دل والا لوگوں سے اسرار کی رکھوالی کر سکے گا اور اس طرح رسوائی سے

دور رہے گا۔

علاوہ اسکے، محکم دل والا ہی گراں امور کے لئے کمر کس کر کو د سکے گا۔

علاوہ اسکے، محکم دل والا آدمی کلاں کلاں امور مکروہہ کی گٹھڑی اٹھا سکے گا۔

علاوہ اسکے، دل کے احکام ہی سے آدمی لوگوں کے ہر طرح کے معمول کو گوارا کرے گا۔

علاوہ اسکے، دل کے احکام ہی سے آدمی رائے اور ادراک سے ہر ارادے کو کہ معمم ہو، مکمل کر سکے گا۔

علاوہ اسکے، آدمی کے لئے آساں ہوگا کہ وہ سرسری طور کھڑے کو مسکراہٹ سے دمکالے، گو وہ دراصل روٹھا ہوا ہو، اور اسکا دل کسی سے کھٹا ہو، اگر اسکا دل محکم ہوگا۔ (کل دس امور ہوئے)۔

دلاوری سے طرح کی

[۱] آگاہی رہے کہ اس گھڑی کہ دو گروہوں کا ٹکراؤ ہو اور رو، در، رو، عدو آئے اس لمحہ معرکہ آراء سرعام آکر اعلان کر دے کہ: ہے کوئی کہ مرے آگے آکر لڑ سکے؟۔

[۲] اور اس دم کہ لڑائی گرم ہو اور لوگ ادھر ادھر ہوں اور ہر اک لاعلم ہو کہ سیم مرگ کہاں سے آئے گا؟ اور گولی کدھر سے دار کرے گی؟ اس گھڑی حواس کو لگام لگائے رکھے، دل کو ٹھوس اور محکم رکھے، اور مکمل ادراک و احساس سے کام لے۔

[۳] اگر کسی لمحہ معرکہ آراؤں کے گام اکھڑ رہے ہوں اور مورال گر رہا ہو سو وہ معرکہ آراؤں کے دلوں کو محکم کرے دلولوں سے معمور کرے، اور حوصلہ دلائے۔ اللہ و رسول کے کلام سے دلوں کو گرمائے، ہمراہوں کو سہارا دے، لڑائی کے لئے مکرر آمادہ کرے اور معرکہ آرائی کے مصرعوں سے ماحول کو اکسائے۔ اور اسی طرح وہ مڑ مڑ کر حملے کرے۔

معلوم رہے کہ اصل دلاور اور سورما وہ ہے کہ دل کو لگام دے ڈالے۔ ٹھوٹی ہوئی سے اسکا دل مطہر ہو۔

سودہ آدمی کہ اسکا دروں احکام الہی کا اس طرح عادی اور سودائی ہو کہ: اسلام ہر وہ امر کہ اس کو دے وہ اسے کر ڈالے۔ اور اگر روک دے وہاں رکا رہے۔ اگر آگے کرے آگے ہو، اگر لوٹائے لوٹ آئے۔ سو وہی ساروں سے سوا دلاور اور وہی سورما ہے۔

اور اگر کوئی آدمی ہر کام، ہر وہاں کہ حرام، اسے کر ڈالے اور ارادے کو ہر حال مکمل ہی کرے، گو

ہر طرح کا ہوا سے دلاوری سے کہاں کا واسطہ؟ وہ سراسر ہٹ دھرم اور دل کا مملوک ہے۔

اک کلام رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا حاصل ہے کہ:

دلاور وہ ہے کہ اس کا دل اسکی مٹھی آئے۔ اور وہ اسے حاوی ہو۔

کم حوصلگی آدمی کے لئے مرگ ہے اور دلاوری اسکی ڈھال۔ دراصل کم حوصلگی اللہ کے ہاں آدمی کے لئے اسکے لکھے کے حوالے سے دوسرہ اور دھم ہے، اور آل ہے اس امر کا کہ کم حوصلہ اللہ سے ردی گماں رکھے۔ اسلئے کہ وہ آدمی کہ اس کا دل ٹھکا ہو کہ مرگ کی اک گھڑی طے ہے۔ اور محال ہے کہ مرگ اسن معبود لمحہ سے ادھر ادھر ہو سکے۔ اور کلام الہی گواہ ہے کہ ہر روح والا مرگ کو گلے لگائے گا، اور ہر اک کے لئے اک گھڑی طے کر دی گئی ہے۔ سو اس طرح کا آدمی کم حوصلگی سے سدا لعلم اور دور رہے گا اور مدام اس امر سے ہٹ کر رہے گا کہ کسی معرکہ کے دوران دل ہار دے۔

ہاں اگر اسے اللہ کے لکھے کے حوالے سے کھٹکا ہو اور اسے اس امر کا احساس ہو کہ گھر رہ کر مری مرگ کی راہ مسدود رہے گی اور مری عمر سوا ہوگی۔ حالاں کہ مرگ وہ حکم الہی ہے کہ ہر ڈھال اور ہر گرا اسکے آگے دھرا کا دھرا ہے اللہ کا لکھا اور ”دک“ (۷۵۲) اٹل ہے محال ہے کہ وہ دگرگوں ہو۔

رسول اکرم سرور دو عالم کی دلاوری

سارے اولاد آدم سے سوا محکم دل والا ہمارا رسول ہمارا مولیٰ ہمارا سردار محمد رسول اللہ (صلی اللہ علی رسولہ وسلم) ہے۔ ہر گراں گھائی کے مرور کی گھڑی اور ہر گراں مرحلہ کے دوران مدام رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے گام ڈٹے رہے حالاں کہ کئی کئی دلاوروں کے گام وہاں لڑکھڑائے مگر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) محکم کوہ کی طرح کھڑے رہے اور آگے ہی آگے رہے۔ محال ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا ارادہ مصمم گوگو ہوا ہو اور حوصلہ معمولی سا کم ہو ہو، ہر دلاور کی عمر کے دوران وہ اک گھڑی لا محالہ آئی ہوگی کہ اسے احساس ہو ہو

کہ وہ معرکہ گاہ سے سرموڑ کر دوڑ لگا دے اور کم حوصلگی اسے حاوی ہوئی ہو، مگر سرکارِ دو عالم علی روحہ السلام سے اس احساس کا مروڑ ہی دل سے ہوا ہو محال ہے۔ اسی لئے کلام الہی گواہی دے رہا ہے کہ:

” (اے رسول!) اعلیٰ کردار والے ہو۔“ (۷۵۳)

کمر دار رسول (۷۵۳) سے مروی ہے کہ مصر رسول (۷۵۵) کے لوگوں کو آرام کے دوراں (۷۵۶) ایک ہول والی صدا آئی۔ لوگ اٹھے اور وہاں کو دوڑے۔ ایک دم معلوم ہوا کہ اللہ کا رسول وہاں سے لوٹ کر آرہا ہے اسلئے کہ اللہ کا رسول سارے لوگوں سے اوّل وہاں گئے۔ والد طلحہ کے گھوڑے کی عاری کمر ہے اور اللہ کا رسول سوار ہے گلے کے ارد گرد صمصام لٹک رہی ہے اور اللہ کا رسول لوگوں سے کہہ رہا ہے کہ:

”آرام سے رہو! ہر طرح کے ڈر کا کھٹکا معدوم ہے۔“ (۷۵۷)

اسی طرح علی مکرم کرمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

”رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی ہر معرکہ کے دوراں اعداء سے (سارے ہمدموں سے سوا) کم دوری رہی۔ علی کا کہا ہے کہ اسے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) معرکہ اولیٰ (۷۵۸) کے دوراں دکھ گئے کہ ہم سارے لوگوں سے ہر اک رسول اکرم کی آڑ لے کر کھڑا ہے اور رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی ہم سے سوا عدد سے کم دوری رہی۔ اور اس معرکہ کے دوراں ساروں سے کڑی اور گھساں لڑائی رسول اللہ کی رہی۔“ (رواہ مسلم)

مکرم عمراں راوی ہے کہ ہر اس مرحلہ کے دوراں کہ رسول اللہ کا گمراہوں کے کسی ٹولے سے ٹکراؤ ہوا رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اولاً حملہ آور رہے۔

اک اور ہمدم مکرم (۷۵۹) ایک معرکہ (۷۶۰) کی روئداد کا راوی ہے کہ: اسے لوگ دکھائی دے گئے کہ معرکہ گاہ سے دوڑ کر دور ہو گئے۔ مگر اللہ کا رسول اک گورے ٹٹو کو سواری کر کے سوار ہے،

(۷۵۳) یوانک لعلی خلق عظیم (القم) (۷۵۳) حضرت انس (۷۵۵) مدینہ منورہ (۷۵۶) رات کو سوتے ہیں (۷۵۷) متفق علیہ (۷۵۸) بدر (۷۵۹) براہ بن عازب (۷۶۰) حنین

اور اک ہدم عالی حوصلہ^(۷۱) اس ٹٹو کی نگام لئے ہوئے ہے۔ اللہ کا رسول مکمل حوصلہ اور حواس سے دلاوری کا مصرعہ کہہ رہا ہے کہ:

”لوگو! اللہ کا محکم رسول ہوں (اور دادا کا اسم گرامی لئے کر کہا کہ) اس دلاور کا (دلاور) لڑکا ہوں۔“^(۷۲)

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا عم مکرم^(۷۳) راوی ہے کہ اسی محررہ لڑائی کے دوراں اولاً اس گھڑی کہ اہل اسلام اور اہل الحاد کا ٹکراؤ ہوا مسلم اعداء کے حملہ سے ڈر کر دوڑے۔ مگر اللہ کا رسول سواری (ٹٹو کی) کو اکسا کر سوئے اعداء مسلسل گام اٹھا رہا ہے اور عم مکرم سواری کی نگام کو لئے اسے اصرار سے روک رہا ہے۔

ادھر احد کی لڑائی کے دوراں اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے گام کوہ کی طرح ڈٹے رہے۔ محال ہے کہ اک لمحہ کے لئے ادھر ادھر ہوئے اور اس محل سے ہٹے ہوں۔ حالاں کہ سماں اس طرح کا ہے کہ عدو ہر سو سے حملہ آور ہے اور ہمراہی گو کہ معمولی لمحہ کے لئے ہی سہی مگر دل ہار گئے ہوں اور ”دس کم اسی“ ہدم اللہ کے لئے سر دھڑدار گئے ہوں۔ اسی کڑے لمحہ کے دوراں اک عدو رسول^(۷۴) حملہ آور ہوا مگر اللہ کا رسول مکمل حواس سے اسکے حملہ کو روک کر اسے مردار کر گئے۔ حالاں کہ ساری راہ کے دوراں اس عدو مردود کا میٹھم ارادہ رہا اور عہد کہا کہا کر کہا کہ: وہ رسول کو اس معرکہ کے دوراں مار دے گا۔ مگر اسکا مکر اللہ کے ارادے اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی دلاوری اور حوصلہ سے الٹا ہوا، اور رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کاری وار سے آگ کا راہی ہوا۔ اور اسی مکہ اور اسکے ارد گرد کے سارے ملکوں کے کلاں کلاں سوار اور سورما، کلاں کلاں لڑا کو اور معرکہ آراء، اولوالرائے لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے آگے ہار مستم کر کے سر رکھ گئے۔ محال ہے کہ اک دلاور اور سورما معمولی آدمی کا مامور ہو، اور کسی کھوکھلے کم حوصلہ آدمی کو سردار کہہ دے۔ مگر وہ عمر کہ ہر آدمی اس سے ہرا ساں ہے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے آگے مملوک کی طرح لگ رہا ہے۔

(۷۱) ابو سفیان بن حارث (۷۲) انالہبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب (۷۳) عباس (۷۴) ابی بن خلف (۷۵) خالد بن ولید

وہ مصمام الہی (۷۶۵) کہ ہر معرکہ کا سالار رہا رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حکم کو سر سے لگا رہا ہے۔ وہ اسد اللہ (۷۶۶) کہ رسول کا عم مکرم ہے، دلاور ہے مگر رسول اللہ کی سرداری اسے مستم ہے۔ اور اس طرح کے کئی دلاور اور دھاک و ساکھ والے لوگ۔ مال کار ہر اک کٹر مسلم ہوا۔ رسول اکرم کی دلاوری کی کوئی حد کہاں ہے؟ اسراء کی رہروی (۷۶۷) کے دور میں کس طرح دلاوری دکھائی۔ اللہ کی دمک کو سہہ کرا سکے آگے کھڑے رہے۔ وہ دمک کہ موسیٰ کی طرح کار رسول اسے کہاں سہہ سکا؟ کوئی معمولی دلاوری ہے؟۔

رسول اکرم کی کم حوصلگی سے دعائے اماں

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا بلی، طول عمر، حرص مال اور اس طرح کے اور ردی اطوار کی طرح کم حوصلگی سے داعما اماں کے سائل رہے۔ کم حوصلگی اور ہلکے دل کا ادراک اس گھڑی ہو سکے گا کہ آدمی معرکہ آرائی کی اصل کا مکمل طرح ادراک کر لے۔ اسلئے کہ ادراک سے ماوراء امر ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کس لئے اس طرح اہم طور سے کم حوصلگی سے اماں کے سائل رہے؟ اور دلاوری کس لئے اہم ہے؟ حالاں کہ عام آدمی کو اس امر کا احساس کم ہی رہا ہے کہ وہ مدام دعا کے دوران کم حوصلگی سے اماں کا سائل رہے۔ اور ہر گھڑی دعا کرے کہ: اے اللہ! ہم کو دلاور کر دے۔

مگر اگر آدمی معرکہ آرائی سے مکمل طرح سے آگہی حاصل کر لے سوا سے معلوم ہو گا کہ اس طرح کی دعا کس لئے اہم طور سے درکار ہے؟ اسلئے کہ کم حوصلہ اور ہلکے دل والے کا دل ڈر سے مملو ہو گا۔ ہمہ لمحہ وہ ہر گمراہ اور ملحد سے ہراساں رہے گا سہا سہا ہو گا۔ سو وہ الحاد کے ٹکراؤ سے دور دور رہے گا۔ اور ہولے ہولے وہ اس حد کو آئے گا کہ مال کار وہ حکم الہی معرکہ آرائی کہ اسے عائد ہے، سے مکرے گا۔ اور اس طرح گمراہوں کے گروہ سے آٹے گا۔ اسی طرح اگر حرص مال ہے سو وہ آدمی رکھائی کا معاملہ کرے گا کہ اللہ کے لئے مال لٹائے۔ اس طرح اک۔ ہر حلہ

وہ آئے گا کہ اداء مال^(۷۶۸) کے مؤکد حکم الہی سے منکر کر رہے گا اور دائرہ اسلام سے دور ہو کر مالا طحہ و گمراہ ہوگا۔ اسی لئے رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) ہر دو سے اماں کے سائل ہوئے۔ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کہا ہے کہ:

”وہ دو طرح کے اطوار آدمی کے، کہ سارے اطوار سے سواری ہوں، اک مال کی حرص و ہوس ہے اور دوسری وہ کم حوصلگی کہ دل کو کھوکھلا کر دے۔“

ہلکے دل اور کم حوصلگی کا مداوا

معلوم رہے کہ دلاوری کا مستثنیٰ اور مدلول ہے کہ آدمی مصمم ارادہ کر کے ڈٹا رہے۔ اور کم حوصلگی اس کا عکس ہے۔ اسکے عوامل و علل سے اک محرک وہ معاملہ ہے کہ آدمی اصل حال سے لاعلم ہو۔ ہاں! اس طرح کی کم حوصلگی کا مداوا مکمل علم سے ہو سکے گا اور کہ آدمی اس کام کو مکرر مکرر کر کے اسکا ماہر ہو۔

مگر گاہے کم حوصلگی کا محرک اس طرح کا ہے کہ آدمی کا دل ہلکا ہو۔ اسکی اصلاح کا اگر اس طرح ہے کہ آدمی معرکہ گاہ مکرر مکرر آئے اور اس آمد کو معمول کر کے اسکا عادی ہو۔

گا ہے اک آدمی کا دل لڑائی سے ڈر رہا ہو گا مگر عملاً اک ادھ معرکوں سے اسکا ڈر معدوم ہو کر لوہے کی طرح اسکا دل ٹھوس ہوگا۔

گا ہے کوئی آدمی ہار کے ڈر سے ہراساں ہو گا اسکی اصلاح اس طرح ہوگی کہ آدمی کامگاری کا اول ہی سے مصمم اور محکم ارادہ کر لے۔

حکماء کی رائے ہے کہ لڑائی کے دوراں دلی ولولہ سے کام لو کہ دل کا ولولہ کامگاری کا اصل محرک ہے۔ مراد اس سے ہے کہ ولولے اگر سونگئے ہوں اثباتاً و! کامگار رہو گے۔

صدر اول کے اہل الرائے لوگوں کا کہا ہے کہ، وہ آدمی کہ عدو سے ڈرا، سو اسکا ڈرا سنے لئے اسی کے آگے اک عسکر ہے کہ اول اس سے لڑ کر دور کر دے عدو سے لڑائی دوسرا مرحلہ ہے۔ مراد ہے کہ ہر وہ آدمی کہ ڈرا سو مرا۔ لڑائی کے ماہر لوگوں کا کلام ہے کہ کم

حوصلگی مانندہ مرگ^(۷۶۹) ہے۔ اسی لئے عدو مردود و سواس^(۷۷۰) سدا سے اہل اسلام کے دلوں کو ڈرا رہا ہے اور طرح طرح کے کھٹکے اور وسوسے ڈال رہا ہے مگر اللہ کی مدد ملا نیکہ کے واسطے سے ہے۔ اللہ کے اسم گرامی کا ورد مداوا ہے کم حوصلگی کا، اس سے دل محکم ہوگا اسلئے اسکا ٹرکم ہی کارگر ہے۔

کم حوصلہ معرکہ آراء کا صلہ

اک ہدم رسول^(۷۷۱) راوی ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہا: ”اس لمحہ کہ اک دلاور لڑ رہا ہو، اور دوسرا کم حوصلہ آدمی لڑ رہا ہو، سو کم حوصلہ معرکہ آراء کا صلہ اس دلاور سے کلاں ہے اسے سوا صلہ ملے گا۔“

اس کلام رسول کی مراد مصرح ہے کہ کم حوصلہ آدمی لڑائی کے لئے طوعاً و کرہاً آمادہ ہوگا اسکا دکھ سوا ہوگا وہ دل کی طمع کے علی العکس لڑائی کے لئے آئے گا اسلئے اسکا صلہ سوا ہوگا۔ اسکے الٹ، دلاور آدمی کے لئے لڑائی کا عمل سہل ہے وہ اک معمول کا کام ہے اسلئے صلہ کم ہے۔ اسلام کا اصول ہے کہ: صلہ سوا ملے گا اگر دکھ اور الم سوا ہوگا۔

معرکہ کے دوراں ڈرا اور ڈراوے کا صلہ

آگاہی ہو کہ ہر وہ دکھ اور الم کہ کسی مسلم کو ملے اللہ کے ہاں سے اسے اسکا صلہ عطا ہوگا۔ اگر اک آدمی کو معمولی سے معمولی گھاؤ لگا، سو اللہ کے ہاں سے صلہ کا اہل ہے۔ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کلام سے اس اصول کا علم ہوا ہے۔ اسلئے ہر وہ معرکہ آراء کہ اسے معرکہ آرائی کے اس اعلیٰ عمل کے دوراں کوئی دکھ ملے اسے لامحالہ کس طرح کا کلاں صلہ ملے گا۔ اسی طرح عام دکھوں کے علاوہ اعداء اسلام کے گولے، راکٹ، اور دور مار اسلحوں کے مار کی سہار کوئی معمولی دکھ ہے؟ اسلئے اگر کسی لمحہ معرکہ آراء ڈرا، سو وہ اک عام معاملہ ہے ہر آدمی سے لگا ہوا ہے۔ ہاں! وہ مسئول اس گھڑی ہوگا کہ ڈر کر معرکہ گاہ سے دوڑ لگا دے سو وہ عاصی ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی معرکہ آراء اعداء کو ڈرائے سو وہ اک اعلیٰ صلہ والا عمل ہے۔

اللہ کے کلام کا حاصل ہے کہ:

”وہ گھوڑے کہ گس کر رکھو، کہ اللہ اور اہل سلام کے اعداء کو گھوڑوں سے ڈراؤ۔“ (۷۷۲)

ولد عمر راوی ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہا کہ:

”ہر وہ عسکر اسلام اور کوئی حملہ آور ٹولہ اللہ کی راہ کے دوراں لڑ کر سالم لوٹ آئے اور اسی

طرح مال معرکہ حاصل کر لے اسکی دو حصہ کمائی گئی۔ اور وہ گروہ اور حملہ آور ٹولہ کہ اسے

عدو سے سے ڈرا اور دکھ طے سوا سکو مکمل صلہ ملا۔“ (مسلم)

معلوم ہوا کہ معرکہ کے دوراں اگر عدو سے دکھ اور ڈر سوا طے گا اسکا صلہ اسی طرح

سوا ہوگا۔ اور دکھ درد اور ڈر کی کمی اور حصول مال اعلیٰ صلہ سے محرومی ہے۔ ہاں! اصل معرکہ کا صلہ

لامحالہ حاصل ہوگا۔

ام مالک سے مروی ہے کہ اسکا رسول اللہ سے اسکا سوال ہوا کہ: صلہ کی رو سے ساروں

سے اعلیٰ آدمی کہتے؟ کہا:

”سارے لوگوں سے سوا صلہ اس آدمی کے لئے ہے کہ گھوڑے کی لگام لے لی ہو اور اعداء

کے آگے کھڑے ہو کر وہ اعداء کو ڈرا رہا ہو اور وہ اسے ڈرا رہے ہوں۔“

مولوی سعد ملوک کا کلام

ہمارے ہاں سرحد کے گاؤں ”الائی کے محلہ کرگ“ کا اک عالم مستثنیٰ مولوی سعد ملوک

کا اک رسالہ (۷۷۳) ہے۔ کلام رسول کے حوالہ سے لکھا ہے کہ معرکہ آرائی کا عمل صدائے

اسلام کے آگے رال کی طرح ہے (۷۷۴)۔

اس سے مراد ہے مکرم کا کہ داعی کا عمل صدائے اسلام اعلیٰ اور کلاں عمل ہے اور معرکہ

آرائی اک معمولی عمل ہے حالاں کہ اس کلام رسول کا حوالہ اور سلسلہ راوی (۷۷۵) معدوم

ہے۔ کس طرح کے راوی اور کہاں کا حوالہ ہے؟ اسی طرح معرکہ آرائی کے اصطلاحی مدلول اور

(۷۷۲) ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم (الانفال) (۷۷۳) خير الامم بشرط الدعوة

والارشاد۔ امت کی فضیلت بسبب تبلیغ (۷۷۴) رسالہ مذکور صفحہ ۳۵، ۳۶ (۷۷۵) مسند

اسلامی مراد کو عام کر کے ہر سعی کو معرکہ آرائی کا عمل کہہ گئے۔ معلوم ہو رہا ہے کہ مکرم کا مرام ہے کہ معرکہ آرائی کے عمل کو معمولی سطح کو لے آئے۔ حالاں کہ داعی کا عمل سدا عام رہا ہے مگر مسلم امہ معرکہ آرائی کے عمل سے مدام دور رہی ہے (ہاں کم لوگوں کے سوا) سواگر کوئی عالم اٹھ کر اسکو ادھر ادھر کے لا حاصل دلائل سے اور معمولی کہہ دے، لامحالہ مسلم امہ اس سے کئی طور دور ہو کر رہے گی، اور وہ عمل مردہ ہو کر رہے گا۔ لکھا ہے کہ:

معرکہ آرائی کا عمل طوعاً و کرہاً اسلئے ہے کہ اعلاء کلمہ الہی کی راہ کے دوران رکاوٹ دور ہو، اگر کلمہ الہی کا اعلاء داعی کے عمل سے ہو سکے سوا اس لمحہ معرکہ آرائی کی روک ٹوک ہوگی۔

حالاں کہ اعلاء کلمہ اسلام کے لئے الحاد سے ٹکراؤ حکم الہی ہے اور اس عالم کے لئے اصول الہی ہے کہ ہر دو گروہوں کا لامحالہ ٹکراؤ ہوگا۔ معرکہ آرائی کے لئے معبود اسم^(۷۷۶) کی مراد وہی ہے کہ ہر اک کو معلوم ہے۔ علماء کے کلام سے مصرح ہے۔ اگر اصل مراد^(۷۷۷) کو گئے سو کوئی اور آدمی صلہ کا اور اس طرح، ہر عمل کے لئے معبود اسم کو اصل مراد کو لوٹائے گا، اور عموم کا دعویٰ کرے گا۔

علماء کے کلام سے مصرح ہے کہ معرکہ آرائی کے عمل کی اصطلاح^(۷۷۸) اسلام کی رو سے اس طرح ہے کہ: گمراہوں سے لڑائی کے دوران مکمل سعی اور دم سے کام لے اور سارا حوصلہ اور دلولہ لٹا دے^(۷۷۹)۔

اسی طرح ملا علی ہروی کا لکھا ہوا ہے کہ، مکمل دم^(۷۸۰) کو ملحدوں سے ٹکراؤ کے دوران لگالے۔ اسلام کی رو سے اس طرح کا کام معرکہ آرائی^(۷۸۱) ہے۔

مگر علامہ سعد ملوک کے ہاں علماء کے علی العکس اعلاء اسلام کے لئے ہر طرح کی سعی معرکہ آرائی ہے۔^(۷۸۲)

اور مسموع ہو! لکھا ہے کہ ہر صالح عمل معرکہ آرائی ہے^(۷۸۳)۔ آگے علمائے دل کی اصطلاح لکھی ہے کہ: کلاں معرکہ آرائی آدمی کے دروں^(۷۸۴) سے ہے^(۷۸۵)۔

(۷۷۶) جہاد (۷۷۷) لغوی معنی (۷۷۸) جہاد (۷۷۹) الجہاد شرعاً: بذل الجہد فی قتال الکفار (فتح الباری) (۷۸۰) طاقت (۷۸۱) جہاد ہے (۷۸۲) حوالہ بالا (۷۸۳) ایضاً (۷۸۴) رجعتنا من الجہاد الا صغر الخ (۷۸۵) باطن اور نفس

اسکا رد مکمل طور ٹھوس دلائل کے حوالہ سے لکھا ہوا ہے مکرر مطالعہ کر لو! کام دے گا۔

لئے، داعی کی صدا الگ عمل ہے، معرکہ آرائی علاحدہ عمل ہے، اس سے دور رہئے کہ ہردو کو گنڈ مڈ کرو، اور سارے علماء سے الگ راہ لو، کلام اللہ اور کلام رسول کے لئے اور مجمل ٹٹو لو اور معرکہ آرائی کے عمل کو اسکی سطح سے گراؤ، اور عوام کا دل اس اعلیٰ عمل سے کھٹا کرو۔

اور آگاہی رہے کہ اعمال صالحہ کا حکم اور مکروہ کاموں سے روک ٹوک^(۷۸۶) مگر اسے اس دور کے داعی کا عمل الدعویہ کہا ہے معرکہ آرائی اسکا اول و اعلیٰ سطح ہے، کلام رسول^(۷۸۷) کی رو سے۔ سارے مکروہ امور کا کلاں امر گمراہی والحاد اور اسکا علو ہے اور اسکی روک ٹوک صمصام ہی سے ہے اور اسی کا امر ہے اس کلام رسول سے۔ اس لئے معرکہ آرائی کو اگر کوئی کلا عمل الدعویہ سے کاٹے گا سو وہ راہ سداد سے دور ہوگا اور ٹھوکر کھائے گا۔ معرکہ آرائی اسکا اک حصہ اور اسی کا اک مرحلہ ہے۔ حرم مکی اور حرم رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) ہردو کے امام^(۷۸۸) لکھا کہ ہے کہ: مرے ہاں اہل اصول کا مسلک عمدہ اور اولیٰ ہے کہ علماء اصول کا کلام ہے کہ: معرکہ آرائی صدائے مکرہ^(۷۸۹) ہے اور اسی لئے علماء کی رائے ہے کہ ہر سال لڑائی ہو، اور کم سے کم اک معرکہ سال کے دوران لامحالہ ہو۔ ہاں! اگر اس سے اور سوا ہو وہ اور عمدہ معاملہ ہے۔

ہاں! اگر کوئی رکاوٹ ہو کہ اہل اسلام کا گروہ مالی وسائل سے محروم ہے، اور اسی طرح اہل اسلام کم ہوں، اسی طرح دھڑکا اور کھٹکا ہو، کہ اگر اہل اسلام حملہ آور ہوں گے سو امکاں ہے کہ معدوم ہوں سو درآں احوال روا ہے کہ اہل اسلام کا گروہ لڑائی کا عمل روک دے۔

امام مصر امام محمد رحمہ اللہ^(۷۹۰) لکھا رسالہ مستحی "الام" سے مسئلہ محررہ مصرح ہے۔

اور در حال حملہ اہل الحاد، داعی کا عمل، صدائے اسلام کا لعدم ہوگا۔ سارے علماء کی اسی طرح رائے^(۷۹۱) ہے کہ اگر اہل الحاد ہمارے ملک حملہ آور ہوں، سو صدا کا کام رک کر معاً حملہ آور گروہ سے ٹکراؤ ہوگا۔

(۷۸۶) امر بالمعروف ونہی عن المنکر (۷۸۷) من رای منکم منکر الفییرہ بیدہ (الحديث)

(۷۸۸) امام الحرمین ابوالمعالی عبدالملک الجویٹی (۷۸۹) الجہاد دعویۃ فہریۃ (جہادقاہراندعوت ہے)

(۷۹۰) امام شافعی (۷۹۱) وان هجموا علينا سقطت الدعوة

اور کئی علماء و ائمہ کی رائے ہے کہ، معرکہ آرائی ہر اک مسلم کو ^(۷۹۲) عائد ہے مگر ادھر اک سوال اٹھے گا کہ اس طرح امور عالم معطل ہوں گے۔ اگر سارے لوگ معرکہ گاہ وارد ہوں؟ سو اسکا حل اس طرح ہے کہ اس گروہ علماء کی مراد ہے کہ سلسلہ وار گروہ اہل اسلام معرکہ آرائی کے عمل کو مسلسل ساری رکھ کر اسے دوام دے۔

معلوم ہوا کہ معرکہ آرائی اک الگ اور علاحدہ عمل ہے اور وہ اسلئے عائد ہوا کہ الحاد و گمراہی کا حوصلہ ٹوٹے اور اسکی دھوم دھام مٹی سے ملکر مٹی ہو، اسکا دم گھٹے، اسکی سرکار اس عالم سے معدوم ہو کہ ”دردل“ کھلے اسلئے کہ اگر سرکار ہوگی سودل کی راہ مسدود ہوگی، کہ گمراہوں کا ٹولہ اسلام لے آئے۔ اور لوگوں کا معمول ہے کہ اس گروہ کے امور اور کلام کو ہر اک دل سے لگائے گا، کہ اسکی سرکار ہو۔ اور سرکار سے محروم لوگوں کا کلام کم کم ہی لوگوں کا دل موہ لے گا۔ اسی لئے مکی دور کے دوراں کم لوگ اسلام لائے اسلئے کہ وہاں اس دوراں سرکار دوسروں کی رہی۔

مگر اس دوراں کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) حرم رسول وارد ہوئے لوگ دھڑا دھڑا مسلم ہوئے۔ ادھر کا اصول ہی اس طرح ہے کہ حاوی ٹولے کے ہر کلام کے آگے ہر اک آدمی سر نکائے گا۔ گو کہ وہ سرے سے ہی ردی اور مہمل اور گاؤدی آدمی کی طرح کلام کرے۔ اسلئے کہ اسکا سکھ ہے، اسکی دھاک ہے، اسکی ہر سودھوم ہے۔ اسلئے اگر کوئی کہے کہ ہمکو گوروں کے ملک کی صدا نے اسلام کے لئے راہداری مل گئی ہے اس لئے لڑائی رائگاں اور معطل ہے کہ اصل مرام حاصل ہوا ہے سو اس آدمی کا کلام لاعلمی اور دھوکہ ہے، عدد مردود کا دوسوہ ہے۔ اور اسکی سادگی ہے کہ وہ سرور ہے کہ لڑائی سے رہائی ملی۔ اسلئے کہ اس طرح سے معرکہ آرائی کا اصل مرام کہاں حاصل ہوا ہے؟ کہاں کی سرکار عمل الدعویہ کے اس ساٹھ سالہ عہد کے دوراں الٹ گئی؟ اور وہاں اسلام کا کلمہ عالی ہوا؟ اور کہاں کے عوام اس طرح کے کسی داعی گروہ کے آگے رام ہو گئے ہوں، کہ وہاں کی سرکار اسکے حوالہ کردی ہو؟ حالاں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے عہد مومنوں کا کردار ہمارے آگے ہے کہ وہ مصہام کے ہمراہ صدائے اسلام کے لئے ہر

وہ ملک کہ وہ وہاں گئے، وہاں کے لوگ مسلم ہوئے ہوں کہ گمراہ ہی رہے ہوں مگر وہ ہدم وہاں کے راہی اور حکمران ہو کر رہے۔ جمہور ہو کہ مصر، روم ہو کہ ملک کسریٰ، ہوس ہو کہ طرسوس، صور ہو کہ مخطور۔ الحاصل اسلام کے ہر راہی کا اسی طرح عمل رہا۔ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہدم صدائے اسلام کے لئے ہر ملک گھومے مگر مصماں کے ہمراہ۔ اور سہ اصول ہر ملک والوں کے آگے رکھے۔

[۱] اسلام [۲] محصول [۳] لڑائی

ہاں! اک اور معاملہ، کہ معبود عمل الدعویہ دراصل عمل الدعویہ ہے کہ عمل اصلاح؟ اسلئے کہ اس داعی گروہ کا دعویٰ لوگوں کی اصلاح کا ہے اور دعویٰ ہے کہ اس کا مدعی ہے، کہ لوگوں کو سکھا رہا ہے۔ اور اسی طرح اک ولولہ ڈال رہا ہے کہ لوگ سوئے اسلام مائل ہوں اور اس کا کام سراسر اہل اسلام ہی سے ہے کہ وہ صوم و صلہ کے عادی ہوں اور ہر اک مرد صالح ہو۔

مولوی سعد ملوک اٹھل اللہ عمرہ کا کلام ہر دو معاملوں کو گڈنڈ کر رہا ہے۔ اسی طرح اگر معرکہ آرائی اک واسطہ اور آلہ کی طرح ہے، اور اصل عمل الدعویہ ہے سو سوال اٹھے گا کہ کلام اللہ کس لئے سارے اعمال سے واسطہ لا معرکہ آرائی کے عمل سے کلام کر رہا ہے؟ ہر مطلق سورہ مطہرہ ہم کو لا محالہ ملے گی، کہ معرکہ آرائی کے کسی کروٹ سے وہ کلام کر رہی ہے۔ سارے اعمال کا کلام کم کم ہے مگر اس کا سوا ہے (۷۳)

علماء (۷۳) کا لکھا ہے کہ سارے اعمال کا مرام معرکہ آرائی ہے، صوم اسلئے کہ آدمی معرکہ کے دوراں روٹی اور طعام کی کمی کو سہا کر سکے۔ سال کے دوراں مال کی معبود ادا کی گئی کا عمل (۷۵) اسلئے کہ معرکہ آرائی کے لئے مال لٹا سکے۔ صلہ کا عمل اسلئے کہ اک امام کی طرح اک سالار کے ہمراہ گروہی طور سے معرکہ آرائی کر سکے۔ عمرہ اور موسم احرام کے دوراں رہروہی حرم (۷۶) اسلئے ہے کہ معرکہ کے لئے گھر سے دوری کا عادی ہو، رہروہی کے آلام اور دکھوں کو گوارا کر سکے۔ اور ڈھوروں کی کٹائی (۷۷) اسلئے ہے کہ سردھڑ کو اللہ کے لئے واردے۔

(۷۳) یعنی یہ تو قلب موضوع ہے کہ مقصود سے بحث کم ہو اور غیر مقصود سے زیادہ ہو (۷۳) التفسیرات العبدیہ للقاضی عبید اللہ (۷۵) بکوة (۷۶) حج (۷۷) جانوروں کی قربانی

الحاصل سارے اعمال معرکہ کے لئے اور معرکہ آرائی اعلاء کلمہ الہی کے لئے ہے۔
ہاں! اگر کسی گاؤں اور کسی ملک کے لوگ داعی کی صدا سے اول ہی مرحلہ کے دوران مسلم
ہو گئے۔ سو اس گھڑی لامحالہ لڑائی کی روک ٹوک ہوگی، مگر وہ معرکہ آرائی ہی کا اک حصہ اور
اسکا ہی اک مرحلہ ہے۔ (واللہ اعلم)

معرکہ آرائی کے لئے درکار امور

معرکہ آرائی کا وہ مرحلہ کہ اہل اسلام گمراہوں کے ملک وارد ہو کر اولاً حملہ آور ہوں، اسکے لئے
معدودے امور درکار ہوں گے۔ اگر معرکہ آراء لڑائی کے درکار امور سے محروم ہوگا، اسکے لئے
معرکہ آرائی کا عمل گھانٹے کا سودا ہوگا۔

اک اہم امر دل کا ارادہ ہے کہ، وہ معرکہ اللہ کے لئے ہو اور ارادہ ہو کہ اسلئے لڑ رہا ہوں
کہ اللہ کا کلمہ عالی ہو، اور اسلام حاوی ہو، اور اگر کوئی اسلئے لڑے کہ مری دھوم ہو، ہر کوئی دلاور
کہے اور مری مدح ہو سو وہ معرکہ سراسر دل کے لئے ہے۔ اسلئے معرکہ کے لئے اہم ہے کہ آدمی
دل کی اصلاح کئے ہوئے ہو۔ اصلاح کر کے اگر لڑے گا سو وہ اللہ کے لئے ہوگا۔

دوم کہ اک حاکم طے ہوا ہو، اگر حاکم اور سردار سے معرکہ آراء محروم ہوں گے، سو امکان
ہے کہ وہ اک دوسرے سے معرکہ آراء ہوں اور گروہ گروہ ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہوں۔

سوم اسکے لئے اک اہم امر ہر طرح کی کمک اور رسد کا حصول ہے، اگر لوگوں اور اسلحہ کی
کمی ہو، اور کوئی گروہ لڑائی لڑے سو وہ اس آدمی کی طرح ہے کہ کسی ٹھوس لوہے سے سر ٹکرا کر
کر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ مگر امور مسطورہ کی حصول کی سعی ہر لمحہ ہر مسلم کو عائد ہے۔

معلوم ہوا کہ لوگوں کا وہ سوال کہ مکی دور کے عرصہ کے دوران اصلاح اہم رہی اور اسی لئے
وہاں اصطلاحی معرکہ آرائی معدوم رہی، اور اسی طرح دور رواں کے دوران لوگوں کا حال اسی
طرح ہے کہ ہر اک کو دل کی اصلاح درکار ہے کہ وہ اصلاح کی اس کسوٹی کا اہل کہاں ہے؟ سو
اس سوال کا حل امور مسطورہ سے عمدہ طرح سے معلوم ہوا۔ (واللہ الحمد)

اور معرکہ آرائی کے اس مرحلہ کے دوران اولاد کے لئے والد اور والدہ، مملوک کے لئے مالک کی آمادگی درکار ہے۔

اور اگر گمراہ دارالاسلام وارد ہو کر حملہ آور ہوں سو اس دوران ہر آدمی، کھرے دل کا ہو کہ کھوٹے کا، لڑائی کے لئے رواں دواں ہوگا (کما مصرحاً)

اک رائے کی اصلاح

کئی صالح لوگوں سے مسموع ہوا کہ داعی کے لئے اہم ہے کہ وہ ہر ہر آدمی کو الگ الگ مدعو کرے، اور اگر کوئی اس عمل سے دور رہے گا اس سے عالم معاد کے دوران گمراہ اور ملحد سائل ہوں گے، کہ کس لئے ہم کو صدائے اسلام سے محروم رکھا؟ اور ہم مستول ہوں گے۔ حالاں کہ ائمہ کی رائے لکھ دی گئی ہے کہ اس دور کے دوران ہر اک کو صدائے اسلام کی رسائی ہو گئی ہے، اور اسے معلوم ہے کہ اسلام اک مسلک ہے، اور محمد رسول اللہ ہے (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اور ہر آدمی کو داعی مدعو کرے، کہاں اس کا دم اور اس کی وسع ہے؟ اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں کا عمل آگے رکھو! رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدم کہاں کسی ملک گئے، اور اولاد وہاں کے ہر ہر آدمی کو سوائے اسلام مدعو کر کے لڑے ہوں؟۔

ہاں! اگر وہی طور ساروں کو مدعو کر کے لڑے مگر وہ عمل لمحوں کا ہے، اور دور رواں کے دوران سارے عالم کو اسلام کا علم حاصل ہوا ہے۔ اور کم سے کم ہر آدمی کو اسلام کا اسم گرامی مسموع ہوا ہے۔ اسلئے کئی علماء کے ہاں عمل الدعویٰ حکم مؤکد سے کم ہو کر عمدہ اور اولیٰ سطح کا رہا ہے۔

علامہ لاہوریؒ کا کلام

اک عالم علامہ احمد علی لاہوری رحمہ اللہ سے اک سائل کا سوال ہوا کہ:

اک آدمی کہہ رہا ہے، کہ سرے سے ہی معدوم ہے کہ اسلام کا اہل اسلام کو حکم ہو کہ صمصام لٹکاؤ! اس آدمی کا کلام کس طرح کا ہے؟۔

کہا کہ: اہل اسلام کو اللہ کے ہاں سے حکم مؤکد اور عائد ہے، کہ وہ دور رواں کے سارے

اسلحوں سے مسلح ہوں، اس لئے کہ امر کا کلمہ حکم مؤکد کے لئے ہے۔ صلّوہ کس لئے عائد ہے اور ہر اک کس لئے اسے اہم گرداں رہا ہے؟ اسلئے کہ امر کا کلمہ وارد ہوا ہے، اسی طرح ادائے گی مال مؤکد (۷۹۸) کو کس لئے مؤکد کہہ رہے ہو؟ اسی لئے کہ امر کا کلمہ ہے، اسی طرح ”اعدوا“ امر کا کلمہ ہے، اور اس سے مراد وہی حکم مؤکد ہے کہ:

اے اہل اسلام! حکم مؤکد ہے کہ اعداء کے لئے اسلحہ اکٹھا رکھو!

علامہ لاہوری کے اس کلام سے مصرح ہوا کہ لاشی ہو کہ کلھاڑی، مصصام ہو کہ گولی، گولہ ہو کہ راکٹ، ہر مسلم کے لئے مؤکد ہے کہ وہ اسے ہر لمحہ ہمراہ رکھے اگر رکھ سکے۔

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمد صدائے اسلام کے عمل کے دوران اسی کے عامل رہے، ہر وہ ملک کہ وہاں گئے، اسلحہ لے کر گئے مگر اس دور کے دوراں اک عالم و صالح اور داعی اگر کسی کو اسلحہ لٹکائے ملے، سو وہ ٹھٹھکے اور ٹھٹھا کرے، اور گالی دے، اور اسے اک ڈرامائی سماں لگے، اور کہے کہ مولوی اور داعی آدمی کو اسلحہ سے کہاں کا سروکار ہے؟ عالم اور داعی ہو کر اسلحہ اٹھا رہا ہے! کہاں ہم آگئے؟ الحاصل اس طرح کے کلام سے سعی ہوگی کہ وہ آدمی ملول ہو کر اسکا دل کھٹا ہو اور وہ اسلحہ رکھ دے۔

حالاں کہ علامہ احمد علی لاہوریؒ کے کلام سے معلوم ہوا کہ ہر مسلم کے لئے اہم ہے کہ وہ اسلحہ رکھے۔ اگر وہ عالم ہے، داعی ہے، اسے اور مؤکد ہے اسلئے کہ اسکا اسم و رسم اور اکرام (۷۹۹) سارے لوگوں سے سوا ہے۔

معرکہ کے لئے اکساہٹ

ہر داعی کے لئے درکار ہے کہ وہ لوگوں کو سونے معرکہ مدعو کرے۔

کلام الہی ہے:

”اور اہل اسلام کو (معرکہ کے لئے) اکساؤ! اللہ سے آس ہے کہ گمراہوں کی لڑائی روک دے۔“ (۸۰۰)

اور اک اور محل کہا:

”اے رسول! اہل اسلام کو لڑائی کا حرص دلا! (اے اہل اسلام!) اگر دس اور دس ڈلے ہوئے آدمی رکھو گے، سو وہ دوسو کو حاوی ہوں گے، اور اگر سو ڈلے ہوئے ہوں، سو وہ دس سو گمراہوں کو حاوی ہوں گے، اسلئے کہ گمراہ اور اک و آگہی سے محروم گروہ ہے۔“ (۸۰۱)

اگر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اللہ کا حکم ہے کہ لوگوں کو لڑائی کے لئے اکسائے، آمادہ کرے اور حرص و طمع دلائے، سو اسکی مسلم امہ کو لامحالہ حکم ہوگا کہ وہ اک دوسرے کو معرکہ آرائی کے عمل کے لئے مدعو کرے، اسلئے کہ اصل مرام مسلم امہ کو حکم ہے، مگر سچول کو ہم کلام کر ڈالا کہ ہر مسلم اسکو اہم محسوس کرے، کہ اگر رسول کو اسکا حکم ہے سو وہ اسکا لامحالہ مامور ہوگا۔

اور لڑائی کے لئے آمادگی کا کام اسی طرح اللہ عم کر رہا ہے، کہ ہم کو طمع دی معرکہ آرائی کے صلے کے اعلیٰ وعدے کئے اللہ کا کلام ہے:

اے اسلام والو! کہو! اک سودا گری کی اطلاع دوں؟ کہ وہ رہائی دلا دے، اک درو والے صلے سے، کہ: اللہ اور اسکے رسول کا دل سے صاد کرو اور اللہ کی راہ کے دوراں مال و سر دھڑ سے لڑو! اس طرح کا (عمل) عمدہ ہوگا، اگر آگہی والے ہو۔ معاصی کو مٹا دے گا اور اس طرح کے رو دوں (۸۰۲) والے گل کدوں (۸۰۳) کو وارد کر دے گا، کہ وہ (رود) وہاں رواں دواں ہوں گے، اور مطہر محل ہوں گے، اور اللہ کی کلاں آمادگی ہوگی یعنی ہے کلاں کا مکاری (۸۰۴)۔

رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام اطہر ہے کہ:

(۸۰۰) وَحَرَضَ الْمُؤْمِنِينَ عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَكْفِيَ بِأَسِ الذِّينَ كَفَرُوا (النساء) (۸۰۱) يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرَضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ أَنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مَاتِينَ وَأَنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِثَّةٌ يَغْلِبُوا الْفَا مِنْ الذِّينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ (الأنفال) (۸۰۲) نَهْرٌ (۸۰۳) بَاغٌ (۸۰۴) يَا أَيُّهَا الذِّينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ تَوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَالِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلُكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (الصف)

”وہ آدمی کہ (اس عالم کے دوراں) معرکہ آرائی کا داعی رہا ہوگا اور لوگوں کو معرکہ آرائی کی صدا دی ہوگی وہ دم سادھے دارالسلام کو وارد ہوگا، حالاں کہ اور لوگ سوال کے کڑے اور گراں مرحلہ کے دوراں اٹکے ہوئے ہوں گے۔“ (۸۰۵)

علیٰ کرمہ اللہ کا کلام عالی ہے کہا کہ:

”وہ ہر آدمی کہ کسی مسلم کو معرکہ آرائی کا حرص دلانے اسے اس (معرکہ آراء) کی طرح صلہ ملے گا، اور اسے ہر گام کے صلے اک سال کے عمل صالح کا صلہ ملے گا۔“ (۸۰۶)

الحاصل معرکہ آرائی کے لئے صدا اور اسکے لئے لوگوں کی آمادگی کی سعی، الٰہی طور (۸۰۷) ہے۔ اللہ لوگوں کو معرکہ آرائی کے لئے اکسارہا ہے، طمع دے رہا ہے اکرام کے وعدے کر رہا ہے، مجموعہ معاصی کی اطلاع دے رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ معرکہ آرائی کا داعی الٰہی عمل کر رہا ہے، وہ اسی کی راہ کارا ہی ہے۔

اسی طرح معرکہ آرائی کے لئے صدا، رسول اکرم (صلی اللہ علیٰ روحہ وسلم) کا عمل ہے معرکہ اولیٰ (۸۰۸) کے دوراں ہمدموں کو لڑائی کے لئے اکسا کر کہا:

”وہ اللہ کہ مری روح اسکی ملک ہے، گواہ ہے کہ اس گھڑی ہر وہ آدمی کہ ڈٹ کر اللہ سے صلہ کی طمع رکھ کر آگے آگے ہو کر لڑے گا، اور اس سے دور رہے، کہ سر موڑ کر معرکہ گاہ سے دوڑ لگائے۔ اللہ اسے دارالسلام وارد کر دے گا۔ اسکو مسوم کر کے اک ہمد مکرّم حمام کے لڑکے (۸۰۹) کہہ اٹھے: ”واہ واہ! کوئی گمراہ ہم کو مار ڈالے وہی مری اور دارالسلام کی دوری (۸۱۰) ہے اسکو کہہ کر مٹھی سے گٹھلی (۸۱۱) کو گرا کر صمصام اٹھالی، اور لڑ لڑ کر عدو کے وار سے گھائل ہو کر واصل الی اللہ ہو گئے (۸۱۲)“

داعی کس طرح کام کرے؟

آگاہی رہے کہ داعی کو درکار ہے کہ ملائمی سے اور آرام سے لوگوں کو مدعو کرے۔ حکم و مصالح، اور رواداری سے کام لے کہ کلام الٰہی کا اسی طرح کا حکم ہے (۸۱۳)۔

(۸۰۵) شفاء الصدور (۸۰۶) ایضاً (۸۰۷) سنت البیہ (۸۰۸) بدر (۸۰۹) عمیر بن حمام (۸۱۰) جنت کا فاصلہ

(۸۱۱) کھجور کی گٹھلی (۸۱۲) شفاء الصدور (۸۱۳) ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة

وجادلہم بالتي هي احسن (النحل)

مگر معرکہ آرائی کے لئے صدا اور طرح کی صدا ہے اسکے لئے حکم ہے کہ لوگوں کو اکساؤ^(۸۱۳) کو کسی طرح ہو، عار دلا کر ہو، طمع دے کر ہو، ملائی سے ہو، دلولے سے ہو، مال دے کر ہو، معرکہ آراؤں کے لئے دارلسلام کی آسودگی و اکرام، حوروں کی ڈالی^(۸۱۵) کی اطلاع دے کر ہو، معاد کی آگ سے ڈرا کر ہو، اہل اسلام کے معصوموں، عروسوں، ماؤں، اور معمر و مہلہل^(۸۱۶) کو لوگوں کے دیگرگوں حال کو عوام کے آگے کھول کھول کر ہو، اعداء اسلام کے داؤ اور مکائد سے آگاہ کر کے ہو، دلاوروں کے کمال سے مطلع کر کے ہو، کم حوصلگی سے مطعون کر کے ہو۔

الحاصل کسی طرح اور کسی طور ہو معرکہ آرائی کے داعی کے لئے روا ہے کہ لوگوں کو معرکہ کے لئے آمادہ کرے، اور لڑائی کے لئے مائل کرے۔ معرکہ آرائی کے لئے لوگوں کو صدا اک اعلیٰ اور کلاں عمل ہے۔ ہر آدمی اس سے دور رہے، کہ اسے اک معمولی سطح کا عمل کہے، اور اسکا واہمہ^(۸۱۷) ہو، کہ معرکہ آرائی کی صدا دائرہ اعمال ہی سے علی حدہ ہے، اور سرے سے ہی اک رائگاں کام ہے لامحالہ وہ گمراہی کا رہو ہے۔ ہمارا کام ہے، کہ ہم معرکہ آرائی کے گھر گھر داعی ہوں۔ اور سارا عالم ہماری صدا سے معمور ہو، اور دہل اٹھے، وہ اللہ کا کام ہے۔ اور امر اٹل ہے، کہ معرکہ آرائی کی صدا، اہل اسلام کے لئے اک دم کارگر ہے۔ اگر دل سے ہو، اور اللہ کے لئے ہو۔

اسلئے اے داعی! اے مدعی اسلام! اٹھ! اور اسکا کام کو کر! مصمم ارادہ کر! اور اسے دے لوگوں کو مدعو کر، کہ ہر اک سامع کا دل دہل اٹھے، اللہ کا ڈر طاری ہو، دھڑپل کر رہے، اور نکا ہوا ہو، دوڑ لگائے، ہر دلولے گرم ہوں، اور آرام کو حرام کرے، اہل اسلام کا دکھ درد محسوس کرے۔

اسی طرح اس کام کی صدا کے لئے کم عمر لڑکوں اور گھروالوں کو سکھاؤ اگر کسی کی گھر والی اس عمل کی داعی ہوگی، لامحالہ اس دلولہ سے سازا ماحول معمور ہوگا۔ اس عمل کو مسلسل کرو! سامع اک آدمی ہو، دو ہوں، کہ لاکھوں، دور کا معاملہ ہو، کہ ہمسائے گی کا، سواری گھوڑا ہو کہ گاڑی، و سائل ہوں کہ وسائل معدوم ہوں۔ الحاصل ہر طرح سے لوگوں کو مدعو کرو! اگر گمراہ دھرموں کے گمراہ سادھو لوگوں کو اس گمراہ دھرم کی لڑائی کے لئے داعی ہوں، ہر طرح سے دکھ اٹھا کر آرام

وار کر کے۔ سو ہم کس لئے اس امر سے کابل ہوں؟ کہ اس محکم اور اٹل اسلام کے لئے سارا دھڑ، ساری عمر، سارا مال وار کر اس کے لئے کٹ کر، دارالسلام وارد ہوں۔ حالاں کہ اللہ ہمارے اس عمل سے آمادہ اور مسرور ہو۔

معمر کے لئے عمر کی حد

مالک کا لڑکا^(۸۱۸) راوی ہے کہا کہ: اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ کہا کہ:

”ہر وہ آدمی کہ وہ اللہ کی راہ کے دوراں اک لڑائی لڑا، سو وہ (مرد) اس طرح ہے کہ اللہ کے سارے احکام وادامہ کی ادائے گی کی ہو۔“^(۸۱۹)

اللہ، اللہ! معمر کے اسلام کی ادائے گی سارے اعمال کی ادائے گی کے مساوی اور معادل ہے گو وہ کسی عمر کے دوراں ہو۔ معمر کے آرائی کے لئے کم سے کم عمر کی حد طے ہے، کہ کم عمر لڑکا مکمل مرد ہو، مگر سوا عمر کے لئے کوئی حد کہاں طے ہے؟ ہاں! اگر حد سے سوا ہی معمر ہو کہ کلا معطل ہو کر رہا ہو، سو وہ آدمی اس عمل سے الگ ہوگا۔ مگر عام معمر لوگوں سے کئی کاگماں اور رائے ہے کہ وہ معمر کے آرائی کی عمر سے عدول^(۸۲۰) کر گئے۔

حالاں کہ اگر کوئی معلوم کرے، سوا سے معلوم ہوگا، کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو معمر کے آرائی کا حکم اس عرصہ کے دوراں ہوا، کہ عمر مس آدمی سے کئی سال سوا ہوئی، اور عمر کے الوداعی^(۸۲۱) دس سالوں کے دوراں رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) لڑے۔ اللہ کا رسول معمر ہو کر لڑے، اور ہم کم عمر مرد ہو کر معمر کے روگرداں ہوں۔ آہ! کہاں ہے رسول سے لاڈ اور لگاؤ کا دعویٰ؟

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کئی معمر ہدم گمراہوں سے مسلح ہو کر لڑے۔ ولد عمر سے مروی ہے کہ اک معمر آدمی لائچی کے سہارے رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مری عمر سوا ہو گئی ہے، ہر اک ہڈی کھوکھلی ہو گئی،

اور سارا دم معدوم ہے، اک اس طرح کا عمل کہتے کہ اسکے واسطے سے درگاہ الہی کی رسائی حاصل کر سکوں؟ رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا کہا کہ:

”اللہ کی راہ کی لڑائی کو مدام لامحالہ معمول رکھو!“ (۸۲۲)

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اک لولا (۸۲۳) اور معمر ہمد عمرو (۸۲۴)

معمر کہ اولیٰ (۸۲۵) کے دوراں اولاد سے ہم کلام ہوا کہ: ہم کو اٹھا کر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے ملاؤ! اسکی اولاد رسول اکرم کو مطلع کر گئی کہ وہ لولا ہے، رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا امر ہوا: گھر ٹھہرے رہو! سو وہ رہ گئے۔ اسی طرح اگلے سال احد کی لڑائی کی آمد ہوئی، اس دوراں لڑکوں سے کہا: ہم کو لے کر لڑائی کے لئے ہمراہ رکھو! لڑکے ہم کلام ہوئے، اور کہا: اے والد مکرم! کس لئے اصرار کر رہے ہو؟ اس لئے کہ رکاوٹوں کے حامل (۸۲۶) ہو، اور رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے محروم (۸۲۷) ہو، کہ گھر رہو، کہا: آہ! کہ معمر کہ اولیٰ سے ہم کو روکا، اور حالاً احد کے معمر کہ سے مکرر روک رہے ہو۔ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اس کے کلام کا علم ہوا، کہا کہ: اسے رواں کر دو! اسکا امکان ہے کہ اللہ اسے مرگ نہر کہ (۸۲۸) عطا ہی کر دے۔ سو وہ احد کی لڑائی کے لئے معمر کہ گاہ وارد ہوئے اس لمحہ کہ ہر دو گروہ اک دوسرے کے آگے آ کر ملے، اللہ کے رسول سے عمرو کا سوال ہوا، کہ اے اللہ کے رسول! اس ادھورے، اور لولے، گام کے ہمراہ دارالسلام وارد ہوں گا اگر عدو کے وار سے مرا؟ کہا: ہاں! سو عمرو ہم کلام ہوئے اور کہا: اللہ گواہ ہے کہ اس لڑائی کو لڑ کر لامحالہ اسی دوراں دارالسلام وارد ہو کر اس ادھورے اور لولے گام سے وہاں ادھر ادھر گھوموں گا۔ اس کلام کو کہہ کر مملوک (۸۲۹) سے کہا کہ گھر لوٹو! وہ عمرو سے ہم کلام ہوا کہ اگر ہم کو ہمراہ رکھ لو، کہ کوئی سود ہم کو حاصل ہو، سو کہاں کا گھانا ہوگا؟ عمرو اس کلام کو مسموع (۸۳۰) کر کے مملوک سے کہہ اٹھے: آگے آؤ! مملوک معمر کہ گاہ کودا، اور ڈٹ کر لڑا، اور مال کا رگھائل ہو کر اللہ کو روح حوالہ کر دی،

(۸۲۳) انگڑے (۸۲۴) عمرو بن الجحوم (۸۲۵) غزوہ بدر (۸۲۶) معذور (۸۲۷) آزاد (۸۲۸) شہادت (۸۲۹)

غزوہ بدر (۸۲۶) معذور (۸۲۷) آزاد (۸۲۸) شہادت (۸۲۹) غلام (۸۳۰) سکر

اور اسی طرح عمر و حملہ کے لئے آگے دوڑے اور لڑ لڑ کر عدو کے وار سے واصل الی اللہ (۸۳۱) ہو گئے۔

کسی سے مروی ہے کہ گھر سے معرکہ آرائی کے لئے آمد کے دوران عمر و اللہ سے دعا کے سائل ہوئے، کہ اے اللہ! معرکہ کی مرگ عطا کر، اور اس سے دور رکھ، کہ محروم ہو کر گھر لوٹوں۔ اسی طرح اک اور راوی سے مروی ہے کہ عمرو سار (۸۳۲) کے سر لادے گئے کہ حرم رسول کے ارد گرد الوداعی آرام گاہ لحد (۸۳۳) لا کر وہاں مٹی کے حوالہ ہو۔ مگر وہ سواری رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے گاؤں کو آمد سے عملاً مکر کر ادھر ہی رکی رہی، مکر مکر سعی کی گئی مگر محال ہے، کہ وہ شس سے مس ہوئی ہو، مالا ادھر ہی مٹی کے حوالہ کئے گئے۔

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اسکے گھر آئے اسکی گھر والی سے کہا کہ: ”ہم کو اسکے الوداعی کلام سے آگاہ کرو! کہا کہ: وہ اللہ سے اس دعا کے سائل ہوئے، کہ معرکہ گاہ سے گھر لوٹ کر آمد سے محروم رہوں! (۸۳۳) رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اسے مسوع کر کے ہم کلام ہوئے، اور کہا: کہ کوئی کوئی آدمی اس طرح کاٹے گا کہ ادھر وہ عہد اٹھالے، ادھر اللہ اسکے عہد کو مکمل کر لے، اسی گروہ سے اک عمرو ہے، ہم کو وہ دکھائی دے رہا ہے کہ وہ ادھر رہے، لو لے گام کے ہمراہ دار السلام وارد ہو کر وہاں ادھر ادھر گھوم رہا ہے۔“ (رواہ احمد)

اے اہل اسلام! اے معمر لوگو! اس معمر دلاور مرد معرکہ ہمد رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے، جس حاصل کرو! کہ وہ کس دولے کا مالک ہے؟ حالاں کہ اسکا اک گام لولا، اور ٹوٹا ہے۔ اور اسکی عمر حد سے سوا ہے۔ مگر وہ معرکہ کے لئے کسک رکھ رہا ہے اسکی آس ہے کہ اللہ کے لئے کسی طرح کٹ مرے۔

معرکہ آراء کو الوداع کرے

رسول اکرم کا اسوہ مطہرہ ہے کہ معرکہ آراء اگر معرکہ کے لئے رواں ہو، سود و سرا آدمی اسے الوداع کرے، اور اسکے ہمراہ کئی اک گام راہروی کرے، کہ اس سے اسکا اکرام ہوگا۔

(۸۳۱) شہید ہو گئے (۸۳۲) اونٹ (۸۳۳) قبر (۸۳۴) اللہم لاتردنی الی اہلی

اک ہمد مکرم^(۸۳۵) سے مروی ہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا معمول رہا کہ کسی عسکری گروہ کو الوداع کے لئے اسکے ہمراہ ”وداع کی گھائی“^(۸۳۶) آکر ہمد ام کہا کہ: ”اللہ کے حوالہ کر رہا ہوں سارے عسکر والوں کے اسلام کو، اور رکھوالی کے اہل سماں کو، اور اعمال کے مال کو۔“^(۸۳۷)

اسی طرح کا معمول والی اسلام حاکم اول^(۸۳۸) کا رہا، اک عسکر کی الوداعی کے لئے وہ سواری سے ہٹ کر گاموں سے ہی اسکے ہمراہ گئے، اور دور آ کر اسے الوداع کر کے کہا کہ: ”الحمد للہ، اللہ کا کریم و احسان ہے، کہ ہمارے گام اس راہ کے دوراں گرد آلود کئے۔ اک آدمی اٹھا اور کہا کہ ہماری آمد کا مدعا سراسر معرکہ آراؤں کی الوداعی رہا ہے (مراد ہے کہ ہم کہاں معرکہ کے لئے گئے؟) کہا: ہم معرکہ آراؤں کا سماں مکمل کر کے معرکہ آراؤں کی الوداعی مرحلہ کے لئے ہمراہ آئے اور معرکہ آراؤں کے لئے دعا گو ہوئے۔“^(۸۳۹)

اسی طرح حمص کے ملک^(۸۴۰) کو اک عسکر کے ارسال کے دوراں اسکے ہمراہ الوداع کے لئے سواری سے محروم ہی گئے، عسکر والے کہہ اٹھے: اے رسول اللہ کی گدی کے مالک! اولیٰ ہوگا، اگر سوار ہو کر رہو، کہا: اللہ کی راہ کے دوراں گاموں کے صلہ کی مری طمع ہے۔^(۸۴۱)

اک ہمد مکرم^(۸۴۲) کا کلام ہے کہ:

”اگر کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی سے کہے کہ آؤ! ہم اک معرکہ آراہ کو الوداع کر کے معدود لہجوں کے لئے اسکے ہمراہ راہرو ہوں سو اس لہجہ اللہ کی صدا، آسماں اور کرتی سے ورے آئے گی کہ غم و اطلاع ہے، (دارالسلام کی) اس کے لئے، کہ اس کلام کو کہا، اور اس کے لئے، کہ اسکا سامع ہوا۔“^(۸۴۳)

(۸۳۵) عبد اللہ بن یزید عظمیٰ (۸۳۶) عقبۃ الوداع (۸۳۷) مستدرک حاکم (۸۳۸) حضرت ابو بکرؓ (۸۳۹) المصنف لابن ابی شیبہ (۸۴۰) شام (۸۴۱) جاثین (۸۴۲) المصنف لابن ابی شیبہ (۸۴۳) ابو ہریرہؓ (۸۴۴) شفاء الصدور (۸۴۵) معاذ

اسی طرح اک اور ہدم مکرم^(۸۴۵) (اللہ اس سے سرور ہوا) راوی ہے کہ سرور دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے، کہا:

”کسی بحر اور کسی عصر کو معرکہ آراء کی الوداع کے لئے اسکے ہمراہ رہروی کروں، اور اسے سوار کرادوں، مرے لئے اس عالم اور اسکے سارے سامان سے سوا لا ڈلا (کام) ہے“^(۸۴۶)
(رواہ الحاکم)

رسولوں کے علاوہ سارے لوگوں سے اعلیٰ ہدم عالی^(۸۴۷) اک معرکہ کے لئے سالار عسکر^(۸۴۸) کے ہمراہ الوداع کے لئے سواری سے ہٹ کر ہی رہرو ہوئے۔ سالار اسلام کہہ اٹھے کہ، اے حاکم اہل اسلام! سوار ہو کر مرے ہمراہ رہئے، واللہ، ہم کو کہئے کہ، سواری سے الگ ہوں، کہا: سوار ہی رہئے! اور سواری کے علاوہ ہی رہرو ہوں گا۔ (مراد ہے کہ اسی حال رہو، اسی حال رہوں گا) اسلئے کہ اللہ کی راہ کے دوراں مرے اٹھے ہوئے گاموں کے صلہ کا اللہ سے مری طمع ہے^(۸۴۹)

اس سارے کلام سے معلوم ہوا کہ معرکہ آراؤں کی معرکہ آرائی کے لئے رہروی کی گنجائی نہ تھی کہ نہ کو لا محالہ درکار ہے کہ ہر اک مسلم معرکہ آراء کو حوصلہ دلائے، اس طور سے کہ اپنے ہمراہ اک دوری ملے کر کے اسے الوداع کرے، رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اور ہمہ مہوں کا اسوہ ہے۔

اسی طرح اگر کوئی معرکہ آراء معرکہ سے سوٹ رہا ہو، وہی طرح ہوتی ہے کہ اے اہل اسلام! کہہ اور اسکے لئے دور آ کر معرکہ آراء سے ملے^(۸۵۰)

اک معرکہ^(۸۵۱) کے دوراں کئی کم عمر ہدم اہرام رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے دور اک گھائی^(۸۵۲) آ کر ملے، اور اہل اوسہلا کہا۔

(۸۴۶) مستدرک للحاکم وابن ماجہ (۸۴۷) حضرت ابو بکر صدیق (۸۴۸) حضرت یزید (۸۴۹) ابن عساکر

(۸۵۰) اشتغال کرے (۸۵۱) غزوہ تبوک (۸۵۲) ثنیۃ الوداع

اسی طرح معرکہ آراء کے گھروالوں کا کام ہے کہ ہر اک اسے کھلے دل سے الوداع کرے، اسکے لئے دعا گور ہے، اور اگر وہ معرکہ سے لوٹے سو مسکراہٹ سے اور دھوم دھام سے اپنا وسپلا کہہ کر گلے لگائے، اس سے معرکہ آراء کا خوصلہ سوا ہوگا، دوسرے لوگ مائل ہوں گے اور اسکے ہمراہ اسکے گھروالے صلہ کے اسی کی طرح حصہ دار اور اہل ہوں گے، اور اللہ کا کرم و رحم وارد ہوگا۔

داعی معرکہ کا اکرام

معرکہ آرائی کے لئے درکار امور سے اک (معرکہ آراء کے اکرام کے علاوہ) داعی معرکہ کا اکرام ہے۔ سوائے عم کرمہ کا حکم عالی ہے کہ ہر آدمی اس داعی کا اکرام کرے۔ کلام الہی سے مصرح ہے کہ اگر کوئی داعی لوگوں کے ہاں اس لئے آئے کہ لوگوں کو معرکہ کے لئے مدعو کرے، اور اکسائے، اور آکر وہ لوگوں کو سلام کرے، سو لوگوں کو عائد ہے کہ ہر اک اسکے سلام سے سوا کلموں سے اسکو سلام لوٹائے در حال دگر کم سے کم اسکے سلام کو اسی کی طرح ہی لوٹادے (۸۵۳)۔

گو سلام کا حکم عام اور ہر مسلم کے لئے ہے مگر اک عالم موصد^(۸۵۴) لکھا ہے کہ: ادھر سلام کا حکم معرکہ آرائی کے احکام کے وسط وارد ہوا ہے، اور سلسلہ کلام کی رو سے اس معبود مراد کو لکھا (۸۵۵)۔

الحاصل اصل مدلول اسلام کا اس طرح سے معلوم ہو رہا ہے کہ اس داعی کا اکرام کرو! اور سرور اور کھلے دل سے اس سے ملو! اور اسکے حکم کو معمول کرو! اور اسکے لئے دعا گور ہو۔ اسی طرح اس کلام الہی سے معلوم ہوا کہ داعی اگر اس کام کے لئے آئے وہ سارے لوگوں کو سلام کرے کہ اس سے لوگوں کے ہاں اس کا اکرام سوا ہوگا، اور ہر ہوگا، اور اس کا کلام کارگر ہوگا، ہر اک دل سے اسکا سامع ہوگا، اور اسکا عامل ہوگا۔

(۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰)

اک کا اس سے دلی لگاؤ ہد ہد کا معرکہ آرائی سے لگاؤ

ہد ہد حال آں کہ اک طائر^(۸۵۶) ہے الہی احکام اولاد آدم ہی کو عائد ہوئے، مگر اس طائر، معرکہ سے وہ لگاؤ ہے، کہ اہل علم کا کلام اس کا گواہ ہے۔

اک عالم^(۸۵۷) کا لکھا ہے کہ: ہد ہد اڑا، وہ سرگرداں ہوا، اسلئے کہ اللہ کے رسول داؤد علی روحہ السلام کے حکمراں لڑ کے^(۸۵۸) کے لئے معرکہ آرائی کے لئے معرکہ گاہ کی ٹوہ لگائے وہ دور دور اڑا۔ کئی ملک گھوما۔ مال کاراک ملکہ^(۸۵۹) کا ملک اسکو ملا، بوٹ کر ولد داؤد علی روحہما السلام کے ہاں آکر اس سردار کے آگے ملکہ اور اسکے عوام کی گمراہی کا سارا حال کہہ ڈالا۔ الحاصل اسکی ساری دوڑ اسی لئے رہی کہ کوئی ملک اگر اسطرح کا ملے گا۔ اسکا حال سردار کو کہہ ڈالوں گا، اور وہ اس ملک کے لوگوں سے لڑ کر وہاں والوں کو رام کر کے اللہ کا حکم حاوی کر دے گا۔ اور اللہ کے کرم سے اسکا مدعا مکمل ہوا کہ وہ ملکہ اور اسکے عوام لڑائی کے علاوہ ہی اسلام کو گلے لگا کر اس رسول سردار کے ہمراہی اور ہمدم ہوئے، اور اسکے آگے رام ہوئے۔

معرکہ آراء عالم اور عامل ہو

معرکہ آرائی سے مدعا^(۸۶۰) اس امر کا حصول ہے کہ علم کی مہک سے سارا عالم مہکے، اور دیکے، لا علمی^(۸۶۱) معدوم ہو، ہر سو علم کا دور دورہ ہو، کس طرح سے ہو؟ اس کے لئے اللہ بان سے اک الگ سورہ مطہرہ^(۸۶۲) وارد ہوئی۔ اور وہاں اسکے لئے اک معبود صلوٰہ^(۸۶۳) طے کر دی گئی، کہ لوگ اکٹھے ہوں، اور امام لوگوں کو مسائل و احکام سکھائے۔ اور وہ سورہ مطہرہ اگلی سورہ مطہرہ^(۸۶۴) سے مل کر دال ہے اس امر کی کہ معرکہ آرائی علم ہی کے واسطے سے ہو سکے گی۔ اسلئے کہ گمراہ آدمی محال ہے کہ کسی دوسرے گمراہ کو راہِ محدثی دکھائے اس لئے اہم ہے، کہ معرکہ

(۸۵۶) پرندہ (۸۵۷) قاضی عبید اللہ، تفسیرات عبید یہ ص ۱۴۵ (۸۵۸) سلیمان (۸۵۹) ملکہ سبا بقیس

(۸۶۰) مطلوب (۸۶۱) جہالت (۸۶۲) سورہ جمعہ (۸۶۳) نماز جمعہ (۸۶۴) سورہ صف

آراء، عالم ہو، اور عامل صالح ہو، اور اسی لئے اس معبود صلوٰۃ کے لئے وہی امور^(۸۶۵) طے ہوئے، کہ معرکہ آرائی کے لئے طے ہوئے۔ کہ حاکم ہو، اور اس کا امر ہو، کئی لوگ ہوں، مصر ہو، سعی ہو۔

الحاصل معرکہ آرائی کا مدار علم ہے کہ وہ علم ہی سے اٹھائی، اس لئے اگلی سورہ مطہرہ ”ارسل رسول“^(۸۶۶) سے اور سورہ مسطورہ ”وہ رسول لوگوں کے آگے اللہ کے کلام کے نکلنے کے کہے گا“^(۸۶۷) سے رسول الملاحم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا عہدہ مصرح کر رہی ہے۔

”رعد“ سے معرکہ آرائی مراد ہے

کلام الہی کی دوسری سورہ مطہرہ^(۸۶۸) کے دوسرے رکوع کا اٹھارواں ٹکڑا^(۸۶۹) ہے سلسلہ کلام ”دور“ لوگوں^(۸۷۰) کے احوال کا ہے اس سے اگلا ٹکڑا^(۸۷۱) اک سماں^(۸۷۲) اس گروہ کے حال کو کھول رہا ہے، وہاں کئی اک کلمے وارد ہوئے۔ علما کا لکھا ہے کہ کلمہ اولیٰ^(۸۷۳) سے مراد اسلام ہے۔

کلمہ دوم^(۸۷۴) سے مراد اوہام اور وساوس اور کھٹکوں کے علل و عوامل لئے گئے۔ اور کلمہ سوم ”رعد“ سے گمراہوں اور اسلام سے روگرداں لوگوں سے معرکہ آرائی اور لڑائی ہے۔ رعد کی اردو کڑک ہے۔

اور اس سے اگلے کلمے^(۸۷۵) سے مراد مال معرکہ اور اس عالم کے سود و عوائد^(۸۷۶) لئے گئے کہ وہی سود و عوائد مدام اس ”دور“ گروہ کی ساری سعی کا محور اور عمر کا حاصل رہے^(۸۷۷)۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کا کلام اوائل ہی سے آدمی کو معرکہ اسلام سے آگاہی دلا رہا ہے اور وہی سونپی ہے اصل مسلم اور کھوکھلے مسلم کی۔ کہ ”دور“ اور کھوکھلا اس رعد سے ڈرے گا، اور سود و عوائد کی توجہ ہی لگائے گا، اور اصل مسلم کا محور اللہ کا سرور و آمادگی ہوگا، اسلئے وہ اس کڑک اور رعد کو سہارے لے گا۔

(۸۶۵) ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ﴾ (الآیہ ۱ لصف) (۸۶۷) ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ﴾ (الآیہ ۱ الجمعہ) (۸۶۸) ﴿سُورَةُ بَقَرَهٗ﴾ (۸۶۹) آیت (۸۷۰) ﴿مَنْ فَعَلِ﴾ (۸۷۱) ﴿وَكُتِبَ عَلَيْهِ مِنْ الْمَوْتِ﴾ (۸۷۲) ﴿وَلَا يَخْلُفُ عَنْهُمْ﴾ (۸۷۳) ﴿وَلَا يَخْلُفُ عَنْهُمْ﴾ (۸۷۴) ﴿وَلَا يَخْلُفُ عَنْهُمْ﴾ (۸۷۵) ﴿وَلَا يَخْلُفُ عَنْهُمْ﴾ (۸۷۶) ﴿وَلَا يَخْلُفُ عَنْهُمْ﴾ (۸۷۷) ﴿وَلَا يَخْلُفُ عَنْهُمْ﴾

ساگر کا معرکہ (۸۷۸)

معرکہ ساگر سے مراد معرکہ مائی ہے ہمد مکر م عمر و ولد عاص کے لڑکے سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام اطہر ہے کہ:

”ساگر کا اک معرکہ مٹی کے دس معرکوں سے اولیٰ ہے، اور وہ آدمی کہ ساگر سے مرور کر لے وہ اس طرح ہے، کہ ہر اک وادی کو طے کر لے۔ اور ”مائد“ (وہ آدمی کہ معرکہ ساگر کے دوران اسکا سر گھوم رہا ہو،) وہ کمائی کی رو سے اس آدمی کی طرح ہے کہ لیو لہاں ہوا ہو،“ (۸۷۹)

”مائد“ کا اک اور مدلول وہ آدمی ہے کہ اسے ساگر کی ہوا سے دھکے لگ رہے ہوں، اور اس کا سر بل رہا ہو۔ اسی طرح وہ آدمی کے اسے الٹی آوے۔

معرکہ ساگر اور اک ہمد مکر مہ کا ولولہ

رسول اللہ کے اک ہمد مکر م سے مروی ہے کہ:

”رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی ام حرام کے گھر کو گاہے گاہے آمد رسول اللہ کا معمول رہا۔ اسی طرح مکر مہ ام حرام کا معمول رہا کہ اس اعلیٰ مہماں کو روٹی اور طعام کھلا دے، رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اسی معمول کے رو سے ام حرام کے گھر گئے، وہاں طعام کہا کر محو آرام ہوئے، ام حرام اس کام کے لئے کہ، موئے سر رسول ٹٹولے، لگ گئی اسی دوران اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سو گئے۔ کئی لمحے سو کر مسکراہٹ لئے اٹھے۔ ام حرام کا سوال ہوا کہ: اے اللہ کے رسول! کس لئے مسکرا رہے ہو؟ کہا کہ:

مری (مسلم) امہ کے کئی لوگ ہم کو دکھائے گئے کہ ساگر کی لہروں کے سوار ہو کر اللہ کی راہ کے دوران معرکہ آراء ہوں گے۔ اور وہ لوگ لکڑی کے ٹکڑوں کو سہارا کر کے اس طرح لگے کہ ملوک و امراء ہوں۔“

ام حرام کا کہا ہے کہ مرا سوال ہوا کہ: اے اللہ کے رسول! مرے لئے دعا کر! کہ اس گروہ سے ہو کر رہوں۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) دعا کر کے مکر م سو گئے معدودے لمحے

آرام کر کے اٹھے اور مسلسل مسکرائے۔ ام حرام کا کلام ہے کہ مرا مکرر سوال ہوا کہ: اے رسول اللہ! کس لئے مسکراہٹ طاری ہے؟ اول ہی کی طرح کہا کہ:

مری (مسلم) امہ کے لوگ دکھائے گئے کہ ساگر کی لہروں کو سواری کر کے اللہ کی راہ کی لڑائی کے معرکہ آراء ہوں گے ملوک و حکام کی طرح۔

مرا سوال ہوا کہ اے رسول اللہ! اللہ سے دعا کر کہ ہم کو اس گروہ سے کر دے، کہا کہ: اول والوں سے ہو گئی ہو۔

حاکم اسلام دانی سادس اور اہل اسلام کے ماموں^(۸۸۰) کے دور کے دوراں ام حرام ساگر کے معرکہ کے لئے سوار ہو کر گئی، مگر ساگر سے مرور کر کے آگے سواری سے گر گئی اور مر گئی۔ (اللہ اس کو اعلیٰ مکاں عطا کرے)۔“ (رواہ مسلم و محمد^(۸۸۱))

اس کلام رسول کا اک ٹکڑا اس طرح مروی ہے کہ: رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہوا، کہ:

”مری (مسلم) امہ کا وہ اول عسکر کہ سوار ہو کر ساگر کی لڑائی لڑے گا، اسکے لئے دارالسلام طے ہے۔ ملحاں کی لڑکی ام حرام کہہ اٹھی کہ: اے اللہ کے رسول! اس گروہ سے ہوں؟ کہا: ہاں! سی سے ہو۔ اس سے آگے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا مکرر کلام ہوا کہ: مری (مسلم) امہ کا وہ اول عسکر کہ روم کے ملک سے لڑے گا، اسکے معاصی مجوہوں گے۔ ام حرام کا سوال ہوا کہ اس دوسرے گروہ سے ہوں؟ کہا کہ: اول ہی سے ہو۔“^(۸۸۲)

آگاہی رہے کہ ام حرام رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی دودھ کے حوالہ سے محرم اور سنگی رہی ہے۔ اور والی سادس^(۸۸۳) وہ اول مرد دلاور ہے کہ ساگر کے لئے اسطول^(۸۸۴) کو کام لا کر معرکہ ساگر کی اساس رکھی۔ وہ حاکم سوم دہرے داماد رسول^(۸۸۵) کے عامل رہے اور اسی دور کے دوراں معرکہ ساگر کی مہم کی طرح ذالی اور روم کے ملک کے اک حصہ^(۸۸۶) کو اسطول سے حملہ کر کے حاصل کر گئے۔ اسی مہم کے دوراں ام حرام اور اس کا سہاگ ہر دو حصہ دار رہے۔ ام حرام ٹٹو کی سواری سے گری اسکی گدی کی بڑی ٹوٹ گئی، اور اس طرح واصل الی اللہ ہو گئی۔

(۸۸۰) حضرت معاویہؓ (۸۸۱) بخاری (۸۸۲) صحیح بخاری (۸۸۳) حضرت معاویہؓ (۸۸۴) بحری بیڑہ (۸۸۵) حضرت ثمانؓ (۸۸۶) قبرص

اسی طرح ساگر کا وہ دوسرا معرکہ کہ رسول اللہ کے ہاں سے اسکے لئے عہدہ اطلاع ہے، وہ والئی سادس کے مکرم لڑکے (۸۸۷) کی سرکردگی کے دوران سر ہوا۔ ہر دو عسکروں کے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے کلام کی رو سے دارالسلام کی عہدہ اطلاع ہے اور ہر دو معرکوں کے دوران کئی ہندم مکرم حصہ دار رہے۔

لکھا ہے کہ ارد گرد کے لوگوں کا معمول رہا کہ ام حرام کی گور آ کر ماء ساوی (۸۸۸) کے لئے اللہ سے دعا گو ہوں۔ والی سادس کے ساگر کے معرکے اک اور اموی حکمران (۸۸۹) کے عہد کے دوران مکمل طور ساری رہے۔ اسکا لڑکا مسلمہ، ملک ثری کے اک حصہ (۸۹۰) آ کر حملہ آور ہوا، لاکھ سے سوا عسکری حملہ آور ہوئے۔

اہل مصر اور مراکو (۸۹۱)، کے لوگ دس سو ساگری سواری کی کمک لے کر عمرو سالار کی سرکردگی کے ہمراہ حملہ آور ہوئے۔ سی ماہ (ڈھائی سال) وہاں کا محاصرہ کئے رکھا۔ اس سارے عرصہ کے دوران کئی طرح کے دکھ اور آلام اٹھائے، مگر عساکر اسلام ڈٹے رہے گو کہ حملہ ادھورا رہا مگر اک اعلیٰ سطح کا معرکہ رہا۔

ساگر کا معرکہ مٹی کی لڑائی سے اوٹی ہے اس لئے کہ وہاں دہرے دکھ اور ہمہ لمحہ مرگ کا مسلسل کھٹکا ہے، کہ ادھر لہر آئی، کہ آئی، اور ادھر معاہم مرے۔ اسی طرح اولاد آدم کے لئے در کار ساماں اور رسد معدوم، کمک کا امکان کم، سوائے اللہ کے ہر سہارے سے محروم رہی ہے۔

مکرم عمرو کے لڑکے (۸۹۲) کو اک معرکہ آراء ملے، کہ معرکہ ساگر کے لئے رواں دواں ہے، اس سے سائل ہوئے، کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا: معرکہ مائی کے لئے رہی کا ارادہ ہے، کہا: کہ عہدہ رہی اور عہدہ سواری ہے۔ کسی کا سوال ہوا کہ مٹی کی لڑائی کس طرح کی ہے؟ کہا: ساگر کا اک معرکہ سوکھے کے دس معرکوں کے مساوی ہے۔ اور اگر ساگر کی رہی کے دوران سرگھوے سودہ صلہ کی رو سے اس طرح ہے کہ مٹی کے معرکہ کے دوران کوئی آدمی لہو لہاں ہو کر رہا ہو۔

(۸۸۷) امیر المؤمنین حضرت یزید (۸۸۸) بارش (۸۸۹) امیر المؤمنین سلیمان (۸۹۰) قسطنطینیہ (۸۹۱) مراکش

(۸۹۲) عبد اللہ

ام حرام (اللہ اس سے سرور ہو) راوی ہے کہ سرور دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کہا ہوا کلام ہے کہ:

ساگر کے رہروی کے دوراں اگر کسی کا سر گھومے اور اسے الٹی آئے سوا سے معرکہ کے دوراں عدو کے وار سے مرے ہوئے اک آدمی کا صلہ ملے گا۔ اور وہ آدمی کہ ساگر کے د-ظن کر مرے، اسے اس طرح کے دو مردوں کا صلہ عطا ہوگا۔ (۸۹۳)

معرکہ ساگر کے دوراں عدو کے وار سے مرے ہوئے معرکہ آراؤں کی سطح، مٹی کے معرکہ کا دوراں مرے ہوا، معرکہ آراؤں کی سطح سے عالی ہے۔ اس لئے کہ اگر مائی معرکہ کے دوراں اگر کسی کا سر گھوم رہا ہو، اور الٹی آرہی ہو، اس کا صلہ مٹی کے معرکہ کے دوراں عدو کے وار سے مرے ہوئے، اک معرکہ آراء کے مساوی ہے۔ سو مائی معرکہ کا مرا ہوا معرکہ آراء لا محالہ اعلیٰ سطح کا مالک ہوگا۔

اک ہدم مکرم سعد (۸۹۴) راوی ہے کہ رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہا کہ:

”اللہ کے ہاں ساگر کے دوراں عدو کے وار سے مرے ہوئے مٹی کے معرکہ کے دوراں اعداء کے وار سے مارے گئے لوگوں سے اولیٰ ہوں گے۔“ (۸۹۵)

معرکہ ساگر کا صلہ معرکہ رسول کے مساوی

اک اور ہدم مکرم (۸۹۶) سے کلام رسول مروی ہے کہ اللہ کے رسول کا کلام ہے کہ کہا کہ:

”ہر وہ آدمی کہ مرے ہمراہ معرکہ آرائی سے محروم رہا ہے اسکے لئے اولیٰ ہے کہ وہ ساگر کے معرکہ کے لئے حصہ لے“ (۸۹۷)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر اک آدمی کی طمع ہو کہ وہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمراہ معرکہ آرائی کے اکرام کو حاصل کرے، سو وہ ساگر کے معرکہ کا حصہ دار ہو، اس لئے کہ اس کا صلہ اسکے صلہ کے مساوی ہے۔ اور اس طرح رسول کے ہمراہ معرکہ سے محرومی کا مداوا ہوگا۔

(۸۹۳) ابوداؤد (۸۹۴) سعد بن جنادہ (۸۹۵) مجمع الزوائد والطبرانی (۸۹۶) دالمہ بن الاسقع (۸۹۷) مجمع

اک عالم ماہر وحی سماوی، اللہ والے ^(۸۹۸) رحمہ اللہ کا کلام ہے کہ کہا:

ساگر کا معرکہ آراء مٹی کے معرکہ آراء سے کئی طرح سے اعلیٰ واوینی ہے۔

[۱] اس لمحہ کہ وہ ساگر کے دروں اللہ سے صلہ کی آس رکھ کر گام رکھے اس لمحے اسکے لئے

دارالسلام کے سارے در کھل کر واہوں۔ سو وہ عدو کے وار سے مرے، کہ سواری سے گر کر مرے، اس کے لئے معرکہ کے دوران عدو کے وار سے مرے، دو مردوں کا صلہ ملے گا۔

[۲] اس گھڑی سے کہ ساگر کی سواری ^(۸۹۹) کے وسط وہ سوار ہو اس کے لئے مسلسل اس

آدمی کا صلہ ملے گا کہ وہ گدی گنوا کے لہو لہاں ہو لا آں کہ وہ گھر لوٹ کر معرکہ سے آئے۔

[۳] ساگر کی اک سحر و مساء مٹی کی اک ماہ سے اور اس کا اک ماہ ادھر مٹی کے اک سال سے

(صلے کے رو سے) اولیٰ اور عمدہ ہے ^(۹۰۰)۔

سرور دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کہا ہے کہ:

”ساگر کی اک معرکہ آرائی مرے ہمراہ کئے گئے دس کم ساٹھ معرکوں کی طرح ہے۔ اور وہ

آدمی کہ ساگر کا معرکہ کر لے اور مکر اس مائی معرکہ کو لوٹ کر آئے سو وہ اس آدمی کی طرح ہے

کہ اللہ اور اسکے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی صدا کو ہاں ^(۹۰۱) کر دے۔“ ^(۹۰۲)

ساگر کا معرکہ آگ معاد سے ڈھال

ہدم مکرم عمراں ^(۹۰۳) کا کہا ہے کہ رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہ کہا:

”ہر وہ آدمی کہ ساگر کے دروں اللہ کی راہ کی اک لڑائی کے لئے حصہ لے، اور اللہ کو اس کی راہ

کا ہر ہر معلوم ہے۔ سو وہ آدمی اللہ کے احکام کا مکمل عامل ہوا، اور دارالسلام کو ہر طرح

سے حاصل کر کے آگ معاد سے ہر طور دور رہا۔“ ^(۹۰۴)

ساگر اور مٹی کے معرکہ آراء

رسول دو عالم کا کلام اطہر ہے کہ:

(۸۹۸) کعب الاحبار (۸۹۹) کشتی (۹۰۰) کتاب السنن (۹۰۱) بیک کہ دے (۹۰۲) ابن عساکر (۹۰۳) عمران بن

حصین (۹۰۴) ابن عساکر

”منیٰ کا معرکہ آراء اس آدمی سے، کہ اہل و مال کے ہمراہ گھر کا ہر عمدہ اور اکرام والا ہے اسی طرح ساگر کا معرکہ آراء منیٰ کے معرکہ آراء سے سوا اکرام والا ہے۔“ (۹۰۵)

آگاہ رہو! کہ سارے اولاد کی ارواح کے واسطے ملائکہ طے ہوئے اور ہر آدمی کی روح ”ملک مرگ“ (۹۰۶) لے رہا ہے مگر ساگر کے معرکہ آراء کی روح اللہ ہی لے گا ملائکہ کے واسطے کو ہٹا کر۔ والد امامہ مکرم صدی سے مروی ہے، کہ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہا کہ:

”اللہ کے ہاں سے روحوں کے حصول لئے ملائکہ (کرام) کے گروہ سے اک ملک طے ہے۔ مگر معرکہ ساگر کے دوراں مرے ہوئے، معرکہ آراءؤں کی روحوں کو وہی اللہ حاصل کر رہا ہے۔ اور اللہ منیٰ کے معرکہ آراء کے سارے معاصی مٹا رہا ہے سوائے ادھار کے، مگر ساگر کے معرکہ کے مرے ہوؤں کے سارے کے سارے معاصی مع ادھار کے ٹھوکرے گا۔“ (۹۰۷)

ساگر کے معرکہ آراء، اداسی اور ڈر سے دور

رسول الملاحم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام گرامی ہے کہ، اس دوراں کہ اللہ کے رسول سوئے۔ اسے (اسلامی) امہ کے اک گروہ کے لوگ ساگر کے دوراں معرکہ آراء دکھائے گئے۔ کہا کہ: ”اس گروہ کے لوگوں کو معاد کا کلاں ڈرا دیا کرے، بحال ہے۔“ (۹۰۸)

معلوم ہوا کہ وہ معاد کو ہر طرح کے ڈر اور اداسی و ملال سے مآموں ہوں گے۔

ساگر کی لہر

اک ہمد مکرم (۹۰۹) راوی ہے کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام ہے کہا کہ:

وہ آدمی کہ معرکہ ساگر کے لئے سوار ہوا، اسے ہر دو لہروں کے وسط کا صلہ، اس صلہ کے مساوی صلہ کی طرح کا ملے گا، کہ وہ اللہ کے سارے احکام کو عمل و درآمد کرے اور عمل کر کر کے سارے سارے عالم کو طے کر ڈالا ہو۔“ (۹۱۰)

مراد ہے کہ سارے عالم کو اس طرح طے کر لے کہ اللہ کو کامل طور سے مطاع کر لے اور اسکے ہر حکم کو معمول کر لے۔

ساگر کا معرکہ آراء، حاکم کی طرح

وحی کے عالم اک اہل اللہ^(۹۱۱) رحمہ اللہ کا کلام ہے کہ:

اس گھڑی کہ اک آدمی معرکہ مائی کے دوراں ساگر کی سواری کے وسط گام اٹھا کر رکھے، سوائسکے سارے معاصی اس سے وزے رہ گئے اور وہ سارے معاصی سے مطہر و طاہر ہوا، اس گھڑی کی طرح کہ اسکے دوراں وہ ماں کی کوکھ، اور رحم سے اس عالم کو معاصی سے مطہر مولود ہو کر وارد ہوا۔ اور وہ آدمی کہ ساگر کی رہروی کے دوراں اسکا سر گھومے، اور اسے الٹی آئے، وہ اس آدمی کی طرح ہے کہ، معرکہ کے دوراں لہو سے اسکا سارا دھڑ لال ہو۔ اور ساگر کے معرکہ کے دوراں، وہ آدمی کہ ڈٹ کر رہے، اس حاکم و سلطان کی طرح ہے، کہ اسکا سر سہرے^(۹۱۲)، اور کلاہ سے مرصع ہو^(۹۱۳)۔

اللہ کی مسکراہٹ

ولد عمرو^(۹۱۴) سے مروی ہے کہا کہ:

”اس دوراں کہ ساگر کے معرکہ آراء معرکہ کے لئے رواں

ہوں، اس رہروی کے کئی مراحل کے دوراں (سرور سے) اللہ مسکرائے۔

[۱] اک وہ مرحلہ کہ وہ اہل و اولاد سے الوداع ہو کر ساگر کی سواری^(۹۱۵) کو آ کر سوار ہو۔

[۲] اور اس لمحہ کہ اسکا سر اس رہروی کے دوراں گھوم رہا ہو۔

[۳] اور اس لمحہ کہ وہ سوئے ساحل آئے اور اسے ساحل دکھائی دے^(۹۱۶)

ساگر کے معرکہ آراء کی مرگ

رسول مکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مروی ہے کہا کہ:
 ”وہ آدمی کہ ساگر کے معرکہ کے دوران مرے، اسے مرگ اس طرح محسوس ہو، کہ غسل
 (۹۱۷) ملا ہوا ماء مرد لے رہا ہے، اور مٹی کے معرکہ کے دوران عدو کے وار سے مرے ہوئے
 کو اس طرح لگے، کہ اسے کوئی سسمہ (۹۱۸) کاٹ گئی۔“ (۹۱۹)

اس سے مراد ہے کہ مٹی کے معرکہ آراء کو اور لوگوں کے علی العکس حال مرگ کے دوران
 معمولی سا دکھ لا محالہ ملے گا، مگر معرکہ ساگر کے دوران مارے گئے معرکہ آراء کے مرگ کی سطح
 اس سے عالی ہے، کہ وہ ہر طرح کے مرگ کے دکھ اور الم سے دور رہے گا، گو کہ وہ معمولی سے
 معمولی اور کم سے کم ہو۔ الثانی اسے مرگ سے مشاس محسوس ہوگی۔

ساگر کا معرکہ مالی معرکہ سے اولیٰ ہے

ولد عمرو (۹۲۰) ہی سے مروی ہے کہ کہا کہ:
 مری رائے کی رو سے ساگر کی لڑائی اس سے اولیٰ ہے، کہ کوئی آدمی اللہ کی راہ کے دوران
 اللہ کو مستم طلائی سکوں کا عراده (۹۲۱) لٹائے۔“ (۹۲۲)

اللہ کا رحم و کرم

اک مرد صالح (۹۲۳) کا کہا ہے کہ:
 اک مرد معرکہ آراء عاصم مر گئے۔ سو اس دوران کہ وہ مرد صالح سو گئے، وہ مرد معرکہ آراء
 اسے آرام کے دوران دکھائی دے گئے۔ سو وہ مرد صالح اس سے اسکے حال احوال کے سائل
 ہوئے۔ کہا: اللہ کے کرم واسع اور اعلیٰ گل کدوں (۹۲۴) کا اہل ہوں۔ اس مرد صالح کا سوال ہوا کہ
 کس عمل کو کر کے اس اعلیٰ سطح کو رسائی ہوئی ہے؟ کہا کہ: ساگر کے حد سے سو معرکوں کے واسطہ
 سے (۹۲۵)

(۹۱۷) شہد کا شربت (۹۱۸) جیونٹی (۹۱۹) شفاء الصدور (۹۲۰) عبد اللہ بن عمرو (۹۲۱) انبار یا ذخیر (۹۲۲) المصنف لابن
 ابی شیبہ (۹۲۳) فیض (۹۲۴) ادنیٰ فحی باغوں (۹۲۵) ابن عساکر، مشارع الاشواق الی مصارع العشاق

اسلام ٹھوس کس طرح ہو؟

اک عالم^(۹۳۶) کا لکھا ہے کہ: ہر وہ آدمی کہ اسکا دلی ارادہ ہو، کہ اللہ کو کامل طرح سے سہارا کرے، اور گماں کو معمم کرے، اور اسکا دل گواہی دے، کہ اللہ ہی ہر کام کر رہا ہے، اور عوائل و علل کی اصل اسکے آگے آئے (کہ سارے وسائل سراسر اللہ ہی حکم کی رو سے کاموں کے لئے آلوں کے طور اولاد آدم کو ملے) سوا سے مؤکد طور عائد ہے، کہ وہ معرکہ ساگر کے لئے سوار ہو۔ اس عالم کے کلام سے معلوم ہوا کہ اسلام کس طرح سے ٹھوس اور محکم ہوگا؟ دل کا صا د کس طرح سے معمم ہوگا؟ سوا کی اصل راہ معرکہ ساگر ہے اور ساگر کی رہروی ہے اسی راہ کار ہر وہ ہو کہ وہ اسلام کے لئے ڈٹے گا اور اک ٹھوس مسلم ہو کر رہے گا۔

معرکہ ساگر کس لئے اولیٰ ہے؟

اک اور علامہ^(۹۳۷) کا لکھا ہے کہ: ساگر کا معرکہ اس لئے اولیٰ ہے، کہ ساگر کی رہروی کھٹکوں، وساوس، اور آلام سے مملو ہے۔ اور اسکے معرکہ آراء کو اعداء کے علاوہ ساگر کی مرگ کا دھڑکا مسلسل لگا رہے گا، اور اسی طرح اسکے لئے محال ہے کہ معرکہ گاہ سے اک وہی معرکہ آراء، دوڑ^(۹۳۸) لگا کر لوٹ آئے^(۹۳۹)۔

آگاہی رہے کہ گو کہ معرکہ ساگر اک اولیٰ معرکہ ہے مگر وہ اس گھڑی روا ہے کہ ساگر ٹھہرا ہوا ہو، اور ہوا اس آئے۔ اور اگر اسکی لہروں کے طلاطم سے اسکا امکان کم ہو، کہ آدمی سالم لوٹ آئے، سوا اس گھڑی معرکہ کے لئے رہروی کی روک ٹوک ہے۔

ساگر کی ہر دھار کے صلے، کمائی

ہمد مکرّم والد درداء، راوی ہے کہ رسول الملاحم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کلام سامی ہے کہ:

(۹۳۶) قاضی ابوبکر ابن العربی (۹۲۷) ابن قدامہ حنبلی (۹۳۸) تنہا ہاگ جائے (۹۳۹) الحنفی

”ہر وہ آدمی کہ اس ارادہ سے ساگر کی سواری کرے، کہ معرکہ آرائی کا صلہ محمودہ ملے، اور اہل اسلام کے لئے ڈھال ہو، سوا سے اللہ ساگر کی دھار کے ہر معمولی (۹۳۰) سرے کے صلے اکمل صالح (کا صلہ) عطا کرے گا۔“ (۹۳۱)

معلوم رہے کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی مطہر لساں سے معرکہ ہائے ساگر کی اطلاع اس دور کا معاملہ ہے کہ کنشی مسلم کے لئے اسکا احساس ہی محال رہا کہ ساگر کا معرکہ ہو سکے گا اس لئے کہ اس دوراں اہل الحاد ہی سارے ساگروں کو حاوی اور مسلط رہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علی روحہ وسلم کے ہدم اس اطلاع کو دل سے لگائے رکھے رہے۔ اور حاکم سوم کے عہد کے دوراں ساگر کی راہ لی۔ مال کا روہ ساگروں کو حاوی ہوئے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو علم رہا کہ مکمل اعلاء کلمہ الہی کے لئے اہم ہے کہ اہل اسلام ساگر کی راہوں کو حاوی ہوں۔ اسی طرح مالی امور کے لئے ساگر کی راہداری کا حصول اہم ہے اور اسی طرح اک ٹھوس اور محکم عالمی سرکار کے لئے ساگر کے لعل و گوہر کا حصول اہم الاہم ہے۔ اسی لئے رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) معرکہ ساگر کے اکرام کو مؤکد طور سے ہدموں کے آگے رکھا۔ اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہدم اور صلحائے مسلم امہ معرکہ ساگر کے اکرام کے حصول کے لئے سر اور دھڑ کو دار گئے۔ اور وہ اعلیٰ معرکہ کے سر کئے کہ ساگروں کے دل ہدموں کے لئے وا ہو گئے اور سارے لعل و گوہر ہدموں کے آگے اگل گئے۔ اور وہ ہدم اور صلحاء مٹی ہی کی طرح وہاں سکھ اور آرام لے آئے اور اسی طرح اللہ کے ہاں سے اعلیٰ اکرام کے اہل ہوئے۔ اور وہ سارے کمال (کہ رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہاں سے ساگر کے معرکہ آراؤں کے لئے مصرح ہوئے) حاصل کر گئے۔

مگر ہائے ٹوٹلہ (۹۳۲) وائے گھاٹا! کہ اس لمحہ کہ اہل اسلام کے سر سے اسلامی سر کار (۹۳۳) کی کلاہ ہٹا دی گئی اور اہل اسلام کے سوء اعمال اور مکائد اعداء (۹۳۳) اہل اسلام کو معرکہ آرائی سے محروم کر گئے اور وہ اک مسلم امہ گروہوں، ملکوں کی حدود کو لئے کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔

(۹۳۰) ہر قطرے (۹۳۱) مجمع الزوائد، والطبرانی (۹۳۲) خسران (۹۳۳) خلافت اسلامیہ کا تاج (۹۳۴) سازشیں

سوتال کارمٹی ہی کی طرح ساگر سے اہل اسلام کی دھاک اٹھ گئی۔ اسی لئے دور رواں کے دوراں گورے، امری کی، اطالوی، اسرائیلی، اہل الحاد سارے گرم ساگروں کو حاوی اور مسلط ہوئے۔ اور ہر سوا اہل الحاد کے مائی اسطول^(۹۳۵) سرگرداں ہوئے۔ اور ساگر کا وہ اکاد کا حصہ کہ اہل اسلام کی وہاں ملک ہے وہاں دراصل گمراہوں کی عملداری ہے۔ وہاں سولی^(۹۳۶) کی مصمام^(۹۳۷) گاڑ دی گئی ہے۔ وہاں سے ہی اہل الحاد کا گروہ اہل اسلام کے سرراکتے اور گولے مار رہا ہے۔ گوادر ہو کہ دمام ہر سو گمراہوں کی سرکار ہے۔ ہر مسلم ملک گھرا ہوا ہے اور ہر اس گھڑی کہ گمراہوں کے گروہ کا ارادہ ہو اور دل کہے موصل ہو، کہ سوڈاں کہ ملا عمر کا ملک، گولے مار دے اہل اسلام کو کھلے عام مار دے۔ اسلئے کہ اہل اسلام کے حکمران وہ گروہ ہے کہ اسلام سے اور معرکہ آرائی سے مکمل لاعلم ہے اللہ کے ڈر سے عاری ہو کر اہل الحاد کے آگے سر نکائے ہوئے ہے اور الٹا اہل اسلام کے ساگروں کی حدود کا ملحدوں سے سودا کر رہا ہے۔ اس دور کے دوراں گو کہ ساگر کا معرکہ اہل اسلام کے لئے گراں ہے مگر وہ آساں کہاں رہا ہے؟ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمد سدا صحراؤں کے عادی رہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علی روحہ وسلم کے کلام کو دل سے مسلم کر کے اس کڑے معرکہ کے لئے کود گئے آساں سے الہی مدد آئی اور معافی ہر سودہ حاوی ہو گئے۔ اگر دور رواں کے دوراں امری کی اسطول ساگر کے سرادھر ادھر گھوم رہے ہوں اور مسلم ہر آساں ہوں، سو آگاہ رہو کہ اسی طرح ہمد موں کے عہد کے دوراں کلاں کلاں رومی اسطول ہر سو رہے مگر ہمد نکرا گئے۔

سوائے اہل اسلام! اے حرم مطہر کے رکھوالو! اے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے دلی لگاؤ کے دعووں والوں! اس دور کے دوراں گمراہوں کا ہر اسطول گمراہوں کی مرگ کے ساماں اور وسائل سے لدا ہوا ہے اسلئے معرکہ ساگر آساں ہے معرکہ ساگر کی مرگ کی مٹھاس کا احساس کرو اٹھو! اور ملک سی اور اہل اسلام کے اور ملکوں کے ساگروں کو کھلے دلوں سے مطہر کر دو اور ہر سو کلمہ الہی کے علم گاڑ دو! اللہ ہم کو اسکا اہل کر دے۔

معرکہ آرائی کی رکاوٹ والے آٹھ گروہ

عمومی طور معرکہ آرائی کے حکم کے کئی گروہ رکاوٹ کے طور آگے آئے مگر ساروں کا حاصل آٹھ گروہ ہوئے آدھے علمی اور آدھے عملی۔

اول وہ گروہ ہے کہ سرے سے معرکہ آرائی کے حکم سے مکرہ ہوا ہے۔ کئی اک لوگ گو کہ اسلام کے دعوے دار ہوئے مگر اسلام کے اس حکم سے مکر گئے اس گروہ کا سہارا احمدی (۹۳۸) ولا ہوری ٹولے کے ردی اور مہمل دلائل ہوئے۔ مگر اس گروہ کو سہارا ہے کہ ساری مسلم امہ کی اک رائے ہے کہ صلوات کی طرح معرکہ آرائی کے حکم سے مکرہ ہوا آدمی دائرہ اسلام سے دور ملحد ہے۔

دوسرا گروہ وہ ہے کہ گو کہ وہ اس امر کو مسلم کہہ رہا ہے کہ اگر عدد و حملہ آور ہو سو اس لمحہ ٹکراؤ روا ہے، کہ اہل اسلام کی رکھوالی (۹۳۹) ہو سکے مگر اسکے الٹ اہل اسلام کے لئے روک ٹوک ہے کہ آگے ہو کر اہل الحاد کے کسی ملک حملہ آور (۹۴۰) ہوں۔ حالاں کہ اصل معرکہ وہی ہے کہ اہل اسلام اولاً حملہ آور ہوں۔ اس گروہ کے لوگ صلحاء کی رداء (۹۴۱) اوڑھ کر دراصل مکرہ ہوں کے طرح طرح کے سوالوں سے سہم گئے اور اسلام کے اک اہم حکم اور اسکی اک اہم ڈالی سے مکر گئے اور اسلام کے ادوار اولی (۹۴۲) کی اعلیٰ کامگاری کی دمک کو احساس عار کی دھول ڈانکر اسے مذہم کر گئے۔ دراصل وہ گروہ معرکہ آرائی کے حکم سے مکمل مکرہ ہوا ہے مگر حوصلے سے محروم ہے کہ کھل کر مکر سکے اسلئے۔ مؤول کلام کا سہارا لے کر اس طرح کی معرکہ آرائی سے مکر گئے۔ حالاں کہ دھادے والی لڑائی کا حکم کلام الہی اور کلام رسول سے محکم طور مدلل ہے اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے مکرم ہمدموں کے عمل سے موکد ہے مگر اس گروہ کے لوگ اسلام کو محدود کر کے اس اہم عمل سے محروم ہوئے اور اسی طرح وہ گروہ دوسروں کو محروم کر رہا ہے۔

سوم گروہ وہ ہے کہ کلام الہی کے وہ ٹکڑے اور کلمے کہ معرکہ آرائی کے لئے آئے اسکی مراد کو اصل مراد الہی کے عکس الٹا کہہ رہا ہے گو کہ اصل کلمہ سالم طور سے کہہ رہا ہو مگر اسکے مدلول

(۹۳۸) قادیانی (۹۳۹) دفاعی جہاد (۹۴۰) اقدامی جہاد (۹۴۱) یعنی دین داروں کا لبادہ اوڑھ رکھا ہو (۹۴۲) ماضی

وہی کو دیگرگوں کر رہا ہو، اسرائیلی گروہ کی طرح کہ وہ موسیٰ کی وحی کے کلموں کی مرادو دیگرگوں کر کے گمراہ ہوئے۔ اسی طرح اس دور کا اک گروہ کلام اللہ لے کر اسکے کلموں کی اصل مراد اللہ کو الٹ رہا ہے اور معرکہ آرائی کے لئے اور مدلول ٹٹول رہا ہے کوئی کہہ رہا ہے کہ اس سے مراد دل سے لڑائی ہے کوئی کہہ رہا ہے کہ ہر سچی اسکا مدلول ہے حالاں کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ہمدموں کے عہد اور ادوار اولیٰ کے دوراں اس سے مصرح طور مراد اعداء اسلام سے مسلح لڑائی ہی رہی۔

رہے عملی گروہ کہ معرکہ آرائی سے عملاً روگرداں ہوں۔

اول لا عمل لوگوں کا گروہ ہے کئی لوگ معاد سے سنا ہی (۹۳۳) ہو گئے اور ادھر کے امور کے لئے سرگرداں ہو گئے کہ ہمارا کل عہد ہو۔ ہر آدمی مادی کامکاری کے لئے دوڑ لگا رہا ہے اور مال کا سودائی ہو کر گاؤ دی لوگوں کی طرح کوئی ادھر دوڑ رہا ہے کوئی ادھر دوڑ رہا ہے۔ اور ہر آدمی کے لئے محال ہوا ہے کہ محدودے لمحوں کے لئے ہی سہی اس عالم کے معاملوں سے سر اٹھا کر احساس کرے کہ وہ دراصل کس امر کا مسئول ہے اور کس لئے اس عالم کو اسکی آمد ہوئی؟ وہ اسلام اور معاد کے احساس سے عاری ہے اہل اسلام کے دکھوں سے اسے کہاں کا سروکار؟ اگر اسے سروکار ہے کسی سے سو وہ سراسر گھر، اولاد اور مال ہی سے ہے۔ سو اس طرح کے لوگوں کے لئے دعا کرو کہ اسلام سے دور ہو گئے اور معرکہ آرائی ہی کی طرح اسلام کے اور احکام سے اسی طرح کٹ گئے۔

دوسرا عملی گروہ وہ ہے کہ اسکے سر و سوسہ مسلط ہوا کہ معرکہ آرائی اولاد آدم کے علاوہ کسی اور کا کام ہے اسے وہم ہے کہ ہمارا اسلام رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہمدموں کی طرح کہاں ہے؟ اور اسی طرح ہم ہمدموں کی طرح دلاوری کے حامل کہاں؟ اور اسی طرح اس دور کا عہد معرکوں کا دور کہاں رہا ہے؟ اس لئے معرکہ آرائی کے صلہ دوسرے کام معلوم کر لئے

کہ اسی طرح کے کاموں سے معرکہ آرائی کا سلسلہ اور اسکی کمائی ملے گی۔ سو کوئی گروہ سڑک آکر دھاڑ دھاڑ کر^(۹۳۳) صدا لگا کر محسوس کر رہا ہے کہ معرکہ آرائی کا عمل ادا ہوا۔ کوئی لوگوں کو کلمے اور مسائل صلوٰہ سکھا کر مدعی ہے کہ اصل معرکہ آرائی اسی کا عمل ہے۔ اگر اسلام کے ٹکڑوں کو اسی طرح دل کے کہے سے کوئی ادھر ادھر کرے گا سواک دور آئے گا کہ ہر آدمی صوم و صلوٰہ کے اور دوسرے حکموں کے اصل مدلول مجھ کر کے دوسرے مدلول مراد لے گا۔

اے اللہ! اسلام کی رکھوالی کر۔

سوم گروہ وہ ہے کہ عوامی سرکار کے لئے مساعی کر رہا ہے اور اسے عمدہ لڑائی کہہ رہا ہے۔ حال آں کہ عوام کے ووٹ سے مدام گمراہوں کی سرکار ہی آئی ہے۔ ہاں اسلامی سرکار کا اسی گھنڑی امکان ہے کہ آسمان سے ملائکہ کرام ووٹوں کے لئے وارد ہوں۔ عوام سرداروں اور ملکوں کے ہی سدا حامی ہوں گے گو کہ ووٹ کا معاملہ اک اہم معاملہ ہے اور علماء کے لئے اہم ہے کہ اک ٹولہ علماء کا اس راہ کار ہرور ہے۔ اور اہل الحاد کے لئے سد راہ ہو اور سرکاری ارکان کے دائرہ کار کو محدود کر سکے اور اسلام کے لئے کارگر صدا اٹھا سکے۔ اگر علماء ووٹ کے عمل سے دور ہوں گے سو ووٹ کا اکہاڑہ گمراہوں کے لئے ہی ہو کر رہے گا اور عوام اصل حاوی^(۹۳۵) سے محروم ہوں گے۔ مگر اسلام کی کامگاری اور اسکی سرکار اس راہ سے آئے محال ہے۔ اگر مسطورہ رائے ہراک کی ہوگی سو اس لمحہ معرکہ آرائی کی راہ کھلے گی کہ عہد ہمارے لئے مسدود کر دی گئی ہے۔

اسکے علاوہ اک گروہ گوروں کا مسلط کردہ ہے۔ اور وہ گروہ وہ ہے کہ معدودے مسائل کو لے کر اہل اسلام کو مسائل کے اسی ٹولہ کے لئے سرگرم کر کے لڑوا رہا ہے۔ اسکے ہاں اسلام وہی معدودے مسائل کا اسم ہے۔ اس طرح سے مسلمان سرگرم ہو کر معرکہ آرائی سے دور ہوں گے حالاں کہ اسلام اللہ کا اعلیٰ اور کلاں دھرم ہے۔ ساٹھ سو^(۹۳۶) سے سوا کلام الہی کے ٹکڑے وارد ہوئے اور کلامہائے رسول کا اس کے لئے مروی عدد لا کھوں کا رہا۔

(۹۳۳) مظاہرے اور جلوس نکال کر نعرے لگائے (۹۳۵) رہنما (۹۳۶) چھ ہزار سے زیادہ آیات

امام محمد (۹۳۷) اٹھے اور اک لاکھ سالم اور ٹھوس کلامہائے رسول سے اسی سو (۹۳۸) سے معمولی کم رسول اللہ کے کلام اکٹھے کئے۔

امام الائمنہ والد حماد (۹۳۹) رحمہ اللہ اٹھے اور کلام اللہ اور کلام رسول سے دو لاکھ سوا دس لاکھ (۹۵۰) مسائل و احکام لئے۔ اسلام کے مالی، عدل و داد رسی، سرکاری، معرکہ آرائی اور ماحول کے احکام (۹۵۱) کے لئے لاکھوں رسائل لکھے گئے۔ مگر کئی لوگ اسلام کو محدود کر گئے ساری مساعی کا حاصل محدود سے مسائل صلوٰہ ہوئے۔ اسکے لئے لاکھوں لٹائے گئے اور مسلم اک دوسرے سے لڑے اور لڑوائے گئے۔

اک گروہ اور ہے اور وہ گروہ وہ ہے کہ اسکے ہاں اصل اسلام رسموں کا حاصل ہے سوئم، دسواں اور اس طرح کے اور رسوم کرو، اردو کا اک گھڑا ہوا درود کہو، حلوے کہاؤ، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دلدادگی اور لاڈ کے کھوکھلے دعوے کرو اور گمراہوں سے معرکہ آراء موحدوں کو گمراہ کہو، اور موحدوں سے لڑو، گالی دو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اطوار کے علی العکس گھڑے ہوئے اطوار و کردار کو گلے سے لگاؤ اور اسوہ محمودہ کو اکھاڑو، علم سے دور رہو، اللہ کے رسول اور اللہ کے ہر ولی کو اللہ کے مساوی کہو، ہر ولی کے گور کے آگے سرنگاؤ، ہر اک سے مدد کا سوال کرو، اگر کوئی دلائل سے اصل امر سے آگاہ کرے ہٹ دھرمی سے رد کرو اور گمراہی کو اور ہوادو، اگر کوئی معرکہ آرائی کا عمل کرے اسکا ٹھٹھا اڑاؤ کہ سی کا مال ہے ادھر کا مال ادھر کا مال ہے مگر اگر کوئی معرکہ آرائی کے لئے مدعو کرے ٹال مٹول کرو عوام کو اصل احکام الہی سے دور اور لاعلم رکھو۔

الحاصل اس گروہ کا اصل کام رہا ہے کہ اسلام کے کھرے اور اصلی موحداور معرکہ آراء گروہ سے کسی طرح لوگوں کو دور رکھے اور اگر کوئی دکھ کی گھڑی آئے سوا اعداء اسلام کا ہمراہ ہو اور گمراہوں اور ملحدوں سے معرکہ آراء گروہ کو طرح طرح کے اسم عطا کرے اسلئے کہ اعداء اسلام اس سے سرور ہوں اور اسکو اس کام کا مکمل اور عمدہ صلہ ملے۔

مستورہ آٹھ گروہ معرکہ آرائی کی راہ کے حائل گروہ رہے اہل اسلام کا ہر آدمی آگاہ رہے

(۹۳۷) امام بخاری (۹۳۸) ساڑھے سات ہزار احادیث (۹۳۹) امام ابو حنیفہ (۹۵۰) بارہ لاکھ (۹۵۱) معاشرتی مسائل

معركہ کے دوراں امور مہمہ

[۱] لڑائی کے لئے گھر سے الوداعی لمحوں کے دوراں اللہ کا اسم لے۔

[۲] اکڑ سے دور رہے۔

[۳] اک دوسرے سے لڑائی سے دور رہے۔

[۴] معركہ کے دوراں ڈٹ کر رہے اور حلم سے کام لے۔

[۵] لڑائی ہی کے دوراں اسم الہی کا ورد رکھے۔

وہ اللہ کہ اسکے لئے سر دھڑ وار رہا ہے اسکا ہر لمحہ احساس کرے۔ اللہ غم کر مہ کا کلام ہے:

”اے اسلام والو! اس گھڑی کہ ملحدوں سے (لڑائی کے دوراں) ملو سو [۱] معركہ کے

دوراں گام ڈٹ کر رکھو! [۲] اور اللہ کا ورد اور سوا کرو کہ کامگار و کامراں ہو سکو [۳] اور اللہ و

رسول کے ہر حکم اور ہر امر کے آگے سر رکھ دو [۴] اور اک دوسرے سے لڑائی سے دور رہو

کہ اس سے کم حوصلہ ہو گے اور ساری ہوا اکڑ کر رہے گی [۵] اور اس سے دور رہو کہ

گمراہوں کی طرح ہو۔ وہ گمراہ کہ گھروں سے آئے اکڑ کر اور لوگوں کو دکھلا دکھلا کر

اور (گمراہوں کا وہ گروہ) لوگوں کو اللہ کی راہ سے روک رہا ہے اور اللہ ساروں کے اعمال کو

احاطہ کئے ہوئے ہے۔“ (۹۵۲)

[۶] اس امر سے دور رہو کہ کلہ دار اور سرگراں (۹۵۳) ہو کہ ہمارا عدد اور ساماں سوا ہے۔

اسی طرح اس امر سے دور رہو کہ کم عدد سے ڈر و دور ہر حال اللہ کو سہارا رکھو! کامگاری کا اصل

مالک اسی کو کہو! اللہ کا کلام ہے:

”اللہ کے ہاں سے (اے اہل اسلام) کئی معركہ گاہوں کے (معركوں کے)

دوراں مدد کئے گئے ہو اور اوٹاس (۹۵۴) کے معركہ کے دوراں اس گھڑی کہ سرور

(۹۵۴) یا ایہا الذین امنوا اذا لقیتم فئة فالتباوا واذکروا اللہ كثيرا لعلکم تفلحون

واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتشلتوا وتلعب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرين

ولا تکنوا کالذین خرجوا من دیارہم بطرا ورتاء الناس ویصدون عن سبیل اللہ واللہ

بما یعملون محیط۔ (انفال ایت ۳۵ تا ۳۷) (۹۵۳) مغرور و متکبر (۹۵۴) غزوہ

حنین

ہو گئے کہ ہمارا اک کلاں عدد ہے (اسلئے اکڑ گئے) مگر حال ہے کہ وہ کلاں عدد (والے لوگ) معمولی سائی کام آئے ہوں (۹۵۵)

[۷] اس گھڑی کہ سواری کرو سو اللہ کے احساں اور کرم کو محسوس کرو اللہ کا کلام ہے: ”مطہر ہے وہ اللہ کہ اس سواری کو ہمارے لئے رام کر کے (ہم کو دی ہے) اور ہم سارے اسی اللہ کو لوٹ کر وارد ہوں گے۔“ (۹۵۶)

[۸] اس دوراں کہ کسی عالی سطح مکاں کو صعود کرو سو اللہ کے علو کا ادراک و احساس کر کے کہو کہ ”اللہ ہر اک سے کلاں ہے“ (۹۵۷) اور اگر عالی سطح مکاں سے آؤ سو کہو کہ ”اللہ مطہر ہے“ (۹۵۸)۔

[۹] اور اگر اللہ کے کرم سے اہل اسلام کے عسکر کو کامگاری ملے اور وہ معرکہ سر کر لے سو سردار سارے معرکہ آراؤں کو کھڑا کرے اللہ کی حمد کہے اور ”اللہم لک الحمد کلہ“ والی دعا کرے (۹۵۹) سارا عسکر اسکے ہمراہ دعا کرے۔

[۱۰] اسی طرح کامگار و کامراں ہو کر اس سے دور رہو کہ اکڑ کر کہو کہ ہم کامگار ہوئے اور ہم معرکہ سر کر گئے۔ الٹا کہو کہ اللہ کے رحم و کرم اور اسکی مدد سے کامگاری حاصل ہوئی۔ رسول، لعل محمد (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا دایمہ معمول رہا اس گھڑی کہ معرکہ سے لوٹے ”لا الہ الا اللہ وحدہ“ والے کلمے (۹۶۰) ورد لساں رکھے

(۹۵۵) لقد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ ویوم حنین اذا عجبکم کثرتکم فلم تغن عنکم فتکم شینا (التوبہ) (۹۵۶) سبحان اللہ سنقرنا هذا وما کنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون (الزخرف) (۹۵۷) اللہ اکبر (۹۵۸) سبحان اللہ (۹۵۹) آگے ہے لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا هادی لمن اضللت ولا مضل لمن هدیته ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت ولا مقرب لما باعدت ولا مباعد لما قربت اللہم اہبط علینا من برکاتک ورحمتک وفضلک ورفقک (ابن حبان، نسائی) (۹۶۰) آگے یوں ہیں لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد و هو علی کل شیء قدير آتیون تانیون عاہدون ساجدون سائحون لربنا حاملون خلق اللہ وعدہ ونصر عبدہ بجزء الاحزاب وحدہ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

[۱۱] اس سے دور رہو کہ کارواں کے ہمراہ کوئی سگ، ٹالی^(۹۶۱) اور ڈھول ہوا سنے کہ وہ کارواں کے سگ اور ٹالی اور ڈھول ہمراہ لے گا ملائکہ کی ہمراہی سے محروم رہے گا کلام رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رو سے (رواہ مسلم)

صدائے علو^(۹۶۲)

اک ہمد مکرّم^(۹۶۳) سے مروی ہے کہ سرورِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کلام ہے کہ: (اللہ کا معمول ہے کہ) سہ صدائیں کو مسوع کر کے اللہ ملائکہ کے آگے سرور ہو^(۹۶۴)۔
[۱] صدائے صلاہ^(۹۶۵)۔

[۲] معرکہ کے دوران صدائے علو۔

[۳] ربروی جمہی^(۹۶۶) کے دوران معبودِ درو^(۹۶۷)۔

(راوہ ولد عسا کر)

اک نور ہمد و ولد ادہ رسول^(۹۶۸) راوی ہے کہ:

اک سحر کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسرائیلی گروہ کے اک گروہی^(۹۶۹)

آ کر حملہ آور ہوئے اس دوران کہ وہاں کا ہر آدمی کدال لئے، گھر سے کام کے لئے رواں دواں ہوا معا وہاں کے لوگوں کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دکھائی دے گئے۔ سو دوڑ لگا کر سوئے حصار لوٹ گئے، اور کہا کہ: محمد صبحِ عسکر کے آگئے! رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہوئے، ہر اٹھا کر صدائے علو کہی کہ:

”اللہ ہر اک سے کلاں ہے“^(۹۷۰) ”اللہ ہر اک سے کلاں ہے“ ”اللہ ہر اک سے کلاں

ہے“ اور کہا: حصار ہلاک ہوا، مسمار ہوا، لا محالہ اس گھڑی کہ ہم کسی گروہ کے ہاں آ کر حملہ

آور ہوں سو اس لمحہ ڈرائے ہوئے لوگوں کی سحر درگروں^(۹۷۱) ہے۔ (رواہ محمد و مسلم)

(۹۶۱) گھنٹی (۹۶۲) نعرہ بکیر (۹۶۳) حضرت جابر (۹۶۴) خوش ہو فخر کرے (۹۶۵) اذان (۹۶۶) حج (۹۶۷) تبلیہ

(۹۶۸) حضرت انس (۹۶۹) قلعہ خیبر (۹۷۰) اللہ اکبر (۹۷۱) خراب اور بری

اک روئداد (۹۷۲)

اللہ کے رسول مکرم روح اللہ (۹۷۳) علی روح السلام کا اک گور کے ہاں سے مرور ہوا، معلوم ہوا کہ اس مردے کو کڑا دکھل رہا ہے، اور آگ کے کوڑوں سے بارگ رہی ہے۔ مکرم روح اللہ، رحم کہا کر کھڑے ہوئے، معاً اسی دوراں اس لحد کے دروں اور ارد گرد، اللہ کے رحم و کرم کا ورود ہوا، اور وہ گوردنک سے مملو ہو گئی، ہر سودک ہی دمک۔ مکرم روح اللہ اس گوردالے سے ہم کلام ہوئے، اور کہا کہ:

اللہ کے حکم سے اٹھ کھڑا ہوا! سو وہ مردہ اس گور سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مکرم روح اللہ اس سے اس سارے حال کے سائل ہوئے، کہا کہ: مرا ولد ام (۹۷۴) اللہ کی راہ کے دوراں (سرحد کی) رکھوالی (۹۷۵) کے لئے لگا ہوا ہے، اسکا ارادہ ہوا کہ مرے صلہ کے لئے صدائے علو لگائے، سو گہا کہ: ”اللہ ہر اک سے کلاں“ (۹۷۶) ہے ”ادھر اللہ کا کرم ہوا، اور مرے سارے معاصی مٹا کر سارے دکھ دور کئے گئے (۹۷۷)

معرکہ آرائی کے معمر (۹۷۸) مسائل

معمر کے آرائی کے مسائل کے حوالے سے کئی معمر لکھ رہا ہوں معمر کا حل آگے لکھوں گا۔ معمر [۱] اک گڑھی اور حصار ہے وہاں گمراہوں کا اک گروہ ہے۔ مسلم وہاں آ کر حملہ آور ہوئے اور معمر کے سر کر گئے۔ ساری گڑھی اہل اسلام کو مل گئی اور سارے گمراہ اماں سے محروم رہے مگر وہ گمراہ سارے کے سارے معصوم الدم رہے۔ کس طرح؟

[۲] اس ملحد کا کہو کہ اسکے لئے حکم ہے کہ اسے کس کر محصور (۹۷۹) کر لو! اور اصرار کرو کہ وہ طوعاً و کرہاً اسلام لے آئے مگر اس کی مرگ سے دور رہو؟

[۳] اس معصوم لڑکے کا کہو کہ دارالاسلام ہی اسکا دارالولادہ (۹۸۰) ہو اور اسکا والد اور والدہ معابد ہو مگر وہ لڑکا مسلم معدود ہو؟

(۹۷۲) قصہ (۹۷۳) حضرت عیسیٰ بن مریم (۹۷۴) بھائی (۹۷۵) پیرے داری (۹۷۶) اللہ اکبر (۹۷۷) مشاعرہ الہی (۹۷۸) شوق (۹۷۹) بیکلی (۹۸۰) گرفتار (۹۸۱) جائے پیدائش

- [۳] اس آدمی کا کہو کہ دس سوٹھروں کے لئے اماں کا سائل ہو اور اسکے سوال سے مسطورہ
 ملحد مرگ سے مائموں ہوں مگر وہ سائل مرگ کا اہل ہی رہے اور حاکم اسلام اسے مار ڈالے؟
- [۵] اس لڑکے کا کہو کہ وہ کم عمر لڑکا ماں کا دودھ لے رہا ہو اور وہ اصول سے ہٹ کر مسلم
 ہی محدود ہو۔ حالاں کہ اسکے اصول سے اسکا والد ہو اور وہ گمراہ اور ملحد ہو؟
- [۶] اہل الردہ کے اس آدمی کا کہو کہ حاکم اس امر سے دور رہے گا کہ اسلام کے لئے اس
 کے آگے اصرار اور اکراہ سے کام لے؟
- [۷] اس حلال مال کا کہو کہ سوداگری کا ہو مگر اسکے سودے کی روک ٹوک ہو؟
- [۸] وہ صلاہ کہو کہ اسکے دوراں روا ہو کہ حرم کی سے روئے مصلیٰ مڑے اور وہ مصلیٰ مصلیٰ
 سے گھوم کر آئے؟
- [۹] وہ لڑائی کہو کہ مبہم ہو کر معرکہ آرائی کہلائی؟
- [۱۰] وہ مسلم معرکہ آراء کہو کہ صوم و صلواہ اور دوسرے سارے اسلامی اعمال سے محروم رہا
 مگر دارالسلام کا اہل ہو؟

حل

- حل [۱] دراصل وہاں اک معاہدہ^(۹۸۱) ہے اور لامعظوم ہے اس لئے اس اک کے لئے کل
 کے کل معصوم الدم ہوں گے۔
- [۲] وہ وہ لڑکا ہے کہ کسی کو راہ کے دوراں گمراہ ہوا^(۹۸۲) ملے۔ اور وہ گمراہی کے حال کے
 دوراں کلاں ہو کر مرد ہو۔ اس لئے کہ اسکا اسلام چکی ہے
- [۳] وہ اس آدمی کا لڑکا ہے کہ وہ معاہدہ ہونے والوں سے ہو۔ وہ آدمی اس لڑکے کو
 دودھ کے لئے اک دائی اماں کے حوالے کر دے۔ اسی دوراں اک مسلم آدمی آکر اس دائی کو
 اک مولود لڑکا دودھ کے لئے دے دے۔ اس طرح وہ لڑکے مل کر گنڈہ ہوں۔ اور محال ہو کہ وہ

لڑکا مسلم لڑکے سے الگ معلوم ہو سکے، سو وہ مسلم ہی گرداں ہوگا۔ کہ رسول اکرم کا کلام ہے کہ:

اسلام ہی عالی ہے اور محال ہے کہ کوئی اور اس سے عالی ہو^(۹۸۳)

[۴] وہ دارالاحاد کا وہ طہد ہے کہ اس کے سوال سے دس سو طہدوں کو اماں حاصل ہوگئی وہ لوگ دارالاسلام آگئے اور مائموں ہو کر رہے۔ وہ سائل الگ دارالاسلام وارد ہوا۔ اسکی گدی اڑے گی اسلئے کہ وہ دس سو کے عدد کے علاوہ ہے۔

[۵] وہ وہ لڑکا ہے کہ راہ کے دوراں کسی کو ملے اور وہ اٹھا کر لے آئے۔ اور وہ گاؤں اور ملک اہل اسلام کا ہو اور کوئی معاہدہ اٹھ کر دعویٰ کر دے کہ وہ مرا لڑکا ہے۔ سو اسکا دعویٰ مسلم ہوگا اور وہ اسکا لڑکا ہوگا مگر وہ لڑکا مسلم محدود ہوگا۔

[۶] وہ لڑکا ہے کہ کسی مسلم کا ہو اور اسکی ماں مرگئی اور والد اسے دودھ کے لئے کسی طہدہ دائی کے حوالے کر دے۔ اس دائی کا اک سکا لڑکا ہو اور وہ دائی ہر دو لڑکوں کو دودھ دے رہی ہو۔ اسی دوراں اس لڑکے کا والد گم ہوا۔ اور وہ دائی مرگئی۔ حاذ ہر دو لڑکے طہد ہی محدود ہوں گے اگر محال ہو کہ مسلم لڑکا اس دائی کے لڑکے سے الگ معلوم ہو سکے۔

[۷] وہ لوہا اور اسلحہ ہے کہ اہل الحاد سے اسکا مول ہو اور اہل الحاد کا گروہ اہل اسلام کو مول دے کروہ مال حاصل کرے۔

[۸] وہ ”ڈروالی صلوة“^(۹۸۴) ہے کہ معرکہ کے دوراں امام معرکہ آراؤں کو ادا کروائے۔

[۹] ”معرکہ امراء“^(۹۸۵) ہے

[۱۰] وہ اسود راعی ہے کہ کلمہ کہہ کر لڑائی^(۹۸۶) کے لئے کودا اور عدد کے وار سے مرا۔

رسول اللہ کے معرکے

اک اہم امر:- معرکہ سے مری مراد وہ لڑائی ہے کہ اسے ہمدموں سے ملکر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) لڑے ہوں۔ اور ہم سے مراد مری وہ لڑائی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اک عسکر کو ارسال کر کے لڑائی کا حکم دے گئے ہوں اور اس لڑائی کے لئے ہمد ہی گئے ہوں۔ اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) گھر ہی رہ گئے ہوں۔ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے دور کے سارے معرکوں اور مہموں کے دوران مارے گئے لوگوں کا کل عدد ہوس سواٹھا رہ ہے۔ اس عدد سے دو سو اک کم ساٹھ مارے گئے، اہل اسلام کا عدد طرح کر دو! اسکے علاوہ سارے کے سارے مارے گئے ملحدوں اور گمراہوں کا عدد ہے۔ معلوم ہوا کہ اہل اسلام ملحدوں سے کم مارے گئے۔

عدد معرکہ ہائے رسول

موسیٰ^(۹۸۷)، محمد^(۹۸۸)، محمد ولد سعد اور دوسرے اہل علم کی رائے ہے کہ سہ کم سی^(۹۸۹) معرکے لڑے گئے۔ اک عالم کامل^(۹۹۰) سے اس سے سہ کم^(۹۹۱) مروی ہوئے۔ اک ہمد رسول^(۹۹۲) سے اور سہ کم مروی^(۹۹۳) ہوئے۔ اک اور ہمد رسول^(۹۹۴) سے اک سواٹھا رہ^(۹۹۵) معرکے مروی ہوئے۔ دراصل ہر اک کی رائے الگ الگ اسلئے ہوئی کہ اک رہروی کی رو سے کوئی دو معرکوں کو اک معرکہ کہہ گئے۔ اسی طرح امکان ہے کہ کوئی کسی معرکہ سے لاعلم رہا ہو

مہموں کی عدد

اسی طرح سے مہموں کے لئے علماء کی رائے الگ الگ ہوئی۔ ولد سعد سے اسی کا آدھا^(۹۹۶)، علامہ مالکی^(۹۹۷) سے اس سے سہ اور دو کم^(۹۹۸)، محمد^(۹۹۹) سے اسی کے آدھے سے دو کم^(۱۰۰۰) اور اک اور عالم^(۱۰۰۱) سے دو اور دو کم ساٹھ^(۱۰۰۲) کا عدد مروی ہے۔

(۹۸۷) بن عقبہ (۹۸۸) بن اسحاق (۹۸۹) تین کم تیں یعنی ۲۷ (۹۹۰) سعید بن مسیب (۹۹۱) ۲۳ (۹۹۲) جابر بن عبد اللہ (۹۹۳) ۲۱ (۹۹۴) زید بن ارقم (۹۹۵) ۱۹ (۹۹۶) ۳۰ (۹۹۷) ابن عبد البر (۹۹۸) ۳۵ (۹۹۹) ابن اسحاق (۱۰۰۰) ۳۸ (۱۰۰۱) ابن جوزی (۱۰۰۲) ۵۶ (۱۰۰۳) زرقانی ۳۸۸ ج ۱

مہم عم رسولؐ

اس گھڑی کہ حرم رسولؐ کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مکہ مکرمہ سے آمد کو اک ماہ کم آٹھ ماہ^(۱۰۰۳) ہو گئے۔ سال اول کے ماہ صوم^(۱۰۰۵)، کہ سال دوم کے ماہ صوم^(۱۰۰۶) (اہل علم کی الگ الگ آراء کی رو سے) مکی ہمدیوں^(۱۰۰۷) کے سی عدد^(۱۰۰۸) والے عسکر کے عم رسولؐ کو سالار کر کے کورا دودھنی علم دے کر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مرسل ہوئے۔ اسلئے کہ مکہ والوں کا سہ صد سواروں کا وہ کارواں کہ مکہ لوٹ رہا ہے اس سے ٹکر لے۔ اسلام کی اس اول مہم کے لوگ سارے کے سارے مکہ سے آئے ہمد ہی رہے۔ مددگار ہمد^(۱۰۱۰) اس سے الگ ہی رہے۔ اس گھڑی کہ ہر دو عسکر اک دوسرے سے ملے اور لڑائی کے لئے آگئے آئے معا اک آدمی ولد عمرو^(۱۰۱۱) آگئے آئے اور ہر دو گروہوں کو اک دوسرے سے الگ کر کے لڑائی ٹال دی۔ گمراہوں کا سردار^(۱۰۱۲) کا رواں لے کر مکہ کو رواں دواں ہوا اور عم رسولؐ ہمراہوں کو لے کر لوٹ آئے^(۱۰۱۳)۔

دوسری مہم

ماہ صوم سے اگلے ماہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اک ہمد مکرم (۱۰۱۳) کی سرکردگی کا حکم دے کر ساٹھ (اور دوسری رائے ہے کہ اسی) سواروں کو اک مہم کے لئے رواں کر گئے۔ سارے سوار مکی ہمد ہی رہے مددگار ہمد الگ رہے۔ اک محل^(۱۰۱۵) آ کر مکہ والوں کے دو سو سواروں سے ہمدیوں کا ٹکراؤ ہوا مگر لڑائی سے دور رہے۔ ہاں ہمد مکرم سعد^(۱۰۱۶) اک سہم^(۱۰۱۷) کا وار کر گئے۔ وہ سہم اسلام کا اول سہم ہے کہ اللہ کی راہ کے دوراں اسے مارا۔ اہل مکہ کے گروہ کے سردار مکرمہ رہے۔ کسی کی رائے ہے کہ کوئی اور^(۱۰۱۸)

(۱۰۰۳) سات ماہ (۱۰۰۵) رمضان (۱۰۰۶) ربیع الاول (۱۰۰۷) مہاجرین (۱۰۰۸) ۳۰ (۱۰۰۹) حمزہ (۱۰۱۰) انصار

(۱۰۱۱) مجدی بن عمرو جعفی (۱۰۱۲) ابو جہل (۱۰۱۳) طبقات ابن سعد ج ۲، ۳، البدایہ والنہایہ ص ۲۳۲ ج ۲ (۱۰۱۴) عبیدہ

بن حارث (۱۰۱۵) ربیع (۱۰۱۶) ابن ابی وقاص (۱۰۱۷) تیر (۱۰۱۸) ابوسفیان یا مکرز بن حفص

اس گروہ کا سردار رہا۔ ادھر ولد عمرو^(۱۰۱۹) جمع اک ہمراہی کے گو کہ مکہ کے دوراں ہی اسلام لائے مگر مکی کارواں کے ہمراہ اس لئے ہوئے کہ اسکا امکاں ہے کہ کسی مرحلے کے دوراں کوئی لمحہ ملے کہ گمراہوں سے الگ ہو کر مسلم عسا کر سے آمل سکوں، سو جمع ہمراہی کے آملوں گا۔ اسلئے اس گھڑی کہ ہر دو عسا کر کا فکر او ہوا ہر دو ہمد گمراہوں کے گروہ سے ہوئے سے الگ ہو کر اہل اسلام سے آملے^(۱۰۲۰)۔ اس مہم کے دوراں اہل اسلام کا گورا علم مکرم سطح کے حوالے رہا۔ ہر دو مہموں کی رہروی اک دوسرے سے لگ کر ہے۔ اسلئے اہل علم کی رائے الگ الگ ہے۔ کسی کا کہا ہے کہ مسطورہ مہم اول ہے، اور کسی کی رائے ہے، کہ عم رسول کی مہم اول ہے اور کسی کا کہا ہے، کہ ہر دو مہم معا ہوئے، اسلئے معاملہ گڈنڈ ہوا۔ واللہ اعلم۔

مہم سعد^(۱۰۲۱)

ماہ صوم سے اگلے دوسرے ماہ^(۱۰۲۲) کے دوراں سواری سے محروم دس اور دس مکی ہمدموں کے اک عسکر کو جمع سر کر دگی سعد کے رواں کر گئے۔ وہ لوگ گورا علم لے کر اک وادی^(۱۰۲۳) آئے۔ وہاں آ کر معلوم ہوا کہ اہل مکہ کے کارواں کے لوگ اس وادی سے مرور کر کے آگے گئے اور دور ہو گئے۔ اس لئے وہ لوٹ آئے^(۱۰۲۴)۔ گورا علم مکرم والد عمرو^(۱۰۲۵) کے حوالے ہوا۔ آگاہی رہے کہ محمد ولد سعد کی رائے ہے کہ محررہ ہر سہ مہم اول سال کے دوراں ہی ہوئے مگر محمد^(۱۰۲۶) کی رائے ہے کہ ہر سہ مہم دوسرے سال اور سال کئے گئے۔

معرکہ وداں^(۱۰۲۷)

رسول اللہ صلی (اللہ علی روحہ وسلم) کا اول معرکہ، ”معرکہ وداں“ ہے۔ دوسرے اسلامی سال کے دوسرے ماہ کو ساٹھ مکی ہمدموں کو لے کر سوئے مکی کارواں حملہ کے لئے اک مکاں

(۱۰۱۹) مقداد بن عمرو اور عتبہ بن غزو ان (۱۰۲۰) زرقانی ص ۳۹۱ ج ۱ (۱۰۲۱) سریہ سعد بن ابی وقاص (۱۰۲۲) ذوالقعدہ ۷ھ

(۱۰۲۳) جزائر (۱۰۲۴) زاد المعاد ص ۸۳ ج ۲ (۱۰۲۵) مقداد (۱۰۲۶) ابن اسحاق (۱۰۲۷) غزوہ ابواء جسکا دوسرا نام وداں ہے

رواں ہوئے۔ اور حرم رسول اور اسکے ارد گرد کے محلوں کچا کم مکرم سعد^(۱۰۳۸) کو کر گئے۔ اس معرکہ کے دوران گوراعلم رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے عم مکرم^(۱۰۳۹) اٹھائے رہے مگر اس گھڑی کہ اس محل وہ وارد ہوئے معلوم ہوا کہ اہل مکہ کے کارواں کے لوگ وہاں سے مرور کر کے دور ہو گئے اسلئے وہاں کے لوگوں کے سردار ولد عمرو^(۱۰۴۰) سے صلح کر کے لوٹ گئے۔

امور صلح اس طرح طے ہوئے کہ:

وہ لوگ اس سے دور ہوں گے کہ اہل اسلام سے معرکہ آراء ہوں،

اور اس سے کہ اعداء اہل اسلام کے حامی اور مددگار ہوں،

اور اس سے کہ اہل اسلام کو اس گروہ کا کوئی آدمی دھوکہ دے گا،

اور اس سے کہ اگر اس گروہ کی مدد اہل اسلام کو درکار ہوگی وہ امداد کرے گا۔

اک کم نولہ سحرہ کر رسول اللہ صلی اللہ علی روحہ وسلم لوٹ آئے۔ اور ساری رہروی لڑائی

سے عاری رہی^(۱۰۴۱)

دوسرا معرکہ^(۱۰۴۲)

رسول مکرم سرور دو عالم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو وحی کے واسطے سے معلوم ہوا کہ مکہ والوں کا اک سوداگری کا کارواں مکہ مکرمہ کے لئے رواں دواں ہے۔ اسلئے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) حملہ آوری کے لئے دو سو لوگوں کو دوسرے اسلامی سال کے ماہ سوم، کہ اس سے اگلے ماہ^(۱۰۴۳) کو سوئے کارواں راہرو ہوئے۔ اک کوہ^(۱۰۴۴) آ کر معلوم ہوا کہ سو لوگوں کا وہ کارواں وہاں سے آگے مرور کر کے دور ہوا ہے اس لئے رسول اللہ وہاں سے لوٹ کر آ گئے۔ اس معرکہ کا علم گورارہا اور مکرم سعد کے حوالے رہا۔

(۱۰۲۸) حضرت سعد بن عبادہ قائم مقام بنے (۱۰۲۹) حمزہ (۱۰۳۰) بنی ضمرہ کے سردار خنسی بن عمرو (۱۰۳۱) طبقات ابن

سعد (۱۰۳۲) غزوہ بواط (۱۰۳۳) ربیع الاول یا ربیع الثانی (۱۰۳۳) بواط

معرکہ سوم (۱۰۳۵)

دوسرے اسلامی سال کے ماہ سوم سے آگے دوسرے ماہ (۱۰۳۶) کے دوران اہل مکہ کے اک کارواں کا معلوم کر کے دوسو سکی ہمدوں کو لے کر حملہ کے لئے راہ لی۔ ادھر رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی گدی کے لئے والد سلمہ (۱۰۳۷) مامور ہوئے۔ یہی عدد سواری ہمراہ لے کر رسول اکرم رواں ہوئے مگر اک گاؤں (۱۰۳۸) آ کر معلوم ہوا کہ وہ کارواں مرور کر کے دور ہوا ہے۔ اللہ کے رسول اس ماہ اور ماہ سادس (۱۰۳۹) کے اوائل کو وہاں رہے اور وہاں کے لوگوں سے معاہدہ کر کے لوٹ آئے۔ اس دوران گوری لواء رسول اللہ کے غم مکرم کے حوالے رہی۔

اک معمولی معرکہ (۱۰۴۰)

اسی دوران گمراہوں کا اک سردار (۱۰۴۱) آ کر ڈاکہ ڈال کر اہل اسلام کا مال ڈھور لوٹ کر لوٹا۔ علی کو گوراعلم دے کر اللہ کے رسول ہمراہوں کو لے کر اسکی راہ لگ گئے اک وادی (۱۰۴۲) آئے معلوم ہوا کہ وہ آدمی اور اسکے ہمراہی گم ہو گئے۔ اسلئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوٹ آئے۔

آگاہی رہے کہ وہ آدمی آگے دور کے دوران مسلم ہوا اور عمدہ مسلم ہوا۔ مال کار وہ مسلم معرکہ مکہ کے دوران اللہ کے لئے کام آئے۔

لڑائی والی اول مہم (۱۰۴۳)

اگلے ماہ (۱۰۴۳) رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) اک ہمد (۱۰۴۵) کو اک سوادس کی ہمد دے کر مکہ سے آگے اک گاؤں (۱۰۴۶) رواں کر گئے۔ وہ ہمد دور اسلام کا اول حاکم و سالار ہے۔ اسکو اک مراسلہ دے کر کہا کہ:

(۱۰۳۵) غزوہ عثیرہ (۱۰۳۶) جمادی الاولیٰ (۱۰۳۷) ابوسلمہ بن عبدالاسد نائب رسول ہوئے (۱۰۳۸) عثیرہ کہ بیخ کے نزدیک ہے (۱۰۳۹) جمادی الثانی (۱۰۴۰) معرکہ سفوان یا بدر الصغریٰ (۱۰۴۱) کرز بن جابر فہری (۱۰۴۲) سفوان (۱۰۴۳) سریہ عبداللہ بن جحش (۱۰۴۴) رجب ۲ھ (۱۰۴۵) عبداللہ بن جحش

”اس گھڑی کہ دو سحر کی راہ طے کر لو اسکو کھول دو اور اسکے لکھے ہوئے سے آگہی حاصل کر کے عمل کرو! اور اس سے دور رہو کہ کسی ہمراہ سے اسکے لئے اصرار کرو! وہ رواں ہوئے دو سحر کی رہروی کر کے آگہی کے حصول کے لئے اس مراسلہ کو لے کر کھولا معلوم ہوا کہ لکھا ہے کہ: مسلسل رہروی کرو! اور مکہ سے ادھر اک گاؤں^(۱۰۴۶) کا کہا کہ: وہاں رکو اور اہل مکہ کی ٹوہ لگاؤ اور ہم کو اطلاع دو!“

وہ ہمد اس حکم سے آگاہ ہوئے اور کہا: سمعاً و طاعاً! سارے ہمراہوں کو اس سے مطلع کر کے کہا کہ: اصرار سے دور رہو گا ہر وہ آدمی کہ اسے مرگ معرکہ لاڈلی ہو وہ مرے ہمراہ آئے۔ اس کلام کو مسوع کر کے سارے ہمد دل سے اسکے ہمراہ ہو لئے۔ رہروی کے دوران سعد اور اسکے ہمراہی کی سواری ادھر ادھر ہو گئی۔ وہ اسکی ٹوہ کے لئے لگ کر گم ہو گئے۔ اور دوسرے ہمد اس محل آ گئے کہ رسول اللہ کا وہاں کے لئے امر ہوا^(۱۰۴۷)

ادھر اس ماہ حرام^(۱۰۴۸) کی الوداعی گھڑی کے دوران معاملہ گڈنڈ ہوا کہ وہ سحر اس ماہ کی ہے کہ اگلے ماہ^(۱۰۴۹) کی، کہ سال کا آٹھواں ہے ماہ۔ اسی دوران اہل مکہ کے سودا گروں کی اک کارواں کی آمد ہوئی۔ وہ سودا گری کر کے مکہ لوٹا۔ ہمدوں کی صلاح ہوئی کہ معاملہ گراں ہے اگر اس کارواں کی راہ کھول دی گئی سودہ مکہ آ کر وہاں کے لوگوں کو ہماری اطلاع کر دے گا اور اگر ہم اس سے معرکہ آراء ہوں سو ماہ حرام کے اکرام کا حکم ہے۔ مال کارساروں کی رائے ہوئی کہ لڑائی اہم ہے اسلئے کہ کھٹکا دور ہوگا۔ اسلئے اک ہمد^(۱۰۵۰) آگے ہوئے اور سہم مارا۔ اس سے اک آدمی عمرو^(۱۰۵۱) وہاں ہی مرا۔ حکم اور اسکا اک ہمراہی^(۱۰۵۲) محصور ہوا اور اک ہمراہی^(۱۰۵۳) دوڑ لگا کر مکہ آ کر ہی دم لے کر ٹھہرا۔

ادھر ہمد گمراہوں کا مال حاصل کر کے اکٹھا کر گئے۔ ہمدوں کے سردار^(۱۰۵۴) کی رائے ہوئی کہ مال کو جسے جسے کر لے دو اور سہ^(۱۰۵۵) جسے کر کے علاوہ اک حصہ کے سارا مال ہمدوں

(۱۰۴۶) نخلہ (۱۰۴۷) فتح الباری، زرقانی ص ۳۹۷ ج ۱ (۱۰۴۸) رجب کہ شہرم سے ہے اسکی آخری تاریخ تھی

(۱۰۴۹) شعبان (۱۰۵۰) بوقتہ بن عبد اللہ (۱۰۵۱) عمرو بن النحر (۱۰۵۲) عثمان (۱۰۵۳) نوفل (۱۰۵۴) عبد اللہ

بن جحش (۱۰۵۵) پانچ شخص

کو عطا کر کے ایک ^(۱۰۵۶) حصہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے لئے رکھا اور حرم رسول آ کر رسول اللہ کو اسکی اطلاع دی۔ رسول اللہ روٹھ گئے اور کہا کہ:

مرے ہاں سے ماہ حرام کے دوران لڑائی کا حکم کہاں ملا ہے؟

حالاً اس مال اور سارے اساری کو رکھو اگر وحی الہی آئی گی سوائے عامل ہوں گے۔

وہ لوگ طول ہوئے ادھر گمراہوں کے ہاں سے ہوائی اثری کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اور ہمد رسول ماہ حرام کے دوران لڑائی کو حلال کر گئے۔ اسی طرح اہل اسلام کو وہ امر مکروہ لگا مگر آسمان سے وحی آئی کہ:

(اے رسول) لوگوں کا سوال ہے ماہ حرام (کے دوران لڑائی کے لئے)

کھو! کہ ماہ حرام کے دوران عہد لڑائی کلاں (معاصی سے) ہے مگر اللہ کی راہ سے روک

ٹوک، اللہ سے الحاد اور اللہ کے مکرم گھر سے روک ٹوک، اور (کوئی) اہل حرم کو حرم سے

محروم کر کے دور ہٹائے اللہ کے ہاں سارے معاصی سے کلاں (آوارگی) ہے۔ اور الحاد

و گمراہی مار سے سوا کلاں ہے ^(۱۰۵۷)

اس وحی کی آمد سے معاملہ کھلا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) مال معرکہ کے لئے

آمادہ ہوئے اور اسکا اک حصہ لے کر اور سارا کا سارا معرکہ آراؤں کو حصہ حصہ کر کے

عطا کر گئے۔ سالار معرکہ اور اسکے ہمراہی اس وحی کو مسوع کر کے سرور ہوئے مگر معاد کے صلہ

کی طمع ہوئی کہا کہ: اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے روا ہے کہ اس معرکہ کے صلہ کی آس ہم کو

اللہ سے ہو؟ سود و سوری وحی آئی:

وہ لوگ کہ اسلام لائے اور گھر اور ملک سے محروم ہو کر دوسرے ملک کی راہ لی اور اللہ کی راہ

کے لئے لڑے، سو وہی گروہ اللہ کے کرم کی آس کا حامل ہے ^(۱۰۵۸)

(۱۰۵۶) خمس (۱۰۵۷) یسئلونک عن الشهر الحرام قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر و صد عن سبیل اللہ و کفر بہ

والمسجد الحرام و اخراج اہلہ منہ اکبر عند اللہ و الفتنۃ اشد من القتل (البقرہ) (۱۰۵۸) ان الذین امنوا

و حاربوا فی سبیل اللہ

وہ مال کہ اہل اسلام کو طاول مال معرکہ ہے کہ گمراہوں سے حاصل ہوا۔ اور عمرو (۱۰۵۹) اول گمراہ ہے کہ اہل اسلام کے وار سے مردار ہوا۔ اہل مکہ کے ہاں سے حکم اور اسکے ہمراہی (۱۰۶۰) کی رہائی کے لئے اموال آئے کئے تبار رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کلام ہوا کہ:

”اہل مکہ کے اساری کو محصور ہی رکھوں گا الا آں کہ مراجعہ سعد معہ ہمارے (۱۰۶۱) لوٹ آئے اس لئے کہ کھٹکا ہے کہ سعد اور اسکے ہمراہی کو مارڈالو گے (اور آگاہ رزق) سارے اساری کو مارڈالوں گا اگر مرے ہمدموں کو مارڈالو گے۔“

محدودے سحر ہی ہوئے کہ سعد معہ ہمارے کے لوٹ آئے۔ اسلئے مال لے کر حکم اور اس کے ہمراہی (۱۰۶۲) گورہا کر گئے۔ وہ ہمراہی رہا ہو کر مکہ لوٹا اور وہاں ہی گمراہی کے دوراں مرا۔ اور حکم اسلام لائے اور ادھر ہی رہ گئے۔ اور اک معرکہ کے دوراں اللہ کے لئے کام آئے۔

اعلیٰ معرکہ اسلام (۱۰۶۳)

وہ معرکہ کہ اسلام کا اعلیٰ اور مہا معرکہ ہے وہ معرکہ ہے کہ دوسرے اسلامی سال کے ماہ صوم (۱۰۶۳) کے دوراں ہوا۔ مادی وسائل سے ہٹ کر سراسر اللہ کے ہاں سے اہل اسلام کو امداد اور ڈھارس ملی۔ اور الحاد و گمراہی کے سراک کاری وار لگا کہ اسکے سر کی ہڈی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ وہ معرکہ اسلام اور الحاد کی دوئی کا معرکہ رہا۔ ماہ صوم وہ ماہ ہے کہ اسکے دوراں کلام الہی وارد ہوا، اسی کے دوراں احکام صوم آئے اور اسی دوراں وہ معرکہ سر ہوا۔

رونداد معرکہ

ماہ صوم کے اوائل کے دوراں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اطلاع ملی کہ اہل مکہ کا اک سردار (۱۰۶۵) سوداگری کا اک کارواں مکہ لا رہا ہے اور وہ مال و سامان سے مملو ہے۔ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاں سے اکٹھے کئے ہوئے اہل اسلام کو اسکی اطلاع ملی اور کہا کہ:

وہ کارواں سودا گروں کا ہے مال سے مالا مال ہے اسلئے اسکی راہ لو! آس ہے کہ اللہ کے ہاں سے وہ کارواں مال معرکہ کے طور عطا ہو۔

ادھر اہل اسلام کے وہم و گماں لڑائی کے ارادے سے جاری رہے اسلئے اسلحہ و سواری کے حصول سے ہٹ کر ہی کارواں کی راہ لی۔ ادھر وہ مکی سردار رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احوال کی ٹوہ کے لئے لگا اور ہر راہ رو سے رسول اللہ کے احوال کے حوالہ سے سوال کئے۔ کئی اک رہروؤں سے اس کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاں سے ہمدموں کو حکم ہوا ہے کہ کارواں کی راہ لو اور حملہ کر دو! مکی سردار اسی لمحہ اک آدمی^(۱۰۶۶) کو کمائی دے کر مکہ کو رواں کر کے اسکے واسطے سے اہل مکہ کو اطلاع دی کہ: کسی ٹال مٹول سے دور رہ کر اک دم کارواں کی رکھوالی کے لئے وہاں سے رواں ہوں اسلئے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سارے ہمدموں کو لے کر حملہ کے لئے آرہا ہے^(۱۰۶۷)

رہروی

ماہ صوم کی دس اور دو کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حرم رسول سے معرکہ کے لئے رواں ہوئے۔ سہ صد اور سہ (کہ اس سے اک دو سو) آدمی ہمراہ ہوئے۔ سارے کارواں کو دس کم اسی سار^(۱۰۶۸) سواری اور دو گھوڑے حاصل رہے۔ اک گھوڑا ولد عوام^(۱۰۶۹) کا اور دوسرے اک گھوڑا ولد اسود کا۔ طے ہوا اک اک سار^(۱۰۶۸) دو دو اور سہ سہ ہمدموں کے لئے ہو گا اک مرحلہ کے لئے اک سواری کرے گا اور دوسرے کے لئے دوسرا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حصہ دار مکرم داماد رسول علی کرمہ اللہ اور اک اور ہمدم^(۱۰۷۰) ہوئے۔ سواری سے رسول اللہ کی۔ محرومی کے مرحلہ کے دوران وہ رسول اللہ سے سائل ہوئے کہ اللہ کا رسول ہی سواتر رہے مگر رسول اللہ مصر رہے کہ سواری کرو۔

حرم رسول سے اک کوس دور آ کر ٹھہرے اور سارے عسکر سے آگاہی حاصل کی، کم عمر لڑکوں کو لوٹا کر رواں ہوئے روحاء آئے وہاں اک ہدم^(۱۰۴۱) کو حرم رسول کے ارد گرد کا والی اور حاکم کر کے لوٹا گئے۔ اس عسکر کے سہ علم سہ ہدموں^(۱۰۴۲) کو ملے۔ وہاں سے رواں ہوئے آگے اک اور محل^(۱۰۴۳) آئے۔ وہاں مکی کارواں کی ٹوہ کے لئے ولد عمرو^(۱۰۴۴) اور عدی کو آگے رواں کر گئے۔

ادھر مکی کارواں کے سردار کا ہر کارہ مکہ آ کر وہاں کے لوگوں سے ملا اور کہا کہ: مکی کارواں کو اہل اسلام کا دھڑکا ہے اسلئے دوڑو اور اسکی اطلاع حاصل کرو! اس اطلاع سے ہر سوہاہا کا راو راو دم کا سماں ہوا۔ اسلئے کہ مکہ والوں کے ہر مرد اور ہر مادام کا مال سوداگری کے لئے اس کارواں کے حوالے ہوا۔ اور ہر کس اس کا حصہ دار ہوا۔ اسلئے اک ولولہ اٹھا اور دس سو آدمی مکمل مسلح ہو کر رواں دواں ہو گئے۔ والد حکم عمرو^(۱۰۴۵) اس کارواں کا سردار ہوا۔ ہر سو گہما گہمی کا سماں ہے۔ گلوکاری کے لئے کئی عروسوں اور ڈھولوں کو ہمراہ لے کر اکڑا کر اور سرود گا گا کر رواں دواں ہوئے۔ مکہ کے سارے سردار رہو ہوئے ماسوائے رسول اللہ کے گمراہ عم^(۱۰۴۶) کے اور اسکے صلے عاص رہو ہوا۔ ٹوہ کے لئے گئے ہدم عدی مع ہمراہی کے لوٹ آئے۔ اور رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اہل مکہ کی آمد کی اطلاع دی۔ اللہ کے رسول سارے ہدموں کو اکٹھا کر کے اہل مکہ کی اس دھوم دھام آمد سے مطلع کر گئے۔ اک دم والد اسماء ہدم اول^(۱۰۴۷) کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ کے ہر حکم کی عملدرآمد کے لئے وعدہ کر گئے اسی طرح مکرم عمر کھڑے ہو گئے اور دل سے معہم وعدے کئے کہ ہر اک سر دھڑ واردے گا۔

(۱۰۴۱) ابولبابہؓ (۱۰۴۲) علی مصعب اور ایک اور انصاریؓ (۱۰۴۳) صفراء (۱۰۴۴) بسہس بن عمرو جہنی اور عدی بن ابی الزغباء جہنی (۱۰۴۵) ابو جہل (۱۰۴۶) ابولہب (۱۰۴۷) ابوبکرؓ

ولد اسود کا عہد

ہمد مکرم ولد اسود^(۱۰۷۸) اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا کہ:

”اے رسول اللہ! وہ کام کر! کہ اللہ کے ہاں سے اسکا حکم ہوا ہے ہم سارے کے سارے ہمراہ ہوں گے۔ اللہ گواہ ہے اسرائیلی گروہ کے اس کلام کی طرح کے کلام سے ہم دور ہوں گے کہ موسیٰ علی روحہ السلام سے ہوا کہ اے موسیٰ! اللہ کو ہمراہ لے کر معرکہ کی راہ لے کر لڑ! ہم ادھر ہی ہوں گے۔“

”مگر اسکے علی العکس ہمارا کلام ہے کہ اے اللہ کے رسول! اللہ کو لے کر ہر دو لڑو! ہم ہمراہ ہوں گے۔“

اس کلام کے راوی ولد مسعود کا کہا ہے کہ اس کلام کو مسموع کر کے سرور سے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا کھڑا دمک اٹھا اور اس ہمد کے لئے عمدہ دعا کی۔ اسی طرح سارے ہمدموں کا وہی کلام رہا کہ اللہ اور اس کے رسول کے ہمراہ معرکہ آراء ہوں گے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) ہمدموں کے کلام سے سرور ہوئے اور کہا کہ:

”اسم الہی لے کر راہ لو اور عمدہ اطلاع حاصل کرو کہ اللہ کا ہم سے وعدہ ہے کہ: دو گروہ ہوں سے اک کو رام کر کے لامحالہ مدد اور کامیابی عطا کروں گا۔ اور ہم کو وہ سارے محل دکھلائے گئے کہ گمراہ وہاں کٹ مر کر مردار ہوں گے۔“

ادھر عدو کی ٹوہ کے لئے آئے ولد عمرو اور عدی اک گاؤں^(۱۰۷۹) (وہی گاؤں کہ معرکہ ادھر گرم ہوا اور معرکہ اسکے اسم سے موسوم ہوا) آ کر سواری ٹھہرا کر رکے۔ اسی دوراں دو عمرو سوں کا کلام مسموع ہوا کہ اک دوسرے سے کہہ رہی ہے کہ: مرا ادھار لو ٹا دو! وہ کہہ اٹھی کہ: کل اور اس کے اگلے کل ملی کارواں کی آمد کا امکاں ہے

اس لمحہ کما کر سارا ادھار ادا کر دوں گی۔ وہاں اک اور ولد عمرو^(۱۰۸۰) کھڑا کہہ اٹھا کہ: ہاں، ہاں! اس مادام کا کلام ٹھوس ہے۔ اور ہر دو کی صلح کی رہے۔ ہدی اور اسکا ہمراہی ولد عمرو معاً سوار ہو کر رہو ہوئے اور آ کر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اس معاملہ کی اطلاع دی۔

ادھر مکہ کا اک سردار ^(۱۰۸۱) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حال کی ٹوہ کے لئے وہاں آ کر رکا۔ اور اس ولد عمرو سے سائل ہوا کہ: کسی اسطرح کے آدمی کا علم ہے؟ کہ ادھر اسکی آمد ہوئی ہو؟ کہا: ہاں! دو سو آ کر اور معدودے لمحے رکے مگر اگلے لمحوں کے دوران مڑ کر لوٹ گئے اور آگے کی راہ لی۔ وہ سردار اک دم وہاں آ کر رکا، ادھر ادھر ٹوہ لگائی۔ اسے اک گٹھلی ملی کہا کہ: اللہ گواہ ہے کہ حرم رسول کی گٹھلی ہے۔ اک دم وہاں سے لوٹا اور کارواں کو دوسری راہ کی رہروی کا حکم دے کر ساحل کی راہ سے اسے مکہ لے آئے۔ اور مکہ والوں کو اطلاع ارسال کی کہ وہ مرام، کہ اسکے لئے گئے ہو کہ کارواں سے عدو کو ہٹا دو اور لوگوں اور اموال کو سالم لے آؤ وہ حرام لڑائی کے سوا ہی مکمل ہوا ہے اسلئے سارے لوٹ آؤ۔

مگر اک اور سردار مگر ہاں والد عکرمہ ^(۱۰۸۲) مصر ہوا کہ ہمارا ہر آدمی (معرکہ گاہ والے گاؤں ^(۱۰۸۳) کا اسم لے کر کہا کہ وہاں آ کر) سہ سحر ٹھاٹھ سے کہا کہا کر اور راگ و سرود گا گا کر ہی مکہ لوٹے گا۔ مگر اک گروہ ^(۱۰۸۴) کے لوگ اسکے سردار ^(۱۰۸۵) کے کہے سے لوٹ گئے۔ کہ اصل مرام حاصل ہوا حالانکہ لڑائی اک رائگاں کام ہے۔

اللہ کے کرم سے سارے اموال لوٹ کھسوٹ سے سالم رہے۔ مگر والد عکرمہ (عمرو) ہٹ دھرم رہا اور معرکہ گاہ کو رواں ہوا۔ ادھر رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) مع ہمراہوں کے وہاں وارد ہوئے مگر اہل مکہ اہل اسلام سے اول ہی آدھمکے اور عمدہ حصہ معرکہ گاہ گھاٹ والا حاصل کر کے وہاں ٹھہر گئے۔ اور اس حصے کو ہموار کر کے آرام سے رہے۔ ادھر اہل اسلام کو ردی حصہ ملا۔ دک و لک ^(۱۰۸۶) صحراء، مٹی ہی مٹی، ہر آدمی کو گراں ہو کہ ادھر ادھر ٹھہل سکے مگر اللہ کا رحم ہوا کہ ماء مطر ^(۱۰۸۷) ارسال ہوا۔ اور ساری مٹی ٹھوس ہو گئی۔ وہاں اسکے لئے گڑھے کھودے گئے کہ وہ اکٹھا ہو کر کام آ سکے۔ عصر سے ورے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم)، علی، ولد عوام، سعد اور دوسرے کئی اک ہمدموں کو اہل مکہ کے حال کی اطلاع کے لئے رواں کر گئے۔

(۱۰۸۱) ابو سفیان (۱۰۸۲) ابو جہل (۱۰۸۳) بدر (۱۰۸۴) بنی زہرہ (۱۰۸۵) انص بن شریق

(۱۰۸۶) لق ووق (۱۰۸۷) بارش

ہمدموں کے اس ٹولے کو دو مملوک ملے وہ مملوکوں کو لے آئے۔ اور ہر دو سے سوال کئے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) صلہ کے دوران رہے۔ اک مملوک کا کلام ہوا کہ: ہم اس لئے وہاں آئے کہ مکہ والوں کے لئے ماہ^(۱۰۸۸) کی ٹوہ لگا کر اسے حاصل کر کے لے کر سوئے عسکر رہو ہوں مگر ہمدموں کو وہ کلام دھوکہ لگا۔ مملوکوں کو مارا کہ امکاں ہے کہ کارواں کے حال سے مطلع ہوں مار کہا کر مملوک ڈر گئے۔ اور کہا کہ: ہمارا لگاؤ کارواں کے سردار^(۱۰۸۹) سے ہے اس اطلاع سے مار روک دی گئی۔ اللہ کے رسول صلاہ مکمل کر کے ہمدموں سے ہمکلام ہوئے کہا کہ:

اس گھڑی کہ مملوک اصل حال کہہ گئے ہمدماٹھے اور مملوکوں کو مارا۔ اور اس گھڑی کہ الٹ حال کہا مار روک دی۔ اللہ گواہ ہے کہ وہ کلی گروہ سے آئے۔

اس کو کہہ کر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) مملوکوں سے سائل ہوئے کہ ”مکہ والوں کا عسکری گروہ کہاں ہے؟“ کہا: واللہ اس ٹی لہ سے ورے ہے۔ کہا: لوگوں کا عدد دیکھو؟ کہا: اک کلاں عسکر ہے ہم کو اسکا عدد کہاں معلوم ہے؟ کہا: کہ ہر سحر طعام کے لئے کئے عدد ڈھور (سواری^(۱۰۹۰) والے) حلال کر رہا ہے؟ کہا کہ: اک سحر کو اک کم دس اور اک کو دس۔ کہا کہ: سو سوا آٹھ^(۱۰۹۱) سو سے لے کر دس سو کا عدد ہے کہا کہ: مکہ والوں کے کس کس سردار کی آمد ہوئی ہے؟ کہا کہ: ولد عمرو،^(۱۰۹۲) والد عکرمہ،^(۱۰۹۳) ولد اسود،^(۱۰۹۴) عمرو،^(۱۰۹۵) ولد عدی،^(۱۰۹۶) ولد عامر،^(۱۰۹۷) اور دوسرے کئی سرداروں کی آمد کی اطلاع دی۔ رسول اللہ اس کو مسوع کر کے روئے اطہر ہمدموں کو موڑ کر کہا کہ:

”مکہ مکرمہ دل کے سارے ٹکڑوں کو ادھر ڈال گئی ہے۔“

اس طرح رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو مکہ والوں کا حال معلوم ہوا۔

(۱۰۸۸) پانی (۱۰۸۹) ابوسفیان (۱۰۹۰) اونٹ (۱۰۹۱) توسو (۱۰۹۲) سہیل بن عمرو (۱۰۹۳) ابو جہل (۱۰۹۴) زمعہ

بن اسود (۱۰۹۵) عمرو بن عبیدو (۱۰۹۶) طہیر (۱۰۹۷) حارث بن عامر

اگلی سحر

اگلی سحر کو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) لڑائی کے لئے مکمل آمادہ ہوئے۔ اور ہمد مکرم سعد^(۱۰۹۸) کی رائے سے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے لئے اک عالی ٹی لہ طے کر کے وہاں اک سائے دار سٹح^(۱۰۹۹) لگائی گئی کہ وہاں سے سارے معرکہ گاہ کا حال دکھائی دے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) وہاں والد اسماء حاکم اسلام^(۱۱۰۰) کو لے کر آئے اور دو رکوع صلوٰۃ ادا کی اور گروہ مددگاراں^(۱۱۰۱) کے سردار سعد، مصمام لے کر رکھوالی کے لئے کھڑے ہو گئے۔ داماد رسول علی کرمہ اللہ کا کہا ہے کہ: مساء سے سحر آرام کے واسطے سارے کے سارے سو گئے۔ ما سوائے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے۔ آرام کے وہ سارے لمحوں کے دوراں اللہ سے دعا گورہے اور گڑ گڑا گڑ گڑا کر مسلسل روئے۔ اسی طرح سحر کر دی۔ طلوع سحر کے معا صلوٰۃ کے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی صدا آئی۔ سارے لوگ اکٹھے ہوئے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) لوگوں کے امام ہوئے اور صلوٰۃ ادا کی۔ ماہ صوم کی سولہ سے اگلی سحر^(۱۱۰۲) ہے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو معلوم ہوا کہ اہل مکہ کا بیڑی دل عسکر کھیل اسلحہ سے مسلح ہو کر سوائے معرکہ گاہ آ رہا ہے۔ اک دم کردگار عالم سے مدد کے سائل ہوئے اور ہلا کی اعداء کے لئے دعا کی۔ عسا کر کو اک اک سطر کی طرح ہموار کر کے لوٹ آئے۔ والد اسماء ہمراہ رہے اور سعد اسی طرح مصمام لے کر کھڑے ہو گئے۔ اہل مکہ آرام و سکون سے ہو کر لڑائی سے ورے انک آدمی^(۱۱۰۳) کو ارسال کر کے اس سے کہا کہ: عسکر اسلام کو اٹکل سے معلوم کر لو! وہ گھوڑے کی سواری کر کے عسکر اہل اسلام کے ارد گرد گھوم کر لوٹا اور کہا کہ: کم سے کم سہ صد لوگوں کا عسکر ہے مگر ٹھہرو! اور گھوم آؤں، امکاں ہے کہ کوئی اور گروہ کمک اور مدد کے لئے ادھر ادھر ٹھہرا ہو اور ہم اس سے لاعلم ہوں۔ سو وہ سوار ہو کر دو دو گھوم آئے کہا کہ:

(۱۰۹۸) بن معاذ (۱۰۹۹) چھپر (۱۱۰۰) ابو بکر (۱۰۰۱) انصار (۱۱۰۲) سترہویں تاریخ (۱۱۰۳) عمیر بن وہب الجمحی۔

سراسر وہی سہ صد لوگوں کا عسکر ہے مگر دکھائی دے رہا ہے کہ حرم رسول کی ہر سواری بلال مرگ لادی ہوئی ہے اس گروہ کا سوائے مصصام کے دوسرا سہارا کہاں ہے؟ واللہ اس گروہ کا ہر آدمی، اس سے معرکہ آراء ہر آدمی کو مار کر ہی مرے گا۔ سوا گر ہمارے مرے ہوئے اور اس گروہ کے مرے ہوئے مساوی ہوں سوا اس عمر کا ٹھٹھا ٹھہ ہی کہاں رہے گا؟ اک دوسرے سے صلاح کر کے کوئی رائے دو! اک آدمی ^(۱۱۰۳) اٹھا اور کہا: معاملہ مستم ہے۔ اور اک سردار ^(۱۱۰۵) کے ہاں آکر اس سے کہا کہ: مکہ والوں کے سردار ہو، اس امر کے دلدادہ ہو کہ مدام عہدہ آدمی کہلاؤ؟ کہا: معاملہ کھو؟ کہا کہ: عمرو ^(۱۱۰۶) کے لہو کے مال ^(۱۱۰۷) کے مسئول ہو کر لوگوں کو لوٹا دو کہا کہ: عمرو کے لہو کے مال کا مسئول ہو رہا ہوں مگر والد عکرمہ سے رائے لے لو!

سردار ^(۱۱۰۸) کا کلام

”اے مکہ والو! واللہ محمد (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اور اسکے بھدسوں سے لڑائی کر کے سعی لا حاصل کرو گے وہ سارے ہمارے تھے اور محرم رہے مال کا راولاد اعظام اور ماموؤں کی اولاد کے۔ محمد اور دوسری اولاد معمار حرم کے آگے سے ہٹو! اگر وہ لوگ محمد کو معدوم کر کے کا مگار ہوں، سودی مراد حاصل کر لو گے، اور اگر اللہ کے ہاں سے وہ کامگار ہو۔ سو ہم ساروں کا اکرام اور سرور ہے اسلئے کہ وہ ہمارے ہی گروہ کا آدمی ہے اسکی کامگاری ہماری کامگاری ہے۔ اسلئے اس سے دور رہو کہ مرے کلام کو رد کر دو اور ہم کو گاؤ دی سڑی اور گاؤ دی آدمی گماں کر لو!“

اس آدمی ^(۱۱۰۹) کا کہا ہے کہ: وہ والد عکرمہ ^(۱۱۱۰) کے ہاں آکر اس سردار کے اس کلام کی اسے اطلاع دی۔ معلوم ہوا کہ وہ مسلح ہو کر لڑائی کے لئے مکمل آمادہ اور اڑا ہوا ہے۔ وہ اس کلام سے مطلع ہو کر کھول اٹھا، اور گرمی دکھائی اور کہا کہ: وہ لڑائی سے ڈر رہا ہے اسلئے کہ اسکا لڑکا ^(۱۱۱۱) اہل اسلام کے ہمراہ ہے۔ واللہ محال ہے کہ ہم سے کوئی آدمی لڑائی سے محروم لوٹے الا آن کہ اللہ ہمارے اور محمد (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے لئے کوئی حکم کر دے۔ اور عمرو کے ولد ام، ^(۱۱۱۲)

(۱۱۰۳) حکیم بن حزام (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) بن حضری (۱۱۰۷) دیت (۱۱۰۸) عقبہ (۱۱۰۹) حکیم بن حزام (۱۱۱۰) ابو جہل (۱۱۱۱) ابو حذیفہ (۱۱۱۲) بھائی شیبہ

عامر^(۱۱۱۳) کو مدعو کر کے اسے اکسا کر کہا کہ: اس کا ہم عہد سردار لوگوں کو آمادہ کر رہا ہے کہ لڑائی کے ارادے سے رک کر مکہ راہرو ہوں، اور عمرو کا لہو ہمارے آگے ہے۔ عامر اک دم ہی دھاڑا اور واعمر! واعمر! ہائے عمرو! ہائے عمرو کی صدا لگائی۔ اس سے سارا عسکر دلولہ سے معمور ہوا۔ اور سارے کے سارے لڑائی کے لئے آمادہ ہو گئے۔

لڑائی کا مرحلہ اولیٰ

والد عکرمہ کا کلام کارگر رہا اور وہ سردار^(۱۱۱۴) لڑائی کے لئے آمادہ ہوا۔ اور گمراہوں کے گروہ سے اول وہی ولد ام، اور لڑکے^(۱۱۱۵) کو لے کر معرکہ گاہ وارد ہوا۔ اور ٹکراؤ کے لئے اہل اسلام سے آدمی کا سائل ہوا۔ عسکر اسلامی سے سہ آدمی ٹکراؤ کے لئے آئے آئے۔ اک ولد رواحہ^(۱۱۱۶) اور دواور^(۱۱۱۸)۔ وہ سردار سائل ہوا کہ کس گروہ سے ہو؟ کہا کہ: گروہ مددگار اس سے۔ کہا کہ: ہم کو اس گروہ سے کہاں کا سروکار؟ ہماری لڑائی ہمارے لوگوں سے ہے اور صدادی: اے محمد! ہمارے لئے ہمارے مساوی ہمسر لوگ ارسال کر! رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا حکم ہوا کہ لوٹ آؤ! عم رسول^(۱۱۱۹) مع اک اور ہدم^(۱۱۲۰) کے اور علی کریم اللہ کو حکم ہوا کہ لڑائی کے لئے گام اٹھا دو! وہ ڈھانٹا لگائے آئے۔ اس سردار کا وہی سوال ہوا۔ وہ اسکو اساء گرامی سے آگاہ کر گئے۔ وہ سردار کہہ اٹھا کہ: ہاں ہمارے مساوی اور ہمسر ہوا اور مکرم ہو۔

اور لڑائی کی آگ سلگ اٹھی اس سردار سے اک ہدم^(۱۱۲۱) ٹکرا گئے۔ اور عم رسول اسد اللہ اسکے ولد ام^(۱۱۲۲) سے لڑائی کے لئے حملہ آور ہوئے اور علی کریم اللہ آگے آئے اور اسکے لڑکے^(۱۱۲۳) سے ٹکری۔ علی اور عم رسول اک اک وار ہی سے کام کر گئے۔ مگر وہ سردار اور اس سے معرکہ آراء ہدم ہر دو گھائل ہوئے۔ مال کا اس سردار کے اک کاری وار سے اس ہدم کے گام کٹ گئے۔ ادھر علی اور عم رسول اس ہدم کی امداد کو آئے اور اس سردار کو مار ڈالا۔ اس سے آگے معرکہ گرم ہوا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اس عالی سطح مکاں^(۱۱۲۴) سے آئے اور

(۱۱۱۳) عامر الجحفری (۱۱۱۴) عقبہ (۱۱۱۵) ولید (۱۱۱۶) عبد اللہ (۱۱۱۷) عوف اور معوذ (۱۱۱۸) انصار (۱۱۱۹) حمزہ

(۱۱۲۰) عبیدہ بن حارث (۱۱۲۱) عبیدہ (۱۱۲۲) بھائی شیبہ (۱۱۲۳) ولید (۱۱۲۴) چمبر

ہمدموں کو ہموار کر کے والد اسماء^(۱۱۲۵) کو ہمراہ لے کر لوٹ گئے۔ اس گھڑی کہ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اہل اسلام کی کمی محسوس ہوئی، اسلحہ کی کمی دکھائی دی اور اعداء اسلام کے بڑی دل عسکر سے آگاہی ہوئی، سو صلۃ کے لئے کھڑے ہو گئے اور دو رکوع صلۃ ادا کی اور دعاء کے لئے لگ گئے۔ اس دوران اک معبود حال طاری ہوا، گا ہے سر رکھ کر، گا ہے مٹی سے سر اٹھا کر کم مائے گی کا احساس کر کے گدائی سے اور آہ و الحاح سے اللہ کی مدد کے سائل ہوئے۔ اس طرح سے دعا کے لئے محو کہ رداء اطہر گر رہی ہے۔ مگر اللہ کا رسول مسلسل اللہ سے ہمکلام ہے۔ ہمد مکر م عمر کا کہا ہے کہ: اس لمحہ کہ لڑائی کی سحر ہوئی اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو معلوم ہوا کہ مکہ کے گمراہوں کے عسکر کا عدد دس سو ہے اور ہمدموں کا سہ صد، رسول اکرم سطح عالی والے مکاں آئے اور اللہ کے گھر^(۱۱۲۶) کو روئے اطہر کر کے درگاہ الہی سے مدد کے واسطے دعا کے لئے محو ہوئے، اور کہا کہ:

”اے اللہ! وہ وعدہ کہ مرے سے کر گئے ہوا سے مرے لئے مکمل کر دے! اے اللہ! اگر اہل اسلام کی ٹولی ہلاک ہو گئی سو کہ مٹی کی سطح کوئی آدمی اللہ کے آگے سر رکھ دے محال ہوگا۔“ (رواہ مسلم)

کئی لمحے اسی طرح مسلسل رو رو کر دعا گو رہے رداء اطہر گر گئی۔ والد اسماء آئے رداء اطہر اٹھائی اور رسول اکرم کی کمر اطہر سے لگ کر کہا کہ: (اے اللہ کے رسول) ٹھہرو! اللہ کے آگے حد سے سوا آہ و الحاح کر گئے ہو۔

امام محمد^(۱۱۲۷) راوی ہے کہ ہر گاہ اللہ کے رسول اس مکاں سے آئے اس کلام الہی کو ورد لساں رکھا کہ اسکا ما حاصل ہے کہ:

”گمراہوں کا ٹولہ ہارے گا اور اے گام کمر موڑ کر دوڑے گا۔“^(۱۱۲۸)

اک اور علامہ محمد^(۱۱۲۹) کا کہا ہے کہ: دعا کے دوران رسول اللہ سو گئے سو کر اٹھے اور والد اسماء سے ہم کلام ہو کر کہا کہ:

(۱۱۲۵) ابو بکر صدیقؓ بیت اللہ (۱۱۲۷) امام بخاری (۱۱۲۸) سیہزم الجمع ویولون الدبر (القمر)

(۱۱۲۹) محمد بن اسحاق

”سرورِ الٰہی اطلاع حاصل کرو اللہ کے ہاں سے مدد آگئی وہ سردارِ ملائکہ (۱۱۳۰) گھوڑے کی لگام لئے کھڑا ہے اسکی آگے کی ڈاڑھ گرد آلود ہے۔“ (۱۱۳۱)

اہل اسلام کی امداد کے لئے آسماں سے ملائکہ کا ورود

اللہ کا کرم ہوا اولاً اہل اسلام کی مدد کے لئے دس سو ملائکہ ارسال کئے اور دوسرے مرحلہ کے دوران ہی صد (۱۱۳۲) ملائکہ آئے۔ اور مرحلہ سوم کے دوران دس دس سو کے ملائکہ کرام کے ورود و گروہ آئے۔

اس دوران اللہ کے ہاں سے اہل اسلام کا کئی طرح سے اکرام ہوا:

اول ملائکہ کی آمد یعنی عہدگی کا محرک و عامل ہے۔

دوم ملائکہ کو حکم ہوا کہ اہل اسلام کو روجی حوصلہ دلاؤ! کلام الٰہی ہے کہ اسکا ما حاصل ہے:

”اس گھڑی کا احساس کرو ہر گاہ کہ اللہ کا ملائکہ کو امر ہوا کہ ساروں کے ہمراہ ہوں، سوا اہل اسلام کو محکم کرو۔“ (۱۱۳۳)

عدومردودا ہرام (۱۱۳۴) کی طرح کہ اسے اللہ کے ہاں سے اس امر کی ڈھارس ملی ہے کہ آدمی کے دل کو وسوسہ سے مکدر کر دے، اسی طرح ملائکہ کو آسماں ہے کہ کوئی ملک عہدہ کلام سے اہل کرم کے دلوں کو معمور کر دے اسکو لہ اور ”الهام“ کی اصطلاح دی گئی ہے۔ اور وہ الہام کہ اہل اسلام کے دلوں کے وسط ڈالا وہ دلاوری کا الہام ہے کہ اللہ کے اعداء سے ڈٹ کر لڑو! وہی ساروں کا عہدہ حامی اور مولیٰ اور عہدہ مددگار ہے اسلئے ڈر کس کا اور ہول کس سے؟

سوم کرم اللہ کا ہوا کہ ملائکہ کو اہل اسلام کے اعداء سے لڑائی اور معرکہ آرائی کا حکم ہوا۔

اک اور کرم اللہ کا کہ گواصل معرکہ آراء ہمد رسول رہے مگر ملائکہ کو ہمدموں کا مددگار کر ڈالا۔ کلمہ ”ممدکم“ سے اسکا ادراک ہو رہا ہے۔

اک اور کرم الٰہی ہوا کہ گمراہی کے دلوں کو اہل اسلام کی دھاک سے مملو کر ڈالا (۱۱۳۵)۔

(۱۱۳۰) جبرئیل (۱۱۳۱) فتح الباری (۱۱۳۲) تین ہزار (۱۱۳۳) اذ یوحى ربک الی الملائکۃ انی معکم فہبوا

الذین آمنوا (الانفال) (۱۱۳۳) الیس (۱۱۳۵) قال تعالیٰ: سائقى فی قلوب الذین کفروا الرعب (انفال)

والد عکرمہ کی دعا

مکہ کے اس مارے گئے سردار اور اسکے ولدا ام اور لڑکے کی مرگ سے اگلے لمحہ والد عکرمہ آگے آئے۔ اور لوگوں کو حوصلہ دلا کر دلا سہ اور ڈھارس دی۔ اور کہا:

”اے لوگو! اس امر سے دور رہو کہ سردار مکہ اور اسکے لڑکے کی مرگ سے ڈرو اور حوصلہ ہار دو۔ ہمارے اللہ گواہ ہوں کہ ہم اس گھڑی ہی مکہ کو لوٹ کر رہا رہوں گے کہ اہل اسلام کے ہر آدمی کو رسی سے کس کر کا مگار ہوں۔ اس کلام کو کہہ کر اللہ سے دعا گو ہوا: اے اللہ! ہم سے وہ آدمی کہ صلہ رحمی کاٹ رہا ہو اور مکروہ امور کر رہا ہو اسے ہلاک کر دے اور ہم سے وہ کہ اللہ کے ہاں ساروں سے لاڈلا اور دلدادہ ہو اسکو مدد اور کامگاری عطا کر دے۔“

ادھر گمراہوں کا سردار اعلیٰ دعا گو ہے ادھر اللہ کا رسول سرور دو عالم مالک اصلی سے دعا کے لئے الحاح کر رہا ہے۔ اس سے آگے گھمساں کی لڑائی لگ گئی۔ اللہ کے رسول اس سطح عالی سے آئے اور ہمدموں کو لڑائی کی حرص دلائی۔ اور کہا کہ:

ہر وہ آدمی کہ اللہ کی راہ کے دورانِ عدو کے وار سے مرے گا اللہ اسکو دار السلام وارد کرے گا (۱۱۳۶)

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) وہاں کھڑے ہوئے اور سردار ملائکہ (۱۱۳۷) کے کہے سے اک مٹھی مٹی لے کر سوئے اعداء لڑائی۔ گمراہوں کے ہر آدمی کو وہ مٹی کڑک سے آگلی۔

رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا ہمدموں کو حکم ہوا کہ: حملہ کر دو!

اللہ کو معلوم کہ وہ مٹی کس طرح سے کارگر رہی کہ اک دم اعداء معرکہ گاہ سے دوڑ لگا گئے۔

اس لمحہ کہ لڑائی گرم ہوئی رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کہہ اٹھے:

”کھڑے سڑ گئے۔ کھڑے سڑ گئے۔ کھڑے سڑ گئے۔“ (۱۱۳۸)

اس دم کو کہہ کر مٹی ماری۔ اک لمحہ کے دوران ہی گمراہوں کے کھڑے حسی اور روحی رسوائی

کی گرد اور دھول سے اٹ گئے۔ ہر آدمی سرگرداں ہوا کہ کہاں کو دوڑے؟ اور کدھر کا ارادہ کرے؟ اہل اسلام اک دم حملہ آور ہوئے۔ کئی دلا اور مارے گئے کئی سور یا محصور ہوئے۔ اہل اسلام کے دو ہی کام رہ گئے [۱] گمراہوں کی مرگ [۲] محسوری۔

ادھر ہمد مکرّم سعد در رسول کے رکھوالے کے طور مصمام لئے کھڑا ہے اور رسول اللہ کو وہ اس طرح دکھائی دے رہا ہے کہ روٹھا ہوا ہوا اور اسکے آگے اسکی رائے کے الٹ کوئی کام ہو رہا ہو اسلئے کہا کہ:

”اے سعد! اہل مکہ کی محسوری مکروہ لگ رہی ہے؟ کہا: ہاں واللہ اے اللہ کے رسول! اول معاملہ ہے اللہ کا مکہ کے

گمراہوں سے، مری رائے کی رو سے گمراہوں کی لہولہاں
مرگ اس سے اولیٰ اور عمدہ ہے کہ گمراہ سالم رہ کر محصور ہوں^(۱۱۳۹)

اک اور سردار ہلاک

رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا اک اور کلاں عدو^(۱۱۴۰) اس لڑائی کے دوران ہلاک ہوا۔ ہوا اس طرح کہ مکہ کو ہمد مکرّم سعد آئے۔ اور اس گھڑی کہ وہ معرکہ کے وہم و گماں سے دور اور عاری اس عدو سے آکر ملے اور اسکو اک الم والی مرگ کی اطلاع دی کہ وہ اطلاع دراصل سعد کو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے ملی۔ اسلئے اس معرکہ کے لئے آمد کے دوران وہ عدو ڈرا اور ٹال مٹول کی نگر والد عکرمہ کے مسلسل اصرار سے آمادہ ہوا اور دل سے کہا کہ:

اک عمدہ سواری لے لوں گا اور آدمی راہ ہی سے ہولے سے لوٹ آؤں گا۔ اور گھروالی سے کہا کہ: رہروی کا ساماں اکٹھا کر دے۔ گھروالی ملول ہوئی اور کہا کہ ہمد کا کلام سہو کر گئے؟ (کہ محمد (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدموں کے وار سے مرو گئے) کہا: ہاں معلوم ہے مرا ارادہ ہی کہاں ہے؟ محدود دے گا مٹھاؤں گا اور آدمی راہ ہی سے کسی طرح لوٹ آؤں گا۔

مگر اسی طرح مراحل طے کر کر کے معرکہ گاہ آ کر ہی رکا^(۱۱۳) اور وہاں اول اسکا لڑکا ہلاک ہوا اور اگلے لمحے ہمدموں کی صمصاموں سے وہ آلام کدہ معاد کا راہی ہوا گو کہ اک ہمد مکرّم اسکے ڈھال ہوئے مگر اور ہمدموں کے وارکاری رہے۔

عدو اللہ والد عکرمہ مردار

اک ہمد مکرّم^(۱۱۳) کا کہا ہے کہ: وہ اس لمحہ کہ معرکہ گاہ کے وسط آ کھڑا ہوا۔ معار دگر دگر وہ مددگاراں^(۱۱۳) کے دوڑ کے^(۱۱۳) کھڑے دکھائی دے گئے۔ اسے دھڑکا لگا کہ اس طرح کھڑا ہوں کہ مرے ارد گرد دو کم عمر لڑکے آ کھڑے ہوئے امکاں ہے کہ کوئی عدو آ کر اسے دھر لے، اسی احساس کے دوراں اک لڑکا آگے ہوا اور ہولے سے کہا: اے عم مکرّم! ہم کو والد عکرمہ دکھاؤ کہ کہاں ہے؟ وہ ہمد کہہ اٹھا کس لئے اسکا معلوم کر رہے ہو؟ کہا: ”کہ اللہ سے مرا عہد ہے کہ اگر وہ دکھائی دے گا اسے مار ڈالوں گا در حال دگر سر دھڑ واردوں گا اسلئے کہ ہم کو معلوم ہوا کہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو دمام گالی دے رہا ہے۔ گواہ ہے وہ اللہ کہ مری روح اسکی ملک ہے، اگر وہ دکھائی دے سو محال ہے کہ مرے سائے سے اسکے سائے کی علاحدگی ہو الا آں کہ ہم سے وہ اک مرے کہ اس کی مرگ دوسرے سے اول لکھ دی گئی ہو“۔ اس ہمد کا کلام ہے کہ اس لڑکے کا وہ کلام مسموع کر کے مرے دل سے وہ کھٹکا مکمل معدوم ہوا اور اسے اس عدو اللہ سے آگاہ کر ڈالا کہ وہ کھڑا ہے۔ وہ لڑکے اک دم دوڑے اور حملہ کر کے اسکو مردار کر گئے۔

مردہ دھڑ کی ٹوہ

والد عکرمہ سردار الحاد اس حملہ سے گھائل ہوا۔ اک ہمد مکرّم^(۱۱۳۵) سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا سوال ہوا کہ: ”ہے کوئی کہ اس عدو اللہ کی اطلاع لائے؟“

(۱۱۳۱) بخاری (۱۱۳۲) عبد الرحمن بن عوف (۱۱۳۳) انصار (۱۱۳۴) معاذ اور معوذ، حضرت عفراء کے بیٹے (۱۱۳۵) انس۔

ہمد مکرّم ولد مس^(۱۱۳۶) اٹھ کھڑے ہوئے اور اسکی ٹوہ کے لئے گئے۔ وہ اس حال کا ملا کہ معمولی سی روح رہ گئی ہے۔ ولد مسّا گے ہوئے اسکی گدی کو گام سے ٹھوکر لگا کر کہا: اے عدو اللہ (اللہ کا کرم ہے کہ) رسوا کر ڈالا اور اس کا سر کاٹ کر لے آئے اور رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے آگے لا ڈالا اور کہا کہ: اللہ کے عدو والد عکرمہ کا سر ہے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کہہ اٹھے:

”واللہ اسی کا سر ہے؟ کہا کہ: ہاں وہ اللہ کے اسکے علاہ ہر الہ معدوم ہے گواہ ہے کہ اسی عدو اللہ کا سر ہے۔ رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سرور ہوئے اور الحمد للہ کہا اور کہا حمد ہے اس اللہ کی کہ اسلام اور اسلام والوں کو اکرام عطاء کر ڈالا۔

اسارائے معرکہ^(۱۱۳۷)

الحمد للہ معرکہ سر ہوا۔ اہل اسلام کو اعلیٰ کامگاری ملی۔ مکہ والوں کے دس کم اسی آدمی مردار ہوئے، اور دس کم اسی ہی محصور ہو کر اسازی ہوئے۔ مردہ گمراہوں کے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا حکم ہوا کہ وہاں کے کہائی اور کرود^(۱۱۳۸) کو لا کر وہاں گرا کر ڈال دو! مگر اک سردار^(۱۱۳۹) کا دھڑورم سے سڑا۔ اور اس گھڑی کہ اس سے درع^(۱۱۴۰) کی علاحدگی کا ارادہ ہوا، اس کے مردہ سڑے ہوئے دھڑ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اسلئے وہاں ہی مٹی ڈال دی گئی^(۱۱۴۱)۔ سہ سحر و مساء رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) وہاں رہ کر ہمدموں کے ہمراہ اس کہائی کو آئے (کہ وہاں مکہ کے کلاں کلاں مردہ سردار ڈلوائے گئے) وہاں آ کر مردہ سرداروں سے ہراک کا اسم لے کر ہمکلام ہوئے۔ اور حرم رسول کو معرکہ کی کامگاری کی اس عمدہ اطلاع کے لئے ولد رواحہ اور اک اور ہمد والد اسامہ^(۱۱۴۲) کو ارسال کر ڈالا۔ اس کام کو کر کے رسول مع ہمدموں اور اساری کے کارواں کے رواں ہوئے۔ اور معرکہ سے ملا ہوا مال^(۱۱۴۳) گروہ مددگاراں

(۱۱۳۶) عبد اللہ بن مس (۱۱۳۷) قیدی (۱۱۳۸) کنواں (۱۱۳۹) امیہ بن خلف (۱۱۴۰) زرہ (۱۱۴۱) زر قانی (۱۱۴۲)

عبد اللہ بن رواحہ اور زید بن حارثہ (۱۱۴۳) مال قیمت

کے اک ہدم مکرم^(۱۱۵۳) کو حوالہ کر گئے۔ اور آگے اک گاؤں^(۱۱۵۵) آ کر اس مال کے حصے حصے کئے۔ گو کہ اس مال کے لئے ہدموں کی رائے الگ الگ ہوئی مگر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو وحی آئی اور اس وحی الہی^(۱۱۵۶) کی رو سے سارے ہدموں کو مساوی حصے عطا کئے۔ اسکے علاوہ آٹھ اور لوگوں کو حصے عطاء ہوئے گو کہ وہ آٹھ آدمی معرکہ سے محروم رہے مگر وہ محرومی رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کی رائے اور حکم سے ہوئی۔

اک رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے دہرے اموی داماد^(۱۱۵۷)، طلحہ اور اسکا ہمراہی^(۱۱۵۸) کہ وہ ہر دو مکی کارواں کی اطلاع کے حصول کے لئے رسول اکرم کے حکم سے گئے، عاصم ولد عدی اور اک اور ہدم مکرم^(۱۱۵۹) کہ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے حکم سے کوئے رسول کی رکھوالی کے لئے رکے رہے ولد صمد^(۱۱۶۰) اور اسی کے اسم والے اک اور ہدم^(۱۱۶۱) اور اسکے علاوہ اک اور ہدم مکرم^(۱۱۶۲) کو معرکہ سے محروم رہے مگر مال معرکہ کے حصہ دار ٹھہرائے گئے۔ اور وہاں ہی رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کا حکم ہوا کہ محصور گمراہوں سے اک ولد کلدہ کا اسم^(۱۱۶۳) لے کر کہا:

اسکو مار ڈالو!

آگے اک اور محل^(۱۱۶۳) آ کر اک اور محصور گمراہ^(۱۱۶۵) کی مرگ کا حکم ہوا۔ اور وہاں ہی اسکی گدی اڑادی گئی۔ اسکو ہدم مکرم عاصم مار کر کا مگار ہوئے اور ولد کلدہ^(۱۱۶۶) علی کرمہ اللہ کی صمصام سے مردار ہوا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) دوسرے اساری اور ہدموں کو لے کر حرم رسول لوٹ گئے۔ وہاں سارے اساری کو الگ الگ کر کے ہدموں کے حوالے کئے اور ہدموں کو حکم ہوا:

”کہ اساری سے عمدہ سلوک کرو“!

(۱۱۵۳) عبد اللہ بن کعب انصاری (۱۱۵۵) صفراء (۱۱۵۶) سورۃ انفال نازل ہوئی (۱۱۵۷) عثمان بن عفان (۱۱۵۸) طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید (۱۱۵۹) ابولبابہ (۱۱۶۰) حارث بن صمد (۱۱۶۱) حارث بن حاطب (۱۱۶۲) خوات بن جحیر (۱۱۶۳) نصر بن حارث بن کلدہ (۱۱۶۴) مقام عرق النظیہ (۱۱۶۵) عقبہ بن ابی معیط (۱۱۶۶) نصر۔

اور ہمدوموں سے رائے لی کہ اساری کا معاملہ کس طرح حل ہو؟ آل کار مال طے ہوا۔ اور وہ اسے ادا کر کے رہا ہو گئے، کسی کسی کے لئے لکھائی کا درس رہائی کا عامل ہوا کسی کسی کو احساں کے طور پر ہا کر ڈالا۔

ماء الکدر کا معرکہ ^(۱۱۶۷)

ماہ صوم سے اگلے ماہ کے اوائل کے دوران رسول اللہ کو معلوم ہوا کہ دو گروہ ^(۱۱۶۸) اہل اسلام سے لڑائی کے لئے ملکر اکٹھے ہو گئے۔ رسول اللہ دو صد لوگ ہمراہ لے کر رواں ہوئے۔ مگر کدر کے گھاٹ آ کر معلوم ہوا کہ اعداء اسلام رسول اکرم کی آمد سے مطلع ہو کر ادھر ادھر ہو گئے۔ سہ سحر رسول اکرم وہاں رہ کر لڑائی سے محروم ہی لوٹ آئے۔ مگر اک روئداد سے معلوم ہو رہا ہے کہ اک مہم کو رسول اللہ ارسال کر گئے۔ اور وہ مال معرکہ کے طور سے صد کم آٹھ سو سواری ^(۱۱۶۹) اعداء اسلام سے حاصل کر کے کامگار لوٹ آئے۔

سودا گراور کاری گراسرائلی گروہ ^(۱۱۷۰) سے معرکہ

ہمد مکرّم ولد سلام ^(۱۱۷۱) کے سگے اسرائیلی گروہ کے لوگ دلاوری کے حامل رہے۔ مدام سو داگری اور کاری گری کی۔ رسول اکرم کا سارے اسرائیلی گروہوں سے معاہدہ صلح ہوا مگر اولاً اسی گروہ کے ہاں سے معاہدہ ٹوٹا اور وہ آمادہ لڑائی ہوئے۔ رسول اکرم ماہ صوم سے اگلے ماہ کی سولہ کو عسکر لے کر گئے۔ وہ لوگ محصور ہو گئے۔ آدھے ماہ محاصرہ رہا اس سے اگلے ماہ کا ہلال طلوع ہوا۔ آل کار محاصرہ کے دوران اہل اسلام کی دھاک اور ڈر طاری ہوا۔ اور وہ رسول اللہ کے ہر حکم کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اور حصار سے آگئے اور دھر لئے گئے۔ رسول اکرم کا حکم ہوا کہ:

”ساروں کو کس لو! اور حکم ہوا کہ ادھر سے کسی اور ملک کی راہ لو!“

(۱۱۶۷) قرقرۃ الکدر۔ کدر ایک چشمہ کا نام ہے (۱۱۶۸) سلیم و غطفان (۱۱۶۹) پانچ سوانٹ (۱۱۷۰) غزوہ بنی قریظہ
یہود کا یہ قبیلہ تاجر اور مناع تھا (۱۱۷۱) عبداللہ بن سلام۔

اور سارا مال لے کر اس گروہ کو کسی اور ملک کا رہو کر کے رسول اکرمؐ مال معرکہ لے کر لوٹ آئے۔ رسول اکرمؐ اس مال کو لے آئے اور اس سے سہ کماں،^(۱۱۷۲) دو درع، سہ مہصام اور سہ رماح لئے۔ اور اک معبود حصہ^(۱۱۷۳) الگ کر کے اور اموال محمد ولد مسلمہ کے حوالہ کئے۔

کدر کا اک اور معرکہ^(۱۱۷۴)

اسلام کے اعلیٰ معرکہ کا مال اور حاصل اعداء اسلام کی ہار اور رسوائی رہی اور اس گھڑی کہ وہ ہارا ہوا عسکری گروہ رسوا ہو کر مکہ مکرمہ وارد ہوا، اک سردار^(۱۱۷۵) کا عہد ہوا کہا کہ: حرام ہے کہ سر دھولوں الا آں کہ محمد سے لڑائی لڑوں۔

وہ سردار اس عہد کی رو سے دو سو آدمی لے کر ہو لے سے رسول اللہ کے ملک رواں ہوا حرم رسول سے سہ کوس دور اک گاؤں^(۱۱۷۶) آ کر مساء کو سلام^(۱۱۷۷) کے ہاں ٹھہرا۔ سحر کو اک گل کدہ^(۱۱۷۸) آ کر آگ لگائی اور دو آدمی مار ڈالے، اک اس گل کدے کے مالی کو، اور اک ہاری کو۔ اور اس طرح سے عہد کامل کر کے وہاں سے اک دم لوٹ کر دوڑ لگا دی۔ اور راہ کے دوران سارا لدا ہوا طعام^(۱۱۷۹) گرا ڈالا کہ ہلکے ہوں۔ ادھر رسول اللہ کو اسکی اطلاع ملی، دو سو ہمدموں کو لے کر رواں ہوئے کدر کے گھاٹ آئے مگر ساری سعی لا حاصل رہی۔ ہاں گمراہوں کا سارا طعام اہل اسلام کو ملا مگر گمراہوں کا گروہ رسائی سے دور ہی رہا اسلئے لوٹ آئے۔

امر والا معرکہ^(۱۱۸۰)

رسول اللہ کے حرم رسول و رود کے سال سوم کے ماہ محرم کے دوران اطلاع آئی کہ دو گروہ گمراہاں^(۱۱۸۱) اہل اسلام سے لڑائی کے لئے اکٹھے ہو گئے اور ارادہ ہے کہ لوٹ ڈال کر حملہ آور ہوں۔ داماد رسول^(۱۱۸۲) کو حرم رسول کی رکھوالی حوالہ کر کے ہمراہوں کو لے کر رسول اللہ لڑائی

(۱۱۷۲) تین کمان، دو درجہ، تین تلواریں، تین نیزے (۱۱۷۳) قمیص (۱۱۷۴) غزوۃ السویق (۱۱۷۵) ابو سفیان

(۱۱۷۶) سلام بن مظلم (۱۱۷۷) مقام عریض جو مدینہ سے تین میل دور تھا (۱۱۷۸) باغ (۱۱۷۹) جو کہ ستوتھا (۱۱۸۰)

غزوہ غطفان جو ذی امر اور انمار کے نام سے بھی جانا جاتا ہے (۱۱۸۱) بنی ثعلبہ اور بنی محارب (۱۱۸۲) حضرت عثمان

کے ارادہ سے گمراہوں کے ملک کو رواں ہوئے۔ گمراہ، رسول اکرم کی آمد سے مطلع ہو کر دوڑ لگا گئے۔ اور کوہساروں کے دروں کو آ کر ادھر ادھر گم ہو گئے۔ اک ہی آدمی اہل اسلام کو ملا۔ اسے لے کر رسول اللہ کی درگاہ اٹھ لے آئے۔ رسول اکرم اس کو اسلام کے داعی ہوئے۔ وہ آدمی اسلام کو گلے لگا کر مسلم ہوا۔ اگلے ماہ ^(۱۱۸۳) رسول اکرم ادھر ہی رہے۔

ماہ سوم ^(۱۱۸۳) کے دوران رسول اللہ مع ہمدیوں کے لوٹ آئے۔ رہرونی کے دوراں اک معاملہ ہوا کہ موسلا دھار مطر ^(۱۱۸۵) ہو گئی ہمدی رک گئے۔ چلے لٹکا ڈالے کہ سکھا کر اوڑھ کر وہاں سے آگے رواں ہوں گے۔ اور رسول اکرم محو آرام ہوئے۔ گاؤں کے لوگوں کو وہ محو آرام دکھائی دے گئے۔ وہاں کے دلاور سردار ^(۱۱۸۶) سے کہا کہ: محمد وہاں محو آرام ہے اور اسکے ہمراہی ادھر ادھر ہو گئے۔ اسلئے وہاں کی راہ لو اور اس کو مار ڈال کر آؤ۔

وہ صمصام اٹھا کر وہاں آ کر کھڑا ہوا اور کہا: اے محمد! کوئی ہے! کہ مری صمصام سے رکھوالی کرے؟

کہا: اللہ رکھوالی کرے گا۔ ادھر اک دم سردار ملائکہ ^(۱۱۸۷) آئے اور اسکے دل (صدر) ^(۱۱۸۸) کو مکا مارا۔ اسی لمحہ صمصام اس کی منہی سے گر گئی، رسول اکرم اٹھے اور وہ اٹھالی۔ اور کہا: ہاں کہو! حالاً مری صمصام کے وار سے کس کا دم ہے کہ رکھوالی کرے؟ کہا کہ: کہاں ہے؟ اور اسلام لا کر کلمہ کہا: ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“۔ اور وعدہ کر ڈالا کہ: حالاً اس سے دور رہوں گا کہ اہل اسلام سے لڑائی کے واسطہ کوئی عسکری گروہ اکٹھا کروں۔ رسول اللہ تسمیر ہوئے اور اس کی صمصام اسے دے دی۔ وہ کئی گام اٹھا کر لوٹا اور کہا: کہ واللہ ہم سے عمدہ ہو، اس کو کہہ کر وہاں سے گاؤں والوں کے ہاں لوٹا وہ لوگ کہہ اٹھے کہ: وہ کلام کہاں ہے کہ ہم سے ہوا؟ وہ سردار ساری روئداد سے مطلع کر کے کہہ اٹھا کہ: مرے صدر کو اک مکالگا اور اس سے الٹا گرا۔ اسلئے مرا گماں ہوا کہ مکا ملائکہ کرام سے کسی کا ہے اسلئے مسلم ہو کر رسول کی گواہی دی۔

اک مکی گروہ سے معرکہ ^(۱۱۸۹)

امرو ^(۱۱۸۹) سے لوٹ کر رسول اکرمؐ اسلامی سال کے ماہ سوم کو گھر رہے۔ اس سے اگلے ماہ اطلاع آئی کہ مکہ والوں کا اک گروہ اہل اسلام سے ٹکر کے لئے اکٹھا ہو رہا ہے۔ رسول اکرمؐ اس سے مطلع ہوئے۔ اک دم سہ صد ہمدموں کا اک عسکری گروہ لے کر لڑائی کے لئے راہ لی۔ اور اک اعلیٰ ہمد ^(۱۱۹۰) کو حرم رسول کی رکھوالی کے لئے مامور کر ڈالا۔ وہ لوگ رسول اکرمؐ کی آمد سے مطلع ہو کر ڈر گئے۔ اور ادھر ادھر ہو گئے۔ رسول اکرمؐ اور ہمد لڑائی سے ماموں ہو کر لوٹ آئے۔ رسول اللہؐ وہاں کے سحر رہے؟ اہل علم کی رائے الگ الگ ہے۔ کئی اہل علم کا کہا ہے کہ: دس مساء ہی وہاں رہے۔ اور کئی دوسرے علماء کی رائے ہے کہ ماہ سوئم سے اگلے ماہ ^(۱۱۹۱) وہاں رہے اور اس سے اگلے ماہ ^(۱۱۹۲) کی سولہ کو وہاں سے لوٹ آئے۔ واللہ اعلم وعلمہ اکمل واحکم۔

سو ہمدموں کی مہم ^(۱۱۹۳)

کلاں معرکہ اسلام ^(۱۱۹۳) سے گمرہ و طحہ ہر اسماں ہوئے۔ اور اہل اسلام کے حملوں سے سوداگری کے لئے معمول کی راہ سے ہٹ کر ملک موصل ^(۱۱۹۵) کی راہ لی۔ اور ہادی کے طور اک آدمی ^(۱۱۹۶) کو ہمراہ رکھا اور اسکے لئے دہاڑی طے کی۔ اور اک کارواں اس ملک سوداگری کے لئے مال لے کر مکہ مکرمہ سے کلاں کلاں سرداروں کے ہمراہ رواں ہوا۔ اس اطلاع کی آمد سے رسول اللہؐ سو ہمدموں کو حملہ کے لئے رواں کر گئے۔ اور رسول اللہؐ کے مملوک ہمد ^(۱۱۹۷) کی سرکردگی اور سالاری کا حکم ہوا۔ وہ لوگ کارواں کی ٹوہ کے لئے رواں ہوئے۔ مال کاروہ ملا، حملہ کر کے کارواں کو لوٹ ڈالا گو کہ کارواں حاصل ہوا مگر طحہوں کے سردار دوڑ لگا گئے۔

(۱۱۸۹) نبی سلیمؐ سے غزوہ بخران بھی کہتے ہیں (۱۱۹۰) عبداللہ بن ام مکتومؓ (۱۱۹۱) ربیع الثانی (۱۱۹۲) جمادی الاولیٰ

(۱۱۹۳) سریہ حضرت زید بن حارثہؓ (۱۱۹۴) بدر (۱۱۹۵) عراق (۱۱۹۶) فرات بن حیان النخعی (۱۱۹۷) زید بن

ہاں اک وہی ہادی ملا۔ اسے کس کچھ ہمراہ لائے وہ وہاں آکر مسلم ہوا۔ اس کارواں سے اک لاکھ درہم مال معرکہ حاصل ہوا۔ اس مہم کا معاملہ سوئم اسلامی سال کی ماہ سادس^(۱۱۹۸) کے اوائل کے دوراں ہوا۔ اس طرح گو اس کارواں کے لوگ سالم رہ گئے۔ مگر اہل اسلام کو اس سے مالی آسودگی الحمد للہ حاصل ہوئی۔

معرکہ احد

اسلام کے اعلیٰ معرکہ^(۱۱۹۹) کے دوراں اہل مکہ کے سرکردہ رؤساء و امراء مارے گئے۔ اسلئے اس سے اہل مکہ کو حد سے سوا صدمہ ملا۔ ہر آدمی اس ہار سے ملول ہوا۔ مگر وہ لوگ کہ اس معرکہ کے دوراں سکے محارم سے محروم ہوئے وہ اوروں سے اور سوا اداس و ملال ہوئے۔ اور اس روگ سے ہر آدمی کھل و لولہ سے مملو لڑائی کا دلدادہ ہوا۔ ملحدوں کو معلوم ہوا کہ وہ سارا مال کہ کارواں^(۱۲۰۰) لے آکر کامگار ہوا وہ مال مع سود اور کمائی کے رکھا ہوا ہے۔ سارے رؤساء مکہ رائے و صلاح کے لئے اکٹھے ہوئے، کہ اس مال کے اصل سرمائے کو جسے جسے کر کے سارے حصص کو مالکوں کے حوالہ کر کے اسکی کمائی لے کر لڑائی کے لئے مکمل اسلحہ اور دوسرے سامان کے حصول کے لئے سعی ہو۔ اس رائے کو سارے لوگوں کی ہاں حاصل ہوئی۔ اور آدھے لاکھ طلائی سکے^(۱۲۰۱) اس مال کی کمائی، اس کام کے لئے اکٹھے کئے گئے۔

لڑائی کے دوراں عروسوں کا کردار

الحاصل مکہ والے دھوم دھام سے لڑائی کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اور عروسوں کو ہمراہ کر گئے، کہ ہر اک کی گھروالی و لولہ والے مصرعے کہہ کر لڑاکوؤں کے دلوں کو گرمائے گی۔ اور اگر کوئی کمر دکھا کر دوڑ لگائے گا۔ اسے عار دلا کر روکے گی اور حوصلہ دلائے گی۔ اور وہ اس احساس سے کہ اسکی گھروالی کی رسوائی کا دھڑکا ہے دل کھول کر صدر ٹھوک کر لڑے گا۔ اسی طرح

ادھر ادھر کے گاؤں اور امصار کو ہر کارے دوڑائے کہ اس لڑائی کے حصے داہ ہوں۔
اس طرح سی صد^(۱۲۰۲) مردوں کا عسکری گروہ اکٹھا ہوا۔ سو کم آٹھ سو آدمی درغ اوڑھے، دوسو
گھوڑے، سی صد سواری، اور اک کم سولہ مادام^(۱۲۰۳) لئے دھوم دھام سے ماہ صوم سے اگلے ماہ
کے اوائل کے دوراں رواں ہوا۔ سرکردگی مکہ کے اک سردار^(۱۲۰۴) کے حوالہ ہوئی۔

عم رسول^(۱۲۰۵) سارے احوال لکھ گئے اور اک ہر کارہ کو دے کر رسول اللہ کو ارسال کئے
اور اسے کہا: کہ اک دم رہروی کر کے سحر کے دوراں رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو
مطلع کر دو! رسول اللہ اس امر سے مطلع ہوئے۔ اور دو ہدم^(۱۲۰۶) اہل مکہ کے گروہ سے آگاہی
کے لئے ارسال کئے۔ وہ لوٹ آئے اور کہا کہ: مکہ والوں کا عسکری گروہ ادھر سے معمولی سادور
ہے۔ اسلئے رسول اکرم کے ہدم مصر رسول^(۱۲۰۷) کی رکھوالی کے لئے اسکے ارد گرد کھڑے
ہو گئے۔ سحر ہوئی رسول اکرم سارے ہدموں کو صلاح کے لئے مدعو کر گئے اور ہر اک نے
رائے لی۔

عمومی رائے لوگوں کی محصور رہ کر لڑائی کی رہی۔ اسی طرح معمر ہدموں کی رائے آئی کہ
ادھر ہی رہ کر معرکہ ہو۔ اسکے علاوہ رسول اکرم اس رائے کے حامل رہے کہ گمراہ حملہ آور ہوں
اور مسلم مرد آگے آ کر معرکہ آراء ہوں اور ہر مسلم مادام گھر کی سطح سے روڑے مار مار کر گمراہوں کو
گھائل کرے۔ رسول اللہ کا کلام ہوا کہ:

”وہ مساء کو سو گئے۔ اس دوراں اس طرح کے سماں^(۱۲۰۸) دکھائے گئے کہ رسول اکرم اک
محکم درغ اوڑھے ہوئے ہے اور اک گائے حلال ہو رہی ہے۔“
کہا کہ:

”محکم درغ“ سے مراد مصر رسول ہے اور ”گائے کٹ رہی ہے“ سے مراد ہے کہ مرے کئی
ہدم مرگ معرکہ^(۱۲۰۹) سے مالا مال ہوں گے۔ اسلئے مری رائے ہے کہ ادھر ہی رہ کر لڑائی
ہو۔ اسی طرح اس سماں^(۱۲۱۰) کے دوراں مری مصمام دکھائی دی کہ اسے لہرا کر ہلا رہا ہوں۔

(۱۲۰۲) تین ہزار (۱۲۰۳) عورت (۱۲۰۴) ایوسفیان (۱۲۰۵) عباس (۱۲۰۶) اس اور موسیٰ (۱۲۰۷) مدینہ
(۱۲۰۸) خواب۔ (۱۲۰۹) شہادت (۱۲۱۰) منظر (خواب)

اس سے اسکا اگلا حصہ ٹوٹ کر گرا۔ اسی طرح اسی مصمام کو کھرہ ہزار ہا ہوں اس دوراں وہ اول حال سے عمدہ ہو گئی۔“

سو اس سماں کے دوراں ”مصمام“ سے مراد ہمدوں کی ٹولی ہے کہ وہ اعداء کے لئے مصمام کی طرح ہے ”اول وہ ہلائی سوا سکا اگلا حصہ ٹوٹا“ اس سے مراد ہے کہ کئی ہمد اس معرکہ کے دوراں کام آ کر اور مر کر کام گارہوں گے ”مکر وہ ہلائی“ مراد ہے کہ اگلے مرحلے کے دوراں معرکہ سر ہوا۔

اسی طرح ڈھکی گمراہی کے حامل سرسری مسلم ولد سلول سے رائے لی گئی۔ اس کی رائے وہی رہی کہ دوسرے لوگوں کی رہی۔ مگر وہ کم عمر لوگ کہ اسلام کے عالی معرکہ اولیٰ سے محروم رہے۔ وہ مرگ معرکہ کے دلدادہ اس عمومی رائے کے الٹ رائے دے گئے اور کہا: ہم آگے گام اٹھا کر حملہ آور ہوں گے۔ اور اگر ہم ادھر ہی رہے سو ہم کم حوصلہ ڈرے ہوئے، اور دل کے ہلکے معلوم ہوں گے۔ اس رائے کے لئے حد سے سوا مصر ہوئے۔ اور ڈٹ گئے۔ اسی طرح کی رائے ولد مالک، ^(۱۲۱۱) سعد، ^(۱۲۱۲) اور عم رسول ^(۱۲۱۳) کی رائے رہی، مال کا رسول اکرمؐ اس ٹولے کا دلولہ اور دلدادگی کا احساس کر کے اس رائے کے حامی ہو گئے۔ اور مصر رسول سے آگے کی راہ لے کر لڑائی کے لئے مکمل آمادہ ہو گئے عصر کی صلاہ ادا کر کے رسول اکرمؐ گھر گئے۔ دو ہمد والد اسماء اور عمر ہمراہ گئے۔ اسی دوراں سعد ^(۱۲۱۴) اور اک دوسرے ہمد لوگوں کو اس امر کا احساس دلا گئے کہ رسول اللہؐ کوگوں کے اصرار سے آمادہ ہوئے حالاں کہ اللہ کے رسول و جی کی ورود سے مالا مال ہے۔ ہمارے لئے اہم ہے کہ رسول اللہؐ کی رائے کو آگے رکھ کر اسکے عامل ہوں، اسلئے اولیٰ ہو گا کہ اس امر کو رسول اللہؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رائے کے حوالہ کر دو۔

ادھر رسول اللہؐ اکرمؐ دو درع اوڑھ کر اور مسلح ہو کر گھر سے آگئے۔

ہمد کہہ اٹھے کہ: اے اللہ کے رسول! ہر وہ امر کہ اولیٰ ہو، کر دے۔ ہمارا اصرار اللہ کے رسول کی عمدہ رائے کے عکس ہے۔ کہا:

”ہر رسول کے لئے حرام ہے کہ مسلح ہو کر اسلحہ رکھ دے الا آں کہ اللہ کے اعداء سے لڑائی لڑے۔ سو اللہ کا اسم لے کر راہ لو! ہر وہ حکم کہ اسے دوں وہ کرو! اور معلوم کر لو کہ اگر ڈٹے رہو گے اللہ کی مدد و کامگاری کے اہل ہو گے۔“

عسکر اسلام کی رہروی

سردار اسحاق^(۱۲۵) کی عصر کی صلاہ ادا کر کے دس سو کا عسکر لے کر رسول الملاحم (صلی اللہ علیہ وسلم) حرم رسول سے رواں ہو گئے۔ اک اسم ”سعد“ کے حامل دو ہدم^(۱۲۶) درع اوڑھے رسول اللہ کے آگے آگے رہے۔

سماں اس طرح کا ہے کہ رسول اللہ کی سواری گھوڑا ہے گھڑ سوار رسول کا کارواں دھوم دھام سے سوئے معرکہ رواں دواں ہے۔ اس لمحہ کہ احد کا اکھاڑہ معمولی سادو رہ رہا ”دورو“ ”لوگوں“^(۱۲۷) کا سردار ولد سلول سہ صد آدمی لے کر اسلامی عسکر سے الگ ہو کر لوٹا اور کہا کہ: مری رائے رد کردی گئی۔ سو ہم کس لئے مر کر رانگاں ہلاک ہوں؟ ہماری رائے کی رو سے اس کا روائی کو لڑائی سے کہاں سروکار ہے اور کہاں کا واسطہ ہے؟

رسول اکرم کے ہمراہ اک سو کم آٹھ سو آدمی رہ گئے۔ اس عسکر کے سو آدمی ہی درع اوڑھے اور کل دو گھوڑے رہ گئے۔ اک رسول اللہ کا، اور دوسرا اک اور ہدم^(۱۲۸) کا۔ اولاد سلمہ کا گروہ اور اوس کے اک گروہ^(۱۲۹) کا ارادہ ہوا کہ ولد سلول کے ہمراہ لوٹے مگر معاً اللہ سے حوصلہ ملا اور رک گئے۔

مساء کو صلاہ ادا کر کے ادھر ہی رسول اللہ مع ہمراہوں کے رہ گئے، لوگ سو گئے۔ اور مسلمہ کے لڑکے محمد رکھوالی کے لئے کھڑے رہے۔

اس لمحہ کہ سحر معمولی دور رہ گئی۔ رسول اکرم رواں ہو گئے۔ احد سے ادھر اک محل آ کر سحر کی صلاہ ادا کی۔

(۱۲۵) سردار ایام یوم الجمعہ (۱۲۶) سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ (۱۲۷) منافق (۱۲۸) ابو بردہ (۱۲۹) بنی حارثہ

صلاہ ادا کر کے رسول اللہ ﷺ کے واسطے ہمدموں کی اصلاح^(۱۳۳۰) کے لئے لگ گئے۔ اور ریں کم ساتھ سہام کار^(۱۳۳۱) گوہ احد کے اک حصے لا کر رکھوالی کے لئے کھڑا کر گئے۔ اور کہا کہ: ہر حال ادھر ہی ڈٹے رہو گوہم کامگار ہوں، کہ ہم کو ہار ہو، اور گوہم کو وعدہ مار رہا ہو۔ مگر کسی طور اس سے دور رہو کہ ادھر سے بلو اور ٹلو۔ اہل مکہ سی صد^(۱۳۳۲) عام سواری کے علاوہ دوسو گھوڑے لائے۔ سی صد^(۱۳۳۳) کے عسکر سے اک سو کم آٹھ سو آدمی دروغ^(۱۳۳۴) اوڑھے ہوئے، آئے۔ اسکے علاوہ اک کم سولہ عردوں کو ہمراہ عسکر لائے۔ اسلئے کہ ہر اک مصرعے گاگا کر مردوں کو ولولہ دلانے گی۔

اک مادام، اسلام کے والی سادس، اہل اسلام کے ماموں کی والدہ^(۱۳۳۵) آئی، اک عکرمہ کی گھروالی^(۱۳۳۶) اور اسکی ساس اور اسی طرح مس کی لڑکی^(۱۳۳۷) آئی۔ اسی طرح والٹی مصرعہ کی گھروالی،^(۱۳۳۸) اور سعد کی لڑکی طلحہ کی گھروالی^(۱۳۳۹) اور مالک کی لڑکی^(۱۳۴۰) اور اسی طرح عمرہ آئی۔ اسی طرح مکہ کے اعلیٰ گھروں سے وہاں وہ لوگ اور عردوں کو لائے، سوائے مالک کی لڑکی^(۱۳۴۱) اور عمرہ کے، دوسری ہر اک مادام آگے کو اسلام کو گلے سے لگا کر مسلم ہو گئی۔ واللہ الحمد اسی طرح اس لڑائی کے دوران گمراہوں کے عسکر کے ہر حصے کا سردار (مصمام الہی^(۱۳۴۲))، عکرمہ، عمرو اور دو اور سر کردہ^(۱۳۴۳) آگے دور کے دوران اسلام لا کر مسلم ہوا۔ واللہ الحمد۔

لڑائی گرم ہو گئی

عسکر مکہ سے اول اوس کا سردار عمرو کا لڑکا والد عامر عدو رسول آدمکا۔ مکہ والوں کو اسکا اکسا کر لڑائی کے لئے آمادہ کر کے وہاں وارد ہوا۔ دور لا علمی کے دوران اک مرد صالح کے طور اسکی دھوم رہی مگر اسلام کی آمد سے حسد کا مارا اسلام سے روگرداں ہوا۔ مارے حسد کے مکہ آ کر وہاں کے لوگوں سے کہا کہ: ہم سے آگاہ ہو کر اوس کے لوگ ادھر کو مائل ہوں گے۔ وہاں معرکہ

(۱۳۴۰) صف بندی شروع کی (۱۳۴۱) تیر انداز۔ (۱۳۴۲) تین ہزار (۱۳۴۳) زریں (۱۳۴۴) ہند حضرت معاویہؓ کی

والدہ ماجدہ (۱۳۴۵) ام حکیم بنت حارث اور فاطمہ بنت ولید (۱۳۴۶) برزہ بنت مس (۱۳۴۷) ریطہ بنت شیبہ

(۱۳۴۸) سلافہ بنت سعد (۱۳۴۹) خناس (۱۳۵۰) خالد بن ولید (۱۳۵۱) صفوان بن امیہ اور عبد اللہ بن ابی ربیعہ۔

گاہ کے اکھاڑے آکر اوس کو صدادی مگر وہ اسکی صدا کو رد کر گئے اور وہ عار لے کر لوٹا۔
اس طرح اسکی ساری سعی لا حاصل رہی۔ اسی کا لڑکا^(۱۳۳۲) اہل اسلام سے ملکر گمراہوں سے لڑا۔
اس سحر اہل اسلام سے رسول اکرمؐ کے عم مکرم اسد اللہ واسد رسولہ^(۱۳۳۳) مکرم طلحہ، مکرم علی، مکرم سعد^(۱۳۳۴)، اور دوسرے کئی ہمد رسول دلاوری سے ڈٹ کر لڑے اور اہل سحر کے دوراں مسلم کا
مراں رہے اہل اسلام کا ہلہ کار گر رہا۔ اور گمراہ اٹنے کا کام اکھاڑے سے دور ہو گئے۔ اور گمراہ
عروسوں کے ہاں آئے۔

ادھر سہام کاروں کی وہ ٹولی کہ درہ کی رکھوالی کے لئے لگائی گئی۔ وہ ٹولی اہل اسلام کی
کا مکاری سے مطلع ہو کر درے سے اکھاڑے آ گئی کہ مال معرکہ اکٹھا کر سکے گو کہ اسکے
سردار^(۱۳۳۵) دس ہمراہوں کے ہمراہ رکے رہے اور اس ٹولی کو اصرار کر کے روکا مگر وہ اس سردار
کے حکم سے روگرداں رہی کہ معرکہ سر ہوا۔ حالانکہ اس کا ہے کو ادھر ٹھہر کر مال معرکہ سے محروم ہوں۔
رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اور اس سردار کی اس حکم عدولی سے معاملہ الٹا۔
گمراہوں کے اک سردار (صمصام الہی)^(۱۳۳۶) کو معلوم ہوا کہ وہ درہ کھلا ہے وہ اک دم لوٹ کر
اس گھاٹی سے حملہ آور ہوا۔ وہاں دس کے دس ہمد مع سردار کے سردھڑ وار گئے۔ اس اک دم
کے حملہ سے اہل اسلام کے حواس گم ہو گئے۔ دس کم اسی ہمد رسول مارے گئے۔ اور دوسرے
حوصلہ ہار گئے۔ رسول اللہ گھر گئے، ہر سو گمراہ ہی گمراہ حاوی ہو گئے۔ رسول اکرمؐ کا روئے
اٹھر گھائل ہوا۔ موصلہ ٹوٹا۔ لوہے کی کلاہ سر کے وسط گھس گئی اور اسکا کڑا گڑا کڑا نکلا۔ گمراہ آگے
آئے۔ اور رسول اللہ کو روڑے مارے۔ رسول اللہ کی کروٹ کو گھاؤ لگا اور والد عامر کے کھدے
ہوئے اک گڑھے کے وسط گر گئے مکرم علی کریم اللہ آگے ہوئے اور رسول اللہ کو وہاں سے اٹھا
کر لائے طلحہ مددگار ہوئے۔ گڑے ہوئے لوہے کے کڑے کو گال سے اک اور ہمد^(۱۳۳۷)
ڈاڑھوں سے الگ کر گئے۔

(۱۳۳۲) حضرت حظلہ (۱۳۳۳) حمزہ (۱۳۳۴) سعد بن الربیع (۱۳۳۵) عبد اللہ بن جبیر (۱۳۳۶) خالد بن ولید۔

(۱۳۳۷) ابو عبیدہ بن الجراح

اہل الحاد کا ارادہ ہوا کہ وہ مسلم کہہ مارے لئے رسول اللہ سے رکاوٹ ہو گئے ہوں سو اس طرح کے اہل اسلام کو آگے سے ہٹا کر رسول اللہ کے سر آ کر حملہ آور ہوں اسلئے وہ اک دم حملہ آور ہوئے مگر مسلم حائل ہو گئے دس ہدم ادھر ہی کام آ گئے۔ اک ہدم سماک ^(۱۲۳۸) کمر کو ڈھال کر کے رسول اکرم کے آگے کھڑے ہو گئے۔ اہل الحاد سہام مار مار کر اسکی ساری کمر کو گھائل کر گئے۔ مگر وہ ڈٹے رہے۔

علم اٹھائے اک ہدم ^(۱۲۳۹) رسول اکرم کے آگے ڈٹ کر لڑے اور آل کاراک گمراہ عمرو کے وار سے کام آ گئے۔ عمرو کو لگا کہ رسول اللہ کام آ گئے۔ اسلئے وہ دوڑ دوڑا اہل الحاد کے ہاں آ کر دعویٰ کر ڈالا کہ رسول اللہ کو مار ڈالا۔

اس ہدم مس ^(۱۲۳۹) کی لواء علی کرمہ اللہ کو ملی۔

اسد اللہ عم رسول کے حملوں سے گمراہ لوگ سب سب اور ہر اسان ہو گئے۔ گمراہوں کا علم اٹھائے ارطاہ ^(۱۲۴۱) اور والد طلحہ کے لڑکے عم رسول کی صمصام سے مردار ہوئے۔ اور کئی گمراہ ہلاک کئے اور دلاوری کے گوہر دکھائے۔ مال کارولد مطعم کے کالے مملوک ^(۱۲۴۲) کے دور سے مارے گئے سہم کے کاری وار سے گھائل ہوئے اک دو گام آ گئے آئے مگر لڑکھڑا کر گر گئے۔ اور روح اٹھ کر دھڑ سے الوداع ہوئی۔ وہی کالا مملوک ^(۱۲۴۲) معرکہ مکہ مکرمہ کے ورے درگاہ رسول اکرم آ کر اسلام سے مالا مال ہوا۔ اور آل کاراک کلاں ملحد اور ادعائی رسول ^(۱۲۴۳) کو مار کر عم رسول کی مرگ کا صلہ ادا کر ڈالا۔ اس ملحد کا دعویٰ ہوا کہ: وہ اللہ کا رسول ہے اور امرو جی کے لئے رسول اکرم کا حصہ دار ہے۔

اک گمراہ والد عامر ^(۱۲۴۴) کے لڑکے رسول اللہ کے ہمراہ ملحدوں سے لڑے۔ ولد اسود ^(۱۲۴۶) کے اک وار سے اللہ کے لئے کام آ گئے۔ رسول اکرم کا کلام ہوا کہ:

”ملائکہ کرام کا اک گروہ اسکے مردہ ”دھڑ کو دھور ہا ہے۔“

(۱۲۳۸) ابودجانہ (۱۲۳۹) مصعب بن عمیر (۱۲۴۰) عمرو بن قنیعہ (۱۲۴۱) ارطاة بن شرییل اور عثمان بن ابی طلحہ (۱۲۴۲) وحشی

بن حرب (۱۲۴۳) مسلمہ کذاب (۱۲۴۴) ابوعامر فاسق (۱۲۴۵) شداد بن اسود (۱۲۴۶) غسیل الملائکہ حضرت حنظلہ

اسی لئے وہ ”ملائکہ کے دھلے ہوئے“ کہلائے۔ گھر والی سے معلوم ہوا کہ سہاگ کے لمحوں کے دوران صدائے معرکہ آئی وہ اک دم معرکہ گاہ رواں ہوئے۔ اور اسی طرح اللہ کے لئے سردھڑ وار گئے۔

الحاصل اہل اسلام ہر سو سے گھر گئے۔ لڑائی گھمساں کی ہو گئی۔ اک عدو اللہ کی اک عالی مکاں سے اس صدا کہ: محمد مار ڈالے گئے۔ سے اہل اسلام کے حواس گم ہو گئے، اور الم و صدمہ کی اک لہر ہر سودوڑ گئی۔ ولد مالک کے عم مکرم^(۱۳۷۷) کو عمر اور طلحہ کئی ہمدموں کے ہمراہ لڑائی سے بٹے دکھائی دے گئے کہا:

”کس لئے ادھر آئے ہو؟ کہا کہ: رسول اللہ اللہ کے لئے کام آگئے کہا کہ: سو ہماری عمر اس کام کی؟ اٹھو! اور اس کام کے لئے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اسکے لئے سردھڑ وار گئے، سردے دو! اور اس کلام کو کہہ کر آگے ہوئے۔“

اور سعد^(۱۳۳۸) سے کہا کہ: اے سعد! ہم کو احد کے ہاں سے دار السلام کی مہک آ رہی ہے۔ اور ڈٹ کر لڑے۔

مال کار اللہ کے لئے سردھڑ وار گئے۔ ولد مالک کا کہا ہے کہ: مرے عم مکرم کو دس کم اسی گھاؤ لگے اور امام محمد^(۱۳۳۹) کا لکھا ہے کہ اسی سے سوا گھاؤ لگے۔

اسی دوران رسول اکرم کی آمد ہوئی ولد مالک^(۱۳۵۰) رسول اللہ کی آمد سے آگاہ ہو کر سرور کے مارے اک دم اہل اسلام کو صدا دے گئے کہ:

لوگو! عمدہ اطلاع ہے کہ اللہ کا رسول ادھر ہے۔ سارے ہمدم اس اطلاع سے آگاہ ہو کر ادھر آ کر اکٹھے ہو گئے۔ رسول اکرم وہاں سے اک گھاٹی آئے۔ والد اسماء^(۱۳۵۱)، عمر، علی، طلحہ، ولد عوام^(۱۳۵۲) ولد صمد^(۱۳۵۳) اور دوسرے ہمدم ہمراہ رہے رسول اکرم کے گھاؤ سے مسلسل لہو پس پس کر گرا۔ اسلئے دم ٹوٹا ٹوٹا سا لگا۔ وہاں صلوة ادا کی ہمدم ہمراہ رہے۔

(۱۳۳۷) حضرت انس کے چچا انس بن نضر (۱۳۳۸) سعد بن معاذ (۱۳۳۹) امام بخاری (۱۳۵۰) کعب بن مالک

(۱۳۵۱) ابو بکر (۱۳۵۲) زبیر (۱۳۵۳) حارث بن صمد

اک گمراہ گھڑسوار^(۱۲۵۳) اس ارادہ سے وہاں وارد ہوا کہ رسول اکرم کو مار ڈالے۔ ہدم آگے ہوئے مگر رسول اکرم کے حکم سے رک گئے اور رسول اکرم آگے ہوئے ولد صمد سے اک ریح^(۱۲۵۵) لے کر اس سے اسکی گدی کو مارا۔ وہ کراہ اٹھا گو کہ وار معمولی لگا مگر کاری رہا اور اٹھ گاموں دوڑا۔ اہل مکہ کے ہاں آ کر حد سے سوا آہ آہ اور ہائے وائے کی۔ لوگوں کو اسکی ہائے وائے مکروہ لگی کہا کہ: اک معمولی وار سے حد سے سوا کراہ رہے ہو؟ کہا کہ: اس امر سے لاعلم ہو کہ محمد کا ہم سے کلام ہوا ہے کہ: ”مرے وار سے مرد گئے“ اسلئے گو کہ معمولی گھاؤ ہے۔ مگر وار محمد کا ہے۔ اسلئے کاری ہے اگر وہ کسی کو رال^(۱۲۵۶) سے مار دے سو وہ مر کر رہے۔

مال کار اسی وار سے مردار ہوا۔ اسکے گھوڑ کا اسم ”“ ہے اور اس طمع سے اسکو کھلا کھلا کر موٹا کر کے رکھا کہ وہ گھوڑا مری سواری ہوگی۔ اور سوار ہو کر رسول اکرم کو مار ڈالوں گا۔ اسکا ارادہ مکہ مکرمہ ہی سے اسطرح کار رہا۔ رسول اکرم کو اس کا ارادہ معلوم ہوا کہا کہ: ”اسکو مرگ مرے ہی وار سے آئی گی اگر اللہ کا ارادہ ہوگا۔“

اس طرح احد کی لڑائی کے دوران وہ رسول اکرم کے وار سے مرا اور رسول اکرم کا کلام اہل رہا۔ ادھر لڑائی رک گئی۔ اسی دوران مکرم علی کریمہ اللہ اور اسکی گھروالی رسول اکرم کی لاڈلی لڑکی^(۱۲۵۷) ہر دو آئے اور رسول اللہ کے گھاؤ سے لہو کو دھو ڈالا اسی طرح سراطہر کو دھو گئے۔ ادھر گمراہوں کے لوگ اکٹھے ہوئے اور مارے گئے اہل اسلام کے دھڑکڑے ٹکڑے کر کے کاٹ ڈالے۔

طرح طرح کے کئی کردار

اس لڑائی کے دوران کئی طرح کے کردار لوگوں کو معلوم ہوئے۔

اک آدمی مسکی عمرو^(۱۲۵۸) کہ مدام اسلام سے دور رہا مگر معرکہ احد کے دوران اسکا دل اک دم اسلام سے معمور ہوا۔ کلمہ کہہ کر صمصام اٹھائی اور لڑائی کے لئے کمر کس لی۔ سارے لوگ

(۱۲۵۳) ابی ابن خلف (۱۲۵۵) نیزہ (۱۲۵۶) یعنی تھوک دے کسی پر (۱۲۵۷) فاطمہ (۱۲۵۸) عمرو بن ثابت عرف ہیرم

اس سے لاعلم رہے مآل کار اس لمحہ کہ اسکے گروہی لوگ^(۱۳۵۹) سکے لوگوں کے مردہ دھڑوں کی ٹوہ کے لگے معاً عمر و دکہائی دے گئے۔ اسکے ہاں آئے معمولی سی روح رکی ہوئی معلوم ہوئی اس سے سوال ہوا کہ: کس لئے آئے ہو؟ گروہی حوالہ سے کہ اسلام کے حوالہ سے؟ کہا: مسلم ہو کر وارد ہوا ہوں اور رسول اکرم کا حامی ہو کر لڑا سو مرا حال دکہائی دے رہا ہے۔ اور اسی گھڑی روح دھڑ سے الگ ہو گئی گو کہ ہر طرح کے اور اعمال صالحہ اور صوم و صلہ سے محروم رہے مگر اسلام اور معرکہ آرائی کے عمل سے دارالسلام کے اہل ٹھہرے۔

اسی طرح اک اور آدمی^(۱۳۶۰) معرکہ احد کے دوران اہل اسلام کے ہمراہ دلاوری سے ڈٹ کر لڑا، کئی گمراہ مردار کئے، رسول اللہ کے ہدم اس کی کاروائی سے مسرور ہوئے۔ مآل کار وہ گھائل ہوا ہدم اسے معرکہ گاہ سے اٹھا کر دور^(۱۳۶۱) لے آئے۔ وہاں اسکی کاروائی سراہی اور دارالسلام کی سرور والی اطلاع دی۔ کہا کہ: کس امر کو سراہ رہے ہو؟ واللہ! مری لڑائی سراہ گروہی لڑائی رہی اور گروہ کا حامی ہو کر لڑا ہوں سو مآل کار اسی اسلحے سے دھڑ کو مار ڈالا کہ اس سے دوسرے ملحد اس کے وار سے مرے۔ رسول اللہ کا اسکے لئے کلام ہوا کہ وہ آگ والوں سے ہے۔

ادھر اسرائیلی گروہ کا اک آدمی^(۱۳۶۲) اٹھا اور کہا: اے گروہ ہود! واللہ ساروں کو علم ہے کہ اس گھڑی محمد کی مدد (معادہ کی رو سے) ساروں کے سرعاند ہے۔ مگر وہ لوگ رکے رہے اور وہ اسرائیلی، صمصام جمائل کر کے معرکہ گاہ وارد ہوا اور لڑائی کر کے مآل کار عدو کے وار سے مرا۔ رسول اکرم اس سے مسرور ہوئے اور اسکی مدح کی۔

اک دکہاؤے کا ادعائی مسلم^(۱۳۶۳) معرکہ احد کے دوران رسول اللہ کے ہمراہ حصہ دار ہوا مگر اک مرحلہ کے دوران اک ہدم رسول^(۱۳۶۴) کو عہدہ مار ڈالا اور اہل مکہ کے ہمراہ مکہ کو دوڑا۔ اک عرصہ وہاں رہ کر رسول اللہ سے رحم کا سائل ہوا۔ مگر اسکا سوال رد ہوا۔ اک عرصہ وہاں رہ کر حرم رسول لوٹا اس طرح سے کہ لوگ لاعلم ہوں مگر رسول اللہ اس سے آگاہ ہو گئے رسول

(۱۳۵۹) بنی عبدالاشہل (۱۳۶۰) قزمان۔ (۱۳۶۱) دار بنی ظفر (۱۳۶۲) بنی قینقاع کا یہودی شیرینی جو پکا عاشق رسول تھا

(۱۳۶۳) حارث بن سدید بن صامت منافق (۱۳۶۴) مجذربن زیاد بلوی

اکرم کا داماد رسول ^(۱۲۶۵) کو حکم ہوا کہ: اسے مار ڈالو! سودا داماد رسول کے وار سے وہ آگ کا رانی ہوا اور مکہ کے اک طحہ و گمراہ آدمی ^(۱۲۶۶) کو معلوم ہوا کہ مکہ کا سردار ^(۱۲۶۷) اک کماں سے عم رسول ^(۱۲۶۸) کے روئے اطہر کو مار رہا ہے اسکو وہ امر مکروہ لگا اور لوگوں سے کہا کہ: وہ مکہ والوں کا کلاں سردار ہے اور اولاد عم سے اس طرح کا سلوک کر رہا ہے۔

وہ سردار مکہ اک دم ٹھٹھکا اور اس امر کو روک کر کہا کہ: ہم کو ٹھوکر لگ گئی۔ اسلئے اس سے دور رہو کہ کسی اور کو اس معاملہ سے آگاہ کر دو!

وہ سردار کوہ احد کے سر آ کر اہل اسلام سے ہمکلام ہوا کہ: اس معرکہ سے معرکہ اولیٰ کا صلہ ادا ہوا۔ اس معرکہ کے دوران ہمارا اللہ ^(۱۲۶۹) حاوی رہا۔ رسول اللہ کے حکم سے کرم عمر کہہ اٹھے کہ: اللہ ہی حاوی اور عالی ہے ہم ساری کہاں کی؟ ہمارے لوگ دارالسلام کو راہی ہوئے۔ اور گمراہوں کے مرے ہوئے دائمی آگ کے رہرو ہوئے۔

لڑائی کا حاصل

اس معرکہ کے دوران مکہ والوں کے آٹھ کم سی سردار ^(۱۲۷۰) مارے گئے۔ اور اہل اسلام کے دس کم اسی ہمد رسول اللہ کے لئے کام آئے۔

کئی کلاں اور گرامی ہمدموں کی مرگ کا صدمہ اہل اسلام کو ملا اور اہل اسلام کو درس حاصل ہوا کہ: اگر رسول اکرم کی حکم عدولی ہوگی سوا کا مال دکھ، درد اور گھٹانے کا ہوگا۔ وہ گھڑی اسلام والوں کے لئے الم اور ملال کی گھڑی رہی۔ اسی طرح اس معرکہ کے دوران کھرے اور کھوٹے مسلم معلوم ہو گئے۔ اور اللہ کے معاملہ کا علم ہوا کہ گاہے گمراہ حاوی ہوں گے اور گاہے مسلم کامگا رہوں گے مگر مال اہل اسلام کا ہے اسلئے کہ اگر سدا اہل اسلام ہی کامگار ہوں سوا مکاں ہے کہ دل اکڑ سے مملو ہوں اور اللہ سے کٹ کر دور ہوں۔ گاہے گاہے اگر ہار ہوگی سو ہر مسلم اللہ کے آگے کم مائے گی دکھائے گا اور اس سے لو لگائے گا، اسی سے مدد کا سوال کرے گا اور اسی کو سہارا کرے گا۔

(۱۲۶۵) حضرت عثمان (۱۲۶۶) طلحہ بن زیاد کتانی (۱۲۶۷) ابوسفیان (۱۲۶۸) حمزہ (۱۲۶۹) صل نامی بت

معمر کہ حمراء الاسد

اہل مکہ معمر کہ احد سے لوٹ کر روحاء آ کر ٹھہرے وہاں احساس ہوا کہ کام ادھورا رہا ہے۔ ہم محمدؐ کے کئی ہمدموں کو مار کر کئی کو گھائل کر کے آگئے۔ سو اگر ہم لوٹ کر اک دم حملہ آور ہوں ہمارے لئے اک عمدہ امر ہوگا اہل اسلام کا حوصلہ اور مورال گرا ہوا ہوگا ہر آدمی گھائل ہے اسلئے اہل اسلام کی مکمل ہار اک سہل معاملہ ہوگا مگر اک آدمی^(۱۲۷۱) اٹھا اور کہا:

مکہ لوٹو! اسلئے کہ محمدؐ کے ہمراہی ولولہ سے معمور ہوں گے۔ اسلئے امکان ہے کہ دوسرا حملہ لا حاصل رہے۔ اور ہار کا عار لے کر لوٹو۔

اہل مکہ کے اس مکالمہ کی اطلاع رسول اللہؐ کو اگلی سحر کو اک اطلاع رساں سے ملی۔ اسی گھڑی اک ہمدم مکرم^(۱۲۷۲) کو ارسال کر کے سارے لوگوں کو سرعام مطلع کر ڈالا کہ: ہر آدمی رہروی کے لئے کمر کس لے اور وہی ہمراہ ہوں کہ احد کی لڑائی لڑی ہے۔ سارے ہمدموں کو کہ لہولہاں اور آرام سے محروم رہے مگر اک صدائے رسولؐ سے لڑائی کے لئے اک دم آمادہ ہو گئے۔

ماہ صوم سے اگلی ماہ کی سولہ کو حرم رسولؐ سے رواں ہو کر حمراء الاسد آ ٹھہرے۔ حمراء الاسد حرم رسولؐ سے آٹھ دس کوس دور ہے وہاں کا اک سردار^(۱۲۷۳) احد کی ہار کا معلوم کر کے دلا سہ کے لئے رسول اللہؐ کے ہاں وارد ہوا۔ اور احد کے دوراں مارے گئے ہمدموں کے لئے رسول اکرمؐ کو دلا سہ دے ڈالا۔ وہاں سے الوداع ہو کر روحاء آ کر سردار مکہ^(۱۲۷۴) سے ملا۔ سردار مکہ اس سے ہمکلام ہوا اور اس رائے کو اسکے آگے رکھا کہ: ہم لوٹ کر مکرر حملہ آور ہوں وہ سردار کہہ اٹھا کہ: معلوم ہے؟ محمدؐ کی اک ٹڈی دل عسکر لے کر حملہ کے لئے آمد ہوئی ہے۔ وہ سردار اس امر سے حوصلہ ہار کر مکہ لوٹا۔ رسول اکرمؐ سہ سحر وہاں رہ کر حرم رسولؐ لوٹ آئے۔

والد سلمہ کی مہم (۱۲۷۵)

اگلے سال (۱۲۷۶) محرم الحرام کی اول سحر کو رسول اکرم کو اطلاع ملی کہ سلمہ مع ولدا م (۱۲۷۷) کے لوگوں کو رسول اللہ سے لڑائی کے لئے اکٹھا کر رہا ہے۔ رسول اللہ کا والد سلمہ کو حکم ہوا۔ وہ اک ٹولہ لے کر اولاد اسد سے لڑائی کے لئے گئے۔ ادھر اولاد اسد کو اس ٹولے کی آمد کی اطلاع ہوئی وہ اپنے گاموں دوڑ لگا گئے اور اہل اسلام کو اس مہم سے مال ملا۔

محرم کی اک اور مہم

اوائل محرم کی اک سوموار کو معلوم ہوا کہ اک گمراہ (۱۲۷۸) کی مساعی سے اک عسکر اکٹھا ہوا ہے۔ رسول اللہ کا اک ہدم مکرم (۱۲۷۹) کو حکم ہوا۔ وہ گئے اور اس گمراہ کو مار کر اس کا سر کاٹ کر اک کھوہ آ کر رکے۔ اک مکڑی آئی اور اس کھوہ کے سرے کو گھر سے مسدود کر گئی۔ عدو ٹوہ کے لئے آئے مگر مکڑی کے گھر کو محسوس کر کے لوٹ گئے۔ وہ ہدم سر لے کر وہاں سے رواں ہو کر حرم رسول آ کر وہ سر رسول اکرم کے آگے لا کر رکھا رسول اکرم مسرور ہوئے۔ اور اس ہدم کو عصا عطا کر کے کہا کہ:

”اس لاشی کو لے کر دارالسلام وارد ہو کر وہاں ٹہلو اسلئے کہ وہاں کم کم ہی کوئی ہوگا کہ لاشی کے ہمراہ ٹہل رہا ہوگا۔“ (۱۲۸۰)

وہ ہدم ساری عمر اس عصا کے رکھوالے رہے اور مرگ کے لمحوں کے دوران اس امر کے موصلی ہوئے کہ اس عصا کو گور کے وسط اسکے ہمراہ کوئی رکھ دے۔

گمراہوں کا دھوکہ

ماہ محرم الحرام سے اگلے ماہ کے اوائل کے دوران گمراہوں کے دو گروہوں (۱۲۸۱) کے لوگ معزز رسول آئے اور کہا کہ:

(۱۲۷۵) ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد (۱۲۷۶) ۳۷ھ (۱۲۷۷) اپنے بھائی طلحہ کے (۱۲۷۸) خالد بن سفیان ہذلی (۱۲۷۹) عبد اللہ بن انیس (۱۲۸۰) تخلص بہذہ فی الجنة فان المختصرین فی الجنة قليل (۱۲۸۱) غضل اور قارہ

ہمارے کئی لوگ اسلام لائے اسلئے رسول اکرم سے کہا کہ:

ہمارے ہمراہ کئی اک ہمدوں کو ارسال کر دو کہ احکام اسلام کا علم وہاں ہمدوں کے واسطے سے عام ہو اور کلام الہی کا درس وہاں ہر ہمد لوگوں کو دے۔ رسول اکرمؐ کا دس ہمدوں کو حکم ہوا کہ وہ اس ٹولے کے لوگوں کے ہمراہ رہو ہوں اور ہمد مکرّم عاصم کو ہمدوں کا سردار کر ڈالا وہ لوگ رواں ہوئے۔ اس گھڑی کہ اک گھاٹ^(۱۲۸۲) آئے۔ وہ لوگ دھوکہ کر کے کسر عہد کے لئے آمادہ ہوئے۔ اور اس گھاٹ کے مالک گروہ^(۱۲۸۳) کے لوگوں کو صدا دی۔ وہ لوگ صمصاموں کو لئے آ گئے۔ سارے ہمد اعداء سے گھر گئے ہمد صمصام لے کر لڑائی کے لئے آمادہ ہوئے۔ مگر وہ لوگ کہہ اٹھے:

ہمارا ارادہ اہل مکہ سے مال کے حصول ہی کا ہے سارے ہمد ہم سے آلو! ہمارا اللہ کو واسطہ کر کے عہد ہے کہ ہم اس امر سے دور ہوں گے کہ ہمارا کوئی آدمی کسی ہمد کو مار ڈالے۔ عاصم اور اسکے دو ہمراہی^(۱۲۸۴) اس عہد کو رد کر گئے اور کہا کہ: محال ہے کہ ہم کو طحیوں کا عہد مسلم ہو۔ اسلئے وہ لڑے اور لڑ کر مارے گئے۔ مگر دوسرے ہمراہی ملائی سے کام لے گئے۔ اسلئے محصور ہو گئے۔ اور کس لئے گئے، اسی لمحہ اک ہمد^(۱۲۸۵) کہہ اٹھے کہ: کسر عہد کا اول معاملہ ہم سے ہوا۔ مگر آگے راہ کے دوراں کسی طرح سے اک کلائی کھول لی اور صمصام لہرائی مگر گمراہ دور دور رہے اور دور سے ہی اک روڑا مار کر مار ڈالا۔ اور ولد عدی^(۱۲۸۶) اور دوسرے ہمد^(۱۲۸۷) کو لے کر مکہ آ گئے۔

اور ہر دو کا مکہ والوں سے سودا کر گئے۔ ولد عدی کے ہمراہی کو اک گمراہ^(۱۲۸۸) کے امر سے اسکا مملوک^(۱۲۸۹) حرم سے دور^(۱۲۹۰) لے آئے۔ کئی لوگ اکٹھے ہوئے۔ وہ مملوک آگے ہوا اور اس ہمد کو مار ڈالا۔ اور ولد عدی کا طل ماہ حرام محصور ہی رہے۔ مال کار گمراہوں کا ارادہ ہوا اور اسی طرح حرم سے دور^(۱۲۹۰) لا کر ولد عدی کو سولی دے دی۔

(۱۲۸۱) عضل اور قارہ (۱۲۸۲) رجیع (۱۲۸۳) بنی حذیل (۱۲۸۴) مرثد اور خالد (۱۲۸۵) عبد اللہ بن طارق (۱۲۸۶) خبیب

(۱۲۸۷) زید بن دھنہ (۱۲۸۸) صفوان بن امیہ (۱۲۸۹) نسطاس (۱۲۹۰) مقام معجم (۱۲۹۱) قصہ پیر معونہ یعنی سریۃ القراء

دوسرا دھوکہ (۱۲۹۱)

اسی ماہ کے دوران مکر اور دھوکے کا اک اور معاملہ ہوا۔ وہ اس طرح کہ مالک کے لڑکے عامر کی رسول اللہ کے ہاں آمد ہوئی رسول اکرمؐ داعی اسلام ہوئے۔ مگر وہ گم سم رہا اور اسکے عکس کہا کہ:

اے رسول اللہ! اک ٹولہ ہمدموں کا ہمارے ہاں (۱۲۹۲) ارسال کر دو! وہ وہاں اسلام کے داعی ہوں امکاں ہے کہ وہاں کے لوگ اسلام کو گلے لگا کر مسلم ہوں۔ کہا:

وہاں (۱۲۹۳) کے لوگوں سے کھٹکا ہے کہا کہ: ہمارا عہد ہے اور ہم اسکے مسئول ہوں گے۔ اس طرح رسول اللہ کا دس کم اسی کلام الہی کے ماہر ہمدموں کو حکم ہوا اور ولد عمر و ساعدی (۱۲۹۴) کو ہمدموں کا سردار کر گئے ولد صمد (۱۲۹۵) حرام، عروہ ولد اسماء السلمی۔ عامر اور دوسرے کئی اہل علم اور ماہر کلام الہی ہمدم اس کارواں کے رہرو ہوئے۔

وہ کارواں رواں ہوا۔ اس گھڑی کہ وہ اولاد عامر (۱۲۹۵) اور حرہ گردوہوں کے وسطی حصے کے اک کرود (۱۲۹۶) آ کر ٹھہرے۔ وہاں سے رسول اکرمؐ کا اک مراسلہ حرام کو دے کر کہا گئے: اس مراسلہ کو اولاد عامر کے سردار عامر (۱۲۹۷) کو دے آؤ! وہ گئے اور اس کو وہ مراسلہ حوالہ کر گئے۔ مگر اک دم ہولے سے اک آدمی کو کہا کہ: اسکو مار ڈالو! وہ آگے ہوا اور لاطمی کے دوران ہی وار کر کے ہمدم مکرم حرام کو مار ڈالا۔ اور عامر وہاں سے اٹھ کر اولاد عامر کے ہاں آدھمکا اور اولاد عامر کو ہمدموں کی ہلاکی کے لئے اکسا اکسا کر حرص و طمع دلائی مگر وہ لوگ اسکے عم عامر ولد مالک کے رسول اکرمؐ سے کئے گئے عہد کی رو سے اسکے حکم سے مکر گئے۔ وہ وہاں سے رسوا ہو کر رعل و عصی (۱۲۹۸) اور دوسرے گردوہوں سے امداد کا سائل ہوا۔ وہ اسکی امداد کے لئے آمادہ ہو گئے اور سارے ملکر اک دم حملہ آور ہوئے۔ اور سارے ہمدموں کو دھوکہ سے مار ڈالا۔ اک ہی ہمدم (۱۲۹۹) مرگ سے رہ گئے اسکے علاوہ دو اور آدمی ولد محمد (۱۳۰۰) اور

(۱۲۹۲) نجد (۱۲۹۳) منذر (۱۲۹۴) حارث بن الصمد (۱۲۹۵) بنی عامر اور حرہ بنی سلیم (۱۲۹۶) یعنی کنواں (۱۲۹۷) عا

مر بن طفیل (۱۲۹۸) عصیہ اور ذکوان (۱۲۹۹) کعب بن زید (۱۳۰۰) منذر

عمرو^(۱۳۰۱) مرگ ہے اسلئے دور رہے کہ وہ وہاں سے دور رہے مگر ہر دو کی رائے ہوئی اور اعداء سے لڑ کر ولد محمد اللہ کے لئے سر دھڑ وار گئے۔ اور عمرو دھڑ لئے گئے اور عامر کے ہاں اعداء اسے لے گئے۔ عامر^(۱۳۰۲) اٹھا اور عمرو کے موئے سر کاٹ کر اسے رہا کر ڈالا۔ اسی معرکہ کے دوران صحر رسول والد اسماء^(۱۳۰۳) کے مملوک عامر^(۱۳۰۴) اللہ کے لئے مارے گئے۔ ملائکہ اسکا مردہ دھڑ سوئے گردوں اٹھا کر لے گئے۔

رسول اکرم کو اس سارے معاملہ سے وہ صدمہ ہوا کہ ساری عمر محال ہے کہ اس طرح کا کوئی اور صدمہ اور دکھ ہوا ہو۔ مسلسل اک ماہ ہلاکی اعداء کے لئے سحر کی صلاہ کے دوران دعا کی۔

اسرائیلی سردار ”جی“ کے گروہ سے معرکہ^(۱۳۰۵)

اس گھڑی کہ ہدم مکرم عمرو^(۱۳۰۶) اولاد عامر کے سردار^(۱۳۰۷) عامر کے ہاں سے رہا ہو کر لوٹے۔ راہ کے دوران اولاد عامر کے دو آدمی عمرو کے ہمراہ ہوئے۔ رہروی کے دوران وہ دو آدمی سو گئے۔ عمرو کی رائے ہوئی کہ اس گروہ کے سردار عامر کے مکر سے دس کم اسی مسلم مارے گئے۔ اسلئے حالاً اگر سوئے ہوئے دو مردوں کو مار ڈالوں سو اس مکر کا معمولی سا مداوا ہو سکے گا۔ اور اک دو کا ہی سہی صلہ لے لوں گا۔ اسلئے اٹھے اور وہ سوئے ہوئے آدمی مار ڈالے۔ حالاں کہ رسول اللہ کا اس گروہ سے معاہدہ رہا مگر عمرو اس سے لاعلم رہے اور حرم رسول آ کر رسول اللہ سے ساری روداد کہہ ڈالی۔ رسول اللہ اس امر سے آگاہ ہو کر کہہ اٹھے کہ:

”اولاد عامر سے ہمارا معاہدہ ہوا ہے اسلئے ہر دو مردوں کے دم کی مالی صلہ^(۱۳۰۸) کی ادائے گی ہمارے سر غائد ہو گئی ہے۔“

اسرائیلی سردار جی کے گروہ^(۱۳۰۹) کا رسول اللہ سے معاہدہ اک عرصہ سے رہا۔ اسلئے اک معاہدہ کی رو سے صلاح کے لئے رسول اکرم اس گروہ کے ہاں گئے والد اسماء^(۱۳۱۰)، عمر علی، اور

(۱۳۰۱) بن امیہ ضمری (۱۳۰۲) عامر بن طفیل (۱۳۰۳) ابو بکر صدیق (۱۳۰۴) عامر بن لہیرہ (۱۳۰۵) غزوہ بنی نضیر

(۱۳۰۶) عمرو بن امیہ (۱۳۰۷) ابن طفیل (۱۳۰۸) دیت (۱۳۰۹) جی بن اخطب کا قبیلہ بنو نضیر (۱۳۱۰) ابو بکر

دوسرے ہمدیم ارمیم اللہ ہمراہ ہوئے۔ وہ لوگ رسول اکرم سے سطحی طور کھلے دل اور عمدہ ا طوار سے ملے اور صلہ دم کی ادائے گی کے لئے حصہ داری کا وعدہ کر گئے اور اک دی وار کے سائے کو رسول اللہ کو لا کر وہاں ٹھہرا گئے۔ اسرائیلی وہاں سے دور آئے اور اک دوسرے سے رائے لی کہ کسی طرح سے کوئی دی وار کی سطح سے رسول اکرم کے سر روڑا گرا کر رسول اللہ کو مسل کر مار ڈالے^(۱۳۱۱)۔ اک اسرائیلی عمرو^(۱۳۱۲) اس کام کے لئے آمادہ ہوا۔ عمرو روڑا لے کر دی وار کی سطح کو آ کر کھڑا ہوا۔ ادھر وحی کے واسطے سے رسول اللہ کو اس مکر کا علم ہوا وہ اک دم ہولے سے وہاں سے اٹھ کر آ گئے۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کے ہمدیموں کو اس کا علم ہوا سو وہ لوٹ آئے۔ رسول اکرم ہمدیموں سے ملے اور اسرائیلی گروہ کے اس مکر کا حال کھولا۔ اس معاملہ سے اس اسرائیلی گروہ کا مکر کھل کر معلوم ہوا۔

رسول اللہ کا ہمدیموں کو حملے کا حکم ہوا۔ اک اعمیٰ ہمدیم^(۱۳۱۳) کو حرم رسول کا عامل اور والی کر کے اس اسرائیلی گروہ کے گاؤں کو رواں ہوئے۔ علی کرمہ اللہ کو علم ملا وہاں آ کر اس کا محاصرہ کر گئے۔ دورو لوگوں^(۱۳۱۴) کے سردار کے ہاں سے اسرائیلی گروہ کو اطلاع آئی کہ ہماری کمک آئے گی اسلئے ڈٹے رہو۔ وہ کمک کی اس اطلاع سے اور اکڑ گئے اور حصار کے دروں گھس کر کواڑ لگا کر محصور ہو گئے مگر ہر طرح کے کمک سے محروم رہے اسلئے دل ہار گئے اور حوصلہ ٹوٹا۔

مال کار رسوا ہو کر اس امر کے لئے آمادہ ہو گئے۔ کہ اس حصار اور گاؤں سے کسی اور گاؤں کی راہ لے کر وہاں سے الوداع ہوں۔

رسول اکرم کا حکم ہوا کہ:

”دس سحر کے دوراں کسی اور ملک کی راہ لے لو! دس سحر سے آگے کوئی ادھر ملے گا مرگ کا

اہل ہوگا۔ سوائے اسلحہ اگر کوئی اور ساماں ہمراہ لو گئے لے سکو گے۔“

وہ مع آل و اہل اور ساماں کے وہاں سے گئے۔ اہل اسلام کو وہاں سے اسلحہ حاصل ہوا۔

آٹھ سو ہدموں کا معرکہ ^(۱۳۱۵)

اسرائیلی گروہ کے معرکہ سے لوٹ کر آئے۔۔۔ ^(۱۳۱۶) مکمل آرام رہا۔ اس سے اگلے ماہ ^(۱۳۱۷) اطلاع آئی کہ دو گروہوں ^(۱۳۱۸) کا ملکر اہل اسلام سے لڑائی کا ارادہ ہے۔

رسول اللہ آٹھ سو ہدموں کو لے کر لڑائی کے ارادہ سے رواں ہوئے۔ اک رائے ہے کہ رسول اللہ کے ہمراہ اک سو کم آٹھ سو ہدم ہمراہ ہوئے۔ اور اک اور رائے ہے کہ آٹھ سو کے آدھے ^(۱۳۱۹) رسول اللہ ہمراہ گئے۔

گمراہوں کا اک ٹولہ لڑائی کے لئے ملا مگر لڑائی کی آگ سرد رہی۔ اسی معرکہ کے دوران ڈروالی صلاہ ^(۱۳۲۰) ادا کی۔

والد موسیٰ ^(۱۳۲۱) کا کہا ہے کہ: اس معرکہ کے دوران ہدم مسلسل رہو رہے اسلئے لوگوں کے کام کٹ گئے۔ اور گودڑوں کے ٹکڑوں سے گام کسے۔ اسلئے وہ معرکہ موسوم ہے ”ٹکڑوں گوڈروں والے معرکہ“ ^(۱۳۱۵) سے ”کسی کا کہا ہے کہ وہ اسم در اصل کسی کوہ کے حوالہ ^(۱۳۲۲) سے ہے وہاں رسول اللہ آ کر رہے۔

رسول اللہ لوٹ آئے۔ راہروی کے دوران اک مکاں آ کر صمصام ڈالی ^(۱۳۲۳) سے لٹکا کر سو گئے اک گمراہ ^(۱۳۲۴) آدھمکا اور اس لٹکی ہوئی صمصام کو لے کر رسول اللہ سے سائل ہوا کہ: کہو کوئی ہے کہ مرے وار سے رکھوالی کر سکے؟ کہا:

اللہ!

سردار ملائکہ ^(۱۳۲۵) آئے اور اسے اک مکا مارا۔ اسکی مٹنی سے صمصام گر گئی۔ رسول اللہ اٹھے اور صمصام اٹھالی اور کہا:

(۱۳۱۵) غزوہ ذات الرقاع (۱۳۱۶) ربیع الثانی (۱۳۱۷) جمادی الاول ۳ھ (۱۳۱۸) بنی محارب دینی شہید (۱۳۱۹) یعنی

چار سو (۱۳۲۰) صلوة الخوف (۱۳۲۱) ابو موسیٰ اشعری (۱۳۲۲) یعنی ذات الرقاع پہاڑ کا نام ہے (۱۳۲۳) نبی

(۱۳۲۴) غوث بن حارث (۱۳۲۵) جبریل

کہو! امرے وارے کوئی ہے کہ رکھوالی کر سکے؟

وہ کہہ اٹھا کہ: کہاں؟ کہا کہ: راہ لومرے ہاں سے رہا ہوا!

وہ آدمی مسلم ہوا اور ملک لوٹ کر اسلام کا داعی ہوا۔ کئی لوگ اسکی مساعی سے اسلام لے آئے

معمر کے موعد

اگلے ماہ حرام^(۱۳۲۶) کو مکمل آرام رہا۔ اگلے ماہ^(۱۳۲۷) رسول اکرم اک سو کم سولہ سو ہدم اور دس گھوڑے ہمراہ لے کر معمر کے گاہ اعلیٰ معمر کے اسلام^(۱۳۲۸) رواں ہو گئے۔ اسلئے کہ معمر کے احد کے دوراں سردار اہل مکہ لکڑا کہ: اگلے سال ہماری لڑائی ہوگی اور رسول اکرم اس سے وعدہ کر گئے۔ اکمال وعدہ کے لئے وہ وہاں آئے۔ علی کرمہ اللہ کو علم ملا رسول اللہ وہاں آٹھ سحر رہے۔ سردار مکہ اہل مکہ کو لے کر مکہ مکرمہ سے رھرو ہوئے مگر حوصلہ ہار گئے اور آدمی راہ سے مکہ لوٹ گئے۔ اور کہا کہ: اس سال کال^(۱۳۲۹) ہے اور سو کہا ہے اسلئے لڑائی سے دوری اولیٰ ہے۔

معمر کے دومہ

اگلے سال کے ماہ سوم^(۱۳۳۱) کو اطلاع ملی کہ حمص کے گاؤں دومہ کا اک حصار^(۱۳۳۲) ہے وہاں گمراہ اسلئے اکٹھے ہوئے کہ حملہ آور ہوں۔ رسول اکرم دس سو ہدموں کو ہمراہ لے کر گئے اور وہاں کی راہ لی۔ وہاں کے گمراہوں کو رسول اللہ کی آمد کا علم ہوا ادھر ادھر ہو گئے۔ رسول اکرم وہاں کئی سحر ٹھہر کر لوٹ آئے اور ہر طرح سے آرام و سکون رہا گو کہ دومہ سے ادھر ادھر کئی مہم اعداء کی ٹوہ کے لئے ارسال کئے مگر اعداء اسلام سہم کر لڑائی سے دور ہی رہے۔

معرکہ اولاد ولد سعد (۱۳۳۳)

اک سال آرام رہا۔ اگلے سال کا آٹھواں ماہ (۱۳۳۳) ہے کہ رسول اللہ کو اطلاع ملی کہ اولاد ولد سعد کا سردار (۱۳۳۵) اک عسکری ٹولہ اکٹھا کر کے حملہ کے لئے آمادہ ہے۔ رسول اللہ کا اک سلمی ہدم (۱۳۳۶) کو حکم ہوا کہ:

”اصل معاملہ کی ٹوہ لگا کر کے لوٹ آؤ!“

وہ گئے اور معاملہ معلوم کر کے لوٹ آئے اور کہا کہ: اطلاع کھری ہے۔ رسول اللہ مع ہدموں کے اک دم کمر کس کر لڑائی کے لئے آمادہ ہو گئے۔ سی عدد (۱۳۳۷) گھوڑے ہمراہ سواری کے لئے لئے۔ دور و گروہ (۱۳۳۸) والے اس معرکہ کے دوراں مال کی طمع لے کر ہمراہ ہو گئے۔ حالاں کہ معرکہ آرائی کے عمل سے وہ مدام دور رہے ماہ کی دوسری سحر سوموار کو رسول اللہ مع ہدموں کے اس سردار کے ملک آ کر اک دم حملہ آور ہوئے وہ لوگ اس حملہ سے حوصلہ ہار گئے۔ گمراہوں کے دس آدمی مار ڈالے گئے اور دوسرے مرد، عروس، معمر اور کم عمر لڑکے محصور کر لئے گئے۔ اموال لوٹ لئے گئے۔ اک علم صہر رسول والدہ اسماء اور دوسرا علم ہدم سعد (۱۳۳۹) کو ملا۔ گمراہوں کے سردار کی لڑکی (۱۳۴۰) محصور ہوئی اور اک ہدم (۱۳۴۱) کی مملوکہ ہو گئی۔ رسول اللہ اسے مال دے کر اس سردار کی لڑکی اس سے مول کر رہا کر گئے اور مال کا اس سے عروسی کی اور رسول اکرمؐ اسکے سہاگ ہو گئے۔ اور وہ اہل اسلام کی ماں ہو گئی۔ سارے ہدم اس لڑکی کے گروہ کے سارے محصوروں کو رہا کر گئے اسلئے کہ وہ اس عروسی سے رسول اللہ کے سسرالی ہو گئے۔ اس لڑکی کے والد لڑکی ہی کی طرح اسلام لے آئے۔

اس معرکہ کے دوراں اک مسلم (۱۳۴۲) کے دار سے دوسرے مسلم (۱۳۴۳) لا علمی کے دوراں مارے گئے وہ اسے اعداء کا آدمی محسوس کر گئے۔ دوسرے اہل اسلام ہر طرح کے گھائٹے سے دور رہے۔

(۱۳۳۳) بنی المصطلق مصطلق بن خزاعہ کے ایک آدمی جڈیرہ بن سعد کا لقب ہے (۱۳۳۳) ۵ شعبان (۱۳۳۵)

حارث بن ابی ضرار (۱۳۳۶) بریدہ بن حبیب (۱۳۳۷) ۳۰ (۱۳۳۸) منافق (۱۳۳۹) بن عبادہ (۱۳۴۰) جویریہ بنت

حارث (۱۳۴۱) ثابت بن قیس (۱۳۴۲) حضرت عبادہ بن صامت (۱۳۴۳) ہشام بن صبابہ

معرکہ کوہ سلع (۱۳۳۳)

اس سال ماہ صوم سے اگلے ماہ (۱۳۳۵) کو معرکہ کوہ سلع (کہائی والا معرکہ) (۱۳۳۳) ہوا۔
 ہوا اس طرح کہ اس گھڑی کہ اسرائیلی سردار جی (۱۳۳۷) کا گروہ اہل اسلام سے ہار کر مال
 و ملک سے محروم ہوا۔ اس گروہ کے سردار جی، سلام (۱۳۳۸)، والد عمار واپلی، سلام (۱۳۳۹) اور
 دوسرے سردار مکہ گئے۔ اور مکہ والوں کو رسول اللہ سے لڑائی کے لئے اکسا اکسا کر اور اصرار کر
 کے آمادہ کر گئے۔ اور وعدہ کر ڈالا کہ لڑائی کے لئے اٹھو! ہم ہمراہ ہوں گے۔ اہل مکہ آمادہ
 ہو گئے۔ اس طرح دوسرے گاؤں گئے اور وہاں کے لوگوں کو لڑائی کے لئے آمادہ کر ڈالا۔ اہل
 مکہ سہ صد گھوڑے اور دس سو سواری ہمراہ لے کر لڑائی کے لئے رہرو ہوئے۔ رہروی کے
 دوران اولاد اسد، اولاد مرہ اور دوسرے کئی گروہوں کے لوگ آکر ملے۔ اس طرح کے دس دس سو
 کے دس ٹولوں کا اک کلاں عسکر اکٹھا ہوا۔ اور ہلاکی اہل اسلام کے ارادہ سے سوئے حرم رسول
 رواں دواں ہوا۔

ادھر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس بڑی دل عسکر کی آمد کی اطلاع ہوئی اس
 مسئلہ کے حل کے لئے ہمدموں سے رائے لی۔ ملک کسریٰ (۱۳۳۹) سے آئے ہوئے ہمد مکرّم
 سلمان کی رائے ہوئی کہ حرم رسول کے ارد گرد کہائی کھود کر ہی حملہ آوروں کی راہ کھوٹی ہو سکے گی۔
 کھلے معرکہ گاہ کے عکس کہائی کی آڑ سے لڑائی کا گر اور کارآمد ہوگا۔ ہر اک کو وہ رائے عمدہ لگی۔
 رسول اللہ اٹھے اور کہائی کے لئے حدود طے کئے۔ کوہ سلع کے آگے کہائی کھودی گئی۔ سارے
 ہمد مع رسول اللہ کے گڑھوں کی کھدائی کے لئے لگ گئے۔ اور حال اس طرح کہ سرد موسم کے
 دوران ہر اک سردی سے ٹھٹھہ رہا ہے، سرد ہوا اڑ رہی ہے، معدے طعام سے محروم، سہ سہ سحر
 روٹی اور طعام سے محرومی، معدوں سے روڑے کسے ہوئے، مگر اسلامی ولولہ حاوی ہے،

(۱۳۳۳) غزوہ خندق (۱۳۳۵) شوال ۵ھ (۱۳۳۶) جنی بن اخطب کا قبیلہ بنو نضیر (۱۳۳۷) ۱ بن ابی الحقیق (۱۳۳۸)

مقلم (۱۳۳۹) قارس کے سلمان قاری

کوئی گڑھا کھود رہا ہے، کوئی مٹی ڈھور رہا ہے، کوئی کدال مار رہا ہے، رسول اکرم کے موئے صدر^(۱۳۵۰) کام کے دوراں مٹی اور گرد سے اٹ گئے۔ اللہ کا رسول اوروں کے عکس دوہرے روڑے کسے ہوئے ہے۔ ہر آدمی کو حرص ہے، کہ اوروں سے سوا کام کرے۔ مصرعے گا گا کر ہر آدمی دوڑ دوڑ کر کام کر رہا ہے۔ اک ہمد سماں ہی کا کام دس مردوں کے کام کے مساوی رہا۔ مکی ہمد^(۱۳۵۱) کہہ اٹھے کہ: سماں ہم سے ہے۔ مددگار ہمد^(۱۳۵۲) کہہ اٹھے کہ: سماں ہمارا ہے، رسول اللہ کے آگے معاملہ رکھنا کہا کہ:

”سماں مرے گھر والوں سے ہے۔“

اگر کسی مسلم کو کوئی اور کام ہو وہ رسول اللہ سے کہہ کر ہی وہاں سے ہٹا مگر دورو^(۱۳۵۳) ہولے سے ادھر ادھر کھسک کر گھروں کو گئے۔ اور اس طرح اس کام سے کاپلی دکھائی۔

کھدائی کے دوراں لوگوں کو اک کلاں روڑا ملا۔ ہمدموں کا ہر وار دھرا کا دھرا رہا اور وہ روڑا سی طرح سالم رہا۔ آل کار رسول اکرم کو اسکا حال کہا وہ آئے، اور اک کدال ماری وہ ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوا۔

امام احمد سے مروی ہے کہ اس روڑے کو سہ وار مارے۔ ہر وار سے وہ روڑا دمک اٹھا اور اسی دمک سے سہ ممالک^(۱۳۵۴) رسول اکرم کو وہاں دکھائے گئے۔ رسول اکرم ہمدموں کو اس دمک کی اصل سر اور لم سے آگاہ کر گئے۔ اور ہر سہ ممالک کے حصول کی اطلاع دی اور کہا کہ:

”مری (مسلم) امہ ہر سہ ممالک کے معرکوں کو کامکاری سے سر کرے گی اور وہاں کے اموال کی مالک ہوگی۔“

الحاصل ادھر کہائی مکمل ہوئی اور ادھر گمراہوں کا نڈی دل عسکر آدھمکا اور کوہ احد کے ادھر ادھر ٹھہر گئے۔ رسول اکرم دس دس سوکے لے ہمدموں کے لے کر کہائی اور کوہ سلع کے وسطی حصہ آ کر ٹھہر گئے۔ آگے کو کہائی رہی، اور ورے کوہ سلع۔

اسرائیلی سردار جی سردار مکہ (۱۳۵۵) سے صلاح کر کے دوسرے اسرائیلی گروہ (۱۳۵۶) کے سردار ولد اسد (۱۳۵۷) کے ہاں آکر اس سے ملا۔ ولد اسد کا معاہدہ ہوا رسول اللہ سے، اس لئے وہ کواڑ لگا کر اس سے مکر گئے کہ جی کے لئے کواڑ کھول دے اور کہا کہ: اوکم اصل! ہمارا رسول اللہ سے معاہدہ ہوا ہے، اسلئے کسر عہد سے دور رہوں گا۔ مگر جی کسی طرح سے اسکو آمادہ کر گئے کہ کواڑ کھول دے اور اس سے ملکر اصرار والی طرح کر کے مال کارا سے آمادہ کر ہی ڈالا، کہ معاہدہ سے وہ مکر کر گمراہوں کی مدد کر دے۔ اس کسر عہد سے گمراہ حد سے سوا مسرور ہو گئے۔ رسول اکرم کو ولد اسد کے کسر عہد کا علم ہوا معاملہ کی اصل ٹوہ کے لئے سعد (۱۳۵۸)، ولد رواحہ، سعد اور اک دو اور ہمدموں کو کہا کہ:

”ٹوہ لگا کر کے آؤ اگر معاملہ اسی طرح ہو سو ہم کو اس طرح سے گول مول اطلاع کرو کہ لوگوں کا حوصلہ رہے۔ اور مورال عالی رہے۔“

وہ لوگ اس اسرائیلی سردار سے ملے اور اسکو معاہدہ کا احساس دلا ڈالا مگر وہ اور اسکے دوسرے گروہ اس معاہدہ سے مکر گئے اور کہا: کہاں کا معاہدہ؟ اور کھلم کھلا رسول اکرم کے لئے ردی کلمے کہے۔

وہ ہمدموں آئے اور رسول اللہ کے آگے سارا حال کھول کر رکھا۔ رسول اللہ کو اس کسر عہد سے حد سے سوا صدمہ ہوا۔ کم حوصلہ مسلم اس امر سے اور سہم گئے۔ دل دہل گئے، عدو کی دھاک حاوی ہوئی، دل گلوں کو آ گئے، اور اللہ کے لئے طرح طرح کے گماں کئے گئے۔ رسول اللہ کو حرم رسول کی رکھوائی کا احساس ہوا اسلئے اک ہمدم (۱۳۵۹) کو سہ صد ہمدموں کے ہمراہ رکھوائی کے لئے وہاں ارسال کر گئے۔

(۱۳۵۵) ابوسفیان (۱۳۵۶) بنو قریظہ (۱۳۵۷) کعب (۱۳۵۸) یعنی سعد بن معاذ، عبد اللہ، سعد بن عبادہ، خواتین

جبیر اور عبد اللہ بن زبیر۔ (۱۳۵۹) زید بن حارثہ

دو روگروہ کے لوگوں کا ارادہ ہوا کہ مکر کر کے وہاں سے کسی طرح لوٹ کر گھروں کو رہو ہوں اسلئے آئے اور رسول اکرم سے کہا:

اے اللہ کے رسول! ہمارے گھر اور مکاں کسی مرد رکھوالے سے محروم ہو گئے اسلئے کہ ہم ادھر آ گئے سو ہمارا ارادہ ہے، کہ لوٹ کر گھروں کے رکھوالے ہوں اسلئے الوداع کے لئے آئے۔ دراصل وہ لڑائی سے سہم گئے، اسلئے اس مکر کو گھڑا مگر اصلی مسلم ڈٹے رہے۔ اور اس کسوٹی سے کھوٹے اور کھرے مسلم الگ الگ معلوم ہو گئے۔

گمراہوں کا محاصرہ اک ماہ سے کم رہا، روڑ روڑائی کی آگ سرد رہی مگر دور دور سے اک دوسرے کو سہم مارے گئے، مگر ٹھسٹھسٹھ لڑائی سے کہانی حائل رہی۔

مال کاراک سحر کو عمرو^(۱۳۶۰)، عکرمہ اور دوسرے دو گمراہ^(۱۳۶۱) صلح ہوئے اور گھوڑ سوار ہو کر کہانی کے سرے، کو آ گئے مگر کسی حل کے لئے سرگرداں ہو گئے، کہ کس طرح اس کہانی سے کود کر حملہ آور ہوں۔ اسی دوراں اک سرے سے کم دوری کا معلوم کر کے وہاں سے کود گئے، اور اہل اسلام کو لاکارا۔ ہمد مکر م علی اور دوسرے کئی ہمد وہاں آ گئے۔ علی کی عمرو سے لڑائی ہوئی اور مالا عمرو کو مار ڈالا، حالاں کہ اسکی مدام اہل مکہ کی اک دلاور اور سور مار کے طور دھوم رہی۔ دوسرے لڑاکو اپنے کام مڑے اور دوڑ لگا گئے۔

محاصرہ کے طول سے اہل اسلام کو کئی دکھ ملے طرح طرح کے آلام اٹھائے۔ اہل اسلام کے دکھوں کا احساس کر کے رسول اللہ کا ارادہ ہوا کہ گمراہوں کے کسی اک ٹولے سے مال کے صلح ہو، اس طرح گمراہ دو دھڑے ہوں گے اس لئے گمراہوں کے اک ٹولے کے دوسرے داروں^(۱۳۶۲) کو مدعو کر کے ہردو کے آگے صلح کا معاملہ رکھا۔ سارا معاملہ طے ہوا مگر اسموں کی لکھائی رہ گئی رسول اکرم صلاح کے لئے اک ہی اسم سعد سے موسوم دو ہمد موں^(۱۳۶۳) کو مدعو کر گئے۔ اور ہردو سے رائے لی۔ وہ اس معاہدہ کے لئے سائل ہوئے کہ: اللہ کا حکم ہے کہ

(۱۳۶۰) عمرو بن عبدود (۱۳۶۱) ہمدہ بن ابی وجبہ اور ضرار بن الخطاب (۱۳۶۲) بنی غطفان کے عیینہ بن حصن اور

حارثہ بن عوف (۱۳۶۳) سعد بن معاذ اوس کے سردار، سعد بن عبادہ خزرج کے سردار

ہمارے حال کی رو سے رسول اللہ کی رائے ہے؟ کہا: ہماری رائے ہے، اس سے اعداء اسلام کے دودھڑے ہوں گے کہا کہ: مگر اہی کے دور کے دوراں وہ ہمارا مال ہم سے کہاں لے سکے کہ اسلام کے اس اعلیٰ حال کے دوراں گمراہوں کا کوئی ٹولہ حوصلہ کر کے اس طرح سے ہمارا مال لے سکے گا؟ اللہ گواہ ہے کہ وہ معاہدہ ہمارے لئے ردی ہے۔ ہمارے کام کا کہاں کہاں ہے۔؟ اور رسول اللہ وہ معاہدہ لے کر اس کے سردار سعد کو حوالہ کر گئے۔ اور وہ اسے لے کر اس ساری لکھائی کو مٹا گئے۔

اک گمراہ (۱۳۶۳) کہ عکرمہ کے ہمراہ لڑائی کے لئے اسکی آمد ہوئی وہ اس ارادہ سے کہ رسول اللہ کو مار ڈالے گھڑ سوار ہو کر حملہ آور ہوا اسکا گھوڑا کودا مگر کہاں کے وسط گرا گدی کی ہڈی ٹوٹ گئی اور ادھر ہی مردار ہوا۔

اک سحر کو گمراہوں کا اک کڑا حملہ ہوا ہر سو سے اعداء کہاں کے اس سرے سے حملہ آور ہوئے رسول اللہ مع ہمدموں کے اس حملہ کی کاٹ کے لئے ڈٹ گئے۔ اور اس طرح سے سر گرم ہو گئے کہ کئی صلاہ کی ادائے گی سے محروم رہ گئے (۱۳۶۵)۔

ہمد مکر م سعد (سردار اس) کی رگ اکھل (۱۳۶۶) کو گمراہوں کا اک سہم آ کر لگا وہ رگ کٹ گئی لہو لہاں ہو گئے، اور اسی گھاؤ سے اسرائیلی گروہ کے اگلے معرکہ (۱۳۶۷) سے آگے کو مر گئے۔

اسی دوراں اللہ کی مدد، کہ مس ولد عامر کے لڑکے (۱۳۶۸) رسول اللہ سے آ کر ملے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مسلم ہوا ہوں مگر مرا گروہ مرے اسلام سے لاعلم ہے اگر حکم ہو سو کسی داؤ اور مکر سے کام لوں کہ اس سے حصار ٹوٹے۔ کہا کہ:

”ہاں ہاں کرو! اسلئے کہ لڑائی دھوکہ ہے۔“

وہ اول اسرائیلی سردار ولد اسد (۱۳۶۹) کے ہاں گئے۔ وہاں اس اسرائیلی گروہ کا دل اہل مکہ سے کھٹا کر گئے۔ وہاں سے اہل مکہ کے ہاں آئے وہاں ادھر ادھر کی کہہ کر اہل مکہ کے دل اس

(۱۳۶۳) نوفل بن عبد اللہ۔ (۱۳۶۵) چار نمازیں قضا ہو گئیں (۱۳۶۶) شہ رگ (۱۳۶۷) غزوہ بنو قریظہ (۱۳۶۸) نعیم

بن مسعود اشجعی غطفانی (۱۳۶۹) بنو قریظہ کے سردار کعب بن اسد

اسرائیلی گروہ سے کھٹے کئے۔ اس طرح وہ دودھڑے ہو گئے ادھر اک مدد اور اللہ کی آئی کہ اللہ کے ہاں سے اک کڑی ہوا گمراہوں کے سر مسلط ہوئی۔ وہ ہوا اڑی کہ الاماں، ر سے ٹوٹ کر اکھڑ گئے آگ سرد ہو گئی، سارے لوگ دھول اور گرد سے اٹ گئے، موسم اور سرد ہوا۔ رسول اللہ ہمدیوں سے ہم کلام ہوئے۔ کہا کہ:

”ہے کوئی کہ گمراہوں کا حال لائے اور وہاں کے لوگوں کے ارادہ سے ہم کو مطلع کرے؟“ سردی کے مارے سارے ہمدی گم صم رہے تال کار رسول اکرم اک ہمدی^(۱۳۷۰) کا اسم لے کر اسے کہا کہ:

”وہ وہاں ہوا آئے۔“

وہ گئے اور سارا حال معلوم کر کے لوٹ آئے اور کہا کہ: گمراہوں کے حواس گم ہو گئے۔ اور سردار مکہ^(۱۳۷۱) کا مکہ والوں کو حکم ہوا کہ: مکہ لوٹو! اسلئے کہ ہمارے سارے ڈھور^(۱۳۷۲) ہلاک ہو گئے۔ اسرائیلی ہم سے الگ ہو گئے، اور اس ہوا سے محال ہے کہ ادھر کوئی ٹھہر سکے۔

اس طرح مکہ والے محاصرہ اٹھا کر لوٹ گئے۔ دوسرے گروہوں کو اہل مکہ کے ارادے کا علم ہوا سو وہ سارے کے سارے سعی لا حاصل کر کے لوٹ گئے۔ رسول اللہ کا کلام ہے:

”اللہ کے حکم سے ہوا سے مری مدد کی گئی۔ اور اسی ہوا سے عاد کے لوگ ہلاک کئے گئے۔“

اگلی سحر رسول اللہ مع ہمدیوں کے کامگارو کا مراں لوٹ گئے۔ اس معرکہ کے دوران گمراہوں کے سہ آدمی مارے گئے اہل اسلام کے دو کم آٹھ۔

اسرائیلی سردار ولد اسد^(۱۳۷۳) کے گروہ^(۱۳۷۴) سے معرکہ

رسول اللہ معرکہ کوہ سلع کے معرکہ گاہ سے سحر کو لوٹے۔ اہل اسلام کی ماں مکرمہ ام سلمہ کرمہا اللہ کے گھر آئے۔ اسی گھڑی سردار ملائکہ^(۱۳۷۵) آئے کہ:

”اے اللہ کے رسول! سلحہ رکھ گئے؟ کہا: ہاں! کہا: ملائکہ کرام سے ہر اک اسی طرح اسلحہ اٹھائے ہوئے ہے اللہ کا حکم ہوا ہے ولد اسد کے گروہ سے لڑائی کا۔ اسلئے ادھر ہی

کامرا ارادہ ہے، اور وہاں اس گروہ کو لڑکھڑاؤں گا۔“

سردار ملائکہ مع ملائکہ کے وہاں گئے، اور وہاں کا اک محلہ عسکر ملائکہ کی آمد سے گرد اور دھول سے مملو ہوا۔ ادھر رسول اللہ کا ہمدیوں کو وہاں کے لئے رہروی کا حکم ہوا اور کہا کہ:

”ہر آدمی عصر کی صلاہ وہاں ہی ادا کرے!“

مگر رہروی کے دوران عصر کی صلاہ کی گھڑی آئی۔ ہمدیوں کی رائے الگ الگ ہوئی۔ کوئی رہروی کے دوران ہی ادا کی صلاہ کے لئے کھڑا ہوا اور کوئی حکم رسول کی رو سے اسرائیلی گروہ کے گاؤں وارد ہو کر عصر کی صلاہ کے لئے کھڑا ہوا۔ وہاں کے اسرائیلی حصاروں کے دروں گھس کر محصور ہو گئے۔ اہل اسلام وہاں آئے، اور گروہ ہود کا محاصرہ کر ڈالا۔ محاصرہ کے طول سے اسرائیلی عوام کا دم ٹوٹا۔ اور وہ حوصلہ ہار گئے۔ وہاں کے سردار ولد اسد اسرائیلی عوام سے ہمکلام ہوئے۔ اور کہا کہ: سہ امور سے کسی اک امر کو ہاں کر دو! اس دکھ اور الم والے حال سے رہائی حاصل کر لو گے اول اس آدمی (محمد رسول اللہ) کو رسول اور مطاع دل سے مستلم کر لو اور اسلام گلے سے لگا لو اسلئے کہ ہر اک کو معلوم ہے، کہ وہ رسول ہے۔

دوم گھروالوں اور اولاد کو مار ڈالو اور مصمام لے کر گام اٹھاؤ! کامگاری ملے، کہ مرگ ملے۔ سوم ہماری وہ معبود سحر^(۱۳۷۱) کہ احکام الہی کے لئے ملے ہے اور ہمارے ہاں مکرم ہے۔ اس سحر کو سارے ملکر اک دم حملہ کر دو! اہل اسلام کا گماں ہو گا کہ اس سحر کی اکرام کے واسطے لڑائی کے ارادے سے دور رہ کر ہم آرام کر رہے ہوں گے۔ اس طرح وہ رام ہوں گے۔

مگر وہ لوگ سارے امور رد کر گئے۔ اور رسول اللہ سے اک ہمد^(۱۳۷۲) کے ارسال کے سائل ہوئے۔ اسلئے کہ اس گروہ کے اس ہمد سے اک عرصہ مراسم رہے، وہ آس لگا گئے کہ امکاں ہے کہ وہ کوئی مدد کر سکے اور کوئی حل اسکی مدد سے ہم کو معلوم ہو۔ رسول اللہ کے حکم سے وہ وہاں گئے، اسرائیلی گروہ کے گھروالے مع اولاد کے وہاں اسکے آگے آ کر اکٹھے ہوئے۔ اور گڑگڑا کر روئے۔ اس ہمد کا دل رحم سے گھل کر موم ہوا۔ اسرائیلی گروہ کا اس ہمد سے سوال ہوا کہ:

رسول اللہ کے حکم کے لئے ہم آمادہ ہوں؟ کہا: ہاں! مگر گلے کے لئے کہا کہ: وہ کئے گا۔ رسول اللہ کا ارادہ ساروں کی مرگ کا ہے۔

اس کلام کو کہہ کر معاہدہ احساس ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول سے دھوکہ کر ڈالا۔ اسلئے اک دم لوٹے، اور حرم رسول آکر اک عمود^(۱۳۷۸) سے دھڑ کو کس گئے اور عہد کر گئے کہ: ادھر ہی کسار ہوں گا الا آں کہ اللہ مری اس ٹھوکر کو مٹا کر رحم کر دے۔ اور اسی طرح عہد کر گئے کہ سدا کے لئے اسرائیلی گروہ کے اس گاؤں سے دور رہوں گا۔ کئی سحر اسی طرح رہے۔ مالاؤچی آئی اور اس کی ٹھوکر اللہ کے ہاں سے محو کر دی گئی۔ رسول اکرم آئے۔ اور اسے کھول ڈالا۔

الحاصل اس اسرائیلی گروہ کے لوگ طوعاً و کرہاً رسول اللہ کے حکم کے آگے سر رکھ گئے۔ اس گھڑی اسرائیلی گروہ کے ہم معاہدہ اوس آگے ہوئے۔ اور کہا: اے اللہ کے رسول! سود اگر اسرائیلی گروہ^(۱۳۷۹) سے رسول اللہ کا معاملہ ہر اک کو معلوم ہے۔ اسی طرح اس اسرائیلی گروہ کے محاکمہ کے لئے ہماری رائے کی رو سے اور ہمارے کہے سے معاملہ کر دے، کہا: آمادہ ہو گے اگر اوس ہی کے کسی آدمی کو حکم کر دوں؟ سارے آمادہ ہوئے اور کہا: ہاں! کہا: اس گروہ کا محاکمہ سعد (سردار اوس) کے حوالہ ہے۔ سارے لوگ مسرور ہو گئے۔ اس گھڑی سعد وہاں سے دور رہے اسلئے کہ معرکہ کوہ سلح کے دوران سعد کو اک کاری وار لگا۔ لوگ گئے اور سعد کو لے آئے رسول اکرم کا حکم ہوا کہ: اس سردار کے لئے اٹھو! لوگ کہہ اٹھے کہ: اے سعد! اسرائیلی گروہ کے محاکمہ کے لئے مدعو کئے گئے ہو۔ کہا: مرا حکم لاگو ہوگا؟ کہا: ہاں! کہا: اہل اسلام کو مستم ہوگا؟ کہا: ہاں! کہا: رسول اکرم کو مستم ہوگا؟ کہا: ہاں! کہا: مرا اسرائیلی گروہ کے لئے حکم ہے کہ: اسکے لڑاکو مردوں کے سراڑ ادد اور گھروالوں اور اولاد کو سراری^(۱۳۸۰) اور مملوک کر ڈالو! اور اس گروہ کے اموال کو حصے حصے کر کے اہل اسلام کو دے دو۔

رسول اللہ کو سعد کا حکم مستم ہوا۔ اور کہا: اے سعد! اللہ کے حکم کی رو سے محاکمہ کر گئے ہو۔

اس طرح اسرائیلی گروہ کے آٹھ سو سے سو کم (۱۳۸۱) مرد مارے گئے۔ اک مادام (۱۳۸۲) مار ڈالی گئی۔ اور سارے اساری کا سودا کر کے اس سے حاصل مال سے گھوڑے اور اسلحے مول لئے گئے اور دوسرا ساماں اہل اسلام کو عطا ہوا۔ واللہ الحمد

محمد ولد مسلمہ کی مہم (۱۳۸۳)

عام السادس (۱۳۸۳) کے ماہ محرم الحرام کی دس کو رسول اللہ کا سی سواروں کے ہمراہ محمد ولد مسلمہ کو اس مہم کے لئے حکم ہوا۔ وہ گئے اور حملہ کر کے دس گمراہوں کو مار ڈالا دوسرے دوڑا گئے۔ وہاں سے اموال حاصل ہوئے۔ اٹھارہ سحر لگا کر اگلی سحر (۱۳۸۵) کو حرم رسول لوٹ آئے۔ رسول اکرم اموال کے حصے حصے کر کے معرکہ آراؤں کو عطا کر گئے، وہ لوگ اس مہم کے دوران گمراہوں کے اک سردار (۱۳۸۶) کو کس کر لے آئے۔ رسول اللہ کا حکم ہوا کہ:

”اے نرم رسول کے اک حمود سے کس لو!“

وہ کس لئے گئے، اگلی سحر اسی طرح رہے اس سے اگلی سحر کو رسول اکرم کا حکم ہوا کہ اسے کھول دو! وہ رہا ہوئے رہا ہو کر وہ گئے اور سر ہٹ دھو کر لوٹ آئے اور کلمہ اسلام ادا کر کے مسلم ہو گئے۔ اور سدا اک عمدہ مسلم رہے واللہ الحمد۔

معرکہ کراع (۱۳۸۷)

اسلامی سال کے ماہ سوم (۱۳۸۸) رسول اللہ دوسو ہمدموں کو لے کر عاصم، ولد عدی (۱۳۸۹) اور دوسرے ہمدموں کے، گمراہوں کے اک گروہ (۱۳۹۰) سے صلہ دم (۱۳۹۱) کے لئے گئے۔ وہ لوگ مطلع ہو کر ادھر ادھر دروں کو دوڑ لگا کر گم ہو گئے۔ رسول اللہ دو سحر وہاں ٹھہرے رہے، مگر اعداء گم ہی رہے۔ ادھر ادھر مہم ارسال کئے والد اسماء (۱۳۹۲) اور سعد (۱۳۹۳) کو دس سوار ملے۔ وہ کراع (۱۳۹۴) گئے مگر لڑائی سے محرومی ہی رہی اس لئے لوٹ آئے۔

(۱۳۸۱) تقریباً سات سو (۱۳۸۲) بناتہ (۱۳۸۳) قرطاء کی طرف (۱۳۸۴) ۶ھ (۱۳۸۵) ۲۹ محرم کو انیسویں دن (۱۳۸۶) ثمامہ بن اثال سردار بنی حنیفہ۔ (۱۳۸۷) غزوہ بنی لحيان (۱۳۸۸) ربیع الاول ۶ھ (۱۳۸۹) خیب بن عدی (۱۳۹۰) بنو لحيان (۱۳۹۱) انتقام (۱۳۹۲) ابو بکر صدیق (۱۳۹۳) بن عبادہ (۱۳۹۴) کراع النعم

رسول اکرمؐ کا اس معرکہ سے ارادہ ہوا کہ اہل مکہ کو اہل اسلام کے سواروں کی آمد معلوم ہو اور وہ دھاک سے ہراساں ہوں اس معرکہ کے دوران رسول اللہؐ دو کم سولہ سحر^(۱۳۹۵) وہاں رہ کر لوٹ آئے۔

گھاٹ والا معرکہ^(۱۳۹۶)

کوہ سلج سے ملی ہوئی اک گھاٹ ہے وہاں رسول اللہؐ کی اک مرغی^(۱۳۹۷) رہی۔ وہاں اک سحر اک گمراہ^(۱۳۹۸) مع سواروں کے حملہ آور ہوا ڈاکہ ڈالا داعی^(۱۳۹۹) کو مار ڈالا۔ اور کئی سواری^(۱۴۰۰) کوٹ کر وہ لوگ لے گئے۔ ادھر رسول اللہؐ کے مملوک^(۱۴۰۱) اور ہدم سلمہ ولد اکوع، طلحہ کا گھوڑا لے کر رسول اکرمؐ کے حکم سے وہاں آئے۔ وہاں آ کر اس حملہ کا علم ہوا سلمہ اس مملوک کو طلحہ کا گھوڑا دے کر رسول اللہؐ کو معاملہ کی اطلاع کے لئے لوٹا گئے اور کہا کہ: گھوڑا طلحہ کو لوٹا دو اور رسول اللہؐ کو اس معاملہ سے مطلع کر دو! سلمہ ولد اکوع سوئے حرم رسول رو کر کے لوگوں کے آگاہی کے لئے صدا دے کر اعداء سے ٹکر کے لئے دوڑے کئی سہام اور اک صمصام ہمراہ لی۔ راہ کے دوران اک گھاٹ آ کر اعداء مل گئے سلمہ اور آگے آئے اور سہام مارے۔ اک اک سہم سے اعداء کے ہر آدمی کو گھائل کر گئے اور اک سلمہ واحد آدمی سارے اعداء کے لئے در دہر جوئے۔ اک اک کر کے لوٹی گئی ہر سواری اعداء سے لے لی۔ گو کہ اعداء لوٹا ہوا سارا مال دے گئے۔ مگر سلمہ مسلسل لڑے عدو آگے آگے دوڑ رہا ہے۔ اور سلمہ اسکے ورے ورے۔ اعداء اور ڈرے اور سی عدد در داء اور رماح گرا گئے کہ ہلکے ہوں مگر سلمہ ولد اکوع نگے رہے۔ ادھر ولد عمرو^(۱۴۰۲) رسول اللہؐ کے ہاں آئے۔ رسول اللہؐ کا حکم ہوا کہ:

گام اٹھاؤ! اور اسکی ریح سے لواء کس کر لہرا دی۔ وہ گئے اسکے علاوہ رسول اللہؐ اور آٹھ ہدموں^(۱۴۰۳) کو رواں کر گئے اور اگلے مرحلے کے دوران رسول اللہؐ مع عسکر اسلامی کے رواں

(۱۳۹۵) پیودہ روز (۱۳۹۶) غزوہ ذی قرد (۱۳۹۷) چاگاہ (۱۳۹۸) عبد الرحمن بن عیینہ یا عیینہ بن حصن فزاری (۱۳۹۹) چرواہا (۱۴۰۰) اونٹ (۱۴۰۱) رباح (۱۴۰۲) مقداد (۱۴۰۳) عباد بن بشر، سعد بن زید، اسید بن ظہیر، عکاشہ بن محسن، مجزز بن نضله، ابوقنادہ، ابو عیاش، عبید بن زید

ہوئے۔ رسول اللہ کے ہمراہ سو کم آٹھ سوار گئے۔ وہ آٹھ سوار وہاں آ کر سلمہ سے ملکر لڑے۔ دو گمراہ مسعدہ ولد حکمہ اور ولد عمر^(۱۳۰۳) مارے گئے علاوہ اسکے ڈاکوؤں کا سردار^(۱۳۰۵) مردار ہوا۔ دو ہدم^(۱۳۰۶) اللہ کے لئے کام آئے ہدم سلمہ اعداء کو اور دوڑا گئے۔ اور دو گھوڑے حاصل کر کے لوٹ آئے۔ رسول اللہ سے کہا کہ: اے رسول اللہ! سارے اعداء سرگرداں ہو گئے اور ساروں کا حال دگرگوں ہے۔ اسلئے اگر ہم کو سو سوار عطا ہوں ساروں کو مار ڈالوں گا۔ رسول اکرم مسکرائے اور کہا:

”اے سلمہ! اس گھڑی کہ اللہ کے ہاں سے کام گاری طے سولائی سے کام لو۔“

اسدی ہدم^(۱۳۰۷) کی مہم

اسی ماہ رسول اللہ اسدی^(۱۳۰۷) ہدم کو اسی کا آدھا^(۱۳۰۸) لشکر دے کر اولاد اسد سے لڑائی کے لئے اک گھاٹ^(۱۳۰۹) رواں کر گئے۔ وہ لوگ اس سے آگاہ ہو کر ادھر ادھر دروں کو دوڑ کر گم ہو گئے۔ وہاں اک آدمی ملا اس سے مرعی کا معلوم ہوا وہاں سے دو سو سواری^(۱۳۱۰) حاصل کر کے وہ ہدم لوٹ آئے۔

محمد ولد مسلمہ کی مہم

عام السادس کے ماہ سوم^(۱۳۱۱) کو دس آدمی محمد ولد مسلمہ کو رسول اللہ سے ملے اور رسول اللہ کا حکم ہوا کہ:

”او اذعوال^(۱۳۱۲) سے لڑو!“

وہ سارے وہاں گئے۔ گمراہ دوڑ لگا کر ادھر ادھر گم ہو گئے۔ ہدم مساء^(۱۳۱۳) کو سو گئے۔ اسی دوران سو آدمی آ کر حملہ آور ہوئے اور ساروں کو مار ڈالا سوائے محمد کے، وہ گھائل ہوئے اعداء سے مردہ محسوس کر کے لوٹ گئے۔ وہاں سے اک مسلم آدمی کا مردہ ہوا وہ اسے اٹھا کر لے آئے۔

(۱۳۰۳) ابان (۱۳۰۵) عبد الرحمن بن عیینہ (۱۳۰۶) محرز بن نضله اور وقاص بن مجر المدلجی۔ (۱۳۰۷) عکاشہ بن محسن اسدی (۱۳۰۸) چالیس (۱۳۰۹) غمر (۱۳۱۰) اونٹ (۱۳۱۱) ربیع الاول ۵ھ (۱۳۱۲) ذی القصد میں بنی ثعلبہ اور بنی عوال سے لڑائی کا حکم ہوا (۱۳۱۳) شام کو

اولادِ عوال کی مہم

اس معاملہ سے رسول اللہ سے آگاہ ہو کر ملول ہوئے اور اگلے ماہ ^(۱۳۱۳) کو اسی سے آدھے ہمدموں کو محمد ولد مسلمہ اور اسکے ہمراہی ہمدموں کے صلہ دم کے لئے ارسال کر گئے۔ وہ وہاں آ کر اک دم حملہ آور ہوئے اعداء ڈر کر حوصلہ ہار گئے اور دوڑ لگا دی۔ اک آدمی ملا مگر وہ اسلام لا کر مسلم ہوا۔ اسلئے گمراہوں کے ڈھور اور اموال لے کر لوٹ آئے۔

مملوک رسول ^(۱۳۱۵) کی مہم ^(۱۳۱۶)

اسی ماہ ^(۱۳۱۷) کو رسول اللہ مملوک رسول کو ہمدموں کا اک ٹولہ دے کر گمراہوں کے اک گروہ ^(۱۳۱۸) سے لڑائی کے واسطے ارسال کر گئے۔ وہ اس گروہ کے گاؤں ^(۱۳۱۹) آئے وہاں اک مادام ^(۱۳۲۰) ملی۔ اس سے گروہ کے اموال کا مرعی ^(۱۳۲۱) معلوم کر کے وہاں حملہ آور ہوئے۔ وہاں سے اموال ملے اور کئی آدمی محصور ہوئے۔ اسی طرح محصور لوگوں کے ہمراہ اس مادام کا گھروالا محصور ہوا۔ وہ دو سحر رہ کر سارے اموال اور اساری لے کر لوٹ آئے۔ رسول اللہ کے حکم سے وہ مادام اور اس کا گھروالا رہا ہو گئے۔

مملوک رسول ^(۱۳۱۵) کی اک اور مہم ^(۱۳۲۲)

اگلے ماہ ^(۱۳۲۳) رسول اکرم کو اطلاع ملی کہ مکہ والوں کے سوداگری کے لئے گئے ہوئے لوگوں کا کارواں لوٹ کر آ رہا ہے۔ اور ساحل سے ہو کر مکہ وارد ہوگا اسی لئے والد اسامہ کو دس کم اک سو اسی ہمراہی دے کر حملہ کا حکم دے ڈالا۔ وہ گئے کارواں کو روکا۔ کارواں کے کئی آدمی مع داماد رسول والد عاص ^(۱۳۲۴) کے دھر لئے گئے (علی راہی) اور کارواں کے اموال لوٹ کر حرم رسول مع اساری کے لئے لے گئے۔ والد عاص کو رسول اللہ سے اماں ملکر رہائی مل گئی اسلئے کہ رسول اللہ

(۱۳۱۴) ربیع الآخر (۱۳۱۵) زید بن حارثہ (۱۳۱۶) سریہ جہوم (۱۳۱۷) ربیع الثانی (۱۳۱۸) بنی سلیم (۱۳۱۹) جہوم (۱۳۲۰)

حلیہ (۱۳۲۱) حراگاہ (۱۳۲۲) سریہ عیمص (۱۳۲۳) جمادی الاولیٰ ۲ھ (۱۳۲۴) ابوالعاص بن الربیع (۱۳۲۵) نہنب سے

کی لڑکی اور والد عاص کی گھر والی^(۱۳۲۵) اسے اماں دے گئی۔ اور اسی طرح سارے اموال اسکو لوٹائے گئے۔ مگر اس مہم کے دوران والد عاص کی محصوری اور رہائی کا معاملہ محل کلام ہے اسنے لئے اہل علم کے کلام کا مطالعہ کرو! ما حصل کے طور آگاہ رہو! کہ والد عاص کے اسلام کا سال دراصل آٹھواں^(۱۳۲۶) سال ہے

والد اسامہ^(۱۳۲۷) کی اک اور مہم^(۱۳۲۸)

اسی ماہ اور کسی کا کہا ہے اگلے ماہ^(۱۳۲۹) رسول اللہ والد اسامہ کو اک کم سولہ ہمراہی دے کر اک گھاٹ^(۱۳۳۰) والوں سے لڑائی کے لئے ارسال کر گئے۔ وہ لوگ ہر اسماں ہو کر دوڑ لگا گئے۔ والد اسامہ کو وہاں سے اموال^(۱۳۳۱) ملے وہ لے کر لوٹ آئے۔

حسّی کی مہم

در اصل رسول اکرم کے اک ہمد^(۱۳۳۲) رسول اللہ کا مراسلہ لے کر روم گئے۔ حاکم روم سے ملے اسے مراسلہ دے کر وہاں سے لوٹے۔ حاکم روم سے رسول اکرم کے لئے ڈالی^(۱۳۳۳) کے طور اموال ملے وہ اموال لے کر رواں ہو گئے۔ اسی دوران حسّی کے گاؤں سے مرور ہوا۔ حسّی والوں کو معلوم ہوا وہ آئے اور ڈاکہ مار کر سارا مال لوٹ کر لے گئے سوائے اک رداء کے۔ اسی گاؤں کے اک مسلم ہمد^(۱۳۳۴) کو اس معاملہ کا علم ہوا وہ مع اور ہمدموں کے گئے اور ڈاکوؤں سے وہ مال حاصل کر کے اس ہمد کو لوٹا گئے۔ وہ اموال لے کر رسول اکرم کے ہاں آئے اور اس سارے حال سے رسول اللہ کو آگاہ کر ڈالا۔ رسول اکرم کا والد اسامہ کو ہمراہی دے کر حسّی والوں سے لڑائی کا حکم ہوا۔

(۱۳۲۶) یعنی صحیح بات یہ ہے کہ ابوالعاصؓ میں نسب سے تفریق کے چھ سال بعد ۸ھ میں مسلمان ہوئے اور اسی نکاح پر برقرار رکھے گئے۔ اسلئے سریہ عیس میں حضرت ابوالعاص کی گرفتاری کا ذکر وہم یا تسامع ہے صحیح امر ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ کی روایتوں سے واضح ہو جاتا ہے (۱۳۲۷) زید بن حارثہ (۱۳۲۸) سریہ طرف (۱۳۲۹) جمادی الثانیہ (۱۳۳۰) طرق یا طرف جو بنی ثعلبہ کا چشمہ تھا (۱۳۳۱) بیس اونٹ اور کچھ بکریاں ملیں (۱۳۳۲) قیصر کے پاس حضرت دجیہ کلبی قاصد بن کر گئے (۱۳۳۳) تحفہ (۱۳۳۴) رفاعة بن زید جذامی

وہ وہاں اک دم گئے اور حملہ کر کے اس گرہ کے سر کردہ آدمی^(۱۳۳۵) اور اسکے لڑکے کو مار ڈالا۔ سو عدد دھرتے گئے اور اموال حاصل ہوئے۔ گو کہ کئی لوگوں کی رائے ہے کہ اسی ماہ^(۱۳۳۹) حسمی کی مہم ہوئی مگر دراصل حسمی کی مہم اگلے سال^(۱۳۳۶) محرم الحرام کو ہوئی اسلئے کہ ملوک عالم کو مراسلے صلح کے معاہدہ سے لوٹ کر ارسال کئے گئے اور اسی طرح کے مراسلوں سے اک مراسلہ وہ ہے کہ حاکم روم کو ارسال ہوا۔

وادی کی مہم^(۱۳۳۷)

اس سے اگلے ماہ حرام^(۱۳۳۸) کو والد اسامہ اس مہم کے لئے رسول اللہ کے حکم سے گئے۔ وہ اسلئے کہ والد اسامہ کئی لوگوں کا مال لے کر سوداگری کے لئے رھرو ہوئے^(۱۳۳۹)۔ سوداگری کر کے لوٹے اور اس گھڑی کہ اس وادی سے والد اسامہ کا مرور ہوا، وادی کے لوگ آئے اور ڈاکہ مارا کارواں والے وادی کے لوگوں سے مار کہا کہا کر لٹ گئے۔ کارواں کے لوگ اور والد اسامہ رسول اکرم کے ہاں آئے اور اس سارے معاملہ سے آگاہ کر ڈالا۔ رسول اکرم کا والد اسامہ کو کارواں کی بچہ کے لئے اک ٹولہ دے کر حکم ہوا:

”لوٹ کر وادی والوں سے لڑ کر اسکا صلہ لو!“

وہ لوگ گئے کئی اک وادی والے مارے گئے دوسرے دوڑ لگا گئے۔ محدودے مسلم مارے گئے والد اسامہ گھائل ہوئے۔

دومہ^(۱۳۴۰) کی مہم

اگلے ماہ^(۱۳۴۱) والد سلمہ کے والد ہمد مکرّم^(۱۳۴۲) کو رسول اکرم کا حکم ہوا کہ:

”اک مہم کے لئے ارسال کر رہا ہوں اسلئے کمر کس کر رکھو!“

اگلی سحر اس ہمد کے سرکالا عمامہ کسا اور اک علم دے کر اللہ کی حمد کہی اور درود کہہ کر اس ہمد سے کہا کہ:

(۱۳۳۵) حمید جذامی (۱۳۳۶) عہدہ (۱۳۳۷) سریہ وادی القرئی (۱۳۳۸) ماہ رجب ۶ھ (۱۳۳۹) شام کو گئے

(۱۳۴۰) دومہ الجندل (۱۳۴۱) شعبان (۱۳۴۲) عبدالرحمن بن عوف جو ابوسلمہ کے والد ہیں

”اس علم کو لے کر اللہ کی راہ کی لڑائی کے لئے راہ لو! اللہ سے روگرداں لوگوں سے لڑو، بھٹکی اور دھوکہ سے دور رہو اور اس امر سے کہ کسی مردہ کے دھڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کرو اور اس سے کہ کسی کم عمر لڑکے کو مار ڈالو۔ اللہ کا عہد اور اسکے رسول کا اسوہ ہے۔“
 سو کم آٹھ سو معرکہ آراء ہمراہ کئے اور کہا کہ:
 ”اگر وہاں کے لوگ اسلام کو گلے لگا کر مسلم ہوں سو وہاں کے سردار کی لڑکی سے عروسی کر لو!“

وہ وہاں گئے۔ اور وہاں کے لوگوں کو مسلسل سہ سحر سوائے اسلام مدعو کر کے سعی کی کہ وہ مسلم ہوں۔ سوم سحر کو دومہ کے سردار ولد عمر^(۱۳۳۳) اسلام لے آئے اسی طرح وہاں کے لوگ اسلام لے آئے۔ اس ہدم کی عروسی اس سردار کی لڑکی^(۱۳۳۴) سے ہوئی۔ وہ اسے ہمراہ لے آئے اور اس لڑکی سے والد سنمہ ہوئے والد سلمہ آگے حرم رسول کے کلاں علماء سے اک کلاں عالم ہوئے۔

علی کریمہ اللہ کی مہم^(۱۳۳۵)

اس ماہ^(۱۳۳۶) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو معلوم ہوا کہ گروہ ہود کی امداد کے لئے اولاد سعد^(۱۳۳۷) کا گروہ اک عسکری ٹولہ اکٹھا کر رہا ہے۔ رسول اللہ کے حکم سے ہدم مکرم داماد رسول علی کریمہ اللہ سوعدا آدمی لے کر اس گروہ سے فکر کے لئے گئے۔ مساء سے سحر کو آرام اور سحر سے مساء کو رہروی رہی۔ اسی دوران اک آدمی ملا اسکو ڈرا دھمکا کر اس سے معلوم کر ڈالا کہ وہ^(۱۳۳۸) ٹوہ کے لئے گھوم رہا ہے۔ اسکو اماں دے کر اس سے اولاد سعد کی راہ معلوم کر کے وہاں آ کر محافلہ آور ہوئے۔ وہ لوگ حوصلہ ہار کر دوڑ لگا گئے اہل اسلام کو وہاں سے^(۱۳۳۹) اموال حاصل ہوئے۔ الحمد للہ

(۱۳۳۳) اصغ بن عمر (۱۳۳۳) تماضر بنت اصغ (۱۳۳۵) سریہ فذک (۱۳۳۶) شعبان ۶ھ (۱۳۳۷) بنی سعد بن بکر

(۱۳۳۸) جاسوسی (۱۳۳۹) ۵۰۰ اونٹ ۲۰۰۰ بکریاں

والد اسامہ ہی کی اک اور مہم (۱۳۵۰)

والد اسامہ کا سودا گری کا مال لے کر اک مادام (۱۳۵۱) کے گروہ (۱۳۵۲) کے گاؤں سے مرور ہوا۔ وہ لوگ آئے اور حملہ کر کے والد اسامہ کو مار کر گھائل کر کے سارا ساماں لوٹ کر لے گئے والد اسامہ لوٹ آئے۔ اور سارا معاملہ رسول اللہ کو کہہ ڈالا۔ رسول اللہ کو صدمہ ہوا۔ اور اس گروہ سے لڑائی کے لئے ماہ صوم کے دوران اک عسکری مہم ارسال کی سر بردگی والد اسامہ ہی کی رہی وہ عسکری مہم کامگار و کامراں رہی۔

ولد رواحہ کی مہم

اک مالدار اسرائیلی سودا گر سلام (۱۳۵۳) رسول اللہ کا عدو، مدام اعدائے اسلام کا مالی مددگار، رسول اللہ کے حکم سے مسعود (۱۳۵۴) اور دوسرے ہمدموں کی مساعی سے مردار ہوا۔ اسکے گروہ کے لوگ اسکی مرگ سے آگاہ ہو کر اک اور اسرائیلی آدمی (۱۳۵۵) کو سرداری حوالہ کر گئے، وہ سرداری حاصل کر کے رسول اللہ سے لڑائی کا مصمم ارادہ کر کے دوسرے گروہوں سے ملا اور ہر گروہ کو اس لڑائی کے لئے اکسا اکسا کر آمادہ کر ڈالا۔ رسول اللہ کو اس کی اطلاع ملی اس اطلاع کی ٹوہ کے لئے سہ آدمی ولد رواحہ کے ہمراہ رواں کر گئے۔ وہ گئے۔ ٹوہ لگائی، اور لوٹ کر رسول اللہ کو اطلاع دی کہ ہاں وہ لوگ لڑائی کے لئے آمادہ ہو گئے۔ اور کمر کس لی ہے، اور اطلاع کھری ہے۔ رسول اکرم ولد رواحہ کو سی آدمی دے کر رواں کر گئے۔ اور اس ٹولے سے کہا کہ: وہ وہاں کے لوگوں کو مکالمہ کے لئے مدعو کرے۔

وہ لوگ مکالمہ کے لئے ہمراہ ہو کر اسی طرح سی عدد آدمی لے کر ولد رواحہ کے ہمراہ ہوئے۔ اک سواری کے دو دو آدمی سوار ہوئے، اک اسرائیلی اور اک مسلم۔ مگر راہ کے دوران اسرائیلی لوگوں کا ارادہ دگرگوں ہوا۔ اسرائیلی سردار (۱۳۵۵) کے ہمراہ سوار مسلم (۱۳۵۶) اس اسرائیلی کی (۱۳۵۰) سریہ ام قرظہ (۱۳۵۱) ام قرظہ فاطمہ بنت ربیعہ (۱۳۵۲) بنی فزارہ (۱۳۵۳) ابورافع سلام بن ابی الحقیق یا عبد اللہ بن ابی الحقیق (۱۳۵۴) مسعود بن سنان، عبد اللہ بن انیس ابو قتادہ حارث بن ربیعہ خزاعی بن اسود اور عبد اللہ بن عتیک سردار مہم رضی اللہ عنہم (۱۳۵۵) اسیر بن رزام (۱۳۵۶) عبد اللہ بن انیس

صمصام کے دو واروں سے سالم رہے۔ اور معاملہ کو ادھر ادھر کر کے ٹال گئے مگر وہ اسرائیلی نکر سے کہاں رکھا؟ مال کار اسکے ہو لے سے اک وار سے لڑائی کی آگ سلگ اٹھی سارے اسرائیلی مارے گئے۔ سوائے اک آدمی کے، وہ دوڑا تھا اہل اسلام سارے کے سارے سالم رہے۔ سوائے اسی اک ہدم کے کہ وہ گھائل ہوئے۔ وہ لوگ رسول اللہ کے ہاں لوٹ آئے۔ رسول اللہ سرور ہوئے اور اس گھائل ہدم کے گھاؤ کو رال لگا دی اک دم وہ گھاؤ معدوم ہوا اور اس کے لئے دعا کی ولد رواحہ کی محررہ مہم ماہ صوم سے اگلے ماہ (۱۳۵۷) ہوئی۔

عقل کی مہم

اسی ماہ عقل اور اک اور گروہ (۱۳۵۸) کے کئی لوگ حرم رسول آئے اور اسلام کا دعویٰ کر کے وہاں رہے۔ اک عرصہ رہ کر رسول اللہ کے ہاں گتہ کے لئے آئے کہ: مارے معدوں کو درم ہوا۔ ادھر کی ہوا ہمارے لئے ردی ہے ہمارا کام ڈھور (۱۳۵۹) و سوائم سے ہے اسلئے ہمارے لئے حکم ہو کہ حرم رسول سے دور کسی کھلے ماحول آ کر وہاں رہ کر ہمارے معدوں کی اصلاح ہو سکے اسلئے کہ کھلے ماحول کی ہوا ہم کو اس آئے گی اور ہم وہاں سرور سے ہوں گے۔ رسول اللہ اس معاملہ کے لئے ہاں کر گئے۔ حکم ہوا کہ حرم رسول سے دور اک مرعی (۱۳۶۰) ہے وہاں کی راہ لو، وہاں رہو، دودھ سے کام لو۔ وہ لوگ وہاں رہ کر بٹے کٹے ہو گئے مگر بٹے کٹے ہو کر ہڈ حرام ہو گئے۔ اٹھے اور رسول اللہ کے راعی (۱۳۶۱) کو سلائی سے اعلیٰ (۱۳۶۲) کر کے مار ڈالا اور اس کے دھڑ کے ٹکڑے کئے۔ اور اسلام کو رد کر کے سواری والے (۱۳۶۳) ڈھور لوٹ کر لے گئے۔ رسول اللہ کو معلوم ہوا صدمہ ہوا اور سواروں کی اک ٹولی ڈاکوؤں کے ٹوہ کے لئے ارسال کی (۱۳۶۳)۔ وہ سارے کے سارے دھر لئے گئے۔ اور حرم رسول لائے گئے اور راعی ہی کی طرح مارے گئے دھڑ کاٹ کر حرہ لا کر ڈالے گئے ادھر ہی سسک سسک کر مر گئے۔

(۱۳۵۷) شوال ۶ھ (۱۳۵۸) عربینہ (۱۳۵۹) جانور (۱۳۶۰) چہ اگاہ (۱۳۶۱) چہ داپا (۱۳۶۲) اندھا (۱۳۶۳) اونٹ (۱۳۶۳) کرز بن جابر الفہری کی سرکردگی میں

ارسال عمرو

اہل مکہ کے کئی لوگوں سے اک سردار مکہ^(۱۳۶۵) ہم کلام ہوا۔ اور کہا کہ کوئی ہے؟ کہ محمد کو مار کر آئے اسلئے کہ اسکا معمول ہے کہ ہر طرح کے رکھوالے سے ہٹ کر وہ کھلے عام ادھر ادھر گھوم رہا ہے اسلئے اسکی مرگ کا معاملہ ہل ہے۔

گاؤں کا اک آدمی اٹھا اور کہا کہ: اس کام کا ماہر ہوں اس کام کو کراؤں اگر مری امداد کرو سردار مکہ آمادہ ہوئے۔ اور اسے اک سواری دی اور راہ کے لئے مال دے کر اور امداد کا وعدہ کر ڈالا وہ آدمی اسلحہ لے کر رواں ہوا۔ حرم رسول آدھمکا۔ رسول اللہ اس کی آمد سے آگاہ ہوئے کہا کہ: کسی ردی ارادہ سے آرہا ہے۔ اک ہدم^(۱۳۶۶) اٹھے اور اس کو رام کر کے لے آئے۔ وہ اسلحہ اسکی مٹھی سے گرا۔ رسول اللہ اس سے ہمکلام ہوئے کہ:-

کھو کس ارادہ سے آئے ہو؟ کہا: ارادہ کہوں گا اگر اماں حاصل ہو؟ کہا:

اماں حاصل ہے۔ وہ آگے ہوا اور ساری روئداد کہہ ڈالی رسول اللہ اسکو رہا کر گئے وہ اس سلوک سے مسلم ہوا۔ اس سارے معاملہ سے آگاہ ہو کر رسول اللہ کا ہدم مکرم عمرو^(۱۳۶۷) اور اسلم کے لڑکے سلمہ کو حکم ہوا کہ:

”مکہ کی راہ لو اور وہاں کسی داؤ سے سردار مکہ^(۱۳۶۸) کو مار کر لوٹ آؤ؟“

وہ مکہ گئے وہاں آ کر اول ارادہ ہوا کہ ہر اک کام سے اول حرم کی آ کر اللہ کے گھر ہو آئے۔ ہاں سردار مکہ مل گئے وہ کہہ اٹھا کہ: وہ رہا عمرو! لا محالہ کسی ردی کام کے لئے آدھمکا ہے۔ اہل مکہ اس ڈر سے کہ عمرو سے ہم کو گھائے کا دھڑکا ہے۔ مال اکٹھا کر کے اسے دے گئے۔ عمرو ہمراہی سے ہم کلام ہوئے کہ ہمارا کام محال ہوا ہے اور محال ہے کہ ہم کامراں ہوں اسلئے ہمارے لئے اولیٰ ہوگا کہ لوٹ کر حرم رسول رہو ہوں وہ لوٹ گئے۔ آگے اک گمراہ ولد مالک^(۱۳۶۹) کو مار ڈالا۔ آگے اک اور عمرو آدمی^(۱۳۷۰) کو اک وار کر کے مار ڈالا۔

(۱۳۶۵) ابوسفیان (۱۳۶۶) اسید بن خضیر (۱۳۶۷) عمرو بن امیہ ضمری (۱۳۶۸) ابوسفیان (۱۳۶۹) عبد اللہ بن مالک تمیمی (۱۳۷۰) کا

آگے دو اور آدمی اہل مکہ کے ہاں سے رسول اللہ کے احوال کی ٹوہ کے لئے ارسال کئے ہوئے ملے وہ دھر لئے گئے۔ اک کو مار ڈالا اور دوسرے کو حرم رسول لے آئے اور رسول اللہ کو حوالہ کر گئے اور سارا حال کہا۔ رسول اللہ سارے معاملہ سے آگاہ ہو کر مسکرائے اور اس ہمد کے لئے دعا کی

معرکہ صلح (۱۳۷۱)

معرکہ صلح مکہ مکرمہ سے اک کم دس کوس دور اک کرود^(۱۳۷۲) اور اس سے ملے ہوئے، اک گاؤں کے اسم^(۱۳۷۳) سے موسوم ہے۔ اس گاؤں کا اک حصہ حرم کا حصہ ہے۔ اور معمولی سا حصہ حدود حل کا ہے۔ معرکہ صلح عام السادس کو ہوا۔ گروہ عکک کے معاملہ کے اگلے ماہ حرام^(۱۳۷۴) کو رسول اللہ جمع ہمدوں کے عمرہ کے ارادہ سے مکہ رواں ہوئے۔ دراصل ہوا اس طرح کہ اک آرام کے دوران^(۱۳۷۵) کہ اللہ کے رسول اللہ سو گئے۔ اسی آرام کے دوران رسول اللہ کو اک سماں محسوس ہوا کہ مع ہمدوں کے مکہ گئے۔ اور عمرہ ادا کر کے موئے سر کاٹ ڈالے۔

احلام رسول^(۱۳۷۶) سے ہر اک وحی ہے اسلئے اسکو مسموع کر کے ہر ہمد رسول کی دلدادگی حرم سوا ہو گئی اور اللہ کے گھر کی رہروی کے لئے سرگرم ہو گئے۔

اس ماہ کی سحر اول کو رسول اکرم اک سو کم سولہ سو ہمدوں کو ہمراہ لے کر سراسر عمرہ ہی کے ارادہ سے سوئے مکہ رواں ہو گئے۔ اسلئے اگر کوئی آمادہ ہوا، وہ ہمراہ ہوا اور اگر کسی کا ارادہ ہوا کہ وہ رکے، سو وہ رکا رہا۔ رسول اللہ اصرار سے دور رہے۔ اسی طرح ہمراہ رکھوالی کے لئے سہام و صمصام ہی لئے۔ دوسرا اسلحہ رکھا ہی رہا، اور اس طرح اس امر کو کھل کر مصرح کر ڈالا۔ کہ لڑائی کے ارادہ سے دور رہ کر سراسر عمرہ کا ارادہ ہے۔

(۱۳۷۱) غزوہ حدیبیہ (۱۳۷۲) کنواں (۱۳۷۳) حدیبیہ (۱۳۷۴) ذوالقعدہ ۶ھ (۱۳۷۵) یعنی نیند کے دوران

خواب دکھائی دیا (۱۳۷۶) خواب

کرو دلی (۱۳۷۷) آ کر ہدی کو ہار ڈالا اور ہدی کے کوہاں کو گھاؤ لگائے اور عمرہ کے ارادہ سے احرام کس کر اوڑھا۔ دس کم اسی ہدی کے ڈھور ہمراہ لئے۔ ادھر ہی سے اہل مکہ کے حال کی نوہ کے لئے اک آدمی (۱۳۷۸) کو رواں کر کے اسے کہا کہ:

”مکہ والوں کا ارادہ معلوم کرو!“

وہ آدمی مکہ آ کر وہاں والوں کا حال معلوم کر کے لوٹا اور رسول اللہ کو آ کر اطلاع دی کہ اہل مکہ رسول اللہ کی آمد سے آگاہ ہو کر اک دم لڑائی کے لئے کمر کس کر اکٹھے ہو گئے۔ اور کالے (۱۳۷۹) لوگ اکٹھے کئے۔ اور اس امر کا عہد کر ڈالا ہے کہ رسول اللہ کی مکہ آمد کے لئے سدر راہ ہوں گے۔

اسی طرح اہل مکہ کے اک سالار (۱۳۸۰) دو سو سوار لے کر اس عسکری ٹولے سے آگے لڑائی کے لئے رواں ہو گئے۔ رسول اللہ اس سے آگاہ ہو کر اس راہ سے ہٹ کر دوسری راہ سے کرود والے گاؤں (۱۳۸۱) آ گئے۔ مرار کی گھاٹی (۱۳۸۲) آ کر سواری ٹھہری وہاں سے رسول اکرم کا ارادہ ہوا کہ سواری سوئے مکہ مڑے مگر وہ ادھر ہی رک گئی لوگ آئے۔ اور سواری سے کہا کہ: ”حل، حل“ کہ سواری اٹھ کر آگے کی راہ لے مگر وہ کہاں ٹس سے مس ہوئی؟ لوگوں کو اس طرح لگا کہ سواری رسول ہٹ کر رہی ہے۔ اک دوسرے کو کہا کہ: سواری ہٹ کر رہی ہے مگر لوگوں کو رسول اکرم سے معلوم ہوا کہ سواری اللہ کے حکم سے ٹھہری ہے رسول اکرم کوگوں سے ہمکلام ہوئے۔ اور کہا:

”واللہ! وہ سارے امور کہ حرم کے اکرام کے لئے ہوں اور اہل مکہ اسکے سائل ہوں ہم کو مستم ہوں گے اور اس طرح کے امور کے لئے ہاں کر دوں گا۔“

اس کلام کو کہہ کر سواری اٹھائی وہ اسی لمحہ کود کر کھڑی ہو گئی وہاں سے اک اور محل آ کر ٹھہرے۔ گرمی کے موسم سے لوگوں کے گلے سوکھ گئے، لوگوں کا ماء مطہر کے لئے سوال ہوا۔ اک سہم لوگوں کو دے کر کہا:

(۱۳۷۷) بیر علی یعنی ذوالحلیفہ (۱۳۷۸) بشر بن سفیان (۱۳۷۹) احباش (۱۳۸۰) خالد بن ولید (۱۳۸۱) کنواں یعنی حدیبیہ (۱۳۸۲) بحیۃ الرار

”اسے گڑھے کے وسط گاڑ دو!“

لوگ اس سہم کو لے کر اسے گڑھے کے وسط گاڑ گئے۔ وہ گڑھا ماء مطہر سے مملو ہوا۔ اور سارے عسکر کو ملا۔

وہاں سے اک ہمد (۱۳۸۳) کو حکم ہوا کہ وہ مکہ کی راہ لے اور وہاں کے لوگوں کو مطلع کر دے کہ ہمارا ارادہ سراسر عمرہ کی ادائے گی کا ہے لڑائی سے ہم الگ رہ کر وہاں وارد ہوں گے۔

وہ ہمد مکہ گئے مگر اہل مکہ اسکے کلام کو رد کر کے اسکی سواری کو لٹا کر حلال کر گئے۔ اور ارادہ کر ڈالا، کہ اس ہمد کو کوئی آدمی مار ڈالے مگر مکہ ہی کے کئی دوسرے لوگ آگے آئے اور لوگوں کو اس کام سے روکا وہ ہمد لوٹ آئے اور رسول اللہ کو ساری روئے داد کہہ ڈالی۔ رسول اللہ کا ہمد مکرم عمر کے ارسال کا ارادہ ہوا مگر وہ کہہ اٹھے کہ:

وہاں کے سارے لوگ مرے عدو ہو گئے اور ہر اک روٹھا ہوا ہے۔ وہاں ہر طرح کے حامی اور مددگار سے محروم ہوں اسلئے اس کام کے لئے داماد رسول (۱۳۸۴) ہی اہل ہے اسکے کئی نیگے لوگ وہاں اس کے حامی ہوں گے۔

رسول اکرم کو عمر کی رائے عمدہ لگی اور داماد رسول کو مدعو کر کے اسے حکم دے ڈالا کہ:

”مکہ کی راہ لو اور رؤسائے مکہ کو ہمارے ارادہ کی اطلاع کر دو اور مکہ کے مسلم لوگوں کو اس اطلاع سے سرور کر دو کہ وہ گھڑی آرہی ہے، کہ اللہ اسلام کو ادھر حاوی کر دے گا اسلئے ہر مسلم حوصلہ رکھے اور ہر طرح کے ڈر اور دھڑکے سے دور عالی حوصلہ رہے۔“

وہ مکہ آئے اور ولد العاص (۱۳۸۵) کے ہمراہ مکہ وارد ہوئے وہاں کے رؤساء کو ارادہ رسول سے آگاہ کر ڈالا۔ اور وہاں کے اہل اسلام کو حوصلہ دے گئے مگر مکہ کے سردار داماد رسول کی اطلاع کو رد کر گئے۔ اور کہا کہ: رسول اللہ کے لئے اس سال رکاوٹ ہوں گے۔ ہاں! اگر داماد رسول کا ارادہ ہو وہ اللہ کے گھر سے گھوم (۱۳۸۶) سکے گا مگر وہ مکر گئے اور کہا: مرے لئے رسول اکرم

کی ہمراہی سے الگ رہ کر ہر عمل محال ہے۔ اہل مکہ اس کلام سے گم صمم ہو گئے۔ داماد رسول وہاں روک لئے گئے۔ ادھر رسول اکرم کو اطلاع ملی کہ داماد رسول مارڈالے گئے۔

رسول اللہ کو اس اطلاع سے گہرا صدمہ ہوا۔ اور کہا کہ:

”محال ہے کہ ادھر سے ہلوں الا آں کہ داماد رسول کے لہو کا صلہ لے لوں۔“

ادھر ہی اک کی کر^(۱۳۸۷) کے سائے کو آرام گاہ کر کے وہاں لوگوں کو مدعو کر ڈالا اور وہاں

لڑائی کے لئے لوگوں سے مصمم عہد لئے اور کہا کہ:

”ہر آدمی مسلسل لڑے گا الا آں کہ روح دھڑ سے الگ ہو۔ اور ہر آدمی اس امر سے دور

رہے گا کہ معرکہ گاہ سے روگرداں ہو کر الٹی دوڑ لگانے۔“

سارے لوگ مصمم عہد اور مرگ کا سودا^(۱۳۸۸) کر گئے اولاً اسدی ہمد^(۱۳۸۹) آئے اور عہد

کر ڈالا۔ اسی طرح اور لوگ آئے اور عہد کئے۔ سلمہ ولد اکوع رسول اکرم سے سہ عہد سے

کر گئے۔ ہاں اک آدمی اولاد سلمہ کے سردار^(۱۳۹۰) وہاں سے کھسک کر عہد اور سودے سے

دور رہے۔

سارے لوگوں سے عہد لے کر داماد رسول کے لئے اک مٹھی (الٹی) کھول کر کہا کہ:

”وہ داماد رسول کی ہے اور دوسری مٹھی کھول کر کہا کہ: وہ اللہ کے رسول کی ہے۔“

اور ہر دو کو طاکر سودا^(۱۳۹۱) کر کے داماد رسول کو اس عہد کا حصہ دار کر ڈالا۔ کلام الہی

اس عہد کا گواہ ہے گو کہ مال کار معلوم ہوا کہ وہ اطلاع اک ہوئی ہے کہ لڑائی گئی ہے۔ مگر اس

طرح اہل مکہ اہل اسلام کے اس عہد والے معاملہ سے ڈر گئے، اور صلح کے لئے آمادہ ہوئے۔

ادھر رسول اللہ کے حامی اک سردار^(۱۳۹۲) رسول اللہ سے ملے اور اطلاع دی کہ ولد لوی

مکہ سے لڑائی کے لئے اک کلاں عسکر لے کر ادھر اک گھاٹ آ کر رکا ہے۔ اور اسکا ارادہ ہے کہ

وہ عسکر رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو ارادہ حرم سے ہر طرح سے روکے گا۔ اللہ کا رسول

اس عسکری آمد سے مطلع ہو کر کہہ اٹھے کہ:

(۱۳۸۷) درخت نیکر (۱۳۸۸) بیعت (رضوان) (۱۳۸۹) ابوشان (۱۳۹۰) جد بن قیس بن صرمدار بنی سلمہ (متفق تھا)

(۱۳۹۱) بیعت (۱۳۹۲) بدیل بن ورقاء خزاعی۔

”ہم اسلحہ رکھ کر سر اسر عمرہ کے لئے آئے۔ لڑائی سے مکہ والے کھوکھلے ہو گئے، اک عرصہ صلح کے لئے طے کر لوں اگر وہ آمادہ ہوں۔ گردہ مکہ دوسرے گروہوں سے لڑائی کے واسطے ہماری راہ سے ہٹ کر رہے۔ دوسرے گروہوں سے لڑائی کے دوران اگر اللہ کے کرم سے ہم حاوی ہوئے سو گردہ اہل مکہ اسلام کو گلے لگالے۔ اور اگر ہم رام ہو گئے اور ہار گئے، سو مکہ والوں کو مراد حاصل ہوگی۔ مگر اس امر کو کہہ دوں کہ اللہ عم کرمہ لامحالہ اسلام کو حاوی کر کے رہے گا۔ اور اسکی مدد کا وعدہ مکمل ہوگا۔ مگر اگر مکہ والوں کا لڑائی ہی کے لئے اصرار ہو، سو واللہ! مکہ والوں سے مسلسل لڑوں گا، الا آں کہ مرا سرکٹ کرا لگ ہو۔“

وہ سردار اس سارے کلام کو مسموع کر کے مکہ والوں کے ہاں گئے اور رسول اللہ کا سارا کلام وہاں کے رؤساء کو کہہ ڈالا۔ وہ لوگ مکالمہ کے لئے آمادہ ہو گئے اور عروہ ولد مسعود آئے، رسول اللہ سے ملے، اسی طرح ولد عمرو اور دوسرے لوگ آئے، اور مسلسل صلح کے لئے مکالمہ ہوا کئی دور آئے۔ مال کار دس سال کے لئے صلح طے ہوئی اور اک معاہدہ ہوا۔ داماد رسول علی کرمہ اللہ مدعو ہوئے وہ آئے اور معاہدہ صلح لکھا معاہدہ صلح کے امور اس طرح طے ہوئے کہ:

دس سال لڑائی کی آگ سرد رہے گی سارے لوگ مائموں ہوں گے۔

اور اہل اسلام اس سال ادھر ہی سے لوٹ کر اگلے سال حرم وارد ہوں۔

اور سہ سحر مکہ رہ کر اہل اسلام کا گردہ لوٹے گا۔

اور اہل اسلام کے لئے اسکی روک ٹوک ہوگی کہ کوئی مسلم کھلم کھلا اسلحہ لے کر گھومے۔

اور مکہ والوں کا کوئی آدمی اسلام لا کر اگر حرم رسول کی راہ لے گا اللہ کا رسول ا۔ سے ما والوں کو لوٹائے گا۔

اور اگر اہل اسلام کا کوئی آدمی مکہ آئے گا وہ ادھر ہی رہے گا۔

ہر گردہ مکر، دھوکہ دہی اور لڑائی سے دور رہے گا۔

دوسرے گروہوں سے ہر اک کے لئے روا ہے کہ وہ اہل اسلام اور اہل مکہ کے کسی گروہ سے معاہدہ کر لے۔

رسول اکرم صلح کر کے وہاں سے حرم رسول لوٹے۔ راہ کے دوران ہی اللہ کی وحی آئی اور اس صلح کو ”کھلی کامکاری“ (۱۳۹۳) کہا۔

معرکہ اسرائیلی گڑھی (۱۳۹۴)

عام السادس کے الوداعی ماہ (۱۳۹۵) کو رسول اکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) معرکہ صلح سے لوٹ آئے۔

اگلے سال ماہ (۱۳۹۶) محرم الحرام کو دو سو سوار اور دو سو کم سولہ سو دوسرے ہمدموں کو دوسری سواری کے علاوہ دو سو گھوڑوں کے ہمراہ لے کر اسرائیلی گروہ سے ٹکراؤ کے لئے اہل ہود کی گڑھی رواں ہو گئے۔ اوروں کے علاوہ اہل اسلام کی ماں ام سلمہ کرمھا اللہ ہمراہ ہوئی۔

ہمدم مکرم سلمہ ولد اکوع کا کہا ہے کہ: عامر ولد اکوع آگے آئے اور مسلسل حدی گائی، رسول اکرم اسکی حدی سے سرور ہوئے اور اسکے لئے دعائے رحم الہی کی۔ راہ کے دوران عصر کی صلاہ ادا کی۔ اگلی سحر سو اسرائیلی کدال اور دوسرے آ لے کر کاموں کے لئے گھروں سے رواں ہوئے۔ معار رسول اللہ مع ہمراہوں کے دکھائی دے گئے کہہ اٹھے:

”محمد، واللہ! محمد۔ محمد ہے، واللہ! محمد ہے مع عسکر کے“

اور گڑھی کو اٹھ گاموں دوڑے اور کواڑ لگا کر محصور ہو گئے۔ اہل اسلام وہاں آئے اور محاصرہ کر ڈالا۔ وہاں آٹھ اہم گڑھی اور حصار (۱۳۹۷) اسرائیلی گروہ کے ملک رہے۔ اول اس گڑھی (۱۳۹۸) کا معرکہ سر ہوا کہ محمود ولد مسلمہ وہاں آرام کے لئے سائے کو معلوم کر کے آئے اور سو گئے۔ اور اک اسرائیلی وہاں آ کر کھڑا ہوا اور گڑھی کی عالی سطح سے اک کلاں روڑ مارا۔ اس سے محمود کے سر کے وسط لوہے کی کلاہ ٹوٹ کر گر گئی۔ سر کی کہاں لٹک گئی۔ لوگ اٹھا کر رسول اکرم کے ہاں لے آئے مگر گھاؤ کاری لگا اسلئے راہی معاد ہوئے۔

(۱۳۹۳) فتح مبین (۱۳۹۴) غزوہ خیبر (خیبر کے معنی گڑھی اور قلعے کے ہیں) (۱۳۹۵) ذوالحجہ (۱۳۹۶) ۷ھ

(۱۳۹۷) ناعم، قموص، صعب معاذ، قلعہ، نطاة، وطیح، سلام اور کسی نے کہا کہ: النطاة، الشق، الناعم ایک جانب السکتیہ، الوطیح، السلام دوسری جانب تھے۔ اور قموص، اور صعب بن معاذ۔

(۱۳۹۸) قلعہ ناعم

اگلی سحر اک اور گڑھی^(۱۳۹۹) کے معرکہ کا ارادہ ہوا مگر رسول اکرم کو آدمی سرکا درو ہوا۔ اسلئے والد اسماء^(۱۵۰۰) کو علم دے کر حملہ کا حکم دے ڈالا۔ وہ گئے حملے کئے مگر سارے حملے رائگاں گئے اسلئے لوٹ آئے۔

اگلی سحر ہدم مکرم عمر کو علم ملا، اور حملہ کا حکم ہوا وہ گئے مکمل سعی کی مسلسل لڑے مگر لڑائی لا حاصل رہی اسلئے لوٹ آئے۔ رسول اللہ کا اعلان ہوا کہ:

”کل اس آدمی کو غلم دوں گا کہ اس کو اللہ اور اسکے رسول لا ڈالے ہوں گے اور اللہ کا رسول اسے لا ڈالار کھ رہا ہو۔ اور اسی کے واسطے سے اللہ گڑھی کا معرکہ سر کروائے گا۔“

ہدموں کے اک دوسرے سے مکالمے ہوئے کہ کل کس کو علم ملے گا؟ اگلی سحر کو سارے ہدم آئے۔ رسول اکرم کا سوال ہوا کہ علی کہاں ہے؟ کوئی کہہ اٹھا کہ: اسے رماد^(۱۵۰۱) ہے۔ اور اس رماد سے وہ درد محسوس کر رہا ہے۔ کہا: اسے مدعو کرو! وہ آئے۔ رسول اللہ آگے ہوئے اور رال لے کر اسے مل دی، اور دعا کی وہ سارا رماد اور درد کل معدوم ہوا۔ اور علم دے کر کہا کہ:

”گمراہوں سے لڑائی کی راہ لو! مگر اول گمراہوں کو سوائے اسلام مدعو کرو!“

علی کرمہ اللہ علم لے کر گئے وہاں سے اہل ہود کا اک سورما^(۱۵۰۲) لڑائی کے لئے آدھمکا۔ اولاً اسکا ٹکراؤ عامر ولد اکوع سے ہوا مگر عامر کا وار الٹا ہوا۔ اور عامر ہی کو لوٹ کر آ لگا وہ اس وار سے گھائل ہو کر کام آ گئے۔

دوسرے مرحلہ کے دوران محمد ولد مسلمہ اس سے لڑے اور اسکے ہر دو گام کاٹ کر اسے گرا ڈالا۔ اور کہا کہ: ادھر ہی سسک سسک کر مرو! وہ گئے۔ ادھر علی کرمہ اللہ کا وہاں سے مرور ہوا وہ آگے آئے۔ اور اس گمراہ کا سر کاٹ ڈالا۔

مگر امام مسلم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اول وہلہ ہی سے اسکا ٹکراؤ علی سے ہوا اور علی کے وار ہی سے مردار ہوا۔

تال کا اس گڑھی کا معرکہ سر ہوا اور علی کرمہ اللہ کا مگارو کا مراں ہو کر لوٹ آئے۔

اگلی سحر اک اور گڑھی (۱۵۰۳) رام ہوئی۔ وہاں سے گھی اور اکل و طعام کا دوسرا ساماں ملا۔ اسی طرح سہ سحر ولد العوام کی گڑھی (۱۵۰۴) کا محاصرہ کر کے اک اسرائیلی کی مدد اور صلاح سے، کہ گھاٹ کی راہ کاٹ دو! گڑھی والوں کو لڑائی کے لئے گڑھی سے کھلے ماحول لائے۔ وہ طوعاً و کرہاً آئے، لڑائی ہوئی، دس اسرائیلی مارے گئے، اور کئی مسلم کام آئے، اور وہ معرکہ سر ہوا۔ اسی طرح وہاں اور کئی معرکے کئے۔ اور اک اک گڑھی اہل اسلام کے آگے رام ہوئی۔ واللہ الحمد

سلام کی لڑائی

مال کار اسرائیلی ادھر ادھر سے دوڑ لگا کر سلام اور اس سے ملی ہوئی اک اور گڑھی (۱۵۰۵) آ کر اکٹھے ہو گئے۔ سارے اسرائیلی سمٹ کر ادھر ہی آ کر محصور ہو گئے محاصرہ دو کم سولہ سحر رہا۔ رسول اللہ کا ارادہ ہوا کہ اک عراوہ (۱۵۰۶) کھڑی کر کے اس سے کوئی ہدم روڑے مارے۔ اسلئے اک عروسک (۱۵۰۶) لا کر کھڑی کی گئی۔ اسرائیلی اس سے آگاہ ہو کر ہراساں ہو گئے۔ مال کار صلح کے سائل ہوئے۔ اک سردار (۱۵۰۷) آئے اور رسول اللہ سے امور صلح طے کئے۔ طے ہوا کہ سارے مرد مع آل و اہل ادھر سے راہ لے کر کسی اور ملک وارد ہوں سارا ساماں ادھر ہی رہے گا۔ اگر کسی طرح کا کوئی ساماں اور مال ہمراہ لے گئے سو معاہدہ ٹوٹ کر کالعدم ہوگا۔

وہ اس معاہدہ صلح کے لئے گواہاں کر گئے مگر اک اسرائیلی سردار جی کے اک مسک کی حوالگی سے رکے رہے۔ درابم اور دوسرے اموال سے مملو اس مسک کے لئے رسول اکرم کا سوال ہوا۔ وہ لوگ کہہ اٹھے کہ: معرکوں اور دوسرے امور کے لئے وہ سارے اموال ہم لٹا گئے۔ مگر رسول اللہ کو اصل معاملہ وحی سے معلوم ہوا کہ وہ اموال اک گڑھا کھود کر وہاں رکھے گئے۔ اور مٹی ڈال دی گئی ہے۔ اسلئے اک ہدم کو حکم ہوا کہ وہ اس گڑھے کو کھود کر وہاں سے وہ مال لے آئے۔ اور اس طرح وہ لوگ کہ رسول اللہ سے کئے گئے عہد کو ٹکڑے کر ڈالا۔ رسول اکرم کے حکم

(۱۵۰۳) معب بن معاذ (۱۵۰۴) حصن قلعہ جو پہاڑ کی چوٹی پر تھا جو بعد میں حضرت زبیر بن العوام کو ملا اسلئے قلعہ زبیر

کہلایا (۱۵۰۵) و طح (۱۵۰۶) بنی قریظ (۱۵۰۷) ابن ابی العقیق

سے مارے گئے۔ اس سردار^(۱۵۰۸) کے مارے گئے۔ محررہ و لڑکوں^(۱۵۰۹) کے علاوہ دوسرے لوگ سالم رہے۔ اور اسکے اک لڑکے کی گھر والی^(۱۵۱۰) اساری کے ہمراہ آئی۔ رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اسے رہا کر گئے اور اس سے سگائی اور عروسی^(۱۵۱۱) کی۔ اس طرح اسرائیلی مکمل ہار گئے۔ اور اہل اسلام حاوی ہو گئے معرکہ سر ہوا۔ واللہ الحمد۔ وہاں کئی سحر رسول اکرمؐ رہ کر لوٹے۔

معرکہ اسرائیلی وادی^(۱۵۱۲)

راہ کے دوراں اک اسرائیلی گروہ کی وادی آئی۔ وہاں کے لوگ اک دم حملہ آور ہوئے بہام مارے۔ رسول اللہ کے مملوک مدغم بہم سے کام آ گئے۔ لوگ کہہ اٹھے کہ: مدغم کو دار السلام کا حصول مسعود ہو۔ رسول اللہ کا کلام ہوا کہ: ”واللہ! اسکے سر آگ سنگ رہی ہے اسلئے کہ گڑھی کے معرکہ کے دوراں اسکو اسکا حصہ مال معرکہ سے ملا مگر وہ کہاں رکا؟ اور اسکے حصے کے علاوہ اک ردا ہونے سے لے لی۔ وہ ردا اسکے لئے معاد کی آگ ہو گئی ہے۔“

رسول اللہ لڑائی کے لئے آمادہ ہوئے اک لواء سعد کو دی، اک لواء سہل اوسی اوو و اور علم۔ دو ہندموں^(۱۵۱۳) کو حوالہ کئے۔ وادی والوں کو اسلام کے لئے کہا مگر اک آدمی وادی کا لڑائی کے لئے کمر کس کر وارد ہوا۔ ولد عوام کے وار سے مردار ہوا۔ دوسرا آدھمکا اسی طرح وہ ولد عوام کے وار سے مرا۔ اک اور آدھمکا علی آگے ہوئے اور اسے مار ڈالا۔

الحاصل اک سوا دس آدمی مردار ہوئے مسلسل لڑائی ہوئی مساء کو رک گئی۔ اگلی سحر معمولی سی لڑائی ہوئی اور مال کا معرکہ سر ہوا۔

اک اور اسرائیلی گاؤں^(۱۵۱۴) والوں کو اہل وادی کا حال معلوم ہوا وہ اول وہلہ ہی سے صلح کے لئے آمادہ ہو گئے اسلئے وہ لڑائی سے سالم رہے اس طرح کامگار و کامراں ہو کر رسول اللہ حرم رسول لوٹ آئے۔

(۱۵۰۸) کنانہ بن ابی الحقیق (۱۵۰۹) منیہ (۱۵۱۰) قیدیوں۔ (۱۵۱۱) متغنی (۱۵۱۲) وادی القرئی (۱۵۱۳) حباب بن

منذر اور عباد بن بشر (۱۵۱۴) اہل حواء

والد اسماء کی مہم (۱۵۱۵)

گزشتہ کے معرکہ سے رسول اللہ لوٹ کر آئے اور آٹھ ماہ حرم رسول ہی ٹھہرے رہے۔ اس دوران کئی مہم ارسال کئے۔ اک مہم والد اسماء کی سرکردگی کا طے کر کے ارسال کی۔ اور وہ اک گروہ (۱۵۱۶) کے ہاں گئے سلمہ ولد اکوع ہمراہ ہوئے۔

عمر کی مہم

رسول اللہ (صلی اللہ علی رسولہ وسلم) کے حکم سے سی عدد سوار لے کر ہدم مکرم عمر کرمہ اللہ اعداء کے اک گروہ (۱۵۱۷) سے ٹکراؤ کے لئے گئے وہ سارے دوڑ لگا گئے۔ اک اور گروہ اعداء کا ہدموں کو ملا ہدموں کی رائے ہوئی کہ ہم کو اول گروہ سے ہی لڑائی کا حکم ہوا ہے اسلئے سارے لوٹ گئے۔

ولد سعد کی مہم (۱۵۱۸)

رسول اکرم کے ہاں سے ولد سعد سوئے اولاد مرہ ارسال کئے گئے۔ وہ لوگ وہاں گئے اور لوٹ مار کی۔ سواری اور مال لے آئے۔ اعداء کو علم ہوا وہ آئے راہ کے دوران لڑائی ہوئی، کئی اک کس لئے گئے، کئی دوڑ لگا گئے، دوسرے لوگ لوٹ آئے، مگر ہدم مکرم ولد سعد گھائل ہوئے، اک اسرائیلی کے گھر رک گئے۔ بٹے کٹے ہو کر لوٹے۔

اولاد ملوح کی مہم

ماہ محرم ۸ھ سے اگلے ماہ رسول اللہ کے ہاں سے اک مہم اولاد ملوح سے لڑائی کے لئے ارسال ہوئی، راہ کے دوران اک آدمی ولد مالک (۱۵۱۹) ملا اسے محصور کر ڈالا وہ کہہ اٹھا کہ: ہمارا ارادہ اسلام کا ہے۔

(۱۵۱۵) سریہ حضرت ابوبکر (۱۵۱۶) نجد بنی نزارہ (۱۵۱۷) بنی ہوازن (۱۵۱۸) بشیر (۱۵۱۹) حارث بن مالک بن البرضاء البلیغ

اہل اسلام کے سالار^(۱۵۲۰) کا کلام ہوا کہ: اگر ارادہ ہے کہ اسلام کو گلے لگاؤ سوا دھری رکے رہو۔ اور اسے سی سے کس کر کالے لوگوں کے حوالے کر کے کہا کہ: اسکی رکھوالی کرو اور مارڈالو اگر ماحول مکدر کرے! ہمارا ٹولہ لوٹ آکر اسے لے لے گا۔

وہاں سے وہ آگے گئے عصر کو اک وادی^(۱۵۲۱) آکر ٹھہر گئے۔ مساء کو، اس گھڑی کہ لوگ سو گئے وہ اک دم حملہ آور ہوئے۔ کئی مارڈالے ڈھور اور مال ہمراہ لے کر لوٹ گئے۔ وہ لوگ اٹھے دوسروں کو مدد کے لئے صدا دی اور دوڑ لگائی مگر وہ ولد مالک کو لے کر اک دم گھوڑوں کو دوڑا کر دور ہو گئے راہ کے دوراں موسلا دھار مطر ہوئی۔ وادی ماء مطر سے مملو ہو گئی، اسلئے وہ وادی حائل ہو گئی، اور وہ لوگ ادھر ہی رہ گئے، اہل اسلام سالم لوٹ آئے۔ واللہ الحمد

ولد سعد کی اور مہم

اک آدمی^(۱۵۲۲) رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سے آکر ملا اور اطلاع دی کہ گمراہوں کا اک سردار^(۱۵۲۳) لوگوں کو حملہ کے لئے مدعو کر رہا ہے۔ اور کئی گروہوں^(۱۵۲۴) کے لوگ اکٹھے ہو گئے اور ارادہ ہو رہا ہے، کہ اہل اسلام کے ارد گرد سے حملہ آور ہوں۔

رسول اللہ کی والدہ اسماء اور عمر سے صلاح ہوئی اور ہر دو سے رائے لی۔ اور ولد سعد کو سہ صد آدمی دے کر ہروی کا حکم دے ڈالا۔ وہ اک دم گئے اور اول حملہ آور ہو گئے اعداء ادھر ادھر ہو گئے۔ وہاں ہو کا عالم محسوس ہوا۔ وہاں ڈھور مل گئے وہ لے لئے اور لوٹ گئے۔ راہ کے دوراں ٹوہ کے لئے^(۱۵۲۵) مامور اک آدمی ملا اسے مارڈالا۔ آگے اک اور ٹولہ ملا مگر اک دوسرے سے لاعلم رہے۔

ہاں دو آدمی اس ٹولے کے علاحدہ ملے وہ حرم رسول لے آئے وہ وہاں آکر اسلام لے آئے۔ گمراہوں کے اس سردار کو اک آدمی^(۱۵۲۶) ملا اس آدمی کو وہ سردار طول محسوس ہوا۔ اسے کہا کہ: اس امر سے لاعلم ہو کہ محمد سارے ممالک کو رام کر کے حاوی ہوگا؟ اور اس کے لا حاصل (سائی) ہو رہے ہو۔

(۱۵۲۰) غالب بن عبد اللہ لیثی (۱۵۲۱) بطن کدید (۱۵۲۲) حیل بن لویہ (۱۵۲۳) عیینہ (۱۵۲۴) یمن، غطفان او

رحیان (۱۵۲۵) جاسوس (۱۵۲۶) حارث بن عوف

والد حدرد الاسلامی کی مہم

گمراہوں کے اک سردار^(۱۵۲۷) کے ارگرد کئی لوگ اکٹھے ہوئے کہ وہ کسی طرح رسول اللہ سے معرکہ آرائی کے لئے آمادہ ہو۔ رسول اللہ کو اسکا علم ہوا۔ والد حدرد اسلامی اور دوسرے آدمی ارسال کئے کہ اسکی اطلاع لاؤ وہ گئے۔ اس لمحہ کہ عصر کی گھڑی ڈھلی۔ اور مساء کی گھڑی آئی کہ وہ وہاں آ گئے، لوگوں کی اک ٹولی دکھائی دی وہ اس ٹولی سے دور دم سادھے رک گئے۔ والد حدرد کا ہمراہوں کو حکم ہوا کہ: وہ دوسرے سرے آ کر کھڑے ہوں! اس گھڑی کہ صدائے علو^(۱۵۲۸) لگاؤں اک دم آگے آؤ! اس سردار کا راغی ہر سحر کی طرح اس سحر کو کام کے لئے راہ لے کر الوداع ہوا۔ ہر عصر کو اس کا معمول رہا کہ وہ عصر کو کام سے لوٹے مگر اس عصر کو معمول سے ہٹ کر کئی لمحے ہو گئے مگر وہ ادھر ہی رکا رہا۔ وہ سردار ہم کلام ہوا کہ: لامحالہ کوئی معاملہ ہوا ہے اسلئے اسکی آمد رکی ہوئی ہے۔ وہ مصمام جمائل کر کے ٹوہ کے لئے اٹھا لوگ ہمراہ ہوئے مگر سردار کے حکم سے رک گئے۔ اور اک وہی سردار ہی راہ لے کر ٹوہ کے لئے رواں ہوا۔ اس گھڑی کہ اسکا والد حدرد کے آگے سے مرور ہوا، والد حدرد اٹھے اور اسکے دل کے وسط سہم مارا وہ اک دم گرا وہ آگے آئے اور اسکا سر گدی سے کاٹ ڈالا صدائے علو کہی۔ اسے مسوع کر کے دوسرے دو ہمراہی اٹھے اور صدائے علو لگائی۔ اس ٹولی کو وہم ہوا کہ کوئی عسکری ٹولہ آدھمکا ہے۔ سارے کے سارے دوڑ لگا گئے، وہاں سے اموال ملے۔ وہ لا کر رسول اللہ کے حوالہ کئے۔

والد حدرد اسلامی سے مروی ہے کہا کہ: مری عروسی ہوئی دو سو درہم مہر ٹھہرا۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اسکی ادائے گی کے لئے امداد کا سوال کر ڈالا۔ رسول اللہ کا کلام ہو اکہ:

”واللہ اس گھڑی مال سے غاری ہوں کہ کوئی مدد کر سکوں۔“

مگر اللہ کا کرم ہوا اور اس معرکہ سے مال ملا اور ساری دلدرد دور ہوئی اور عروسی کا مسئلہ حل ہوا۔

(۱۵۲۷) قیس بن رفاعہ یا رفاعہ بن قیس بنی شہم کا معزز شخص (۱۵۲۸) نعرہ بکیر۔

محکم کی مہم

رسول اکرم کے حکم سے اک مہم لڑائی کے لئے گئی۔ محکم^(۱۵۲۹) اس مہم کے اک حصہ دار کے طور پر ہمراہ گئے۔ رہروی کے دوراں اک آدمی عامر مع ہمراہوں کے ملا۔ عامر^(۱۵۳۰) اہل اسلام کا سا سلام کر کے ہمدموں سے ملے مگر محکم آگے ہوئے اسے مار کر اسکی سواری لے لی۔ اس گھڑی کہ اس مہم سے وہ لوگ لوٹے۔ رسول اللہ کو اس امر کی اطلاع دی۔ اس معاملہ کے لئے وحی الہی^(۱۵۳۱) وارد ہوئی،

رسول اکرم محکم سے روٹھ گئے، اور کہا:

”وہ آدمی اسلام لا کر ملا مگر وہ کہاں رکے اور اسے مار ڈالا“

سہمی ہمدم کی مہم^(۱۵۳۲)

علی کرمہ اللہ سے مروی ہے کہ گروہ مددگاراں^(۱۵۳۲) کے اک آدمی^(۱۵۳۲) کی سرکردگی ملے کر کے اک مہم رسول اللہ کے حکم سے رہرو ہوئی۔ رسول اللہ کا لوگوں کو حکم ہوا کہ:

”اس سرکردہ آدمی کا کلام اور اسکا ہر امر مسلمہ کرو۔ اور اسکے حکم کے آگے سر رکھو!“

وہ لوگ گئے اسی دوراں کوئی معاملہ ہوا اور وہ آدمی ہمراہوں سے روٹھ گئے۔ اور لوگوں سے کٹڑی اکٹھی کروائی اور اسکو آگ لگوائی۔ اور لوگوں سے سوال کر ڈالا کہ: کہو! رسول اللہ کا مرے حکم کے لئے اسطرح کا کوئی کلام ہوا ہے کہ اسکے حکم کے آگے سر رکھ دو؟ کہا: ہاں، کہا: سو مرا حکم ہے کہ آگے آؤ اور اس آگ کے دروں کو دو!

لوگ ٹھٹھک گئے اور کہا کہ: ہم آگ سے دوڑ کر ہی سوئے رسول اللہ آنے اسی لئے اسلام لائے۔ وہ سالار اس کلام سے سرد ہو گئے اور وہ آگ سرد کر دی گئی۔

(۱۵۲۹) محکم بن جلمہ (۱۵۳۰) عامر بن الاضبط اشجعی (۱۵۳۱) یا یہا الذہین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا المقی الی الیکم السلام لست مؤمناء النساء (۱۵۳۲) عبد اللہ بن حنظلہ السہمی (۱۵۳۳) انصار

معمر کے عسکر الامراء (۱۵۳۳)

کرک کے گاؤں سے ملا ہوا اک اور محل (۱۵۳۵) ہے۔ وہاں سے موسوم اس معمر کے دراصل مہم ہے، رسول اللہ کے رہے۔ اور ہمدیوں ہی کو رواں کر گئے۔ مگر علماء کے ہاں سے اس کو معمر کے ہی کا اسم ملا اور اسے ”عسکر الامراء“ اسلئے کہا ہے کہ اول مرحلہ ہی سے رسول اللہ کے ہاں سے اسکے لئے اک اک کر کے امراء طے کئے گئے۔

ہوا اس طرح کہ آٹھواں اسلامی سال ہے کہ رسول اللہ کے ہاں سے عالمی ملوک و حکام کو مراسلے ارسال کئے گئے۔ اسی سلسلہ کی کڑی اک وہ مراسلہ ہے کہ ملک الروم کو ارسال ہوا۔ رسول اللہ کے اک ہرکارے (۱۵۳۶) اس مراسلہ کو لے کر گئے۔ مگر راہ کے دوران ہی ملک الروم کا اک والی ولد عمرو (۱۵۳۷) اسے روک کر اس سے ہمکلام ہوا: کہاں کا ارادہ ہے؟ لگ رہا ہے کہ محمد کے ہرکاروں سے ہو؟ کہا: ہاں! ولد عمرو کے حکم سے رسول اللہ کے ہمدیوں سے کس لئے گئے۔ اور مال کار مار ڈالا۔

کئی اہل علم کی رائے ہے کہ وہ مراسلہ اسی والی کو ارسال ہوا۔ رسول اللہ کو اس ہمدی کی مرگ گراں لگی، اور صدمہ ہوا۔ اسلئے کہ ہرکاروں کی مرگ عالمی اصول کے رو سے مدام مکروہ رہی ہے۔ دس دس سواروں کے سہ عدد ڈٹولے اکٹھے کر کے اک عسکر ملک الروم سے لڑائی کے لئے ارسال کر ڈالا۔ اور اسکی سالاری علم دے کر والد اسامہ (۱۵۳۸) کے حوالہ کی اور کہا:

”اس محل کی راہ لو کہ وہاں وہ ہمدی مارے گئے! وہاں وارد ہو کر اول وہاں کے لوگوں کو اسلام کے لئے مدعو کرو! اگر وہ مسلم ہوں سو عمدہ امر ہے اور اگر وہ لڑائی کے لئے آمادہ ہوں سو اللہ سے مدد کا سوال کر کے لڑائی کے لئے کمر کس لو!“

(۱۵۳۳) غزوہ موتہ جسے غزوہ جیش الامراء بھی کہا جاتا ہے (۱۵۳۵) موتہ (۱۵۳۶) حارث بن عسیر (۱۵۳۷) شام کا گورنر شریل یا شریل بن عمرو الغسانی جو شاہ روم ہرقل کی طرف سے گورنر تھا۔ (۱۵۳۸) زید بن حارثہ

اور اللہ کے رسول وداع کی گھاٹی^(۱۵۳۹) ہمراہ عسکر آئے کہ اللہ کا رسول عسکر کو الوداع کہے۔ وہاں آ کر عسکری ٹولہ سے ہم کلام ہوئے اور کہا کہ:

ہر حال ورع سے معمور رہو، اللہ سے ڈرو، ہمراہوں کے لئے دل کھلے رکھو، اللہ کا اسم لے کر اللہ سے مکرے ہوئے لوگوں سے لڑو! مکر، دھوکہ اور فتنگی سے دور رہو، کسی مادام، کم عمر لڑکے اور معمر مرد اور سادھو سے لڑائی سے دور رہو۔

اس کو کہہ کر رسول اللہ لوٹ گئے۔ اسی طرح رسول اکرم کا حکم ہوا کہ:

”اگر والد اسامہ اللہ کے لئے کام آئے سو ولد عم رسول^(۱۵۴۰) کو سالاری دے دو! اگر وہ کام آئے سو ولد رواحہ^(۱۵۴۱) کو سالاری حوالہ کر دو! اگر اسی طرح وہ اللہ کے لئے کام آگئے سو اہل اسلام کے لئے روا ہے کہ اک دوسرے سے رائے لے کر کسی کو سالار کر کے معرکہ آراء ہوں!“

اسلامی عسکر وہاں سے آگے رہ رہا ہوا۔ راہ کے دوراں^(۱۵۴۲) اہل اسلام کو علم ہوا کہ ولد عمرو اک لاکھ کا عسکر لڑائی کے لئے اکٹھا کئے ہوئے ہے۔ اور ادھر حاکم روم اک اور عسکر اک لاکھ کا اسکی مدد اور کمک کے لئے لے کر آ رہا ہے۔ اہل اسلام دو لاکھ کے ٹڈی دل عسکر کی آمد سے مطلع ہو کر اولاً کم حوصلہ ہوئے اور ٹھہر کر اک دوسرے سے رائے لی۔ اک رائے آئی کہ رسول اللہ کو اطلاع دو اور رے کے رہو کہ اللہ کے رسول کا حکم اور امداد آئے۔ مگر ولد رواحہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا: اے لوگو! مرگ معرکہ کے لئے آئے ہو، اور حالاً وہی مکر وہ لگ رہی ہے، ہماری لڑائی کی اساس اسلحہ اور عدد سے ہٹ کر سراسر اسلام ہے۔ دراصل ہمارے آگے دو عمدہ امروں سے اک امر ہے: کامگاری، در حال دگر مرگ معرکہ۔

اس کلام سے سارے لوگوں کے دل ولولہ سے معمور ہو گئے۔ اور کہا: ولد رواحہ کا کلام اہل ہے۔ اور اللہ کے دلدادہ لوگوں کا وہ معمولی ٹولہ ٹڈی دل عسکر سے لڑائی کے لئے وہاں سے معرکہ گاہ کو رواں دواں ہوا۔ آگے کرک سے لگے ہوئے معرکہ گاہ^(۱۵۴۳) آ کر ٹھہر گئے۔

(۱۵۳۹) بحیۃ الوداع (۱۵۴۰) جعفر بن ابی طالب (۱۵۴۱) عبد اللہ بن رواحہ (۱۵۴۲) معان نامی مقام میں (۱۵۴۳) موت نامی مقام پر جنگ ہوئی

ادھر ڈھائی لاکھ گمراہ گرداڑاڑا کروہاں آدھیکے۔ دو لاکھ رومی اور آدھے لاکھ دوسرے گردوہوں^(۱۵۳۳) کے لوگ وہاں گھوڑوں اور ہر طرح کے ساماں اور اسلحوں سے مسلح اہل روم کی مدد کے لئے معرکہ گاہ وارد ہوئے۔ اولاً سالار اہل اسلام والد اسامہ^(۱۵۳۵) رسول اللہ کی لواء لئے آئے۔ اور دلاوری کے گوہر دکھا دکھا کر کام آگئے۔ اک دم ولد عم رسول^(۱۵۳۶) آئے ہوئے اور لواء اٹھائی اور اولال گھوڑے کی سواری کر کے لڑے مگر محسوس ہوا کہ امکاں ہے کہ کوئی گمراہ حاوی ہو کر گھوڑا لے لے اور اہل اسلام سے لڑائی کے لئے کام لائے اسلئے گھوڑے سے کود کر اس کا گلا کاٹ ڈالا۔ اور وہ اول گھوڑا ہے کہ اللہ کی راہ کے دوراں اسکا سر کٹا۔

الحاصل گھوڑے سے محروم ہو کر وہ لڑے اور اسی دوراں ولولوں اور حوصلوں سے معمور کئی مصرعے کہے۔ لڑائی کے دوراں اک کھائی کٹ گئی۔ اک دم الٹی مٹھی سے علم اسلام لے کر اسے کھڑا رکھا، مگر اسی طرح وہ الٹی کھائی کٹ گئی۔ علم گرا مگر اک دم گود کے وسط رکھ کر کھڑا رکھا مال کا رانہ کے لئے کام آگئے، دھڑکا اگلا حصہ بولہاں ہوا۔ بہام و مصمام کے دس کم سو سے سوا گھاؤ لگے مگر سارے کے سارے اگلے حصہ کو لگے کمر کا حصہ مکمل طور سے سالم رہا۔

معا ولد رواحہ آگے آئے اور سالاری کا عہدہ حاصل کر کے لواء رسول اٹھائی گھڑ سوار ہو کر آئے۔ معمولی سے لمحے کے لئے گوگو کا حال ہوا، مگر مال کا ردل سے ہمکلام ہو کر مصرعے کہے اور لڑائی کے لئے گھوڑے سے کود گئے اور لڑ لڑ کر کام آگئے۔ لواء اسلام گر گئی۔ اسی لمحہ اک ہدم^(۱۵۳۷) آگے ہوئے اور لواء اٹھائی اور اہل اسلام سے کہا: کسی کو سالار کر دو! لوگوں کی رائے مصمام الہی^(۱۵۳۸) کے لئے ہوئی کہ وہ ہمارے سالار ہوں! اس طرح وہ سالار اسلام ہو گئے۔ لواء اسلام اٹھائی اور ڈٹ کر لڑے اس معرکہ کے دوراں دس مصماموں کو مصمام الہی کام لائے ہر مصمام ٹوٹ گئی، سوائے اک کے۔ اگلی سحر ہمراہوں کو ادھر ادھر کر کے اک اور طرح سے لڑائی لڑی۔ اس سے اعداء اسلام کو گماں ہوا کہ اور لوگ آگئے اور کمک مل گئی ہے اس لئے ہر اس

(۱۵۳۳) قبائل عرب بنی بکر، لسخم، جذام (۱۵۳۵) نزید بن حارث (۱۵۳۶) حضرت جعفر (۱۵۳۷) ثابت بن افرم (۱۵۳۸)

ہو گئے اور آل کارڈ حائی لاکھ لوگ ہار گئے اہل اسلام کو کامگاری ملی، مال ملا۔ رومی دوڑ لگا گئے۔ کل دس اور دو مسلم کام آئے۔

ادھر اس معرکہ کے سارے احوال کی اطلاع وحی کے واسطے سے رسول اللہ کو ہوئی۔ اعلان کر کے سارے مسلم اکٹھے کئے گئے۔ رسول اللہ آئے اور لوگوں کو رورو کر اس معرکہ کے احوال اک اک کر کے کہے اور سالار اسلام (۱۵۴۹)ؓ کو ”اللہ کی مصما“ (۱۵۵۰) کے اسم سے مسمی کر ڈالا۔

اہل اسلام معرکہ گاہ سے کامگار و کامراں لوٹ آئے اور رسول اللہ کے ”ہاں“ سے کرار کا اسم ملا

عمر و ولد العاص کی مہم (۱۵۵۱)

معرکہ عسکرا مرء سے اگلے ماہ سادس (۱۵۵۲)ؓ کو رسول مکرم کو اطلاع ملی کہ اک گروہ کا ارادہ ہے کہ حرم رسول آ کر حملہ آور ہو۔ رسول اللہ کا ارادہ ہوا کہ اس گروہ کی راہ کھوٹی ہو۔ اسکے لئے عمرو ولد عاص کو حکم ہوا۔ وہ سہ صد آدمی اور سی عدد گھوڑے لے کر ”سلاسل والی“ کو رواں ہو گئے۔

امام محمد (۱۵۵۳)ؓ کا کہا ہے: کہ سلسل اک گھاٹ ہے اسی سے اس محل کا اسم ”سلاسل والی“ (۱۵۵۳)ؓ ہوا۔ اور اس سے وہ معرکہ موسوم ہوا۔ وہ لوگ وہاں آئے معلوم ہوا کہ عدو کا عدد سوا ہے۔ اک ہدم (۱۵۵۵)ؓ کو سوئے رسول اللہ ارسال کر کے مدد کے سائل ہوئے۔ رسول اللہ کے حکم سے دو سو اور آدمی اک اور علم لے کر امداد کے لئے گئے۔ اس امدادی ٹولہ کے ارکان دوسروں کے علاوہ والد اسماء اور عمر، سعد (۱۵۵۶)ؓ، عامر (۱۵۵۷)ؓ، سعد (۱۵۵۸)ؓ، اور ہدم رومی (۱۵۵۹)ؓ کی طرح کے اہم ہدم ہوئے۔

(۱۵۴۹) خالد بن ولید (۱۵۵۰) سیف اللہ (۱۵۵۱) غزوہ یاسریہ ذات السلاسل (۱۵۵۲) جمادی الثانی ۸ھ

(۱۵۵۳) محمد بن الحنفیہ (۱۵۵۴) ذات السلاسل (۱۵۵۵) رافع بن مکیف الجہنی (۱۵۵۶) بن ابی وقاص (۱۵۵۷) بن ربیعہ

(۱۵۵۸) بن عبادہ (۱۵۵۹) مصیب بن سنان رومی

دوسری امدادی ٹولی کے سالار عامر^(۱۵۶۰) اور سالار مہم عمرو کی رائے اول الگ الگ ہوئی کہ امام صلوحہ کا عہدہ کسے حاصل ہو؟^(۱۵۶۱) مگر مال کار عمرو امام ہوئے اور سارے ہمد ماموم^(۱۵۶۲) ہوئے۔

ہردو ٹولے ملکر گمراہوں کے گاؤں^(۱۵۶۳) آئے حملہ آور ہوئے گمراہ سہم کراہل اسلام کی حملہ کی دھاک سے دوڑ اٹھے اور ادھر ادھر ہو گئے۔ وہاں سے کامگاری کی اطلاع لے کر ولد مالک^(۱۵۶۴) حرم رسول لوٹے۔ اہل اسلام وہاں کئی سحر ٹھہرے رہے اور کئی سوار حملوں کے لئے ادھر ادھر ارسال کئے۔

ساحل کی مہم

اس سے اگلے ماہ ماہ حرام^(۱۵۶۵) کو رسول اللہ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) اک ہمد مکرم عامر^(۱۵۶۶) کو سہ صد آدمی دے کر سالار کر کے ساحل ساگر^(۱۵۶۷) کی مہم کے لئے ارسال کر گئے۔ معلوم ہوا کہ وہاں سے اطلاع ملی کہ وہاں اہل مکہ کا اک گروہ^(۱۵۶۸) معاہدہ صلح کے عکس معاملہ کر رہا ہے اور معاہدہ ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔ اسلئے ہمد ارسال کئے گئے۔ مگر کئی اہل علم کی رائے ہے کہ وہ مہم عام السادس کو معاہدہ صلح سے اگلے عرصہ کے دوران ہوئی۔ اسلئے معرکہ مکہ^(۱۵۶۹) اور معاہدہ صلح کے وسطی عرصہ کے دوران اہل مکہ سے مکمل صلح رہی۔ اور اللہ کے رسول سے محال ہے کہ اللہ کا رسول کسر عہد کرے مگر اصل وہی ہے کہ اول لکھا کہ معرکہ مکہ سے معمولی عرصہ ادھر ہی اہل مکہ کسر عہد کے عامل ہوئے۔ اسلئے اصل کسر عہد مکہ والوں کے ہاں سے ہوا ہے اور رسول اللہ اس مردود عمل سے معصوم و مطہر رہے۔

وہ لوگ ساحل کو گئے۔ مگر وہاں ہو کا عالم ملا۔ وہاں کے لوگ اس گاؤں سے دوڑ لگا گئے۔ رسول اللہ کے ہمد وہاں اک ماہ رہے سار اطعام کہا گئے۔ مال کار حال دگرگوں ہوا۔ سارے آدمی اک اک گنگھلی سے رس لے کر کہا گئے۔

(۱۵۶۰) ابو عبیدہ بن الجراح (۱۵۶۱) ابو عبیدہ اور عمرو بن العاص دونوں کے درمیان نماز کا امام بننے پر اختلاف ہوا (۱۵۶۲) مقتدی (۱۵۶۳) بنو قضاء کے گاؤں پر حملہ کیا (۱۵۶۴) خوف بن مالک اشجعی (۱۵۶۵) رجب (۱۵۶۶) ابو عبیدہ (۱۵۶۷) سمندر (۱۵۶۸) تھینہ (۱۵۶۹) فتح مکہ

اک سحر ساحل کو اک کلاں مردہ ماہی^(۱۵۷۰) آئی سارے ہدم سرور ہو گئے۔ اک ہدم کا کہا ہے کہ: ہم اسے کہا کہا کر بٹے کٹے ہو گئے۔
 اٹھارہ سحر وہ ماہی ہدموں کے کام آئی۔ ہدم وہاں سے لوٹ آئے اور رسول اللہ کو اس ماہی کی اطلاع دی۔ کہا کہ:
 ”وہ اللہ کے ہاں سے طعام ارسال ہوا اسلئے اگر اسکا کوئی حصہ رہا ہو سو ہم کو اس سے کھلاؤ!“
 ہدم لے آئے۔ اور رسول اللہ اسے کہا گئے۔

معرکہ کا مگاری مکہ

معرکہ کے عوامل

معاہدہ صلح کے طے کردہ امور سے اک وہ امر ہے کہ ہر دو گروہوں کی رائے سے طے ہو کہ دوسرے گروہوں کے لئے راہ کھلی ہے کہ ہر گروہ کے لئے روا ہوگا کہ اہل اسلام کا حامی ہو کہ اہل مکہ کا۔ اس طرح عمرو ولد سالم کا گروہ^(۱۵۷۱) اہل اسلام سے آ ملا۔ اور سلمی سردار کا گروہ^(۱۵۷۲) مکہ والوں کا ہم معاہد ہوا۔
 عمرو ولد سالم اور سلمی کے گروہ مدام اک دوسرے سے دور رہے اور اک دوسرے کے لوگوں کو مارا اموال کو لوٹا۔ مگر اسلام کی آمد اور اسکے پلے گلے سے ہر دو گروہ لوٹ مار اور مار دھاڑ سے رہ گئے۔

اہل مکہ کا کسر عہد

ادھر اہل اسلام اور مکہ والوں کا معاہدہ صلح ہوا۔ اسلئے عمرو ولد سالم کے لوگ اہل اسلام سے ملے اور سلمی کے لوگ مکہ والوں سے۔ اور ہر سو آرام ہوا۔ اسلئے سلمی کے گروہ^(۱۵۷۲) کو وہ

مرحلہ پہل معلوم ہوا کہ ولد سالم کے لوگوں سے صلہ دم لے سکے۔ اسلئے اک دہلی سردار^(۱۵۴۳) مع دوسرے لوگوں کے آئے اور ولد سالم کے سوئے ہوئے لوگوں کو مار ڈالا۔ اس مہم کے دوران اس حملہ آور گروہ کو اہل مکہ کے کئی مردوں کی امداد مکمل حاصل رہی۔ عمرو ولد سالم مع ہمراہوں کو لے کر رسول اللہ کے ہاں آئے اور سارا معاملہ کہہ ڈالا۔ اہل مکہ کے کسر عہد کی ساری روئداد کہی اور مدد کا سوال کر گئے۔ رسول اللہ ساری روئداد سے آگاہ ہو کر روئے اور مدد کا وعدہ کر گئے اس طرح معرکہ مکہ مکرمہ کی اساس ڈلی۔

ادھر مکہ والوں کو معلوم ہوا وہ سہم گئے۔ اسلئے اہل مکہ کے سردار^(۱۵۴۴) اس ارادہ سے کہ صلح کا عرصہ اور سوا ہو۔ رسول اللہ سے مکالمہ کے لئے حرم رسول آئے رسول اللہ سے ملے۔ مدعا کہا مگر رسول اللہ غم صم رہے والد اسماء، عمر، داماد رسول علی کرمہ اللہ سے ملے۔ اور علی کی گھر والی^(۱۵۴۵) سے ملے۔ ہر اک سے کہا: ہمارے لئے رسول اللہ سے کہہ دو! مگر سارے کے سارے مکر گئے۔

مال کار علی کی صلاح سے اللہ کے گھر^(۱۵۴۶) آ کر کہا کہ معاہدہ صلح کے عرصہ کو اور سوا کر رہا ہوں۔ اور اسکو کہہ کر وہاں سے مکہ کی راہ لی۔ مکہ آ کر ساری روئداد لوگوں کو کہی۔ مکہ والے سائل ہوئے کہ محمد کے ہاں سے ہاں ہو گئی؟ کہا کہ: کہاں؟ وہ غم صم رہے۔ کہا کہ: اک مہمل کام کر آئے ہو۔ علی ٹھٹھا اڑا گئے۔ کہا کہ: اسکے سوا۔ اور کوئی حل ہی کہاں رہا؟ ادھر رسول اکرم کا ہمدموں سے کلام ہوا کہ:

”مکہ کی رہروی کے لئے کمر کس لو، اسلحہ اور دوسرا سامان اکٹھا کر لو! اور ہمارا ارادہ اک
بر^(۱۵۴۷) ہے اسلئے اسکی رکھوالی کرو!“

اسی طرح ادھر ادھر دوسرے گاؤں والوں کو اطلاع ارسال کی کہ ہر اک کمر کس لے!

اک ہدم کی ٹھوکر

اک ہدم مکرم^(۱۵۷۸) رسول اللہ کے اس ارادہ سے مکہ کے سرداروں کی اطلاع و آگہی کے لئے اک مراسلہ لکھ کر اک معمر مادام سارہ کو دے گئے۔ اور کہا: کسی طرح مکہ کی راہ لو! وہ مراسلہ وہاں کے سرداروں کو دے دو!

وہ مادام وہاں سے رواں ہو گئی۔ ادھر رسول اللہ کو وحی آئی اور سارا معاملہ معلوم ہوا۔ علی، ولد عوام اور ولد اسود^(۱۵۷۹) کو حکم ہوا کہ:

”اس اس طرح کا اک مراسلہ اک مادام لے کر مکہ گئی ہے۔ وہ اک گھاٹ آ کر آرام کے لئے رکی ہوئی ملے گی۔ اسلئے اک دم اسکی راہ لو اور اس سے وہ مراسلہ لے آؤ!“

وہ گئے اور اس مادام سارہ سے کہا کہ: وہ مراسلہ دے دو! مگر وہ مکر گئی۔ ہدم آگے ہوئے اسے ٹولا۔ مگر مراسلہ کہاں ملا؟ علی کریم اللہ اس سے ہمکلام ہوئے اور دھمکی دے کر کہا کہ: واللہ محال ہے کہ رسول اللہ کا کلام کھوٹا ہوا اسلئے اک دم مراسلہ دے دے! اور اگر مکر کرے گی! سو ہمارے دار سے مرے گی۔

وہ طوعاً و کرہاً آمادہ ہوئی اور موئے سر کی گرہ کھول کر اس سے مراسلہ لے کر ہدموں کو حوالہ کر گئی۔ ہدم وہ مراسلہ رسول اللہ کے ہاں لے کر آئے۔ حکم ہوا کہ مراسلہ کا لکھاری^(۱۵۸۰) ادھر آئے وہ ہدم آئے۔ رسول اللہ اس سے ہمکلام ہوئے۔ کہا: اس مراسلہ کا علم ہے؟ کہا: ہاں! کہا: کس لئے لکھا؟ کہا: واللہ اللہ اور اسکے رسول کا دل سے صاد^(۱۵۸۱) ہے اسی گھڑی سے کہ اسلام کے آگے سر رکھا، مدام گمراہی سے دور رہا ہوں۔ مگر معاملہ دراصل اس طرح ہے کہ ادھر کے ہر مسلم کا وہاں کوئی اک سگا^(۱۵۸۲) لا محالہ ہوگا سودہ اسکے گھر والوں کی رکھوالی کر لے گا مگر مرے گھر والے مکہ ٹھہر گئے۔ اور وہاں ہر طرح کے سگوں اور محارم اور حامی سے محروم ہوں۔ مرا ارادہ ہوا کہ مکہ کے سرداروں کو اطلاع دے کر اک طرح سے احساں کر دوں۔

(۱۵۷۸) حاطب بن ابی بلتعہ (۱۵۷۹) زبیر اور مقداد (۱۵۸۰) حاطب (۱۵۸۱) یقین (۱۵۸۲) برشتہ دار

اس طرح وہ مرے گھر والوں کے لئے رکھوا لے اور ہمدرد ہوں گے اور اللہ گواہ ہے کہ مرا اسی معاملہ کی رو سے وہی ارادہ ہوا کہ کہہ ڈالا۔ اور مراد دل سے صاد ہے کہ اللہ رسول اللہ کو لامحالہ کامگاری عطا کرے گا۔ رسول اللہ اس کلام کو مسموع کر کے کہہ اٹھے:

”آگاہ رہو! اسکا کلام کھرا ہے۔ عمر اٹھے اور کہا: اگر حکم ہوا سکا سراڑا دوں؟ کہا: وہ معرکہ اولیٰ^(۱۵۸۳) کا معرکہ آراء ہے۔ اور امکاں ہے کہ اللہ کا اس معرکہ کے معرکہ آراؤں سے کلام ہوا ہو: کہ ہر طرح کے کام کروا سلئے کہ اللہ کے ہاں سے سارے معاصی مٹ گئے۔ عمر روئے اور کہا: اللہ و رسولہ اعلم۔“

الحاصل رسول اللہ ماہ صوم کی دس کو دس دس سو کے دس^(۱۵۸۴) کو لے ملا کر اک عسکر لے کر سوئے مکہ مکرمہ رہرو ہوئے۔ اک رائے ہے کہ دو کو اور اک رائے ہے کہ اٹھارہ کو رواں ہوئے اور اٹھارہ والی رائے ٹھوس ہے۔ رسول اللہ اور سارے ہدم صائم ہو کر گئے۔ مگر کراغ^(۱۵۸۵) آ کر صوم کھول ڈالا^(۱۵۸۶) اور کسی کی رائے ہے کہ کسی اور محل^(۱۵۸۷) آ کر لوگوں کو دکھلا کر صوم کھولا۔ اسی طرح مروی ہے کہ صلصل آ کر ولد عوام^(۱۵۸۸) کو دو آدمی دے کر آگے آگے ارسال کر ڈالا۔ اور رسول اللہ کے ہاں سے لوگوں کو اعلان ہوا کہ:

”ہر آدمی کے لئے روا ہے صوم رکھے، کہ اسے کھول ڈالے“

کرود علی^(۱۵۸۹) آئے وہاں عم رسول^(۱۵۹۰) مع آل و اہل ملے وہ مکہ سے آئے ساماں حرم رسول ارساں کر کے وہ ادھر ہی سے معرکہ کے لئے رسول اللہ کے ہمراہ مکہ لوٹ گئے۔ اسی طرح رہرو کے دوراں رسول اللہ کے ولد عم^(۱۵۹۱) اور اک اور بچے آدمی ملے گو کہ وہ مدام رسول اللہ کے کٹر عدو رہے اسی لئے رسول اللہ روٹھے رہے مگر ام سلمہ کے اصرار سے مال کار ہردو سے ملے وہ اسلام لائے اور ہمراہ ہو گئے اور سدا کھرے مسلم رہے۔ آگے اک وادی^(۱۵۹۲) آ کر سارے ٹھہر گئے اور رسول اللہ کے حکم سے الگ الگ آگ سلگائی۔

(۱۵۸۳) بدر (۱۵۸۴) دس ہزار کاشکر (۱۵۸۵) کراغ الغیم (۱۵۸۶) روزہ انظار کیا (۱۵۸۷) عثمان اور کسی نے کہا کہ: کدیہ یا قدیہ میں (۱۵۸۸) زبیر (۱۵۸۹) بیر علی یعنی ذوالخلیجہ (۱۵۹۰) عباس (۱۵۹۱) چچازاد ابوسفیان بن حارث اور پھو بھی زاد عبد اللہ بن ابی امیہ

عم رسولؐ کی اہل مکہ کے لئے ہمدردی

عم رسولؐ (۱۵۹۳) عسا کر اہل اسلام کی اس دھوم دھام سے رہروی سے ڈر گئے، اور دھڑکا لگا کہ اگر اسی حوصلہ سے رسول اللہؐ مکہ وارد ہوں گے، سو اس سے اہل مکہ کلا معدوم ہوں گے۔ وہ ٹٹو کے سرسوار ہو کر کے گرد آوری (۱۵۹۴) کے لئے گئے۔ ادھر سردار مکہ مع دوہمراہوں (۱۵۹۵) کے مکہ سے رسول اللہؐ کی ٹوہ کے ارادہ سے رواں ہوئے وہ اسی دوراں اس وادی آئے آگ دکھائی دی۔ ٹھٹھک گئے

معاً عم رسولؐ مل گئے۔ کہا:

ہائے اے سردار مکہ! رسول اللہؐ کا عسکر ہے۔ واللہ! اگر وہ مسلط ہو اسو سراڑا دے گا، اسلئے مکہ والوں کے لئے اک ہی راہ ہے کہ رسول اللہؐ کے حکم کے آگے ہر آدمی سر رکھ دے۔

سردار مکہ کہہ اٹھے: سورہائی کس طرح ہوگی اور معاملہ کس طرح حل ہوگا؟ کہا: مرے ہمراہ سوار ہو کر آؤ! رسول اللہؐ کے آگے معاملہ رکھ دوں گا کہ اماں حاصل ہو۔

عم رسولؐ اسے عسکر کے لوگ دکھلا دکھلا کر رسول اللہؐ کے ہاں لے گئے۔ عمر طے کیا: اوہ! سردار مکہ اللہ اور اسکے رسول کا عہد ہے۔ الحمد للہ رام ہوا۔

مکرم عمر صمصام لہرا کر رسول اللہؐ کی آرا مگاہ کو آئے مگر عم رسولؐ اس سے آگے وہاں آ گئے۔ اور رسول اللہؐ سے کہا کہ: سردار مکہ کو مرے ہاں سے اماں حاصل ہے۔ مکرم عمر اک دم کہہ اٹھے کہ: اے اللہ کے رسول! حکم کر! کہ اسکا سراڑا دوں۔ مگر رسول اللہؐ اس سے روئے اظہر موڑ کر عم رسولؐ سے ہمکلام ہوئے اور کہا:

”اسکو اگلی عمر مرے ہاں لے آؤ!“

وہ اسے لے گئے۔ ادھر اس سردار کے ہر دو ہمراہی اسی گھڑی رسول اللہؐ سے ملے اور اسلام لے آئے۔ رسول اللہؐ ہر دو کے اسلام سے مسرور ہوئے اور مکہ کے احوال معلوم کئے وہ اسلام لا کر مکہ مکرمہ لوٹ گئے۔ کہ اہل مکہ رسول اکرمؐ کی آمد سے آگاہ ہوں۔

(۱۵۹۲) دادی مرالظہر ان (۱۵۹۳) عباس (۱۵۹۴) گشت (۱۵۹۵) ابوسفیان، حکیم بن حزام، بدیل بن ورقاء۔

سردار مکہ کا اسلام

اگلی سحر عم رسول سردار مکہ کو رسول اکرمؐ کے ہاں لے آئے۔ رسول اللہ اس سے ملے اور اسکو کلمہ کے لئے کہا مگر وہ رکا رہا اور اسکا گوٹو کا حال رہا گو کہ رسول اللہ کے حلم و کرم اور صلہ رحمی کی مدح کی اور اسے سراہا۔

عم رسول کہہ اٹھے: ارے کلمہ ادا کر! ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ اور اسلام لے آ! لوگوں سے کوئی اٹھ کر مار دے گا، اگر نکرے گا۔

سو سردار مکہ کلمہ کہہ کر اسلام لے آئے و اللہ الحمد۔

عم رسول رسول اکرمؐ سے ہم کلام ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! سردار مکہ کے لئے کوئی اکرام عطا کر دے۔ کہا:

”ہاں! ہر وہ آدمی کہ اس سردار کے گھر آئے گا اسے ہمارے سے اماں حاصل ہے۔ کہا: مرے گھر کا احاطہ کم ہے کس طرح سے سارے لوگوں کو سمو سکے گا؟ کہا: ہر وہ آدمی کہ اللہ کے گھر آئے سو وہ ماموں ہوگا کہا: مرے گھر ہی کی طرح اسکا احاطہ کم ہے کہا: ہر وہ آدمی کہ گھر کے کواڑ لگا دے وہ ماموں ہوگا۔“

اس وادی سے رسول اللہ آگے رواں ہوئے اور عم رسول سے کہا کہ:

”سردار مکہ کو کسی کوہ کے سر کھڑا کر دو! کہ اسے عسکر الہی کھل کر دکھائی دے۔“

وہ وہاں کھڑے ہو گئے ادھر اک اک کر کے عسکر کے کئی گروہوں کا وہاں سے مرور ہوا۔ سردار مکہ ٹھٹھک کر رہ گئے۔

اور اک اک گروہ کے اسماء معلوم کئے سارے گروہوں کا مرور مکمل ہوا۔

تال کار رسول اللہ کا مع کئی ہمدموں اور مددگاروں^(۱۵۹۶) کے وہاں سے مرور ہوا۔ سردار مکہ کا سوال ہوا کہ وہ کس کا گروہ ہے؟ کہا: وہ اللہ کا رسول ہے مع ہمدموں کے۔ کہا: کس کا حوصلہ

ہے کہ اس گروہ کے لوگوں سے لڑ سکے؟ اسکی سرکار عالی ہے۔ کہا: وہ ملک اور حاکم کہاں؟ وہ اللہ کا رسول ہے۔

سردار مکہ وہاں سے اک دم مکہ گئے اور صدادی: اے مکہ والو! محمد آگئے اور محال ہے کہ کوئی اس سے فکر لے سکے اسلئے اسلام لے آؤ اور اگر مرے گھر کوئی آئے گا مائے موں ہوگا۔

اسکی گھر والی اس سے روٹھ گئی۔ اور اسکو گالی دی اور لوگوں سے کہا: اسے مار ڈالو! ٹر ٹر کر رہا ہے۔ لوگ اکٹھے ہو گئے۔ مگر سردار مکہ کا وہی کلام رہا کہ محال ہے کہ کوئی آدمی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے فکر لے سکے۔ لوگوں کا سوال ہوا کہ: گھر کا احاطہ کم ہے کس طرح سارے لوگوں کو سما سکو گے؟ کہا: ہر وہ آدمی کہ اللہ کے مکرم گھر حرم آئے گا وہ اسی طرح مائے موں ہوگا اور اگر کوئی گھر کے کواڑ لگا دے گا اور گھر آ کر محصور ہوگا وہ معصوم الدم اور مائے موں ہوگا۔ اور گھر والی سے کہا کہ: اسلام لے آؤ! اور اگر مکرے گی مرے گی۔ اک دم گھر کی راہ لے!۔

لوگ اس صداء کو مسموع کر کے دوڑے۔ کوئی گھر کو دوڑا، کوئی حرم کی اللہ کے گھر کو دوڑا اور کوئی اس سردار کے گھر کو دوڑا۔

موسیٰ^(۱۵۹۷) راوی ہے کہ عم رسول کریم اللہ آئے اور اللہ کے رسول سے کہا کہ: مرے ہاں سے سردار مکہ^(۱۵۹۸) اور اس کے ہمراہ آئے دو مردوں کو اماں مل گئی ہے اور ہر سہ کا ارادہ ہے کہ اللہ کے رسول کے ہاں آ کر رو در رو ہمکلام ہوں۔ کہا: لے آؤ! وہ لے آئے اور کئی گھڑی وہاں رہے۔ رسول اللہ سے مکالمہ ہوا۔ رسول اللہ کو ہر سہ سے مکہ مکرمہ کے احوال معلوم ہوئے کہا: اسلام لے آؤ! سردار مکہ کے دو ہمراہی کلمہ ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کہہ کر مسلم ہو گئے۔ مگر سردار مکہ ٹھٹھکے اور کہا: اس کلمہ سے لاعلم ہوں اس لئے مرا حال گونگو کا ہے۔

اک راوی سے مروی ہے کہ رسول اللہ اس سے ہمکلام ہوئے اور کہا:

”اسلام لے آؤ! کامگارو کا مراں ہو کر رہائی ملے گی۔“

کہا: آٹھ^(۱۵۹۹) سے کس طرح کا معاملہ کروں گا؟ عمر کریمہ اللہ کہہ اٹھے:

آلہہ کے سرٹٹی کر دو! سردار مکہ روٹھ گئے اور کہا اے عمر! رومی کلمے کہہ رہے ہو... دور ہٹو! ولد عم (محمدؐ) سے مکالمہ کر رہا ہوں۔ راہ کے دوراں سردار مکہ کے اسم سے موسوم آدمی کے ولد عم^(۱۶۰۰) مع لڑکے اور رسول اکرم کے دادا کی لڑکی کے لڑکے کے، طے۔ رسول اکرم کے دادا کی لڑکی کا لڑکا اہل اسلام کی ماں ام سلمہ سلام اللہ علی روحہا کے واسطے سے رسول اکرم کا سالا ہے۔ ولد عم رسول^(۱۶۰۱) اور ہمراہی، مکہ سے ورے اک کوہ کے سر آ کر طے۔ اولاد ام سلمہ سے رسول اکرم کو اطلاع ملی مگر رسول اکرم روٹھے اور دل مکہ رہا کہ ہر اک مرا کلاں عدورہا ہے اور ہر اک سے کڑے سے کڑے دکھ اور صدمے طے۔ آلام کا اک سلسلہ رہا۔ وہ لوگ اس کلام سے آگاہ ہوئے۔

ولد عم رسول ڈٹ گئے کہا: اے اللہ کے رسول! لامحالہ ملوں گا اور اگر محروم رہا سو اس کم عمر لڑکے کو ہمراہ لے کر اک گڑھا کھود کرو ہاں ہی تک کر رہوں گا الا آں کہ ادھر ہی مرگ آئے۔

رسول اکرم اس کے ارادہ سے مطلع ہوئے۔ دل نوم ہوا۔ رحمہ لی سے کہا: مل لو! وہ آئے اور اسلام سے مکرم ہو گئے۔ ولد عم رسول سرور ہوئے اور کئی مصرعے کہے۔

اسی دوراں علی کرمہ اللہ آئے اور ولد عم رسول کو صلاح دی کہ: رسول اللہ کے ہاں آگے سے آؤ! اور وہ کلمے کہو کہ ملک مصر رسول^(۱۶۰۱) علی روحہ السلام کے آگے اس کے والد کی اولاد آئی اور وہ کلمے^(۱۶۰۲) ادا کئے۔

وہ آئے اور رسول اللہ کے آگے وہی کلمے ادا کئے۔ رسول اکرم عمدہ کلموں سے سرور ہوئے اور رد عمل کے طور وہی کلمے^(۱۶۰۳) کہے کہ ملک مصر رسول سے ادا ہوئے۔

(۱۶۰۰) ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب اور ان کے فرزند جعفر اور رسول اکرم کے پھوپھی زاد عبد اللہ بن امیہ مخزومی جو عاتکہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے تھے (۱۶۰۱) حضرت یوسف (۱۶۰۲) تبارک اللہ لقد آتربک اللہ علینا وان کنا لخاصین (۱۶۰۳) لا تریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وهو ارحم الراحمین

ماہ صوم کے دوراں لائحہ عمل

اس معرکہ کی رہروی ماہ صوم کے دوراں ہوئی۔ اس لئے اولاً رسول اللہ صائم رہے مگر اک وادی^(۱۶۰۳) آ کر اور اک رائے کی رو سے صلصل آ کر اعلان ہوا کہ:

”ہر اک آدمی اگر صوم کھول دے سوائے لئے روا ہوگا اور اگر کوئی علیٰ حالہ صائم رہے سو اسکے لئے اسی طرح روا ہے۔“

اک رائے ہے کہ کراع^(۱۶۰۵) آ کر صوم کھولا۔ دراصل رسول اکرم کو اطلاع ملی کہ لوگوں کے لئے صوم گراں ہو رہا ہے عصر کو کہا: ”دودھ لے آؤ!“ دودھ لے کر اس سے صوم کھول کر دوسرے ہمراہی کو عطا کر گئے۔

اطلاع ملی کہ کئی لوگ اسی طرح صائم رہے۔ کہا: ٹھوکر کھائی ہے۔ وہ حکم رسول کے مرام سے لاعلم رہے۔ دراصل صائم آدمی کے لئے صوم کے دوراں لڑائی اک گراں امر ہے۔ لڑائی کا دم اسی لمحہ حاصل ہوگا کہ معرکہ آراء صوم کھول دے۔

معرکہ کے علم

معرکہ کے دوراں کئی علم سلوائے گئے۔ کئی کلاں اور کئی معمولی۔ آٹھ گروہوں کو وہ علم اک اک کر کے عطا کئے۔

آگ سلگائی

رسول اکرم رہروی کے دوراں اک اور وادی مرو^(۱۶۰۶) آئے وہاں حکم ہوا کہ:

”آگ سلکاؤ ہر آدمی الگ الگ آگ سلکائے! اس سے عدو کا حوصلہ ٹوٹے گا۔ اور حملے کا ارادہ کالعدم کر دے گا۔“

گردآوری کے لئے مامور ٹولی کی سالاری عمر کریمہ اللہ کے حوالے کی گئی۔

ادھر اہل مکہ کو ہر گھڑی دھڑکا لگا رہا کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیٰ روحہ وسلم) حملہ کے لئے

رواں ہو گئے ہوں۔ اس لئے سردار مکہ ٹوہ کے لئے آئے۔ ہر سو آگ ہی آگ دکھائی دی سہم گئے۔

اک عالم^(۱۶۰۷) کا لکھا ہے کہ: اس گھڑی کہ رسول اکرم مکہ کے لئے رہو ہوئے لوگوں کی رائے طرح طرح کی ہوئی۔ کسی کی رائے ہوئی کہ مکہ والوں سے لڑائی کا ارادہ ہے۔ کسی کا گمان ہوا کہ کسی اور گروہ^(۱۶۰۸) سے لڑائی کا ارادہ ہے۔ رسول اکرم کی اللہ سے دعا ہوئی کہ:

اعداۃ اسلام ہماری اطلاع سے لاعلم ہوں۔ وہ دعاء کام کر گئی۔ اہل مکہ کے حواس معطل رہے اور وہ عسا کر اسلامی کی آمد سے لاعلم ہی رہے۔ مگر احوال کے ادراک سے اہل مکہ کے دل ہراساں رہے۔

رسول اکرم اک دم رہوئی کر کے مکہ مکرمہ سے اک مرحلہ^(۱۶۰۹) دور آ کر کے اس رہوئی کا کل عرصہ آٹھ سحر رہا۔

رسول اکرم کا ہر گروہ مجبوعہ حکم ہوا کہ: ہر گروہ اس کے سردار کے علم کے ارد گرد آ کر اکٹھا ہو اور مردوں اور اسلحہ کو کھلے عام دکھلاوے کے لئے رکھے۔

اس لئے ہر گروہ کے عسکری ٹولے کے لوگ کلائی سے کلائی اور گام سے گام ملا کر آئے۔ گروہوں کا سرداروں کے ہمراہ اور عسکری ٹولوں کا علموں کو لے کر مرور ہوا۔

مصمام الہی اک گروہ لے کر گئے۔ ولد عوام اک گروہ لے کر گئے۔ اسی طرح سلسلہ وار سارے گروہوں کا مرور ہوا۔ ہمد مکرم سعد، سردار مکہ کے آگے آئے کہا کہ: ”اس سحر کو گھساں کا معرکہ ہو گا اور حرم کی اور اس کے ارد گرد لڑائی روا ہوگی۔“

اک ہمد، مکرم سعد کے اس کلام سے رسول اکرم کو آگاہ کر گئے اور کہا: ”ڈر ہے کہ سعد اک دم حملہ کر دے۔“

رسول اکرم کا علی کو حکم ہوا کہ:

”سعد سے علم لے کر اسکے لڑکے کو دے دو!“

رسول اللہ کا حکم ہوا کہ:

”مرا علم گھائی لا کر گاڑ دو!“

رسول اکرم گھائی کے سر آئے اور وہاں سے مکہ وارد ہوئے۔ اور مصمام الہی کو حکم ہوا کہ:

”وہ گھائی کے دوسرے سرے سے مکہ گھسے!“

ولد عمر راوی ہے کہ رسول اللہ کے مملوک اسامہ رسول اللہ کے ہمراہ سوار ہوئے۔ رسول اللہ تمام^(۱۶۱۰) سے ہو کر لال رداء کے ٹکڑے سے سر کو کس کر آئے۔

ہمراہ دو علم لائے اک گوراء اور اک ”لاڈلی اماں“^(۱۶۱۱) کی رداء سے کاٹا ہوا کالا کلاں علم۔ ہمراہ عسکری گروہوں کے سرداروں کو حکم ہوا کہ:

”اولاً لڑائی سے رکے رہو! ہاں! اگر کوئی حملہ کر دے سو رد عمل کے طور لڑائی روا ہے۔“

اس گھڑی کہ مصمام الہی مکہ آئے اہل مکہ کے مددگار گروہ^(۱۶۱۲) آدھمکے۔ اور لڑائی کر کے سعی کی کہ مصمام الہی مکہ کے حدود سے دور رہے۔ اس لئے سهام مارے۔ مصمام الہی ڈٹ گئے اور ہمراہ ٹولے کو لٹکارا اور اہل مکہ کی مدد کے لئے آئے ہوئے گروہوں کو رام کر ڈالا۔

اور گمراہوں کے دو کم سی عدد آدمی مارے گئے۔ مکہ کے کئی لوگ گھروں کو دوڑ کر وہاں گھس گئے۔ اک گروہ سوئے کوہ دوڑا۔

سردار مکہ آگے آئے اور اہل مکہ کو صدا دی: ”اے مکہ والو! کس لئے ہلاک ہو رہے ہو؟ ہر وہ آدمی کہ مرے گھر آئے گا اسے اماں حاصل ہوگی۔ ہر وہ آدمی کہ اسلحہ رکھ دے سالم رہے گا۔“

لوگ اس صدا سے آگاہ ہو کر اک دم گھروں کو دوڑ لگا گئے اور گھر آ کر کواڑ لگا کر لڑائی سے علاحدہ ہو گئے۔ ٹھٹھ کے ٹھٹھ اسلحہ ڈال کر گھروں کو دوڑے۔ سارا اسلحہ اہل اسلام اٹھالائے۔

اہل اسلام کے دو آدمی^(۱۶۱۳) اللہ کے لئے مارے گئے۔ وہ اس لئے کہ ہر دو سے راہ گم ہوئی اور مارے مارے سرگرداں رہ کر اعداء کو مل گئے اور مارے گئے۔ ماہ صوم کی دو سوا اٹھارہ کو رسول اللہ مکہ مکر مہ در آئے۔ ہمراہ ام سلمہ اور اک دوسری ماں^(۱۶۱۴) سلام اللہ علی روچھا آئی۔

(۱۶۱۰) غسل کر کے (۱۶۱۱) حضرت عائشہ صدیقہؓ (۱۶۱۲) بنو بکر، بنو حارث، بنو حذیل (۱۶۱۳) کرز بن جابر فہری اور خالد بن ولیدؓ (۱۶۱۴) میونہ

حکم مرگ

رسول اکرمؐ کا حکم صادر ہوا کہ:

”اک کم سولہ طحہ مردوں اور طحہ اؤں کے سراڑ ادا“

مگر اگلے دور کے دوراں کئی مسلم ہو گئے۔ دو اور دو گمراہ ہی مار ڈالے گئے۔

اک گمراہ عدو اسلام^(۱۶۱۵) حرم مکی دوڑا اور اس کے کسوہ مطھرہ کی اوٹ لے لی۔

رسول اللہؐ کو معلوم ہوا کہا کہ:

”ادھر ہی مار ڈالو!“

عکرمہ، ولد اسود^(۱۶۱۶)، سارہ، ولد والد سرح اور رسول اکرمؐ کی ساس^(۱۶۱۷)

اور دوسرے اسلام لے آئے۔ اور معصوم الدم ہو گئے۔ اہل مکہ کے اک

اسلام لے آئے۔^(۱۶۱۸)

رسول اللہؐ حرم آئے اللہ کے گھر کے گرد گھومے۔ موٹھ مڑی ہوئی لکڑی لئے

ہوئے اللہ (ہراک سے) کلاں ہے کی صدا لگائی اسی طرح ہمدموں کی صداؤں سے مکہ کے کوہ

دہل گئے۔

احرام سے ہٹ کر عام عادی سادہ حلے اوڑھے ہوئے، سواری سے آ کر دو رکوع صلوہ

ادا کی۔ رسول اللہؐ کے لئے اللہ کے گھر کے در کھل گئے۔ رسول اللہؐ کا وہاں عام اعلاں

ہوا۔ اور اہل مکہ سے سر عام مکالمہ کر کے سارے اعداء کو رہائی عطاء کر دی۔

معمر کہ مالک^(۱۶۱۹)

ماہ صوم سے اگلے ماہ کہ سال کا دسواں ماہ^(۱۶۲۰) ہے اک کلاں گروہ^(۱۶۲۱) سے وادی

اوطاس اور اسکے ارد گرد معمر کہ ہوا۔

(۱۶۱۵) عبد اللہ بن نطل (۱۶۱۶) صہار بن اسود (۱۶۱۷) حضرت حنظلہ (۱۶۱۸) سمیل بن عمرو (۱۶۱۹) غزوہ حنین و اوطاس

۵ھ (۱۶۲۰) شوال (۱۶۲۱) ہوازن

وہاں کے دوکٹاں گروہوں^(۱۶۲۲) کو ڈر لگا کہ اللہ کا رسول حملہ آور ہوگا اسلئے ہم ہی اگر حملہ آور ہوں سو کا مگار ہوں گے۔

اک سی سالہ آدمی مالک کو سالار کر کے عسا کر کی کماں اسکے حوالہ کر دی۔ کئی گروہ اسکے ارد گرد آ کر اکٹھے ہو گئے۔ اک گروہ اولاد سعد^(۱۶۲۳) کا وہاں آ کر اکٹھا ہوا۔

اولاد سعد کا گروہ وہی ہے کہ رسول اکرم کم عمری کے دوراں اسکے ہاں اک عرصہ رہے۔ اسی طرح اہل الرائے اور لڑائی کے ماہر لوگوں سے اک اعلیٰ معمر سردار

ولد الصمہ^(۱۶۲۴) کہ اک سواٹھارہ سال سے سوا عمر کا مالک ہوا۔ اک رائے ہے کہ اک سواٹھ سال اور اک رائے ہے کہ دو سو سال اسکی عمر ہوئی۔ لڑائی کے لئے وارد ہوا۔

لڑائی کے سالار اعلیٰ مالک کا عسا کر کو حکم ہوا کہ: ہر طرح کا مال، اہل و اولاد کو ہمراہ لو! لوگ آمادہ ہوئے مگر کہا کہ: ولد الصمہ سے رائے لے لو! اسلئے کہ وہ امور معرکہ کا ماہر اور لڑائی کے اطوار سے آگاہ ہے۔

وہ لوگ او طاس آ کر رکے۔ ولد صمہ وہاں ٹھٹھکا کہا: گائے، گدھے، لڑکے اور آل و اہل کس لئے لائے گئے؟

کوئی کہہ اٹھا: مالک کے حکم سے معرکہ گاہ لائے گئے۔ کہا: کدھر ہے؟ اسے کہو! ادھر آئے۔

ولد صمہ مالک سے اسکا سائل ہوا کہا: مری رائے ہوئی کہ عسا کر کے اموال اور گھروالے اگر ہمراہ ہوں گے سو ہر آدمی گھر والوں اور اموال کی رکھوالی کے اراد سے ڈٹ کر لڑے گا۔ مگر ولد صمہ اس رائے کو رد کر گئے اور کہا کہ: سارے اموال اور گھروالے لوٹا دو۔

مگر مالک اسکی رائے رد کر گئے کہا کہ: اسکی عمر سوا ہو گئی ہے اسلئے اسکی رائے رے ہے۔ سالار عسا کر مالک کا حکم ہوا کہ: سارے عسا کر اکٹھے ہوں۔ اول سواروں کے ٹولوں کو رکھا اور ہر سوار کے ورے اسکی گھر والی کو سواری دے کر اسکے سر سوار کرا کر رکھا۔ اور گھر والوں

کے ورے دوسرے اموال کو کھڑا کر کے اک طرح سے ہر آدمی کی راہ روک دی، کہ
امکاں ہے کہ ہار کی ڈر سے کوئی دوڑ لگا دے مگر اس داؤنسے ہر آدمی ڈٹ کر ٹرے گا۔
اور عسا کر سے ہمکلام ہوا کہ: اگر دکھائی دوں کہ حملہ کر رہا ہوں سو سارے مل کر اک دم
ٹوٹ کر حملہ کر دو!

اعداء اسلام کے عسکر کے ہر دو گروہوں کا کل عدد اسی سو کا آدھا ^(۱۶۲۵) رہا مگر اور گروہوں
کے لوگ اور دوسرے ٹولے ہمراہ آ کر مل گئے۔ اس طرح سی صدی صد کے دس ٹولے ^(۱۶۲۶) مل
کر اک بڑی دل عسکر اکٹھا ہوا۔ مالک کے علاوہ دوسرے کلاں گروہ ^(۱۶۲۷) کے سردار، اک
رائے ہے کہ ولد اسود ^(۱۶۲۸) ہوئے اور اک رائے ہے کہ کوئی اور آدمی ^(۱۶۲۹) ہوا۔
اولاد سعد مدام ماہر سپہام کار رہے۔

عسا کر محمدی کے احوال

رسول اکرمؐ کے ہمراہ اک صد سو کوئے رسول سے آئے ہوئے معرکہ آراؤں کے علاوہ
دس دس سو کے دو اور ٹولے مکہ سے ہمراہ ہوئے۔
والہی اول ^(۱۶۳۰) اور اک رائے کی رو سے کسی اور ہدم کا کلام ہوا کہ: اس معرکہ کے
دوراں محال ہے کہ: عدوی کمی سے ہم رام ہوں (اک رائے ہے کہ کلمہ مسطورہ رسول اکرمؐ ہی کا
ہے، اک اور رائے ہے کہ سلمہ ولد اکوع کا ہے، اک اور رائے ہے کہ سلامہ کا ہے)۔
مگر اللہ کو وہ کلمہ مکروہ لگا اس لئے اول مرحلہ کے دوراں رام ہوئے۔ اس کلمہ سے اس طرح
محسوس ہوا کہ کامگاری کا اصل عامل اور محرک عدوی علو ہے۔ حالاں کہ مسلم کو عائد ہے کہ عدد
سے ہٹ کر اللہ کو سپہاراگماں کرے۔

(۱۶۲۵) چار ہزار (۱۶۲۶) تیس ہزار کا لشکر تھا (۱۶۲۷) ثقیف (۱۶۲۸) قارب بن اسود (۱۶۲۹) کنانہ بن عبد یاسیل

(۱۶۳۰) ابو بکر صدیق

اس معرکہ کے دوران اہل اسلام کے علاوہ اسی قادی اہل الحاد کے رسول مرم کے ہمراہ ہوئے اہل الحاد کے اک ہمراہی^(۱۶۳۱) سے سولو ہے کی دروع^(۱۶۳۲) اور اک رائے ہے کہ آٹھ سو کے آدھے دروع اور دوسرے اسلحے ادھار لئے اور کہا کہ:

”لڑائی کر کے لوٹا دوں گا۔“

وہ ہمراہی اسے رسول اکرم سے کئے ہوئے وعدہ کی رو سے معرکہ گاہ لے آئے۔ اسی طرح اک عم رسول کے لڑ کے^(۱۶۳۳) سے سی صدر رماح لئے اور کہا:

”ہم کو دکھائی دے رہا ہے، اور اس طرح لگ رہا ہے کہ وہ رماح گمراہوں کی کمرؤں کھائل کر رہے ہوں۔“

وہ ہر دو ہمراہی آگے کو کھرے مسلم ہو گئے۔

رسول اکرم کی مکہ سے حرم رسول آمد کا آٹھوں سال ہوا کہ اس سال کے ماہ صوم سے اگلے ماہ کی سحر ساؤں^(۱۶۳۴) اور اول می لادی ماہ کی دو کم سی کو مکہ سے معرکہ گاہ کی راہ لی۔ اہل مکہ مع گھر والوں کے ہمراہ ہوئے۔

اہل اسلام کے علم

معرکہ گاہ آ کر لڑاکوؤں کو سلسلہ در سلسلہ رکھ کر لڑائی کے سالاروں کو علم عطا کئے کے ہدم عالی عمر کرمہ اللہ کو اک کلاں علم ملا۔

اسی طرح مکرم سعد کو اک کلاں علم عطا ہوا۔

مکرم علی کو اک معمولی علم ملا۔

اسی طرح اوس کا اک معمولی سا علم اک اوسی^(۱۶۳۵) سردار کو ملا۔

اک اور گروہ^(۱۶۳۶) کا معمولی علم اک اور ہدم^(۱۶۳۷) کو عطا ہوا۔

اسکے علاوہ گروہوں کے رو سے اور کئی علم ہر گروہ کو الگ الگ عطا ہوئے۔

(۱۶۳۱) صفوان بن امیہ (۱۶۳۲) زریں (۱۶۳۳) نوفل بن حارث بن عبدالمطلب (۱۶۳۴) ۶ شوال ۸ھ، ۲۸ جنوری ۶۳۰ء

(۱۶۳۵) اسید بن حنظلہ (۱۶۳۶) خزرج (۱۶۳۷) حباب بن منذر

رسول اکرم لڑائی کے لئے اس طرح آمادہ ہوئے کہ دو درع، اک اور اک سادہ کلاہ^(۱۶۳۸) اوڑھی۔ اور دلدل کے سرسوار ہو کر معرکہ کے لئے آئے اور سارے عساکر کے ساتھ داخلی مصمصام الہی طے ہوئے۔

ٹوہ کے لئے آئے اعداء کے آدمی

مالک کے حکم سے سہ آدمی اہل اسلام کی ٹوہ کے لئے ارسال ہوئے۔ وہ آئے۔ اہل اسلام کی ہچاک سے حواس گم کر گئے لوٹ کر گئے۔ مالک کو لڑائی سے روکا اور کہا کہ: لوٹ کر گھر کی راہ لو!

مگر مالک ڈٹ گئے اور کہا کہ: حوصلے سے محروم ہو اسلئے ڈر رہے ہو۔ لوگوں سے دور ادھر مرے ہاں ہی رکے رہو! اسلئے کہ ڈر ہے کہ لوگوں کو ڈرا کر لوگوں کا مورال گرا دو گے اور حوصلہ سے محروم کر دو گے۔

ٹوہ کے لئے گئے مسلم

رسول اکرم اک اسلمی مکرم کو اعداء کے ہاں ٹوہ کے لئے ارسال کر گئے اور کہا کہ:

”ٹوہ لگاؤ! کہ وہ کس لئے اکٹھے ہوئے؟“

وہ ہمدم وہاں گئے اک دو سحر وہاں رہے۔ لوٹ کر رسول مکرم کو اطلاع دی کہ وہ کامگار ہوا اور سالار اعداء، مالک کے ہاں رسائی حاصل کر لی۔ وہاں دوسرے سردار مالک کے ہاں اکٹھے ہوئے۔ اور کہا کہ: محمد کو ہماری طرح کے لڑاکو اور دلاور گر وہ سے کہاں واسطہ رہا ہے؟ اسکی لڑائی مدا م لڑائی سے لاعلم لوگوں سے رہی ہے اسلئے وہ کامگار اور حاوی رہا ہے۔ ہم سا لڑائی کا کوئی ماہر کہاں ہے؟

اسلئے اگلی سحر کو سواروں کا سلسلہ آگے رکھو! اور دوسرا سلسلہ گھروالوں اور اولاد کا رکھو! اور اس سے اگلا سلسلہ اموال کا کر کے رکھو! اور اول حملہ ادھر ہمارے ہاں سے ہوا اسلئے کہ کامگاری اسی کی ہے کہ اول وہلہ حملہ کر دے۔

(۱۶۳۸) ایک لوہے کا خود اور اسکے نیچے جالی دار ٹوپی پہنی

لڑائی کا ڈول

ولد صمد کی رائے سے اہل الحاد آئے اور راہ کے دوراں ادھر ادھر آڑوں کی اوٹ لے کر ٹھہر گئے۔

رسول اکرمؐ اس امر سے لاعلم معرکہ گاہ کی راہ ہو لئے۔ اس گھڑی کہ معرکہ گاہ کی وادی آئی اعداء اک دم آگے آ کر معاً حملہ آور ہو گئے۔ مگر اہل اسلام کے رد عمل سے حملہ آور حواس گم کر گئے اور اس طرح اعداء کو ہار ہوئی۔

اہل اسلام معرکہ احد کی طرح اموال کی لوٹ مار کے لئے لگ گئے۔ عدو اس رد عمل کو سہہ کر الٹا حملہ آور ہوا۔ مسلسل سہام مارے۔ اس دوسرے حملہ سے مسلم حواس گم کر گئے گام اکھڑ گئے۔ ہنرا ہی اک دوسرے سے کٹ گئے سواروں کی ٹولی دوڑ لگا گئی۔

اس سے دوسرے لوگ اور ڈر گئے۔ اہل مکہ اور دوسرے معرکہ آراء دوڑ لگا گئے۔ اہل الحاد کے ہاں سے سہام کاری کے گوہر دکھائے گئے۔

رسول اکرمؐ کا حال

اس دوراں رسول اکرمؐ کا حال ہی اور رہا۔ معرکہ کے کڑے لمحوں کے دوراں کہ سوراؤں کے دل دہل اٹھے اور گام لڑکھڑا گئے۔ رسول مکرمؐ معرکہ احد کی طرح ڈٹ کر کھڑے رہے۔

رسول اکرمؐ کی دلاوری ہی تال کار کامگاری کے لئے کار آمد ہوئی۔ رسول اکرمؐ معرکہ گاہ سے اک سو ہو گئے۔ رسول اکرمؐ کے ہمراہ اک ٹولی ہی رہ گئی۔ والد اسماء^(۱۶۳۹)، عمر، دہرے داماد رسول، علی، عم مکرم^(۱۶۴۰)، اور عم مکرم کے لڑکے^(۱۶۴۱)، اور اک اور ولد عم^(۱۶۴۲) کے علاوہ رسول اکرمؐ کے گمراہ عم کے دو لڑکے^(۱۶۴۳) اور کئی اک دوسرے ہمراہی ہمراہ رہے۔ مگر سو سے کم ہی ہمد ہمراہ رہے۔

(۱۶۳۹) حضرت ابوبکر صدیقؓ (۱۶۴۰) عباسؓ (۱۶۴۱) فضل (۱۶۴۲) ابوسفیان بن الحارث (۱۶۴۳) عتبہ، معتبہ
فرزندان ابی لہب

رسول اکرم سوئے اعداء کے رواں ہوئے اور مصرعہ کہا:

”اصلی کھر رسول ہوں۔۔۔ مراد عوی کھوٹا کہاں؟

اور دادا^(۱۶۳۳) (اسم لے کر کہا) کا لڑکا ہوں۔“

دادا کے حوالے سے اسلئے کہا کہ رسول اکرم کے دادا کی ہر سو اور ہر ملک دھوم رہی۔

رسول اللہ آگے آئے اور اک مٹھی مٹی اٹھا کر سوئے اعداء دے ماری اور کہا:

”اعداء کے مکھڑے کالے ہوئے“^(۱۶۳۵)۔

مال کار کا مگاری

رسول اکرم ڈٹ گئے۔ عم مکرم کو کہا:

صد! گاؤ! اے گروہ مددگاراں! اے اہل سرہ!

اس صدا سے سارے ہدم ولولے سے معمور ہو کر دوڑ لگا کر سوئے رسول آ کر اکٹھے

ہو گئے۔ رسول اکرم کا حکم ہوا:

”لوٹ کر دلاوری سے حملہ کر دو!“

اہل اسلام لوٹ کر حملہ آور ہوئے۔ گھمساں کا معرکہ ہوا رسول اکرم کہہ اٹھے:

”ہاں! اس گھڑی لڑائی گرم ہو گئی۔“

مال کار اعداء کے گام اکھڑ گئے۔ معرکہ گاہ سے لٹے گام دوڑ لگا دی۔ اہل اسلام کا حوصلہ

سوا ہوا۔ دوڑ کر اک اک ملحد اور گمراہ کا سر کاٹ کر رکھا۔ کئی کو کلانی سے کس کر ہمراہ لے آئے۔ کئی

اک کم عمر لڑکے مارے گئے۔

رسول اکرم کے ہاں سے حکم صادر ہوا اور اس کام سے ہدموں کو روکا۔

رسول اکرم کا اک اور اعلان ہوا کہ:

”ہر وہ آدمی کہ کسی گمراہ کو مار ڈالے گا اس کا سارا ساماں اسی کا ہوگا“

اس لڑائی کے دوران اعداء کا صلاح کار ولد صمد اک سلمی ہدم^(۱۶۴۶) کے وار سے مردار ہوا۔
صمصام الہی کو کئی گہرے گھاؤ لگے۔ رسول اللہ کے لگائے ہوئے رال سے وہ گھاؤ
دور ہوئے۔

اعداء کی اس ہار سے مکہ مکرمہ سے ہمراہ آئے ہوئے کئی گمراہ اسلام لے آئے۔ اس کے
علاوہ اور کئی لوگ اسلام کو گلے لگا کر مسلم ہو گئے۔ الحمد للہ

مال معرکہ

اس معرکہ سے اہل اسلام کو اک کلاں عدد مال معرکہ حاصل ہوا۔ کئی مردوں کے علاوہ سی
صد ہی صد کے دو ٹوٹے گمراہوں کے گھر والوں کے مملوک ہو کر حاصل ہوئے۔
سواری والے اموال دو صد سو سے سی صد اور دس سو^(۱۶۴۷) سواٹے۔
دودھ والے اموال دو صد سو، دو صد سو کے رے وڑ^(۱۶۴۸) ٹے۔ اسی طرح دودھ والے
مال کے مساوی دراہم مع دس دس سودراہم کے مساوی طلائی مال^(۱۶۴۹) ملا۔

مال معرکہ کے حصے

رسول اکرم لڑائی سے لوٹے اور اموال کے حصوں کے لئے لگ گئے۔
سرکرہ سردار مکہ^(۱۶۵۰) مکرمہ اللہ کو کہاں والی سواری سے سو عدد، دو دو سودراہم، اور دو سو
اٹھارہ درہم کے مساوی طلائی مال^(۱۶۵۱) دے گئے۔
اسی کے مساوی اسکے ہر دو لڑکوں^(۱۶۵۲) کو الگ الگ عطا ہوا۔
اسکے علاوہ ولد کلدہ^(۱۶۵۳)، ولد عدی^(۱۶۵۴)، ولد عمرو^(۱۶۵۵)، مالک^(۱۶۵۶)، ولد
مرداس^(۱۶۵۷) اور دوسرے کئی لوگوں کو سواری کے اموال سے سو سو عدد عطا کئے۔

(۱۶۴۶) ربیعہ بن رفیع^۵ (۱۶۴۷) چوہیں ہزار اونٹ (۱۶۴۸) چالیس ہزار بکریاں (۱۶۴۹) دس ہزار تولہ یا چار ہزار
اوقیہ چاندی جو کہ بیالیس ہزار دراہم کے برابر ہے (۱۶۵۰) حضرت ابوسفیانؓ (۱۶۵۱) سوانٹ، چالیس اوقیہ چاندی
(۱۶۵۲) حضرت یزیدؓ اور حضرت معاویہؓ (۱۶۵۳) نصر بن حارث بن کلدہ (۱۶۵۴) قیس بن عدی (۱۶۵۵) سہیل
بن عمرو (۱۶۵۶) مالک بن عوف (۱۶۵۷) عباس بن مرداس

علاء (۱۶۵۸) ، ولد عمرو عامری (۱۶۵۹) اور کئی دوسروں کو دس دس کم ساٹھ عدد عطا کئے اس طرح کے سارے اموال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حصے سے عطا کئے گئے۔
 اگلے مرتلے کے دوران وحی کے لکھاری ہمد مکرّم (۱۶۶۰) کو حکم ہوا کہ:
 ”دوسرے معرکہ آراؤں اور رہا سہا مال معرکہ کا عدد دو!“
 وہ لے آئے۔ وہ مال حصے حصے کر کے ہر معرکہ آراء کو اسکے حصہ کا مال دے ڈالا
 گھڑ سواروں کو سہ سہ حصے ملے۔

اسارائے معرکہ

اعداء کے اک گروہ (۱۶۶۱) کا ٹولہ دو کم سولہ مردوں کا رسول اکرمؐ کے ہاں وارد ہوا۔ ولد
 صرد اس (۱۶۶۲) ٹولے کی سرکردگی کے لئے طے ہوئے۔ اسی ٹولے کے ہمراہ اولاد سعد سے
 رسول اکرمؐ کے دودھ کے واسطے سے عم مکرّم (۱۶۶۳) آئے۔ وہ سارے لوگ اسلام لے آئے۔
 اور رسول اکرمؐ سے سائل ہوئے کہ: ہمارے اساری لوٹا کر ہم سے کرم و احسان کا معاملہ
 کرو۔ رسول اللہؐ آمادہ ہو گئے۔ رسول اللہؐ کی آمادگی محسوس کر کے سارے ہمد آمادہ ہو گئے۔
 اس گروہ کی ساری اولاد اور گھروالوں کو وہ ہمد اس گروہ کو لوٹا گئے۔
 عسا کر اعداء کے سالار مالک آئے رسول اکرمؐ کے ہاں اسکا لوٹا ہوا مال اور اس کے لوگ
 اسے لوٹائے گئے۔ اور اکراما اسے سو عدد سواری اور عطاء کی۔ مالک اس سلوک سے رام ہو کر
 اسلام لے آئے۔ اور اسلام کے لئے ڈٹ کر رہے۔
 رسول اکرمؐ کے ہاں سے مالک اسی کے گروہ کے اہل اسلام کے لئے حاکم طے ہوئے۔

گروہ مددگاراں اور اموال معرکہ

اہل مکہ اور دوسروں کو عطا کئے گئے اموال سے گروہ مددگاراں کے اکاد کا لوگ اک
 دوسرے سے کہہ اٹھے کہ:

(۱۶۵۸) علاء بن حارثہ (۱۶۵۹) ہشام بن عمرو عامری (۱۶۶۰) زید بن ثابت (۱۶۶۱) ہوازن (۱۶۶۲) زبیر
 (۱۶۶۳) ابو برقان

رسول اکرمؐ سگے لوگوں کو مائل ہو گئے اور مکہ والوں سے ہمدردی کی۔ رسول مکرمؐ کو اس کلام کا علم ہوا کہ گروہ مددگاراں کو اہل مکہ سے سلوک کا معاملہ کھٹکا ہے۔

کہا:

اے گروہ مددگاراں! اس امر کو ٹھکرا رہے ہو؟ کہ دوسروں کو مال ملے اور گروہ مددگاراں اللہ کا رسولؐ ہمراہ لے کر لوٹے۔ اس کلام سے گروہ مددگاراں کے سارے لوگ کہہ اٹھے کہ: ہم رسول اللہؐ کے اس معاملہ سے دلی سرور سے آمادہ ہو گئے۔ رسول اکرمؐ دعا گو ہوئے کہ:

”اے اللہ! گروہ مددگاراں اور اولاد مددگاراں اور اولاد کی اولاد کے سر رحم کر!“

رسول اکرمؐ حرم لوٹ گئے

اگلے ماہ^(۱۶۶۴) کے اوائل کے دوران رسول اکرمؐ حرم مکہ آئے۔ احرام اوڑھ کر اس ماہ کی اٹھارہ کو عمرہ ادا کر گئے۔ اسی طرح سارے مراسم عمرہ ادا کر کے وہاں سے حرم رسولؐ کے لئے رواں ہو گئے۔

اوطاس کی مہم

وہ لوگ کہ معرکہ اوطاس سے دوڑ لگا گئے سہ حصے ہوئے۔ اک ٹولی اوطاس گئی۔ والد موسیٰ کے عم مکرمؐ والد عامر^(۱۶۶۵) رسول اللہؐ کے ہاں سے سالار ہو کر سوئے اوطاس گئے۔ اول اس ٹولی کو سوئے اسلام مدعو کر گئے مگر وہ گمراہی کے لئے ڈٹی رہی مال کا حملہ کر کے اک کم دس آدمی مارے۔ اک آدمی مارے مائموں رہا۔ غلاء اور اسکے ولدام کے وار سے والد عامر اللہ کے لئے کام آ گئے۔

مکرم عمر کی رائے اور صلاح سے والد موسیٰ سالار ہو گئے۔ والد موسیٰ حملہ آور ہوئے۔ اور لڑائی کے دوران اعداء اللہ ہار گئے۔ کئی اسارئی کس لئے گئے اور مال معرکہ حاصل ہوا۔

(۱۶۶۴) ۵ ذوالقعدہ کو ہجرانہ آ کر تیرہ دن رہ کر احرام باندھا (۱۶۶۵) ابو موسیٰ اشعرئی کے چچا ابو عامر اشعرئی

مالک سے اک اور معرکہ (۱۶۶۶)

اسی سال اسی ماہ کے دوران مالک سے اک اور معرکہ ہوا۔ رسول اکرمؐ کو اطلاع ملی کہ مالک اور اس کا گروہ گو کہ معرکہ اوٹاس کے دوران گھانا لے کر لوٹا ہے مگر اسکا ارادہ اسی طرح لڑائی کا ہے اور وہ اک ولولہ لے کر اکٹھا ہوا۔ اور اک حصار (۱۶۶۷) آ کر وہاں محصور ہو کر لڑائی کے لئے مکمل آمادہ ہے۔

اور اک سال کے لئے طعام اکٹھا کئے ہوئے ہے۔

رسول اکرمؐ ہمدموں کے ہمراہ اس گڑھی آ کر حملہ آور ہوئے۔ اعداء کے ہاں سے مسلسل سہام مارے گئے۔ کئی مسلم گھائل، اور دس اور دو مسلم کام آ گئے۔ اسی لڑائی کے دوران رسول اکرمؐ کے دو مکرم سر (۱۶۶۸) گھائل ہوئے۔

رسول اکرمؐ وہاں سے اٹھ کر اس محل آئے کہ وہاں (۱۶۶۹) اللہ کے گھر کی اساس رکھی گئی۔ رسول اکرمؐ، مکرمہ ام سلمہ اور اک اور گھروالی (۱۶۷۰) آئی۔

اس گڑھی کا محاصرہ اٹھارہ سحر رہا۔

وہاں اک عراوہ (۱۶۷۱) کھڑا کر گئے۔

رسول اکرمؐ کا اعلان ہوا کہ:

”ہر وہ آدمی کہ گڑھی سے ہمارے ہاں آئے گا اسے رہائی ملے گی۔“

دس سے سوا آدمی آئے اور رہا کئے گئے۔

اولاً رسول اکرمؐ کا حکم ہوا کہ:

”کل کدوں کو کاٹ کر آگ لگا دو!“

اہل اسلام اس امر کے لئے لگ گئے اور اک حصہ کاٹ ڈالا۔ اک حصہ کاٹ کر رسول اکرمؐ سے سائل ہوئے کہ اللہ کا رسول اس حکم کو کالعدم کر دے۔

(۱۶۶۶) غزوہ طائف (۱۶۶۷) طائف کے ایک قلعہ میں لڑائی کے ارادہ سے بنو ثقیف جمع ہوئے (۱۶۶۸) ابو بکرؓ اور ابوسفیانؓ (۱۶۶۹) مسجد طائف (۱۶۷۰) زنب (۱۶۷۱) منہیق

مال کارِ مکرم عمر کو حکم ہوا کہ وہ اعلان کر دے کہ:

”اہل اسلام کا عسکر لوٹ کر مکہ کی راہ لے!“

اول کئی لوگ گوگمو کے حال کے حامل رہے مگر بالآخر سارے اس حکم کے آگے سر رکھ گئے۔

صداء کی مہم

صداء^(۱۶۷۲) اک درہ کوہ کا اسم ہے۔ وہ درہ اک گروہ کے اسم سے موسوم ہے۔ ادھر اس

گروہ کے اک عرصہ سے گھر رہے۔

رسول اکرمؐ کا ولد سعد^(۱۶۷۳) کو حکم ہوا کہ:

”معرکہ آراؤں کو ہمراہ لے کر وہاں کی راہ لو!“

ولد سعد کے ہمراہ دو دوسو کے دو گروہ ہوئے۔ ادھر وہاں کے اک صدائی سردار^(۱۶۷۴)

کو اس کا علم ہوا۔ وہ اک دم رسول اکرمؐ کے ہاں آئے اور اس ارسال کردہ عسکر کے ارادے کا

رسول اکرمؐ سے سوال کر ڈالا۔

اللہ کے رسول اس کے ارادہ سے اسکو مطلع کر گئے کہ وہ معرکہ آرائی کے لئے

ارسال ہوا ہے۔

کہا: اے اللہ کے رسول! حکم ہو کہ وہ اسلامی عسکر لوٹ آئے۔ اس لئے کہ مرا سارا گروہ

اسلام لے آئے گا۔ اور اس امر کا مسئول ہوں گا کہ مرا گروہ اللہ کے رسول کے حکم کے آگے

سر رکھ دے گا۔

رسول اکرمؐ آمادہ ہو گئے۔ اور اک ہر کارے کو حکم ہوا کہ وہ رسول اللہ کے حکم سے اس

عسکر اسلامی کو مطلع کر کے لوٹا لائے۔

اک کم سولہ سحر ہوئے کہ صدائی سردار کے حکم سے اس کا سارا گروہ رسول اکرمؐ کے ہاں

وارد ہوا اور سارا کا سارا مسلم ہوا۔ واللہ الحمد

(۱۶۷۲) یمن کے ایک پہاڑی درے کا نام ہے (معجم البلدان) (۱۶۷۳) قیس بن سعد بن عبادہ خزرجی (۱۶۷۴) زیاد

بن حارث صدائی

ماہ محرم کی اک مہم

آٹھواں سال مکمل ہوا۔ اگلے سال کے ماہ محرم کو اک ہدم مکرم^(۱۶۷۵) کو دس کم ساٹھ سواروں کا سالار کر کے اک گروہ^(۱۶۷۶) سے لڑائی کے لئے رسول اکرمؐ رواں کر گئے۔ وہ ہر سحر عام راہ سے ہٹ کر آرام کئے رہے کہ لوگ ہم سے لاعلم ہوں۔ اور عصر سے اگلے لمحوں کے دوران ہی رہروی کی۔ اسی طرح طلوع سحر سے لے کر عصر کے دوران رہروی کا سلسلہ رو کے رکھا۔

اک دم اعداء کے سر آ کر حملہ آور ہوئے۔ وہ اک دم دوڑ لگا گئے مگر اک سوادس آدمی اور اسی طرح اک سوادس عدد گھروالوں اور سی عدد لڑکوں کو کس کر حرم رسولؐ لے گئے۔ رسول اللہ کے حکم سے وہ سارے اساری رملہ^(۱۶۷۷) کے گھرا کر وہاں رکھے گئے۔ اس گروہ کے کئی سردار وہاں آئے اساری سے ملے۔ وہ گھروالے اور لڑکے سرداروں سے مل کر روئے۔ وہ سردار اک دم در رسولؐ آئے اور رسول اکرمؐ سے آل و اہل کی رہائی کے سائل ہوئے۔ رسول اکرمؐ (صلی اللہ علی روحہ وسلم) سارے اساری کو رہا کر کے لوٹا گئے۔ اک رائے ہے کہ اس گروہ کے دس کم اسی، اور اک رائے ہے کہ اسی سردار آئے۔ اور سارے کے سارے اسلام لے آئے۔

ولد عامر کی مہم

اگلے ماہ ولد عامر^(۱۶۷۸) دو سوا، اٹھارہ معرکہ آراؤں کے سالار ہو کر رسول اکرمؐ کے حکم سے اک گروہ^(۱۶۷۹) سے لڑائی کے لئے رواں ہوئے۔ رسول اکرمؐ کا حکم ہوا کہ: ”اک دم حملہ کر دو!“

((۱۶۷۵)) عیینہ بن حصن فزاریؓ (۱۶۷۶) بنو قسیم (۱۶۷۷) رملہ بنت حارث (۱۶۷۸) قطبہ بن عامر بن

حدیدہ (۱۶۷۹) خنعم

وہ دس سواری لے کر رواں ہو گئے۔ راہ کے دوران اک آدمی ملا۔ اسے کس کر کہا:
اعداء کا حال کہو!

وہ ڈرا۔ ڈر کے مارے ہکلا کر اوں، آں کی۔ ادھر اعداء کو حملہ آوروں کی آمد کی اطلاع کے
لئے صدا لگائی۔

اہل اسلام اس کے مکر سے آگاہ ہو گئے اور اس کی گدی اڑادی۔ اس کام کو کر کے وہ لوگ
رکے رہے۔ ادھر اس گاؤں کے لوگ سو گئے ادھر مسلم لڑاکو اک دم حملہ آور ہو گئے۔ کڑی لڑائی
ہوئی۔ ہر دو گروہ کے کئی آدمی گھائل ہوئے۔

ولد عامر کے وار سے کئی مارے گئے۔ اعداء کے گھروالوں اور اموال کو حاصل کر کے مسلم
ہمراہ لے کر کوئے رسول لوٹ گئے۔ مال معرکہ سے اللہ و رسول کا حصہ الگ کر کے دوسرے
حصے معرکہ آراؤں کو عطا ہوئے۔

ولد سلمہ کی مہم

اسی سال کی ماہ سوم کے دوران رسول اکرمؐ اک ٹولہ ولد سلمہ^(۱۶۸۰) کے والد کے گروہ
سے اک دلاور ہدم^(۱۶۸۱) کو سالار کر کے رواں کر گئے۔ ولد سلمہ اسی ٹولہ کے ہمراہ
گئے۔ وہ ٹولہ اس گروہ سے ”لاوہ“^(۱۶۸۲) آ کر ملا اسے کہا: اسلام لے آؤ! وہ مکر گئے۔ مال کار
حملہ کر کے اموال لوٹ لئے اعداء رام ہو گئے۔

اسی دوران ولد سلمہ کو اسکا والد گھڑ سوار سلمہ ملا اسے کہا: اسلام لے آؤ! اور اماں حاصل
کر لو۔ مگر وہ مکر گئے اسے اور اسلام کو گالی دی۔ ولد سلمہ آگے ہوئے اور گھوڑے کے گام کاٹ
ڈالے گھوڑا اور سلمہ گر گئے۔ اک اور ہدم رسولؐ آگے ہوا اور سلمہ کا سر کاٹ ڈالا۔

کالوں سے اک مہم

اگلے ماہ رسول مکرم (صلی اللہ علی روحہ وسلم) کو اطلاع ملی کہ ساحلی لوگوں^(۱۶۸۳) سے کالے لوگوں کی اک ٹولی مل گئی ہے۔ اک ہدم^(۱۶۸۵) حکم رسول سے سی صد لڑاکو لے کر کالوں سے لڑائی کے لئے گئے۔ اک روڈ آئے۔ کالے ڈر کر دوڑ لگا گئے۔ اہل اسلام لوٹ گئے۔ اسی دوران مسلم دوحے ہوئے اک کے سالار سبھی ہدم^(۱۶۸۶) ہو گئے۔ سبھی ہدم کا کارواں دوسرے کارواں سے اول لوٹا۔

علی کی مہم

اسی ماہ کے دوران رسول اکرم کا علی کو حکم ہوا کہ:

”وہ لڑاکو ہمراہ لے کر گروہ طے کے الہ کو ڈھا دو!“

وہ اک سوار دس کم ساٹھ سواروں کو لے کر آل طے کے محلہ گئے۔ اور سحر ہی سحر کو اک دم حملہ کر کے اس گھڑے ہوئے الہ کو ڈھا کر مٹی سے ملا گئے۔ وہاں سے اموال، اور سردار کی لڑکی^(۱۶۸۷)، اور دوسرے اساری طے۔ وہاں کے سردار کے لڑکے ”عدی الطائی“^(۱۶۸۸) سوئے حص^(۱۶۸۹) دوڑ لگا گئے۔ ”رکک“ آ کر اموال حصے حصے کئے گئے۔ اور ہر معرکہ آراء کو اسکا حصہ ملا۔ رسول اکرم کا طائی سردار کی لڑکی سے کرم اور احساں کا معاملہ ہوا۔ وہ رہا کر دی گئی۔ وہ اس سلوک سے اسلام لے آئی۔ اور ملک حصے گئی عدی سے ملی۔ عدی کا سوال ہوا کہ:

”اس آدمی (محمدؐ) کے لئے کس طرح کی رائے رکھ رہی ہو؟“

کہا: اے عدی! مری رائے ہے کہ اک دم کوئے رسول کی راہ لو! اگر وہ رسول ہے سو وہاں ہر وہ آدمی کہ اسکی اول آمد ہو وہ اعلیٰ سطح کا حامل ہوگا اور اگر وہ حاکم اور ملک ہے سو اسکے ہاں اک اہم عہدہ حاصل ہوگا۔ عدی کہہ اٹھے: واللہ! عمدہ رائے ہے۔ سو عدی حرم رسول رواں ہو گئے اور در رسول آ کر کلمہ کہہ کر مسلم ہو گئے۔

(۱۶۸۳) اہل جدہ (۱۶۸۵) علقمہ بن مجزہ لہجہ (۱۶۸۶) عبد اللہ بن حذافہ سہمی (۱۶۸۷) سفانہ بنت حاتم

(۱۶۸۸) حاتم طائی کے لڑکے عدی (۱۶۸۹) ملک شام

روم والوں سے اک اہم معرکہ

معرکہ عسره (۱۶۹۰)

اسی سال کے ماہ سادس سے اگلے ماہ (۱۶۹۱) کو روم والوں سے معرکہ ہوا۔ اس دوران موسم گرم رہا اور ہر سو کال (۱۶۹۲) کا سماں رہا۔

رسول اکرمؐ کا اس معرکہ کے لئے ارادہ علی الاعلاں ہوا حالاں کہ دوسرے معرکوں کے دوران سدا ارادہ گول مول رکھا۔ راہ کے دوران گرمی سے اہل اسلام کے گلے سوکھ گئے۔ سواری کو حلال کر کے اسکے معدہ سے ماء معدہ لے کر اسکو کام لائے۔ اسی لئے وہ معرکہ ”عسره“ سے موسوم ہوا۔ اس لئے کہ سارے معرکہ کے دوران اہل اسلام کا حال دگرگوں رہا اور کڑے سے کڑے احوال آئے۔

معرکہ کا محرک وہ اطلاع ہوئی کہ رسول اکرمؐ کو ملی کہ حاکم روم (۱۶۹۳) اک بڑی دل عسکر لے کر اہل اسلام سے لڑائی کے لئے ملک حمص وارد ہوا ہے۔ اور سارے عسکر کے لئے اک سال کا طعام اکٹھا کئے ہوئے ہے۔ اس کے علاوہ اور کئی گروہ ”عاملہ“ اور دوسرے (۱۶۹۳) اس کے حامی ہو کر ہمراہ ہوئے۔

ملک الروم حمص آ کر ٹھہرا۔

ہمدموں کا ولولہ

رسول اکرمؐ کا حکم ہوا کہ:

”ہر آدمی لڑائی کے لئے مکمل آمادہ ہو کر آئے۔“

اور اک ہر کارہ اہل مکہ اور دوسرے امصار و اوطن کے لوگوں کے لئے رواں ہوا کہ وہ

(۱۶۹۰) غزوہ تبوک (۱۶۹۱) رجب (۱۶۹۲) قحط (۱۶۹۳) ہرقل (۱۶۹۳) لخم، جذام، حسان

وہاں کے لوگوں کو معرکہ کی رہروی کے لئے آمادہ کرے۔ اسی طرح رسول اکرمؐ کا حکم عام ہوا کہ:

”ہر آدمی معرکہ کے لئے مال لٹائے! اور معرکہ آراؤں کو سواری دے!“

لوگ اس حکم سے آگاہ ہو کر دوڑ دوڑ کر مال لائے 'ولأوالد اسماء' (۱۶۹۵) دو صد سو اور دو صد سو درہم (۱۶۹۶) لائے۔ رسول اکرمؐ کا سوال ہوا کہ:

”گھر کے لئے مال رکھا ہے، کہ سارا اٹھالائے ہو؟“

کہا: گھر کے لئے اللہ اور اس کا رسول ہی ہے۔ ہمد مکر م عمر کر مہ اللہ آدھے سرمائے کو لے کر آئے۔ رسول اکرمؐ کا وہی سوال ہوا کہ:

آدھے سرمائے کو گھر رکھ کر آدھا اللہ کے لئے دے رہا ہوں۔

عاصم ولد عدی دو سو سوا، اسی سو (۱۶۹۷) صاع کے آدھے سے وے دے گئے۔ رسول اللہ کے دہرے داماد، حاکم سوم (۱۶۹۸) عسکر کے حصہ سوم کو لڑائی کا کھل ساماں حوالہ کر گئے۔

اک کم آٹھ ہمد، اور اک رائے ہے کہ اس سے سوا ہمد رور و کر رسول اکرمؐ کے ہاں آئے اور سواری کا سوال کر ڈالا۔

رسول اکرمؐ کہہ اٹھے کہ:

”مرے ہاں سواری کہاں؟“

وہ ہمد رور و کر لوٹ گئے۔ اس طرح کے لوگوں کے لئے کلام الہی وارد ہوا اور وحی آئی:

”اور اسی طرح (لڑائی کے حکم سے الگ رہے) وہ لوگ کہ در رسول سواری کے سوال کے

لئے آئے مگر کہا: کہ مرے ہاں سواری کہاں؟ (اس لئے کہاں سے سوار کر دوں؟) وہ لوگ

اس حال سے لوٹے کہ صدمہ سے مسلسل سے روئے اس لئے کہ معرکہ آرائی کے ساماں

سے محروم رہے“ (۱۶۹۹)۔

اس طرح وہ مسلم معرکہ سے محروم رہ گئے۔

(۱۶۹۵) ابوبکر صدیق (۱۶۹۶) چالیس ہزار (۱۶۹۷) چار ہزار دو سو صاع یعنی ستر و سق مجور (۱۶۹۸) حضرت عثمان

ذوالنورین (۱۶۹۹) ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولوا واعینہم

تفیض من الدمع حزنا الا یجدوا ما ینفقون (التوبہ)

دور و لوگوں (۱۷۰۰) کا سلوک

اسی سے سوا کئی دور و لوگ آئے اور رسول اللہ کو کہا:

ہمارے لئے معرکہ گراں ہے اس لئے اللہ کا رسول ہم کو اس حکم عام سے الگ کر دے اور ہمارے لئے وہ، وہ، رکاوٹ حائل ہے کہ ہم معرکہ کے لئے رہو ہوں۔

حالاں کہ دراصل اس گروہ کے دل معرکہ کے لئے اور اسلام کے لئے مدام کھوٹے رہے۔ اس لئے اس معرکہ کے دوران دلوں کے کھوٹ کھل گئے۔

اک دوسرے سے کہا کہ: گرمی ہے اس لئے ادھر ہی رکے رہو۔ اس گروہ کا سردار ولد سلول اس امر کے لئے آگے آگے رہا اور کئی لوگوں کو روکا۔ اسی طرح گاؤں کے کئی لوگ آئے اور طرح طرح کی رکاوٹوں کو معرکہ کے لئے حائل کہا۔ مگر رسول اکرم ساری رکاوٹوں کو رد کر گئے۔ رسول اکرم کے ہاں سے والد اسماء، امام صلوة، محمد ولد مسلمہ حرم رسول کے والی، اور علی کریم اللہ گھر والوں کی رکھوالی کے لئے ما مور ہوئے۔

اس گھڑی کہ ”وداع کی گھاٹی“ (۱۷۰۱) سے معرکہ گاہ رواں ہوئے کئی علم سلوائے گئے۔ اک علم والد اسماء اور اک ولد العوام اور اس کا علم اسی سردار (۱۷۰۲) کو عطا کئے۔ اہل اسلام کے سی صد سو معرکہ آراء (۱۷۰۳) ہمراہ رسول گئے۔ اک صد سو (۱۷۰۴) گھوڑے ہمراہ لئے۔

رسول اکرم اس کلاں عدد عسکر کے ہمراہ معرکہ گاہ (۱۷۰۵) آئے اور وہاں دو سوا اٹھارہ سحر رہے۔ اس دوران ادھوری صلوة ادا کی۔ عدو، اہل اسلام کی دھاک سے جمص ہی رکا رہا۔ اور الحمد للہ ماہ صوم کے دوران معرکہ گاہ سے سالم اور ما موں لوٹ آئے۔

(۱۷۰۰) منافقین (۱۷۰۱) ثقیۃ الوداع (۱۷۰۲) اسید بن خنیس (۱۷۰۳) میں ہزار (۱۷۰۴) دس ہزار (۱۷۰۵)

معرکہ سے کاہلی کئے ہوئے مسلم

اس معرکہ سے سہ کھرے مسلم کاہلی کر کے رہ گئے۔

اک ولد مالک^(۱۷۰۶)، دوم ہلال، سوم مرارہ۔

ولد مالک کا کلام ہے کہ رسول اللہ سے سلام کر کے ملا۔ رسول اکرمؐ مسکرائے مگر روٹھے روٹھے سے لگے۔ روٹھی روٹھی مسکراہٹ سے کہا:

”ادھر آؤ!“

ہولے سے آگے ہوا کہا:

”کس لئے ہمارے ہمراہ رہ رہ گئے؟“

کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ گواہ ہے کہ ہر طرح کی رکاوٹ سے دور رہا اور ہر روگ سے سالم رہا۔ اسی طرح مالی آسودگی حاصل رہی۔ مگر معرکہ سے محرومی سراسر مری کاہلی سے ہوئی ہے۔ اللہ کو علم ہے مرے حال کا، اس لئے اصل حال کہہ رہا ہوں۔

رسول اللہ اس کے کلام کو مسموع کر کے کہہ اٹھے:

”اس آدمی کا کلام کھرا ہے۔ اور کہا: ادھر سے راہ لو! کہ اللہ کوئی حکم کر دے۔“

اسی طرح دوسرے دو ہدم مرارہ اوسی اور ہلال اوسی آئے اور ولد مالک ہی کی طرح کا کلام کہا۔

رسول اکرمؐ کے ہاں سے لوگ ہر سہ ہدموں سے مکالمہ سے روک لئے گئے۔

لوگ دور دور رہے۔

مرارہ اور ہلال گھروں کو آ کر محصور ہو گئے اور مسلسل ہر گھڑی روئے ہی روئے مگر ولد مالک ادھر ادھر گھومے۔ ادائے گی صلوہ کے لئے اللہ کے گھر مسلسل آئے مگر لوگوں کے سلوک سے دل کا صدمہ اور سوا ہوا۔

دس اور سی سحر ہوئے کہ رسول اکرمؐ کا ہر اک کو حکم ہوا کہ:

”وہ گھروالی سے علاحدہ رہے!“

ہلال کی گھروالی رسول اکرمؐ سے ملی اور کہا:

وہ معمر آدمی ہے ہر طرح کے مملوک سے محروم ہے۔ اس لئے رسول کو گوارا ہوگا اگر اسکے

کام آؤں؟

کہا: ”ہاں! مگر دور دور رہ کر۔“

کہا: وہ ہر امر سے کٹا ہوا ہے ہر دم رورہا ہے۔

اس سے آگاہ ہو کر ولد مالک کی گھروالی کا اصرار ہوا کہ ولد مالک اسی طرح رسول اکرمؐ

سے کہلوا کر حکم ہلکا کر دے۔

مگر وہ مکر گئے کہ امکان ہے کہ رسول رد کر دے، امکان ہے کہ حکم ہلکا کر دے، مگر امکان

ہے کہ دہرا عاصی ہوں گا اگر حکم عدولی ہوگی۔

الحاصل دس سحر اور مرد کر گئے۔

دس کم ساٹھ سحر ہمارے اس حال کے ہوئے۔ اگلی سحر کو سحر ہی سحر ”کوہ سلح“ سے اک صدا آئی:

”اے ولد مالک! سرور والی اطلاع ہے“

اس صدا سے اک دم ادراک و احساس ہوا کہ اللہ کا روٹھا ہوا رسول ہم سے سرور ہوا۔

اور ہم سے اللہ کے ہاں سے کرم کا معاملہ ہوا اور ہمارے لئے آسمان سے وحی آ گئی ہے۔ اک دم

اللہ کے آگے سرٹکا کر اسکی حمد کہی۔ اسی دوراں وہی آدمی کہ صدائے سرور دے کر ہمارے لئے

دکھ اور صدے سے رہائی کا وسیلہ ہوا، مرے ہاں اسکی آمد ہوئی۔ معلوم ہوا کہ وہ ولد عمر و اوسی

(۱۷۰۷) ہے اسکو سر دھڑ کے ہر دو حلقے سرور کے مارے عطاء کئے۔

راہ کے دوراں گروہ در گروہ لوگ ملے۔ اللہ کے گھر (۱۷۰۸) آ کر معلوم ہوا کہ اللہ کا رسول

وہاں ہے۔ اور ارد گرد لوگوں کا اک گروہ اکٹھا ہے۔ ہمد مکر م طلبہ اک دم اٹھ کر دوڑے دوڑے

آئے اور آ کر سلام کر کے مٹھی کھول کر ملائی۔

آگے آکر رسول اکرمؐ کو سلام کر کے ملا۔ روئے اطہر سرور سے (کھلے ہوئے گل کی طرح) کھلا کھلا محسوس ہوا۔

اور سرور کے لمحوں کے دوران رسول اکرمؐ کا مکھڑا سدا ہلالی ٹکڑے کی طرح ملا کہ اسی کی طرح اسکی دمک دکھائی دی۔

ولد مالک کہہ اٹھے: اے اللہ کے رسول! مرا اللہ سے عہد ہوا ہے اس لئے دلی سرور سے اللہ کے لئے سارا مال لٹاؤں گا۔
کہا:

”مال کا اک حصہ رو کے رکھو!“

اسی طرح ہلال کو اسعد اور ولد اسد اور مرارہ کو ولد سلامہ سے اطلاع ملی۔
اہل اسلام کی ماں مکرمہ ام سلمہ (سلام اللہ علی روحھا) کے گھر برسہ ہمدموں کے لئے کلام الہی کی وحی آئی۔

دومہ کی مہم

اسی ماہ سادس سے اگلے ماہ دوسودس، دوسودس کے دوٹو لے مصمام الہی کے ہمراہ رسول اکرمؐ کے حکم سے ”دومہ کے حکمراں“ (۱۷۰۹) کو ارسال ہوئے۔ اک کم سولہ سحر کی کوئے رسول سے وہاں کو رہوی ہے۔

وہاں کا حکمراں، ملک الروم (۱۷۱۰) کے حکم سے وہاں کا حاکم ہوا۔
اک سحر دومہ کا حاکم اور اسکا ولد ام، حسان محل سے عام سڑک آئے۔ ادھر ادھر گھومے۔ اسی دوران مصمام الہی مع سواروں کے آدھمکے۔ اور حملہ آور ہو گئے۔ حسان لڑائی کے لئے ڈٹا۔ اور مار کہا کر مردار ہوا۔ مگر حاکم دومہ حوصلہ ہارا اور اہل اسلام کے حوالہ ہوا۔ اسکا اک اور ہمراہی گڑھی دوڑ لگا کر وہاں آکر محصور ہوا۔

(۱۷۰۹) دومہ الجندل کا حاکم اکید بن عبداللک (۱۷۱۰) اکیدر شاہ روم ہرقل کی طرف سے قبیلہ کندہ کا بادشاہ بنا

صمصام الہی کا حاکم دومہ سے ملے ہوا کہ اسے اماں ملے گی اگر وہ دومہ گڑھی کے در رسول اکرمؐ کے لئے کھول دے گا۔

وہ آمادہ ہوا اور عمل درآمد کر ڈالا۔ صمصام الہی سے اسکی صلح ہوئی کہ وہ اہل اسلام کو دوسوا اٹھارہ سو سواری، آٹھ سو گھوڑے، دوسوا اور دوسو دروغ، اور دوسو راج دے گا۔ حاکم دومہ اور مصاد سے ملے اور ہر دو کو رہا کر کے اک معاہدہ لکھوا کر مہر لگا کر حاکم دومہ اور دوسو راج دے گا۔ اور مصاد کو عطاء کر ڈالا۔ صمصام الہی وہ سارا مال معرکہ، حاکم دومہ اور اسکے ولیدام مصاد کو لے کر کوئے رسول آئے اور رسول اللہ کے حوالہ کر گئے مال معرکہ کے حصے کئے گئے۔

صمصام الہی کی اک اور مہم

داعی لوگوں کو سوئے اسلام کس طرح مدعو کرے؟

دسواں سال رسول اکرمؐ کا معرکوں اور مہموں کی رو سے الوداعی سال ہے اس لئے کہ اس سے اگلے سال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وصال ہوا۔

اس سال ماہ سوئم کو دوسو دو سو کے دو ٹوٹے صمصام الہی کو دے کر حکم ہوا کہ:

”سولی والوں“^(۱۷۱) سے لڑائی کی راہ لو! اولاً سہ سحر سوئے اسلام مدعو کرو اگر کلمہ اسلام کہہ

کر مسلم ہوں سو لڑائی سے دور رہو! اور دہاں رہ کر لوگوں کو کلام الہی اور اسوۂ رسول اور

اسلامی احکام سکھاؤ!“

صمصام الہی وہ احکام لے کر سولی والوں کے ملک آئے۔ اور سواروں کو ہر سوا دھرا دھر

ارسال کر کے کہا کہ: لوگوں کو سوئے اسلام مدعو کرو اور کہو:

اے لوگو! اسلام لے آؤ (اللہ کی آگ سے) رہائی حاصل کر لو گے۔

وہ لوگ اسلام لے آئے۔ صمصام الہی وہاں ٹھہر گئے۔ لوگوں کو احکام الہی سکھائے۔

(۱۷۱) اہل صلیب یعنی عیسائی جو کہ قبیلہ بنو حارث بن کعب سے تعلق رکھتے تھے اور نجران میں رہائش پذیر تھے

درسوں کا اک عمدہ سلسلہ رواں دوراں ہوا۔ اسی دوراں مصمام الہی اک مراسلہ لکھ کر رسول اکرمؐ کو ارسال کر گئے لکھا کہ:

”اللہ کے اسم سے کہ رحم و کرم والا مہرہ ور ہے۔

مصمام الہی کے ہاں سے محمد رسول اللہؐ کو۔

سلام لکھ کر کہا:

اے اللہ کے رسولؐ! حکم آں مکرم سے سولی والوں کے گروہ کو ارسال ہوا اور حکم ہوا کہ:

اولاً نہ سحر اس گروہ کو سوائے اسلام نہ عو کروں۔

اگر وہ مسلم ہو سوا سے اسلامی احکام سکھاؤں اور اگر وہ روگرداں ہو سواں گھڑی اس گروہ

سے لڑائی لڑوں۔

سوا دھر آ کر اسی طرح عمل درآمد کر ڈالا۔ وہ لوگ اسلام لے آئے اور لڑائی سے دور رہے۔

حالاً ادھر ہی ٹھہرا ہوا ہوں۔ لوگوں کو ادا امر الہی سکھا رہا ہوں محرمہ امور سے روک رہا ہوں۔

اسلامی احکام کا درس دے رہا ہوں۔ ہاں! اگر اللہ کا رسول کوئی اور حکم لکھ کر ارسال

کر دے۔“ والسلام

رسول اکرمؐ کو وہ محررہ مراسلہ ملا۔ احوال سے آگاہی ہوئی۔ اگلے حکم کے لئے مصمام

الہی کو مراسلہ لکھا کہ:

”محمد رسول اللہ کے ہاں سے مصمام الہی کو۔

السلام

اللہ ہی کے لئے حمد کہہ رہا ہوں کہ وہی اک ہی اللہ ہے۔ اور دوسرا ہر طرح کا الہ معدوم ہے۔

مرے ہاں مراسلہ ہر کارہ لے کر وارد ہوا۔

لکھا ہوا ملا کہ اس گروہ کے لوگ لڑائی سے ورے ہی اسلام لے آئے اور ”لا الہ الا اللہ محمد

رسول اللہ“ کی گواہی دی۔ اللہ کا کرم ہوا کہ اسے راہ ہدیٰ دکھا دی۔

سواں گروہ کو سردار الہی کی سروری اطلاع دے دو! اور حکم عدولی کے لئے اس کے

طے کردہ ”صلہ آگ“ سے ڈرا دو اور اس کام کو کر کے لوٹ آؤ! اور اس گروہ کی اک

والسلام

ٹولی ہمراہ آئے!“

صمصام الہی دو کم آنھ آدمی لے کر کوئے رسول آ گئے۔

داماد رسول علی کی مہم

اسی سال ماہ صوم کے دوران رسول اکرمؐ کے حکم سے ہمد مکرّم علی کرّمہ اللہ الولیٰ سہ صد سوار لے کر ”گروہ ہمدان“ کے ملک^(۱۷۱۳) اک دوسرے گروہ سے لڑائی کے لئے گئے۔ رسول اکرمؐ کواء^(۱۷۱۳) اٹھلائے اور علی کے لئے لواء کسی۔ اسی طرح علی کے سرعمامہ کسا۔ اس گھڑی کہ مکرّم علی مع سواروں کے اس ملک درآئے سارے سوار الگ الگ کر کے ادھر ادھر ہر سو علاحدہ علاحدہ ارسال کر گئے۔

وہ سوار لوگوں کے اموال، اور گھروالوں، اور اولاد کو لے کر لوٹے۔ علی وہاں کے گمراہوں اور ملاحدہ سے ملے اور سوئے اسلام مدعو کر گئے۔ مگر وہ ڈٹے رہے اور صدائے علی رد کر دی۔ اہل اسلام کو سہام اور روڑے مارے۔ اک گمراہ آگے ہوا اہل اسلام کو لاکار ہمد مکرّم اسود^(۱۷۱۳) گئے اور اسے مار کر اس کا اسلحہ اٹھالائے۔

اسی دوران لڑائی گرم ہوئی۔ علی، ہمد مکرّم مسعود^(۱۷۱۵) کو علم اسلام حوالہ کر گئے۔ اعداء کے دوسوا اٹھارہ آدمی مارے گئے اور وہ ہار کہا کر ادھر ادھر دوڑ لگا گئے۔ علی کئی گھڑی ر کے رہے مگر مال کار مکرّر اس گروہ کے لوگوں کو سوئے اسلام مدعو کر ڈالا۔ وہ لوگ اک دم آئے اور اسلام لے آئے۔

اسی طرح وہاں کے سردار آئے اور مسلم ہو گئے۔ علی اٹھے اور اموال معرکہ اکٹھے کئے۔ اک حصہ^(۱۷۱۶) اللہ و رسول کا الگ کر کے دو اور دو حصے اہل معرکہ کو حصے حصے کر کے عطا کئے۔ اور عسکر اسلام کو لے کر لوٹ گئے۔ اور موسم احرام^(۱۷۱۷) کے دوران مکہ مکرمہ آئے ہوئے رسول اللہ سے مکہ آ کر ملے۔

(۱۷۱۲) قبیلہ ہمدان کے ملک یمن میں قبیلہ مذحج سے لڑنے گئے (۱۷۱۳) پرچم (۱۷۱۴) اسود بن خزاعی (۱۷۱۵) مسعود بن سنان (۱۷۱۶) فہس (۱۷۱۷) حج

اسامہ کی مہم

رسول اکرمؐ مواسم احرام کی رسوم کی ادائے گی کر کے کوئے رسول لوٹ آئے۔ دسواں سال مکمل ہوا۔ اگلے سال کا ماہ محرم اور دوسرے ماہ کو گھر ہی رہے۔
ماہ سوم کو، (کہ رسول اکرمؐ کے وصال کا ماہ ہے) ملک حمص سے لڑائی کے لئے سواروں کی اک ٹولی اکٹھی کی۔ مملوک رسول اسامہ حکم رسول سے اس کے سردار ہوئے۔
حکم ملا کہ:

”سواروں کو لئے کر رملہ اور دوارم کی سرحدوں کی راہ لو!“

کلاں کلاں ہدم اسامہ کے ہمراہ گئے۔ سارے معرکہ آراء رہروی کے لئے مکمل آمادہ ہو گئے۔

کئی لوگوں کو اسامہ کی سالاری کھٹکی۔ کہ وہ (اک رائے کی رو سے اٹھارہ سال، اک رائے کی رو سے اک سو اٹھارہ سال، اک رائے کی رو سے دو سو اٹھارہ سال اور اک رائے کی رو سے اک کم اٹھارہ سال کا) اک کم عمر لڑکا ہے۔ اس لئے سرداری کا اہل کہاں سے ہوگا؟ مگر رسول اکرمؐ اس رائے کو رد کر گئے۔ اور کہا کہ:

”وہ والد ہی کی طرح اہل ہے گو کہ اس کے والد کی سرداری کے لئے اسی طرح کے سوال اٹھائے گئے۔“

اگلی سحر رسول اکرمؐ کو دوسرا روگ لگا۔ اس سے رسول اللہؐ کا حال اور دگرگوں ہوا۔
اسامہ سوئے معرکہ گاہ رواں ہوئے۔

رسول اکرمؐ کا وصال

اسامہ مع اسلامی عسکر کے لڑائی کے لئے رہرو ہوئے۔ اک وادی^(۱۷۱۸) آ کر رکے وہاں اس کی ماں^(۱۷۱۹)، اور اک رائے ہے کہ گھر والی^(۱۷۲۰) کے ہاں سے اطلاع آئی کہ: بٹھرو!

(۱۷۱۸) جرف (۱۷۱۹) ام یمن (۱۷۲۰) فاطمہ بنت قیس

رسول اللہ کا روگ لمحہ لمحہ اور سواہور رہا ہے اور لگ رہا ہے کہ وصال کی گھڑی کی آمد آمد ہے۔ اس اطلاع سے آگاہ ہو کر اسامہ مع مکرم عمر اور دوسرے ہمدموں کے کوئے رسول لوٹ گئے۔ مگر راہ کے دوراں ^(۱۷۲۱) ہی وہ اطلاع ملی کہ دل مسوس کر رہ گئے کہ سردارِ دو عالم، امام الرسل، ہادی عالم، رسول الملاحم، سرورِ سروراں، راہِ داں، مرسلِ داور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وصال کی گھڑی آگئی اور اللہ کے رسول اس عالم کو ادا اس کر کے اور صدمہ دے کر روحِ اطہر مالکِ اصلی کے حوالہ کر گئے۔ (ہم اللہ ہی کے، اور اسی کو لوٹ کر وارد ہوں گے)۔ سارے ہمد اک اک کر کے حرمِ رسول آ کر اکٹھے ہو گئے۔ والدِ اسماء اہل اسلام کے حاکم ہو گئے۔ گو کہ کئی ہمدموں کی رائے ہوئی کہ اسامہ اور اسکا اسلامی عسکر رکا رہے اس لئے کہ عالم اسلام کا حال دیگر گوں ہے۔

مگر والدِ اسماء ڈٹے رہے اور کہا کہ:

”اسامہ کی رہروی رسول اکرمؐ کے حکم سے ہے اسے کس طرح روک سکوں گا اور کس طرح ہال سکوں گا؟ وہ ہر حال معرکہ کے لئے رواں ہوگا۔“

اسامہ کی رہروی

ماہِ سوئم سے اگلے ماہ ^(۱۷۲۲) کی اول سحر کو اسامہ مع سی صد سواروں کے رواں ہو گئے۔ اس عسکر کے دس سو آدمی گھوڑوں کے سرسوار ہوئے۔ والدِ اسماء حاکمِ اہل اسلام اسامہ کے ہمراہ آئے اور اسے الوداع کہا۔

اسامہ ملکِ اعداء آ کر حملہ آور ہوئے۔ اعداء کے کئی لوگ مارے گئے اور کئی کس لئے گئے۔ گلِ کدوں کو اکھاڑا۔ گھوڑوں کے سموں سے اعداء کو مسل کر آئے۔ اہل اسلام ہر طرح کے گھائے سے سالم رہے۔ عصر کو لڑائی مکمل ہوئی۔ اسامہ کا اسلامی عسکر کو حکم ہوا کہ:

